U57492. P. 14-1-10

— [illegible]EEFUL QURAAN AN-O-SAAWIS ITBAAUL ISLAM

— [illegible] Ahmad.

— Matba Khursheed (Moradabad)

— 1292 H.

— 542.

[illegible]

انّه لکتاب عزیز لا یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه

[illegible]

[illegible] القرآن [illegible] لغات [illegible] ۱۲۹۲

[illegible] ۱۲۹۲

[illegible] طبع [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من المتمسکین بالثقلین کتاب الکریم وعترۃ نبیہ المصطفین ووفقنا للتبری من الذین حرفوا احدھما وحرفوہ ونبذوہ وراء ظھورھم ظھریا وخذلوا الاخر وظلموہ وجعلوہ نسیا منسیا والصلوۃ والسلام علی من بعث بکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید وعلی الہ الذین ھم الراسخون فی العلم یعلمون تاویلہ علی نھج سدید اما بعد ضمائر مرآۃ نظائر ارباب افکار صائبہ و خواطر صفا مظاہر اصحاب انظار ثاقبہ پر مخفی و مستتر نہ رہیگی کہ ان زمان ملالت اقتران مین ایک رسالہ کہ اسم بے مسمی اوسکا اقتباس صحیح برعکس نہند نام زنگی کافور تجویز کیا گیا ہی مولوی رافت علی صاحب نے تصنیف کر کی چھپوا کرایا اور اپنی زعم مین اوسکو تحریر فرمایا تو یہ جناب سلطان العلما رضوانمآب طاب ثراہ کا کہ جواب مین سوال کسی شخص کی اہل سنت سی نسبت قرآن مروج کی اصابع فیض منابع سی تحریر ہوئی تھی جواب ٹھہرایا

بعد مطالعہ دریافت ہوا کہ وہ اصلا اوس تقریر متانت تصویر کا جواب ہونے کی قابل نہین
اور کسی طرح اوسکو رتبہ حاصل نہین دل نے چاہا کہ اوس کا کچھ جواب نہ دیجیے اور بمفاد
ع جواب جاہلان باشد خموشی سکوت اختیار کیجیے مگر جب کوتہ نظری عوام مصداق
اولئک کالانعام پر نظر ہوئی تو یہ صورت ذہن مین جلوہ گر ہوئی کہ وہ جب اوسکو بیجواب
پائینگی حقیقت حال سے غض بصر کر کے کلمات طعن زبان پر لائینگے اوسی وقت
نقض پر اوسکی آمادہ ہوا تحریر جواب کا ارادہ ہوا لاجرم اس عجالہ کو زیور تحریر سے
محلی کیا اور باسم تنزیہ القرآن عن وساوس اتباع العثمان مسمّی کیا اور اصل سوال
مع جواب لاجواب جناب رضوان مآب کی واسطے اظہار اپنے صدق مقال کے
اس عجالہ مین درج کیا اور تمام کلام مولوی سید آل محمد صاحب کو جو بعنوان رسالہ تحریر کیا ہے اور خطبہ اور
توطئۃ التمہید صاحب رسالہ کو واسطے اشعار محاسن عادات و مکارم صفات اور
حفظ مراتب و پاس مناصب دونون صاحبونکی بدون نقض و جرح بدستور رہنے دیا
ہر چند کہ سخت زبانی اور درشت بیانی اور زباندرازی اور بلند پروازی دونون
صاحبونکی کہ اونکی تحریر سے ظاہر ہے بمقتضاے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا
مقتضی اسکی ہوئی کہ بموداے وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ
مِّنْ سَبِيْلٍ انتقام اوسکا لیجیے بلکہ بمفاد ع کلوخ انداز را پاداش سنگ ست
اونکی اکابر کی نسبت جو لائق کہنے کی ہی کہیے اور اپنا دل خورسند کیجیے مگر بلاحظہ مضمون
آیت مشحون وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا و آیۃ وافی
ہدایہ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ صبر کیا اور

ان باتون کا اصلا جواب نہ پایا باقی تمام اقوال کی اجوبہ شافیہ دی گئی اور کل مقالا
مصداق هَبَاءً مَّنثُورًا وَكَانَ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا کی گئی رد مین ہر قول کے
مضمون جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ آشکارا کیا۔ اور ہر مقام مین اہل خلاف کو
مصداق تَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ کیا۔ اگرچہ یہ عجالہ میری تصنیف کیا ہی
بیشتر کتب علمائے اعلام اعلی اللہ دار السلام ہم کا انتخاب ہی مگر بحمد اللہ کہ واسطے تلبیسات
و تدلیسات صاحب رسالہ کی من جمیع الوجوہ شافی و کافی جواب ہی طرفہ ماجرا ہی کہ میں
ایک ادنی طالب العلم صغر سن سے فکر تحصیل وجہ معاش و انگیز امور متعلقہ و اشغال آخرت اگرچہ
ایسی شخص کی کہ جو بکمال فارغ البالی شبانہ روز مناظرہ مین مصروف اور اوسکی عنان توجہ
ہر جانب سے اسیطرف معطوف مقابل ہوا اور پھر بفضلہ تعالی میدان میرے ہاتھ آیا کیونکہ کرار حیدر
غیر فرار کا غلام وفادار ہون شیعیان اہل بیت اطہار مین شمار ہون ؎ علی امام من است و
منم غلام علی ٭ ہزار جان گرامی فدا نام علی ٭ ناظرین بعین انصاف معائنہ کرین کہ صاحب رسالہ
کتب سہلۃ الحصول سے اپنی مذہب کی ناواقف ہی اور طرز تحریر اوسکا داب مناظرہ ہی
بالکل مخالف ذہن رسا عطیہ خداداد ہی اسمین کسی کا زور نہین اپنی ذہن کو سلیم و فہم کو
مستقیم کری کسی شخص کا مقدور نہین ؎ این سعادت بزور بازو نیست ٭ تا نبخشد خدای
بخشندہ ٭ ہرچند اوسنے تلبیس حق و باطل مین بہت کوشش کی مگر ملمع سازی سے کچھ کام
نہین چلتا پرکھنے والا کھوٹی کھری کو پرکھلیتا ہی مس کو مس اور زر کو زر بتا دیتا ہی الحمد للہ
مضمون الحق یعلو ولا یعلی بہمہ وجوہ ہویدا ہوگیا دودہ کا دودہ پانی کا پانی
جدا ہوگیا فانظروا بعین الانصاف ولا تقربوا التعصب والاعتساف

فها انا اشرع فی المقصود متوکلا علی مفیض الخیر والجود
قال المولوی السید آل محمد الحمد للہ الذی اذهب
عنا وساوس الشیاطین والصلوۃ علی محمد سید المرسلین
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد مخفی و مستتر نہی کہ خاکسار پاانکسار
آل محمد ابن سید مولوی بہادر حسین عفی عنہما بخدمات عالیات طالبان صراط مستقیم
کی التماس کرتا ہی کہ اس عرصہ مین ایک سوال اہل سنت کا کہ حقیقت اسکو عقدہ
لاینحل کہیی تو بجا ہی بیچ بحث کلام اللہ کی مع جواب ناصواب شیعہ نظر احقر سے گذرا او
دیکہنی سی کمال جہالت و بی علمی اوس صاحب جواب کی اپنی مذہب ناحق سی منکشف
و ہویدا ہوئی اسواسطے دل نی چاہا کہ جواب الجواب اسکا کسی واقف سے ایسا تحریر کراون کہ
جسسے ان گمراہان بادیہ ضلالت کو آگاہی اپنی عقیدہ خبیثہ کی کہ جو درباب کلام اللہ کی
رکہتی ہین حاصل ہوے اور خباثت اس مذہب ناحق کی کہ جسکی تاریخ ظہور بہی اس لفظ مین ظاہر ہوتی ہے
معلوم کر کر توبۃ النصوح کرین اور احقر العباد بہی اس باعث سی مسرت جاودانی حاصل
کری لہذا اس سوال و جواب کو بخدمت بابرکت جناب مولانا و مقتدانا عالم باعمل فخر العلما
اکمل الکملا جناب مولانا سید محمد رافت علی صاحب نواسہ جد اعلی کمترین کے کہ اس عرصہ مین
مباحثہ مذہبی مین اپنا نظیر و عدیل نہین رکہتی ہین پیش کیا جناب مولانا ممدوح نی بمجرد
مشاہدہ اس سوال و جواب کی جواب الجواب اسکا تحریر کرا دیا ربنا افتح بیننا و
بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین بسم اللہ الرحمن الرحیم
سوال کیا اعتقاد ہی حضرات شیعہ کا اس قرآن مروج کی باب مین آیا یہی قرآن

منزل من اللہ ہی بلا کم و کاست اور اسی کی تمسک کرنی کو وصیت کیا تہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اور یہی اکبر ثقلین ہی اور اسی کو امیر المومنین علی علیہ السلام نی جمع کیا تہا اور اپنی دستخط خاص سی لکہا تہا اور اسی کو ائمہ ہدیٰ علیہم السلام نی حفظ کیا تہا اور اسی پر صاحب الامر عمل کرینگی اور اسی کو نمازمین پڑہین گی اور اسی کی احکام سب حق اور واجب العمل ہین اور یہی قرآن ہی کہ جسکا قول و فعل اسکی مخالف ہو تو باطل ہی اور یہی ہی کہ جس مین تبدیل و تحریف کو دخل نہین اور یہی ہی کہ جسمین کمی اور زیادتی کو راہ نہین اور یہی ہی کہ جسکی شان مین ہی وَاِنَّہٗ لَکِتَابٌ عَزِیْزٌ لَّا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ یا وہ اور قرآن تہا اور یہ اور ہی اگر وہی ہی تو ویسا فرمائیی اور اگر وہ قرآن اور تہا تو اوسمین کتنی آیات تہین اور اوسمین کیا مذکور تہا اور اوسمین اور اسمین کتنا پہیر تہا اور اب دنیا مین کوئی اوسکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل اوسکی کسی ملک مین موجود ہی یا نہین اور موجود ہی تو فرمائیی کہان ہی اور اگر موجود نہین تو فرمائیی کہان ہی اور کہان غائب ہوگیا اور کس سبب سی غائب ہوا اور اس قرآن مروج نی کیونکر رواج پایا اور اس قرآن مروج کی تالیف کرنیوالی حضرات شیعہ کی اعتقاد مین مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا یہ کام نہین کہ نیا قرآن بنائی اور کہی کہ یہ قرآن منزل من اللہ ہی اور اگر منافق تہی تو مومنون کو منافقونکی روایات پر اعتماد کرنا اور اوسکو نماز مین پڑہنا اور اوسکو دلیل قرار دینا اور اوس سے احکام دینیہ نکالنا دینداری ہی یا بیدینی سائل عنہ کو محض طالب حق

ہی اسواسطی امیدواری کہ اسکا جواب معتبر کتابوں سی لکھیں **قال سلطان العلماء**
طاب ثراہ حقیقت حال یہ ہی کہ جو قرآن مجید کہ بالفعل مروج اور متداول
ہی اوسکو خلیفہ ثالث نی اپنی خلافت مین جمع کروایا ہی اور پیشتر جو عہد خلیفہ اول
مین جمع کیا تہا سب کو حضرت عثمان محرق القرآن نی آگ مین جلوا دیا اور خاکستر کو
اوسکی خاک مین ملوا دیا چنانچہ مشکوٰۃ شریف مین زید بن ثابت سی ایک روایت
طولانی لکھی ہی کہ خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ زید نی کہا بعد جنگ یمامہ کی جسمین اکثر
قاری قرآن شہید ہوئی مجکو ابوبکر نی بلایا اور بمشورہ عمر بن الخطاب کی بہت اصرار اور
تاکید کی مجہپر کہ قرآن کو جمع کر آخر الامر مینی جا بجا سی تلاش کر کی قرآن کو جمع
کیا تہا تا اینکہ آخر سورہ توبہ کو نزدیک ابو خزیمہ انصاری کی پایا اور کسی کی
پاس نہتا وہ یہ آیت تہی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آخر سورہ توبہ
تک اور جو کچہ کہ مینی جمع کیا صحیفوں مین لکھکر ابوبکر کو دیدیا اور اونکی پاس تا دم
حیات اونکی رہا بعد اوسکی عمر کی مدۃ العمر اونکی پاس رہا پہر بعد وفات اونکی
نزدیک حفصہ اونکی بیٹی کی رہا اور روایت انس بن مالک مین مذکور ہی کہ
عثمان نی اوس مصحف کو حفصہ سی منگوالیا اور وعدہ کیا کہ بعد نقل اپنی کی
اوسکو واپس کرونگا جب عثمان نی قرآن کو جمع کروایا تو اوس مصحف کو
حفصہ کی پاس بہجدیا اور اپنی قرآن کا ایک ایک نسخہ اطراف ممالک مین
بہیجا اور حکم کیا کہ سوای اس قرآن کی جو کچہ کسی صحیفہ یا مصحف مین ہو
اوسکو جلا دین شیخ عبد الحق دہلوی نی لکہا ہی کہ اس حدیث سی ظاہر ہوتا ہی

کہ جو مصحف نزدیک حفصہ کی تہی بعد واپس کرنیکی پہر وہ بہی جلا دی گئی انتہی ملخصاً اور
یہ روایت تو مشہور ہی کہ جبکہ ابن مسعود نی انکار دینے سے اپنی مصحف کی کیا تو عثمان نی
اونکو ضرب و تادیب کی اور اونسی بزور قرآن مجید کو لیکر جلوا دیا اور کچھ پاس اونکی
صحابیت اور جلالت قدر کا نکیا خلاصہ یہ ہی کہ دلسوزی خلافت پناہ کی قرآن عزیز
ملمشت ازبام افتادہ ہی کہ علماء اہل سنت بہی انکار اوسکا نہین کر سکتی بلکہ فخر رازی
نی نہایۃ العقول مین لکہا ہی کہ جلا ڈالنا باقی مصاحف کا درحقیقت نہایت تعظیم تہی کہ مبادا
کوئی پرزہ اونکا اوسکے زمین پر گر پڑی تو باعث اہانت اور سبکی کا ہوگا سبحان اللہ جلانا قرآن
تو تعظیم ٹہرا اور گرنا اوسکا زمین پر باعث تحقیر کا ہوا حال آنکہ جلال الدین سیوطی نی کتاب اتقان
مین قاضی حسین سی نقل کی ہی کہ اوسنی کہا کہ جلانا قرآن کا خلاف احترام ہی اور جو چیز کہ خلاف
احترام ہو وہ اہانت اور استخفاف ہی انتہی اب ہم پوچہتی ہین کیا اعتقاد ہی حضرات
سنیہ کا اس مقدمہ مین کہ جو مصاحف عہد ابوبکر مین لکہی گئی تہی اور وہ قرآن جو ابن مسعود
وغیرہ نی جمع کیی تہی اور عثمان نی اون سبکو جلا دیا منزل من اللہ تہی یا نہی اگر کہو منزل
من اللہ اور واجب العمل تہی تو پہر کیون جلا ڈالی گئی اور اونمین کتنی آیتین تہین اور اونمین
کیا مذکور تہا اور اون مصاحف محرقہ مین اور اس قرآن مروج مین کتنا ایر پہیر تہا اسکا
بتانا تو تم کو لازم ہی ہم سی کیا پوچہتی ہو طرفہ ماجرا ہی کہ تم جلاؤ اور ہم سی پوچہو کہ
کیا ایر پہیر تہا اگر کہو کہ ایسا اختلاف تہا کہ جیسا اختلاف قراءت قراء سبعہ یا عشرہ کی ہی
تو یہ نہین ہو سکتا اسواسطی کہ ایسا اختلاف تو اب بہی موجود ہی پہر اسکو کیون نجلا دیا
اور اوسکو جلایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اختلاف بہت تہا اور بڑا ایر پہیر تہا ہم

بتاؤ کہ وہ قرآن کہان گئی اور دنیا مین کوئی اونکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل
اونکی کسی ملک مین موجود ہی یا نہین ہی اگر موجود ہی تو فرمایئی کہان ہی اور اگر موجود
نہین تو آیہ انا لہ لحافظون کسطرح صادق ہوگا وَلَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ
بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ بنا بر زعم اہل سنت کے
کیونکر صحیح ہوگا اور اگر کہو کہ مصاحف محرقہ ہرگز منزل من اللہ نہتی اور یہی قرآن مروج
منزل من اللہ ہی تو عہد شیخین اور اوائل عہد عثمان مین کونسا قرآن تہا اور کس پر عمل
کیا جاتا تہا اور تراویحین کیا پڑہا جاتا تہا اور تالیف کرنیوالی اون مصاحف کی
اعتقاد حضرات سنیہ مین مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا کام یہ نہین کہ
کوئی نیا قرآن بنالیوی اور کہی کہ یہ منزل من اللہ ہی اور اگر وہ اصحاب کہ جنہون نے
پہلی قرآن جمع کیا تہا وہ منافق تہی اور اونکا جمع کیا ہوا غلط تہا تو مقام تعجب ہی کہ
شیخین نے اپنی وقت مین اون منافقون سی لیکی نہ جلوایا اور اوسکو مقبول رکہا اور
احکام شرع کی اوس سی نکالی اور نماز وغیرہ مین اوسی پڑہا اور وہ لوگ بہی تو اصحاب تہی
پہر حدیث اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ تم کو یاد ہی یا بالکل
فراموش ہوگئی اور فرمایئی کہ جناب رسالتمآب نی جو اپنی امت کو وصیت کی تہی
کہ مین تم مین چہوڑتا ہون کتاب اللہ اور اہل بیت اپنی کہ یہ دونون جدا نہون گی
تا وقتیکہ وارد ہون میری پاس حوض کوثر پر مراد کونسا کلام اللہ تہا اگر یہی قرآن مروج
تہا تو عہد عثمان مین مروج ہوا اوسوقت کہان تہا اور وہ قرآن جو جلائی گئی وہ اگر
منزل من اللہ تہی تو پہر اہل بیت اور قرآن مین عہد عثمان تک جدائی لازم آتی ہی شاید

اس حدیث وصیت مین اتنا فقرہ رہگیا ہی کہ عہد عثمان سی انمین ایسمین جدائی نہوگی تا ورود
حوض کوثر مگر توجیہ اس فقرۂ شریفہ کی کہ مین چہوڑتا ہون تم مین کتاب اللہ اور اہل بیت کو
کسطرح کروگی اور ابن عبد البر مالکی نی کتاب استیعاب مین محمد بن سیرین سی روایت کی ہی
کہ جب لوگون نی ابوبکر سی بیعت کی تو حضرت امیر علیہ السلام نے بیعت مین تاخیر کی اور اپنی گہر
مین بیٹہہ رہی ابوبکر نی کہلا بہیجا کہ کیون دیر کی تمنی میری بیعت مین آیا کراہت کی تم نی
میری امارت اور خلافت سی پس فرمایا حضرت امیر نی کہ کراہت تو نہین کی ہی لیکن قسم
کہائی ہی مینی کہ نہ اوڑہونگا اپنی ردا کو سوای وقت نماز کی جبتک کہ نہ جمع کرلون قرآنکو
کہا ابن سیرین نے یہہ روایت پہنچی مجہکو کہ اون حضرت نے جمع کیا قرآن کو موافق اوسی کی کہ
نازل ہوا تہا اور اگر ہاتہ آتا وہ قرآن تو البتہ اوس سی علم کثیر حاصل ہوتا فقط اور
اوسکی قریب دوسری روایت عبد الرزاق کی اسنادسی اوسی کتاب مین مذکور ہی
اب ہم پوچہتی ہین کہ وہ قرآن کیا ہوا اور کہان غائب ہوا اور کوئی اوسکا حافظ اور
اوسکی علم کثیر کا عالم ہی یا نہین اور اگر ہی تو کہان ہی اور کس ملک مین ہی اور کس
شہر مین ہی اور جتنی سوال کہ تمنی ہم سی کیی تم سی بہی کیی جاتی ہین اوسکا جواب تمپہ
لازم ہی فقط اور تحقیق یہہ ہی کہ یہہ قرآن مروج اور جتنی قرآن کہ محرف ہوی ہم سب
منزل من اللہ اور واجب التعظیم اور قابل تکریم جانتی ہین اور اہانت اور استخفاف
اونکا گناہ کبیرہ ہی اور احراق اونکا باعث احتراق نار جحیم ہی اور بنا بر روایات
سبعۃ احرف کی جو اختلافات اونمین تہی وہ از جملہ ساتون حرفونکی تہی کہ قرآن مجید
اونپر نازل ہوا تہا چنانچہ مشکوۃ مین لکہا ہی کہ خلیفہ ثانی نی خود فرمایا ہی کہ مینی سنا

ہشام بن حکیم بن حزام سی کہ پڑہتا تہا سورہ فرقان کو برخلاف اوسکی کہ جو میں پڑہتا تہا
اور جناب رسول خدا صلعم نی مجہکو پڑہایا تہا پس قریب تہا کہ میں اوس سی اوسی وقت
بہڑ جاؤں لیکن میں نی اوسکو چہوڑ دیا یہانتک کہ قرارت کو تمام کیا پہر تو میں نی ردا اوسکی
گلے میں ڈالکی کہینچتا اور گہسیٹتا ہوا جناب رسالت پناہ کی پاس لیگیا اور کہا کہ سنا میں نی
اس سی کہ پڑہتا ہی سورہ فرقان کو برخلاف اوسکی کہ مجہکو آپ نی تعلیم کیا ہی فرمایا اون
حضرت صلعم نی مجہسی کہ چہوڑدی اسکو بعد ازان ہشام سی فرمایا کہ پڑہ تو کسطرح پڑہتا
اوسنی پڑہا اوسیطور سی کہ پہلی میں نی اوس سی سنا تہا اونحضرت صلعم نی فرمایا کہ اسیطور سی
یہ سورہ نازل کیا گیا ہی پہر آپ نی مجہسی فرمایا کہ تو بہی پڑہ میں نی بہی پڑہا فرمایا کہ
اسیطرح نازل کیا گیا ہی میں اوسوقت حیران ہوا کہ دونونکو فرمایا کہ اسیطرح نازل ہوا
پہر حضرت نی فرمایا کہ یہ قرآن نازل کیا گیا ہی سات حرفون پر پس پڑہو جسطرح سی کہ میسر ہو
اور مخفی نرہی کہ یہ سات حرف غیر قرارتون قرار سبعہ کی تہی کہ وہ حرف باقی نرہی اور
یہ باقی ہین مانند قرارت ابی بن کعب اور ابن عباس کی کہ آیہ متعہ کو اسطرح پڑہتا ہی

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً

چنانچہ تفسیر کبیر مین مذکور ہی اور ابن الجزری نی بہی اقرار اسکا کیا ہی کہ سبعہ
احرف سوای قراءۃ سبعہ کی ہین اگر تم کہو کہ قرارت الی اجل مسمی کی شاذہ ہی
اسکا اعتبار نہین ہی تو ہم کہین گی کہ یہ قراءۃ شاذہ نہین ہی بلکہ عثمن نی اوسکو
شاذہ بنایا ہی اسلیے کہ بہت سی قرآنون کو جلا ڈالا اور ایک ہی کو باقی رکہا
پہر جو قرارت اوسکی سوا ہوگی وہ شاذہ کہی جاوگی اگر وہ سب قرآن مع جو ہوتی

توکاہی کو شاذہ ہوتی اور یہ قرارت تو تفاسیر اہل بیت سی ثابت ہی اور متفق
حدیث ثقلین کے جدائی قرآن کی اونسی محال ہی خلاصہ مطلب یہ ہی کہ یہ قرآن مروج
بلاشبہہ منزل من اللہ اور واجب العمل ہی مگر یہ جو پوچھتی ہو کہ کچھ کم و کاست اوسمین ہوا
یا نہین سو روایات احادیث شیعہ اور سنی سی قرآن کا نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہے
لیکن نہ ایسا نقصان کہ مانع اور منافی عمل کا اس قرآن موجود پہ ہو اسلیے حضرات
اہل بیت علیہم السلام کا بہی عمل اس قرآن مروج پر تہا اور حکم عمل کرنیکا اسپر ہمکو بہی
ہی ہان بعض علمائی ہماری بالمرہ انکار نقصان قرآن کا بہی کیا ہی مگر یقین
اس امر پر کہ نقصان کچہ اسمین نہین ہوا ہی مشکل ہی لیکن زیادتی کسی آیت کی تو
البتہ نہین ہوئی ہی اور جو تمنی پوچہا کہ جمع کیا ہوا حضرت امیر علیہ السلام کا بہی قرآن
ہی تو یہ سوال تمسی بعید تہا اسواسطی کہ اگر یہ وہی قرآن ہوتا تو محنت اور مشقت
حضرت عثمان کی جمع کروانی قرآن مین زید بن ثابت وغیرہ سی اور احراق باقی
مصاحف مین بالکل برباد ہو جاتی اسکو تم کیونکر گوارا کر سکتی ہو اور وہ قرآن
جو حضرت امیر ع م نی موافق تنزیل کی جمع فرمایا تہا وہ اونہین حضرت کی پاس
اور اونکی اولاد طیبین و طاہرین کے پاس موجود اور مخزون رہا اور اب حضرت
صاحب الامر ع م کی پاس موجود ہی جسوقتمین اون حضرت کا ظہور اور خروج ہوگا
تو وہ بہی ظاہر ہوگا فقط اب حضرات سنیہ کو بیان اپنی اعتقاد کا اور جواب ہمارے
سوالونکا ضرور اور متحتم ہی وَاللّٰہُ یَهْدِی مَنْ یَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِیمٍ

قال الفاضل المتوحد بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی

اذھب عنا رجس زعم التحریف فی نظم الایات وطھرنا عن دنس وھم التصحیف فی جمع تلک البینات والصلوٰۃ علی محمد سید الکائنات وعلی الہ واصحابہ معدن البرکات امابعد فھذہ سطور یسیرۃ بلسان اھل ھذہ الدیار مشتملۃ علی جواب من اجاب عن اعتراض اھل السنۃ علی الشیعۃ فی مقدمۃ ھذا القران وتوثیقہ وھو یتوقف علی تمھید انیق تقریرہ ھذا

تمھید الجواب مخفی نرہی کہ جسطرح درمیان اکثر طیبات اورخبائث کی مثل گلاب وپیشاب کی صورت مین شباہت اور التباس آتا ہی کہ ناظرین کو اندیشی کی یہ دونون طیب اور خبیث ہمشکل معلوم ہوتی ہین اور واقع مین درمیان اونکی زمین وآسمان کا فرق ہی ویسی ہی قول اہل سنت اور قول شیعہ مین درباب تحریف وتصحیف اور زیادت ونقصان اس قرآن مروج مدون بین الدفتین کے صورت مین اگرچہ کسی قدر تشابہ والتباس از روی روایات معتبرہ یا غیر معتبرہ ماوّلہ یا غیر ماوّلہ مرویہ اہل سنت کی آتا ہو اور وہ بخاطر داشت شیعہ کی مسلم بھی کیا جاوے تو واقع مین بین القولین ویسی ہی فرق زمین وآسمان کا بلکہ اس سے بھی زیادہ تر حاصل وموجود ہی اور کالشمس فی وسط النہار وہ فرق ظاہر وباہر ہی الا علی من لم یجعل اللہ لہ نورًا فما لہ من نور اور وہ فرق بشہادت کتب فریقین یہ ہی کہ اہل سنت کی نزدیک ہر شخص فردًا فردًا جامعین اس قرآن سی ورع اور تقوی اور دیانت اور امانت مین فائق تر ہی تمام روی زمین کے متدینین

اقول وبہ نستعین ہر زمانہ سے الامن بتقریر استثناء عنہم کالانبیاء علیہم السلام و متواتر
اولاً قول مخاطب وہ فرق جو کچھ جناب مخاطب نے افادہ فرمایا بچند وجہ مردود ہے
بشہادت کتب فریقین یہ ہے اسلئے محض غلط ہے فرق مذکور نہ مطابق کتب اہل سنت
ہے نہ موافق کتب امامیہ بلکہ جناب مخاطب نے اپنی طبع عالی سے افادہ فرمایا ہے کما سیاتی
ثانیاً جناب مخاطب نے ہنوز تحریر نہین فرمایا کہ قرآن مروج مدون بین الدفتین کس زمانہ مین
جمع ہوا اور جامعین موصوفین بصفات مذکورہ کون کون تھے اور کس کس نے اوسکی صحت پہ
اجماع کیا تو اولاً ہر ایک شخص کی ایمان و اتصاف باوصاف مرقومہ مین و ثانیاً اوسکی
جامعیت و اتفاق علی الصحۃ مین بحث کیجائی مگر بسبیل احتمال کہا جاتا ہے کہ اگر مراد
جمع سے جمع فی زمن النبوۃ ہے چنانچہ شیخ عبدالحق شرح مشکوٰۃ مین تحریر فرماتے ہین تنبیہ
گفتہ آمد کہ جمع قرآن سہ بار واقع شد یکے در حضور پیغمبر خدا صلعم لیکن نہ در مصحف واحد
اگر کہا جائی کہ سند اس احتمال کی قول شیخ ہے و راسمین فقرہ لیکن نہ در مصحف واحد ہے صریح
تو جواب اوسکا یہ ہے کہ خود شیخ صاحب اوسی کتاب مین فرماتے ہین و شک نیست کہ قرآن
معلوم بود بالقطع والیقین و معروف بود نزد ایشان متمیز از ما سوای خود و مجمع علیہ
میان ہمہ نہ آنکہ مشتبہ بود و چیزی از آن نزد بعضی بود کہ مردم دیگر آنرا نمی شناختند
یا منکر بودند قرآنیت آنرا و اثبات میکردند آنرا بحلف و شہادت حاشا و کلا میدانستند
آنرا بتالیف معجز و نظم معروف و بتحقیق مشاہدہ میکردند تلاوت آنرا از آنحضرت صلعم مدت
بست و سہ سال و یاد داشتند مجموع آنرا جمعی از صحابہ پس از خلط چیزی کہ نہ از قرآن
مامون بودند انتہی حالا ناظرین الفاظ ذیل کو کہ قرآن معلوم بود بالقطع والیقین و معروف بود

نزد ایشان متمیز از ماسوای خود ومجمع علیہ میان ہمہ نہ آنکہ مشتبہ بود ملاحظہ فرماوین
اور داد انصاف دین لیکن ثبوت مصحف واحد کی کیا معنی ہین اور اسکا ثبوت کیا ہی
آیا اہل سنت کی نزدیک معلوم بالقطع والیقین ومتمیز از ماسوائی خود مجمع علیہ میان ہمہ
غیر مشتبہ وہی چیز ہی جو منتشر ہو اور جسکی تلاش جابجا سی کیجائی یا خلاف اسکی فاعتبروا
یا اولی الابصار طرفہ یہ ہی کہ مصنف طعن اللسان رسالۂ مذکورہ مین تحریر کرتی ہین کہ
کتابت قرآن کی مستحدث نہین حضرت نی لکہنی کا حکم دیا اور وہ پرچون پر نہین
لکہا ہوا منتشر جابجا تہا نہ اوسمین ترتیب تہی اور نہ وہ ایک مصحف مین جمع تہا اس
مقام مین بعضی شراح مشکوۃ لکہتی ہین کہ اونمین کچہہ آیۂ منسوخ التلاوۃ اور منسوخ الحکم
بہی داخل تہی اسواسطی ایک مصحف مین جمع نہوا کہ اوس زمانی تک اور بہی
احتمال نسخ وابدال کا باقی تہا پہر جب زمانہ وحی کا منقطع ہوا تو حقتعالی نے
موافق اپنی سچی وعدے انا لہ لحافظون کے خلفائے راشدین کو جمع کرنیکا الہام کیا چنانچہ
آنحضرت کی بعد ابتدا اوسکی صدیق اکبر سی بمشورت حضرت عمر اور انتہا اوسکی
حضرت عثمان پر بمشورت حضرت امیر علیہ السلام کی قرار پائی شیخین کے عہد مین
بسبب کثرت حروب اور تجہیز جیوش اور رجوع مہمات کی اگرچہ ایک مصحف مین
جمع ہوا لیکن بدستور نامرتب رہا انتہی بملاحظۂ عبارت مذکورہ واضح ہی کہ
اہل سنت قرآن شریف جمع کیے ہوئی زمانہ نبوت کو منتشر جابجا اور غیر مرتب بیان
بہی کہتی ہین کہ اوسمین آیۂ منسوخ التلاوۃ اور منسوخ الحکم بہی داخل تہی
پس یہ قول کہ قرآن معلوم بود بالقطع والیقین ومعروف بود نزد ایشان

متمیز از ما سوای خود مجمع علیہ میان ہم اینچ کہان ہا سبحان اللہ واسطی پیدا کرنی
فضیلت شیوخ ثلثہ کی آنحضرت صلعم کی وقت کی جمع کو منتشر و غیر مرتب ادر جائی
منسوخ التلاوۃ و منسوخ الحکم بنایا الغرض جب اہل سنت پر یہ الزام صریح عاید ہوا
تو عذر کیا کہ آنحضرت صلعم کی وقت سی زبانی اکثر کو یاد تہا یہ عذر بدتر گناہ سی ہی
اسلیی کہ نہایت بعید ہی کہ لکہا او طرح ہو اور حفظ اور طرح پر ہو نہین جیسا حفظ تہا
ویسا ہی لکہا ہوگا او جیسا لکہا تہا ویسا ہی حفظ ہوگا کیونکہ عہد نبوت سی قرآن
اپنی ما سوا سی متمیز تہا اور یہ بہی ثابت نہوا کہ شیخین نے جو قرآن جمع کیا تہا اوسکو
غیر مرتب کس مصلحت سی رکہا اسلیی کہ باوصف کثرت حروب و تجہیز جیوش کہانا پینا
روزہ نماز کرتی ہونگی دو گہڑی کتاب اللہ کی تلاوت بہی کر لیا کرتی اگر شیخین
حافظ قرآن نہین تہی تو دیکہکر پڑہ سکتی ہونگی اگر یہ بہی نہتا تو خیر کسی حافظ کو بٹہا لیتی
قرآن شریف مرتب ہو جاتا شیخین کو پڑہنا آجاتا اور اگر اونسی یہ بہی ممکن نہتا تو
کسی حافظ کی ہی سپرد کر دیتی وہ صحیح کر دیتا یہ کام ایسا دشوار نہین تہا صد حیف کہ بیدرہ
برس قرآن شریف بعد آنحضرت صلعم باعتراف صاحب طعن السنان بوقت خلافت
شیخین و ابتدا خلافت شیخ ثالث غیر مرتب رہا سبحان اللہ قرآن شریف کے باب مین
ایسی غفلت شعر اندکی ز غم دل گفتم و خاموش شدم + کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست
المختصر اگر مراد جمع سی جمع فی زمن النبی ہی ور جامعین وہ سب لوگ مراد ہین جو آنحضرت
صلعم کی سامنی کلمہ طیبہ پڑہا کرتی تہی تو یہ غیر مسلم ہی کیونکہ وہ تین قسم مین اول
مومن دوم منافق سوم مرتد پہر مومن دو قسم ہین ایک عادل دوسری فاسق مرتکب کبیرہ

پس یہ چار اقسام ہوئی ہم ہر ایک قسم کو مفصل کتب اہل سنت سی بیان کرتی ہین اول
مومنین عادل ہر چند یہ گروہ حق پژوہ صفات جامعین مندرجہ قول مخاطب کی جامع ہین مگر
چونکہ اولیاے مخاطب انکی جامعیت کی مانع ہین چنانچہ اسماے سامیہ اعلام عالیہ انکی بتفصیل
محل مناسب مین بیان کیی جاینگی اور معلوم ہوگا کہ اہل سنت کسی کو انمین سی جامع قرآن
نہین جانتی اسلیی اس مقام مین ذکر انکا تطویل لاطائل سمجھا گیا دوسرے فاسق مرتکب کبیرہ
اگر ہر ایک کا حال مرتکبان زنا و شرابخواری و سرقہ وغیرہ سی مفصل تحریر کرون تو ایک
کتاب جداگانہ ہوجائی لہذا مجملا علماے معتبرین اہل سنت کی اقوال نقلا عن النزیہہ للعلامة
الدہلوے طاب ثراہ بیان کرتا ہون علامہ تفتازانی در شرح مقاصد میفرماید وما وقع
بین الصحابة من المحاربات والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی
التواریخ والمذکور علی السنة الثقات تدل بظاهره علی ان
بعضہم قد حاد عن الحق وبلغ حد الظلم والفسق والباعث علیہ
الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملك والریاسات
والمیل الی اللذات والشهوات انتهی یعنی انچه واقع شده است درمیان
صحابہ از محاربات و مشاجرات بروجہی کہ در تواریخ مسطور و بر السنہ ثقات مذکور ست
بظاهرش دلالت میکند بر آنکہ بعضی از انہا از طریق حق انحراف ورزیده بسرحد ظلم و فسق
رسیده بودند و باعث بران کینہ و عناد و حسد و لداد و طلب ملک و ریاسات و میل
بلذات و شهوات بود چہ ہر صحابی معصوم نیست و ہر کہ ملاقات با پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و
بخیر موسوم نہ قال المولوی الجامی ہمہ کارا روی بہ بہبود نداشت دیدن روی نبی سود نداشت

نیز امام رازی در تفسیر کبیر در اثنای تفسیر آیهٔ کریمه وَلَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ
جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ نص نموده که
صحابه پیش از شیوع نور اسلام بسبب انهماک در تحصیل زخارف دنیاویه خصومت دائمه
و محاربت شدید باهم داشتند بعد از استعداد بسعادت ایمان و مشرف شدن بشرف
متابعت سرور انس و جان جد و اجتهاد ایشان در تحصیل کمالات باقیهٔ اخرویه اینهمه
خصومت و عناد که بسبب حب جاه و مال و منال دنیاوی بران مجبول و مفطور بودند
به محبت و الفت مبدل گشت چون آنحضرت علیه و آله الصلوة و السلام ازین سرای فانی بعالم
جاودانی انتقال فرمودند و ابواب فتوحات دنیاویه بر روی روزگار ایشان مفتوح گشت
از ربقهٔ مرضیهٔ اعراض و ترک دنیا و سجیهٔ رضیهٔ اقبال بر عالم عقبی رجوع و ارتداد نموده
بضغائن جاهلیت عود نموده باهم داد کشش و کوشش در دادند و هذه عبارته و المسئلة
الثالثة دلت هذه الاية على ان القوم كانوا قبل شروعهم في الاسلام
ومتابعة الرسول في الخصومة الدائمة و العداوة الشديدة فقتل
بعضهم بعضا و نهب بعضهم على البعض فلما امنوا بالله و رسوله
و اليوم الاخر زالت الخصومات و ارتفعت الخشونات و حصلت المودة التامة
و المحبة الشديدة و اعلم ان التحقيق في هذا الباب ان المحبة لا تحصل
الا عند تصور حصول خير و كمال فالمحبة معللة بهذا التصور المخصوص
فمتى كان هذا التصور حاصلا كانت المحبة حاصلة و متى حصل تصور
الشر و النقصان كانت النفرة حاصلة ثم ان الخيرات و الكمالات على

قسمين احدهما الخيرات والكمالات الباقية الدائمة المبراة عن جهات
التغير والتبدل والثاني هو الكمالات المتبدلة المتغيرة وهي الكمالات
الجسمانية والسعادات البدنية فانها سريعة التغير والتبدل
كالزيبق ينتقل من حال الى حال فان الانسان يتصور ان يحصل له فى
صحبة زيد ما الاعظم فيحبه ثم يخطر بباله ان ذلك المال لا يحصل
ولذلك قيل ان العاشق والمعشوق ربما حصلت الرغبة والنفرة
بينهما في اليوم الواحد مرارا لان المعشوق انما يريد العاشق بالمال
والعاشق انما يريد المعشوق لاجل اللذة الجسمانية وهذان الامران
مستعدان للتغير والانتقال فلاجرم كانت المحبة الحاصلة بينهما
والعداوة الحاصلة بينهما غير باقيتين بل كانتا سريعتي الزوال و
الانتقال اذا عرفت هذا فنقول الموجب للمحبة والمودة ان كان
طلب الخيرات الدنيوية والسعادات الجسمانية كانت تلك المحبة
سريعة الزوال والانتقال لاجل ان المحبة تابعة لتصور الكمال
وتصور الكمال تابع لحصول ذلك الكمال واذا كان ذلك
الكمال سريع الزوال والانتقال كانت معلولاتها سريعة التبدل
والزوال واما ان كان الموجب للمحبة تصور الكمالات الباقية
المقدسة عن التغير والزوال كانت تلك المحبة ايضا باقية امنة
من التغير لان حال المعلول في البقاء والتبدل تبع لحال العلة

وهذا هو المراد من قوله الاخلاء يومئذ بعضهم لبعض عدو الا
المتقين اذا عرفت فنقول العرب کانوا قبل مقدم الرسول طالبين
للمال والجاه والمفاخرة وکانت محبتهم معللة بهذه العلة فلا جرم
کانت تلك المحبة سريعة الزوال وکانوا بادنى سبب يقعون
فى الحروب الفتن فلما جاء الرسول عليه السلام ودعاهم الى
عبادة الله تعالى والاعراض عن الدنيا والاقبال على الاخرة
زالت الخشونة والخصومة عنهم وعادوا اخوانا متوافقين
ثم بعد وفاته عليه السلام لما فتحت عليهم ابواب الدنيا و
توجهوا الى طلبها عادوا الى محاربة بعضهم بعضا ومقاتلة
بعضهم مع بعض فهذا هو السبب الحقيقى فى هذا الباب انتهى
سوم منافق جسکو زمان نبوت مین وجود منافقین مشکوک و مشتبہ ہوا وسکو مناسب
ہی کہ تلاوت کلام اللہ کری اور تفاسیر کو دیکہی اور تہدید و بیان عذاب منافقین
بنظر بصیرت مطالعہ کری یہان تک کہ قرآن شریف مین ایک سورہ بنام سورۂ منافقون
وارد ہی بنابر تسکین قلوب عوام چند آیات قرآن مجید جو بحق منافقین وارد ہوئی ہین
تحریر کیجاتی ہین بملاحظہ آیات مذکورہ واضح ہی کہ اکثر بصیغۂ جمع ہین کسی بابکو
ممکن نہین کہ باوجود نزول قرآن وجود منافقین سی انکار کری یا اونکو ایسا اقل
وقلیل بتائی کہ جسکی واسطی اسقدر تہدید و اہتمام جناب باری جیسا کہ قرآن
شریف مین ہی لغو ٹہرائی دیکہو سورہ منافقون بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ اِتَّخَذُوْا
اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ
لَا يَفْقَهُوْنَ سورہ بقر میں ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ
اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ
السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ وَاِذَا
لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ
اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ
مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ در سورہ توبہ دیکھو وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ
كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ
اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُوْنَ
وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُوْنَ
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ
اٰيَاتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ
وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ
بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ
وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ هُمُ
الْفَاسِقُوْنَ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ
نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ
عَذَابٌ مُقِيْمٌ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَ
اَكْثَرَ اَمْوَالًا وَاَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ
بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَ
خُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا اُولٰئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ سورهٔ ن ، اَلَّذِيْنَ
يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا اَلَمْ نَكُنْ
مَعَكُمْ وَاِنْ كَانَ لِلْكَافِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ
عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَلَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ

يخادعون الله وهو خادعهم واذا قاموا الى الصلوة قاموا
كسالى يراؤن الناس ولا يذكرون الله الا قليلا مذبذبين
بين ذلك لا الى هؤلاء ولا الى هؤلاء ومن يضلل الله فلن
تجد له سبيلا يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الكافرين اولياء
من دون المؤمنين اتريدون ان تجعلوا لله عليكم
سلطانا مبينا ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار و
لن تجد لهم نصيرا سوره عنكبوت ومن الناس من يقول امنا بالله
فاذا اوذي في الله جعل فتنة الناس كعذاب الله ولئن جاء
نصر من ربك ليقولن انا كنا معكم اوليس الله باعلم بما في
صدور العالمين وليعلمن الله الذين امنوا وليعلمن المنافقين
سوره احزاب قد يعلم الله المعوقين منكم والقائلين لاخوانهم
هلم الينا فاذا ذهب الخوف سلقوكم بالسنة حداد اشحة
على الخير اولئك لم يؤمنوا فاحبط اعمالهم وكان ذلك على
الله يسيرا لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة لمن
كان يرجو الله واليوم الاخر وذكر الله كثيرا سوره حديد
يوم يقول المنافقون والمنافقات للذين امنوا انظرونا
نقتبس من نوركم قيل ارجعوا وراءكم فالتمسوا نورا فضرب
بينهم بسور له باب باطنه فيه الرحمة وظاهره من قبله

الْعَذَابُ یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ قَالُوْا بَلٰی وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ
اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰی جَآءَ
اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ
وَّلَا مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مَاْوٰىكُمُ النَّارُ هِیَ مَوْلٰىكُمْ وَبِئْسَ
الْمَصِیْرُ سورہ محمد فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِیْهَا الْقِتَالُ
رَاَیْتَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یَّنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ
عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاَوْلٰى لَهُمْ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ فَاِذَا عَزَمَ
الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ
تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ
اور خود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطبا لعلی فرمایا ہی ضغائن
فی صدور قوم لا یبدو نہا لک حتی یفقدونی چنانچہ شاہ ولی اللہ
ازالۃ الخفا میں روایت کرتی ہیں اوسکا بقدر حاجت یہ ہی قال قلت یا
رسول اللہ ما یبکیک قال ضغائن فی صدور اقوام لا یبدونہا
لک الا من بعدی الخ یعنی وہ اشخاص بہی موجود تہی جو علی مرتضیٰ سے
دشمنی رکہتی تہی اور جنکی دشمنی کا خیال فرما کر جناب سرور کائنات صلعم گریہ فرماتی تہی
فافہم والنصف چہارم مرتد جناب علامہ دہلوی طاب ثراہ تحفہ اثنا عشریہ میں
فرماتی ہیں در کتب احادیث اہل سنت و صحاح ستہ ایشان بلکہ در صحیح بخاری و

صحیح مسلم که اینها را اصح الکتب بعد کلام الله میدانند روایات بسیار وارد است که
نص است در وقوع ارتداد از صحابه بعد انتقال آنحضرت صلی الله علیه وسلم بعالم عقبی
درین مقام بر چند حدیث اکتفا نموده می شود از انجمله بخاری در صحیح خود روایت کرده
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یرد علی رهط من اصحابی
فیجلئون علی الحوض فاقول یا رب اصحابی فیقول انك لا علم لك
بما احدثوا بعدك انهم ارتدوا علی ادبارهم القهقری نیز بخاری روایت کرده
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بینا انا قائم اذا زمرة حتی اذا عرفتهم
خرج رجل من بینی وبینهم فقال هلم فقلت این قال الی النار والله
قلت ما شانهم قال انهم ارتدوا بعدك علی ادبارهم القهقری
ثم اذا زمرة حتی اذا عرفتهم خرج رجل من بینی وبینهم قال
این قال الی النار والله قلت ما شانهم قال ارتدوا بعدك
علی ادبارهم القهقری فلا اراه یخلص منهم الا مثل همل النعم
نیز بخاری در صحیح روایت کرده عن النبی صلی الله علیه وسلم انا فرطكم
علی الحوض ولیرفعن معی رجال منکم ثم لیختلجن دونی فاقول یا رب اصحابی
فیقال انك لا تدری ما احدثوا بعدك نیز بخاری در صحیح خود روایت کرده
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیردن علی ناس من اصحابی الحوض
حتی اذا عرفتهم اختلجوا دونی فاقول اصحابی فیقول لا تدری ما احدثوا
بعدك نیز بخاری در صحیح خود روایت کرده عن النبی صلی الله علیه وسلم انا فرطكم

من مر علی شرب ومن شرب لم یظما ابدا لیردن علی اقوام اعرفهم و
یعرفونی ثم یحال بینی وبینهم قال ابو حازم فسمعنی النعمان بن ابی عیاش
فقال هکذا سمعت من سهل فقلت نعم فقال اشهد علی ابی سعید الخدری
لسمعته وهو یزید فیها فاقول انهم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا
بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی وقال ابن عباس سحقا بعدا
فیقال سحیق بعید سحقه اسحقه ابعده مسلم در صحیح خود روایت کرده عن
ابن عباس قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم خطیبا بموعظة فقال
یا ایها الناس انکم تحشرون الی الله حفاة عراة کما بدانا اول خلق
نعیده وعدا علینا انا کنا فاعلین الا وان اول الخلائق یکسی یوم
القیامة ابراهیم الا وانه سیجاء برجال من امتی فیؤخذ بهم ذات الشمال
فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا فاقول کما قال
العبد الصالح کنت شهیدا ما دمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب
علیهم الی قوله وان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم قال فیقال لی
انهم لن یزالوا مرتدین علی اعقابهم منذ فارقتهم وفی حدیث وکیع ومعاذ
فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک نیز مسلم از عائشه روایت کرده که شنیدم
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وهو بین ظهرانی اصحابه انی علی
الحوض انتظر من یرد منکم فوالله لیقتطعن دونی رجال فلاقولن ای رب
منی ومن امتی فیقال انک لا تدری ما عملوا بعدک ما زالوا یرجعون علی اعقابهم

نیز مسلم در صحیح خود روایت کرده قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ترد علی امتی
الحوض وانا اذود الناس عنه کما یذود الرجل ابل الرجل عن ابله قالوا
یا نبی الله اتعرفنا قال نعم لکم سیماء لیست لاحد غیرکم تردون علی
غرا محجلین من آثار الوضوء ولیصدن عنی طائفة منکم فلا یصلون
فاقول یا رب هؤلاء من اصحابی فیجیء ملك فیقول هل تدری ما احدثوا
بعدك نیز مسلم از انس بن مالک روایت کرده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیردن
علی الحوض رجال ممن صاحبنی حتی اذا رأیتهم ورفعوا الی اختلجوا دونی
فلاقولن ای رب اصحابی اصحابی فیقال لی انك لا تدری ما احدثوا بعدك
نیز مسلم وبخاری روایت کرده اند قال النبی صلی الله علیه وسلم انی علی الحوض حتی انظر
من یرد علی منکم وسیؤخذ ناس دونی فاقول یا رب منی ومن امتی فیقال
هل شعرت ما عملوا بعدك والله ما برحوا یرجعون علی اعقابهم فکان ابن ابی ملیکة
یقول اللهم انا نعوذ بك ان نرجع علی اعقابنا ونفتن علی دیننا قال
ابو عبد الله علی اعقابکم تنکصون ترجعون علی العقب مالک در موطا روایت کرده
قال مر النبی صلی الله علیه وسلم لشهداء احد فقال هؤلاء اشهد علیهم فقال
ابو بکر السنا باخوانهم یا رسول الله صلی الله علیه وسلم اسلمنا کما اسلموا
وجاهدنا کما جاهدوا فقال صلی الله علیه وسلم بلی ولکن لا ادری ما تحدثون
بعدی فبکی ابو بکر ثم بکی ثم قال ائنا لکائنون بعدك یعنی گذشت پیغمبر خدا
صلی الله علیه وسلم بر شهدای احد پس فرمود اینها آن گروه اند که من گواهی میدهم برایشان یعنی

بثبات دین و قوت ایمان پس گفت ابوبکر آیا ما برادران ایشان نیستیم ای پیغمبر خدا صلی الله
علیه و آله وسلم اسلام آوردیم چنانچه آنها اسلام آوردند و جهاد کردیم چنانچه آنها جهاد کردند
پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه و آله بلی ولیکن نمی‌دانم که بعد من چها خواهید کرد پس گریست
ابوبکر و گریست پس گفت آیا ما بعد تو باقی خواهیم بود و احادیث باین مضمون بطرق
متعدده منکاثره در کتب صحاح اهل سنت مروی است این اخبار و احادیث دلالت میکنند
که بسیاری از اصحاب بعد آنحضرت علیه و آله الصلوة والسلام مرتد خواهند شد اکثر علمای
اهل سنت بطریق رجم بغیب و رمی ظلام حمل بر مانعین زکوة می‌کنند یعنی اصحابی که
بعد آنحضرت علیه و آله الصلوة والسلام عاملان خلیفه اول را زکوة ندادند و این تخصیص که
دعوی بغیر دلیل است مسموع نیست لاجرم بعضی از علمای اهل سنت این تخصیص را
مقبول نداشته بنوع دیگر تخصیص فرموده بلکه در حقیقت تعمیم نموده اند مناوی
در شرح جامع صغیر میفرماید قیل هم اهل الردة بدلیل روایة
سحقا سحقا وقیل اهل الکبائر والبدع والظلمة المسرفون فی
الجور وطمس الحق وقیل المنافقون وقال القاضی هم صنفان
المرتدون عن الاستقامة والعمل الصالح والمرتدون عن الدین
انتهی محصل معنی آنکه اهل سنت را در تعیین این صحابه اختلاف است بعضی میگویند مراد از آن
اهل رده است و بعضی میگویند صاحبان کبائر و صاحبان بدعت و ظلمه اند که در ظلم و
جور و اطفای نور حق اسراف نموده اند و بعضی حمل بر منافقین نموده اند و قاضی عیاض گفته مرتدین
دو صنف اند یکی جماعه که از استقامت بر دین و از عمل صالح ابتدا نموده باشند دوم

بعضی کہ از دین برگشتند و مرتد شدند انتہی اور بشہادت طبقات واقدی و کشاف
زمخشری بعضی مہاجرین سی کافر تہی اور بعضی مبایعین بیعت رضوان سی مرتد تہی اور
اگرچہ بعض نے خاص اہل بدر مراد ہین تو وہ بہی بسبب دو جرم دو دو ہی اول یہ کہ منجملہ بدریون کے
ایک شخص مسطح ہی جسنی ام المومنین عائشہ زوجۂ آنحضرت صلعم پر تہمت زنا کی اور قذف
بالمحصنہ گناہ کبیرہ ہی پس قذف عائشہ کس حد کو پہنچی گا اور آنحضرت صلعم نی اسکی درّے
جو حد قذف مقرر ہی مسطح پر لگائی پس اول تہمت زنا اور دوسری جاری ہونی سی
حد قذف کی یقیناً معلوم ہوا کہ مسطح قذف کرنیوالا اور مرتکب گناہ کبیرہ تہا اہل سنت
وجماعت شرم وحیا کو دور کرکی فرماتی ہین کہ حق تعالی نی بدریونکی حق مین حدیث قدسی
فرمایا ہی اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم طرفہ ماجرا ہی کہ انبیا علیہم السلام کا
رتبہ اسی قدر ہوا کہ حق تعالی نے درجۂ عصمت انکی واسطی قرار دیا اور ارتکاب معصیت سی
انکو باز رکہا اور بدریونکی واسطی یہ حکم ہوا کہ جو چاہو کرو خدا نی معاف کیا چاہو
شراب پیو چاہو زنا کرو چاہو قذف کرو نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات اگر بالفرض یہ روایت
بسند معتبر وارد ہوتی تو بہی اہل سنت وجماعت کو مناسب تہا کہ اسکو متشابہات
مین شمار کرکی تاویل کرتی نہ یہ کہ ظاہر معنی کی معتقد ہوجاتے حالانکہ روایت مذکورہ کی
عدم اعتبار کی واسطی یہی کافی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی قذف سی مسطح
کی لگائی اور معصیت قذف کو معاف نفرمایا چنانچہ شاہ عبدالعزیز جوابمین طعن پنجم
کی مطاعن عثمان سی تحریر کرتی ہین کہ نزد اہل سنت عصمت خاصۂ انبیاست صحابہ را
معصوم نمیدانند و لہذا حضرت امیر و شیخین بعضی از صحابہ را حد زدہ اند و [illegible] تعزیر

مسطح را که از اہل بدر بود و حسان بن ثابت را نیز حد قذف گرفته اند و کعب بن مالک
و مرارہ بن الربیع و بلال بن امیہ را که دو کس از ایشان حاضران غزوہ بدر بودند در سزای
تخلف از غزوہ تبوک تا پنجاہ روز مطرود و مغضوب داشته اند و ماعز اسلمی را رجم فرمودہ
و بسیاری را تعزیر و حد شرب خمر جاری فرمودہ اند انتہی دوم یہ کہ تاریخ طبری میں لکھا ہی
کہ خلیفہ ثانی نے سعد بن عبادہ کی نسبت قتلہ اللہ انہ منافق فرمایا ہی حالانکہ دونوں
اہل بدر سے ہیں جناب امام المتکلمین طاب ثراہ تشیید المطاعن میں بعد نقل عبارت طبری افادہ فرماتے
ہیں از قول عمر قتل اللہ سعدا فسق و فجور عمر و معاندت و مخالفت او با خدا و رسول
ثابت میشود کہ چنین صحابی جلیل را کہ آیات و احادیث عامہ بسیار دلالت بر نہایت فضیلت و
مدح و ثنا و جلالت و رفعت و عظمت و وجوب تعظیم و تبجیل و تکریم و حرمت سب و تحقیر و توہین او
دارد و احادیث خاصہ کہ در حق او وارد ست نیز شرافت مرتبت و علو منزلت او ظاہر
میکند تحقیر و توہین نمودہ و دعای بد در حق او کردہ و بر سب و شتم او اقدام نمودہ و با آنکہ اہل سنت
از ادعای وجوب لزوم تعظیم و تبجیل جمیع صحابہ و حرمت تحقیر و سب ایشان دست بر دارند
و بر در از نفسی ہای خود در بارہ تحقیر و تہجین و توہین خلفای ثلثہ و احزاب ہم ندامت نمایند
در ہر صورت مطلوب ما حاصل ست و شبہہ زائل و للہ الحمد علی ذلک طرفہ تر آن ست کہ از
روایت طبری واضح شد کہ عمر سعد بن عبادہ را منافق گفت حالانکہ جلالت و منزلت کہ
سعد نزد سنیہ دارد مخفی نیست آنفا معلوم خواہد شد کہ سعد بدر حاضر شدہ و بیعت عقبہ نمودہ
و جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ طلب جزای خیر از حقتعالی برای انصار عموما و برای او
و برای عبد اللہ بن عمرو بن حرام خصوصا فرمودہ و نیز گفتہ اللہم اجعل صلواتک

ورحمتك على آل سعد بن عبادة پس كمال تعجب ست كه هرگاه چنين صحابي
جليل الشان را عمر منافق گويد و ابن حجر نزد سنيه در كمال ايمان و فضائل وسيع نگاه بايد چه وفا
كه با اهل حق بجهت منافق گفتن ايشان ثلثه را نهايت طعن و ملام نمايند بلكه خارج از ايمان
و اسلام پندارند انتهى و بخارى مين هى كه جناب عمر ابن خطاب نے بخطاب قاتلك
الله سعد بن عباده كو مخاطب فرمايا اور قاموس مين هى قاتله الله اى لعنه الله و ظاهر
كه سعد بن عباده قابل لعن نهين تهى اور جب مخاطب قابل لعن نهوا تو عاقل خود سمجهى گا كه
مستحق لعن كون هوا اور لعن كى طرف كسكى عود كيا سوم يه كه منجمله اهل بدر وه دس
شخص هين كه جن كو اهل سنت عشرهٔ مبشره كهتى هين ايك انمين سى عبد الرحمن بن عوف
هين كه اهل سنت و جماعت كى نزديك بالقطع مبشر بجنت اور منجمله ده يار بهشتى تهى حالانكه
وه بموجب شهادت ابى ذر غفارى رضى الله عنه دوزخى تهى اور اصدق اللهجه هونا
ابى ذر غفارى كا متفق عليه بين الفريقين هى اور يه ممكن نهين كه اگر عبد الرحمن بالقطع
مبشر بجنت هوتا تو حضرت ابى ذر غفارى رضى الله عنه شهادت اسكى دوزخى هونے كى
ديتى چنانچه جناب عمدة المناظرين قدوة المتكلمين مولانا سيد محمد قلى اعلى الله فى ملا الاعلى
ذكره تشييد المطاعن مين فرماتى هين مبشر بودن عبد الرحمن و ياران او بجنت از مفتعلات
يكى از شگاهاى اين بشارت ست و وجوه بطلان حديث بشارت ده يار بجنت در كتب شيعه
بشرح و بسط تمام مسطور ست از جمله وجوه ابطال آن شهادت دادن ابوذر غفارى
عليه رحمة البارى بنارى بودن عبد الرحمن ست زيرا كه بحكم حديث صحيح كه از پيغمبر خدا
مروى و منقول شده ابوذر صادق و راست گو بوده بنا بر ان هرچه ابوذر مى گفت

بلا شک و ریب راست و درست بوده شک کردن در صدق و راستی ابوذر ممکن نیست
زیرا که حدیث مشار الیه متفق علیه فریقین است و حکم کردن ابوذر بناری بودن عبد الرحمن
از جهت غفلت و نسیان حدیث موضوع نبوده و الا ندامت بران بعد تذکر ظاهر می کرد
بلکه از جهت قطع و یقین اینکه آن حدیث را بعضی از یاران برای افتخار خود وضع نموده اند چنانچه
حضرت امیر المومنین علیه السلام زبیر را در جنگ جمل الزام داده اشاره بموضوع بودن حدیث
مذکور نموده آن چه در جمله عشره مبشره طلحه و زبیر بین جنگی حق میں صاحب ازالة الخفاء روایت کرتے ہیں

واخرج ابو بكر عن محمد بن بشر قال سمعت محمد بن عبد الله بن الاصم يذكر عن
ام راشد جدته قالت كنت عند ام هانی فاتاها علی فدعت له بطعام
فقال ما لی لا اری عندكم بركة يعني الشاة قالت فقالت سبحان الله والله ان
عندنا البركة قال اعني الشاة قالت فنزلت فلقيت رجلين في الدرجة
فسمعت احدهما يقول لصاحبه بايعته ايدينا ولم تبايعه قلوبنا قالت
فقلت من هذان الرجلان فقالوا طلحة والزبير قالت فاني قد سمعت
احدهما يقول لصاحبه بايعته ايدينا ولم تبايعه قلوبنا فقال علي من
نكث فانما ينكث على نفسه ومن اوفى بما عاهد عليه الله فسيؤتيه اجرا عظيما

اب میں کیا کہوں خود جناب مخاطب انصاف کریں کہ اول تو بیعت دو قسم ہوئی ایک وہ جو
دل سے ہو اور دوسری وہ جو فقط ہاتھوں سے ہو طلحہ و زبیر کی بیعت حضرت امیر المومنین علی
ابن ابیطالب علیہ السلام کی بموجب روایت مذکورہ کبھی دل سے نہیں کی ہو گی دوم
جناب علی مرتضی نے طلحہ و زبیر کو ناکثین بیعت قرار دیکر سزاوار وعید من نکث فانما

ینکث علی نفسہ الایہ قرار دیا اور یہ آیت درباب بحث بیعت جناب رسولخدا
صلعم نازل ہوئی ہی پس بموجب ارشاد مرتضی صلواۃ اللہ علیہ ناکث بیعت علی مرتضی مثل ناکث
بیعت رسول خدا قرار پایا اور اوسی وعید مین داخل ہوا اور منجملہ عشرہ مبشرہ خلفا ثلاثہ کے یہ
حال ونکا یہی کہ جناب سلطان العلما بوارق موبقہ مین فرماتی ہین چنانچہ درجامع الاصول
ازموطا آوردہ کہ آنحضرت حق شہدای احد فرمودہ ہؤلاء اشہد علیہم یعنی برنجات
این زمرہ گواہی میدہم ابوبکر گفت آیا نیستیم ما برادران ایشان اسلام آوردیم چنانچہ ایشان
اسلام آوردند وجہاد کردیم چنانچہ ایشان جہاد کردند جناب رسالتماب فرمود بلی ولکن
لا ادری ما تحدثون بعدی نمیدانم بعد از من چہ حادث وابتداع در دین نمائید فبکی
ابوبکر ثم بکی پس گریست ابوبکر و بسیار گریست این روایت صریح ست درین کہ ابوبکر
مبشر بہ بہشت نبودہ فضلاً عن ادنا جناب علی مرتضی علیہ السلام نی عمر بن خطاب کو جبان
اور بزدل کہا چنانچہ ازالۃ الخفا مین مرقوم ہی علی مرتضی گفت فلم یلبثوا ان ہزموا
عمر واصحابہ فجاء یجبنونہ ویجبنہم اخرجہ الحاکم اور تاویل شاہ ولی اللہ کے
کہ مراد جبن سے ترک اقتحام در حرب ہی محض لغو اسلیئے کہ جب جہاد سے فرار کیا تو جبن مین اوسکی کیا
تامل رہا اور حضرت علی مرتضی و عباس عم رسول خدا ابوبکر و عمر کو باعتراف عمر بن خطاب
کاذب آثم خائن غادر جانتی تہی چنانچہ صحیح مسلم مین قول عمر بن خطاب مخاطبا لعلی و عباس منقول ہے
قال فلما توفی رسول اللہ صلعم قال ابوبکر انا ولی رسول اللہ فجئتما تطلب
میراثک عن ابن اخیک ویطلب ہذا میراث امرأتہ من ابیہا فقال ابوبکر قال
رسول اللہ ما ترکناہ صدقۃ فرأیتماہ کاذبا آثما خائنا غادرا واللہ یعلم انہ

الصادق بار راشد تابع للحق ثم توفی ابوبکر و قلت انا ولی رسول الله و
ولی ابوبکر فرأیتمانی کاذبا آثما غادرا خائنا والله یعلم انی لصادق
بار تابع للحق رشید الدین خان تلمیذ رشید صاحب تحفہ شوکت عمریہ مین جواب مین اسکی تحریر
کرتے ہین و آنچہ از ظاہر حدیث صحیح مسلم مستفاد میشود وقوع منازعت درمیان حضرت امیر و حضرت
عباس رض ست و ظن کذب و کذا دانستن این ہر دو جناب شیخین را بگمان حضرت عمر ست پس مفاد ظاہر حدیث
مزبور وقوع تکذیب درمیان حضرت امیر و حضرت عباس رض ست نہ شیخین چہ این ہر دو جناب در حق شیخین
حرفی بر زبان نیاوردند آری حضرت عمر گمان کذا و کذا دانستن ایشان شیخین را بحسب ظن خود
ذکر کردند بعد اسکے ایک کلام طویل کہ ذکر اوس کا موجب تطویل ہے بیان کرکے لکھتے ہین پس
بنا علی ہذا می گوئیم کہ چون ظاہر حدیث صحیح مسلم مستلزم شناعت فظیعہ بطرف چہار یار عظیم المقدار
اعنی شیخین و حضرت امیر و حضرت عباس رض ست و آن نزد اہل سنت مخالف ما استقر فی شریعۃ
الاسلام ست و خبری کہ باین صفت مملو باشد باتفاق شیعہ و سنی یا محکوم علیہ ببطلان ست
بجہت وہم راوی یا ماول ست چون حکم ببطلان یا تاویل آن واجب گشت لہذا بعضی علمای
اہل سنت وہم بطرف روات آن نمودہ رد آن حدیث کردہ اند چنانچہ امام نووی در شرح
صحیح مسلم در شرح این حدیث نقلا عن القاضی عیاض عن المازری می فرماید اذا انسدت طرق
تاویلها نسبنا الكذب الى رواتها قال وقد حمل هذا المعنى بعض الناس
على ان ازال هذين اللفظين من نسخته تورعا عن اثبات مثل هذا و
لعله حمل الوهم على رواته انتهی و قائل شدن وہم رواۃ در صورت بطلان معمول خبر استبعادی
ندارد و شیخ طوسی ہم بجا در تہذیب تصریح بآن فرمودہ چنانکہ در باب الرجوع فی الوصیۃ می فرماید

قال محمد بن الحسن ما يتضمن هذا الخبر من قوله انا وصي بكار فهو جائز وهم
من الراوي انتهى در كتاب الوقف ميفرمايد قال محمد بن الحسن ما تضمن هذا الخبر من
قوله يعني صاحب الدار حين ذكر ان رجلا جعل للرجل سكنى داره فانه غلط
من الراوي انتهى وهمچنين در مواضع بسيار لفظ بجواز ان يكون للراوي وهم لفظ انما اشتبه الامر على
فلان وامثال لها ميگويد وصاحب شافي شارح كافي كليني در باب ابطال الروية در شرح حديث چهارم
آن باب مي نويسد لما كان هذه الاحاديث من نقل الرواة فان رايت القصور في
عباراتها فهو من الرواة لانهم كانوا عاميين في الاكثر انتهى ونيز شارح مذكور در شرح
باب ما جاء في اثنا عشر والنص عليهم بعد ذكر حديثي كه نسبت بطرف ابي جعفر ثاني وهو هذه الفاظه قال
رسول الله لاصحابه امنوا بليلة القدر انها تكون لعلي بن ابي طالب ولولده و
لابي بكر يوما ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم
يرزقون واشهد ان رسول الله مات شهيدا والله لياتينك فايقن
اذا جاءك فان الشيطان غير متخيل به فاخذ علي عليه السلام بيد ابي بكر
اراه النبي فقال يا ابا بكر امن بعلي وباحد عشر من ولده انهم مثلي الا النبوة
تب الى الله مما في يدك فانه لا حق لك فيه الخ ميفرمايد اقول هذه الفقرة
مما اختلف فيها اختلافا يلعن بعضهم بعضا ونحن مستعيذون بالله بل نقول
هذا من ملحقات الجاهلين بالله وبرسوله انتهى اينجا مقام غور است كه هرگاه بعضي از
مصنفين شيعه جمله حديث كليني بجهت مشتمل بودن آن بر اهانت صديق اكبر قائل شده كه آنرا جاهلين بالله
ورسوله الحاق كرده اند پس اگر اهل سنت نيز يك جمله حديث صحيح مسلم را بسبب بودن آن مستلزم اهانت حضرت

علی مرتضی و شیخین و توجیه طعن ازان بطرف حضرت عباس و نمایند کدام استحاله ازان لازم می آید این ست
تقریر رد حدیث صحیح مسلم بجهت قائل شدن بوهم بعضی رواة آن و اگر باب تاویل دران مفتوح کنیم گوییم
معنی لفظ الکاذب الواقع فی قول عباس رض فی مخاطبة امیر المؤمنین علی علیه السلام من یکذب حاله قال
فعلی هذا مراد العباس من هذا اللفظ ان المخاطب یقول لی عمه و لا یراعی حق العمومة بان لا یطیعنی
فیما آمره و معنی الاثم الواقع فی قوله رضی الله عنه من صدر عنه الاثم بالنسبة الی ای عصی امری و معنی الخائن الواقع فیه
من خان فی عطاء و معنی الغادر المذکور فیه الذی لا وفاء له کما فی کتب اللغة قال فی القاموس الغدر ضد الوفاء
و مثله فی مجمع البحار و قال فی الصراح غدر بیوفائی پس معنی قول حضرت عباس رض که خطاب بحضرت عمر و اشاره
بطرف حضرت امیر کرده گفته بودند آن ست که ای امیر المؤمنین قضا بکن در میان من و این کاذب آثم غادر خائن مطابق
حالش نسبت و مراعات حق اطاعت نمی نماید و بیوفائی بمن میکند و اگرچه نسبت این معنی بطرف حضرت امیر
از عامه مؤمنین هم قبیح و شنیع ست حاشا جنابه الرفیع من هذا اللفظ الفظیع لکن این از صدور لا دب حالت غضب
این ست بیان معنی الفاظ مقوله حضرت عباس اما معنی همین الفاظ که مقوله حضرت عمر ست آن نست که درینمقام معنی
الکاذب الخاطی فی رایه علی ظنکما و الکذب کثیرا ما یجیء بهذا المعنی قال فی مجمع البحار و منه حدیث
صلوة الوتر کذب ابو محمد ای اخطأ شبهه بالکذب لانه ضد الصواب کما ان الکذب ضد الصدق الی ان قال و قد استعملوا
الکذب فی الخطا نحو کذبتک عینک و نحو ما فی سمعه کذب الی آخر ما قال و مثله فی نهایة ابن الاثیر بزیادة بعض الشواهد
و اذا تبین معنی لفظ الکاذب فعلی هذا معنی لفظ الصادق الذی یقابله هو المحق فی رایه و قد یطلق الصدق علی
غیر الاقوال و ان شاع اطلاقه علیها فی الاستعمال کما اومی الیه الی اطلاق الصدق علی غیر الاقوال العلامة
سعد الملة و الدین التفتازانی فی شرح العقائد النسفیة بقوله و الصدق فقد شاع فی الاقوال و صرح به المحشی
الخیالی حیث قال فی القول المتعلق بهذا المقام من شرح العقائد قوله قد شاع فی الاقوال یشیر الی

ان الصدق قد يطلق على غير الاقوال انتهى وفى ذكر عمر رض لفظ الصادق فى حق ابى بكر تلميح الى
ان من اشهر اوصاف ابى بكر رض الصديق فلا يتاتى منه يطلق عليه الكذب وانما ذكر الصادق دون الصديق
رعاية للموازنة وهى مهمة عند البلغاء كما تقرر فى موضعه ومعنى لفظ الآثم الواقع فى قول عمر رض من يأتى
بالافعال المبطئة عن الثواب هو معناه اللغوى قال الامام الراغب فى مفردات القرآن الاثم والآثام
اسم للافعال المبطئة عن الثواب انتهى وهذا الاثم الذى ليس من الموبقات مقابلته بالبر واقع فى استعمال الفصحاء
قال الامام الراغب فى الكتاب المذكور وقوبل الاثم بالبر فى قوله البر ما اطمأن اليه النفس والاثم ما حاك
فى صدرك والخائن ليس ههنا على معناه الحقيقى لان الخيانة عدم النصح فى الامانة كما فى القاموس
لظهور انه ما كان ثمه عقد امانة فكيف يتصور الخيانة التى لا تمكن الا فيها فعلى هذا يكون المراد بها
عدم وقوع النصح منهما اى الشيخين فيما كانا اى سيدنا على وعباس يظنانه نصحا لهما ومعنى الغادر عند اطلاقه
على الخليفة تارك الشفقة والتربية كما هو مصرح فى مجمع البحار فعلى هذا فى لفظ الراشد الذى قابله تلميح الى
قوله صلى الله عليه وآله وسلم عليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدى بان ابا بكر رض منهم
فكيف يتصور منه الغدر الذى ينافى الرشد ولما كان امامنا عمر رض من معتقدى حقية خلافة ابى بكر رض
وكونها راشدة حسن هذان التلميحان فى ضمنها انكار اللفظين پس مفاد قول حضرت عمر رض
كه در خطاب حضرت امير وحضرت عباس فرموده اند آن ست كه شما گمان كرديد ابوبكر صديق را
خاطى در راى وآتى بما لا ينبغى وتارك شفقت وخيرخواهى خداهى اند كه او راست گفتار نيك كردار
مهتدى تابع حق بود هذا ما حصل للعبد الضعيف فى بيان معنى هذا الحديث الشريف اظن ان مثل هذا
التفصيل ليس موجودا فى بطون الاسفار بل وما دونه ما قرع سمع او الم الابصار وهذا البيان فى ظن العبد
الذليل كانه تفسير لا تاويل وان كان تاويلا فهو ليس ببعيد كما لا يخفى على من له قلب او القى السمع وهو شهيد

وکفی فی رده ما افید فی العزیزة الحیدریة مخفی نماند که قاعده کلیه این ست که هرگاه امری بدلیل قطعی
ثابت شود پس مخالف آن را طرح خواهند نمود اگر قابل طرح باشد والا تاویل آن را مستحسن و متعین دانند
انقسام آیات و روایات بمحکمات و متشابهات شکی نیست لیکن در قول عمرو و بکر محکم و متشابه قرار دادن
معنی ندارد تا هم اگر دلیل قاطع باشد قاطع نزاع میتواند شد و چون هیچ دلیل قطعی بل ظنی قابل
القبول عند اهل الانصاف بر ایمان و جلالت شان شیخین قائم نشد چنانچه تصدیق این دعوی از
مباحث امامت و مطاعن ظاهر میشود پس هر چیزیکه دلالت بر شنیعت لوم آنها داشته باشد واجب الطرح
والتاویل نخواهد بود و معلوم ست که نصوص مخصوص در حق اصحاب ثلاثه در قرآن مجید وارد نشده
و عمومات معارض ست بالمثل که در مثالب مطلق صحابه وارد و معهذا قابل تخصیص اخبار نبویه در مناقب
ثلاثه که از متفردات سنیه ست معارض باخبار متفق علیها که دلالت بر مذمت شان دارد و احتمال
وضع روات مناقب آنها متطرق و داعی بران موجود و در معارض آن مفقود و اجماع جمیع امت
ممنوع و اتفاق شرذمه مقلدین ثلاثه بلا مستند غیر کافی پس حمل معارض بر غیر ظاهر تاویل آن
علیل و غیر صحیح باشد اما کلام نووی در شرح مسلم ناقلا عن القاضی عیاض که فاضل رشید
نقل فرموده پس صریح ست در اعتراف و بانسداد طرق باب تاویل و لله الحمد علی ذلک آمدیم
بر تکذیب رواة چون حدیث در صحیحین موجود ست و بخاری اگرچه بکنایه کذا و کذا اخراج نموده
لیکن ابلغ من التصریح ست پس احتمال تکذیب رواة آن راه دادن راه تصحیح صحاح مسدود
ساختن ست و وقوع طلاق زن بر حالف بعدم تصحیح صحاح کما صرح به ابن روزبهان
لازم و لهذا ابن ابی الحدید گفته ولولا ان هذا الحدیث اعنی حدیث خصومة
العباس و علی عند عمر مذکور فی الصحاح المجمع علیها لما طلبت العجب من

من موضوعا اذ لو كان غير مذكور في الصحاح لكان بعض ما ذكرنا
يطعن في صحته وانما الحديث في الصحاح لا ريب في ذلك انتهى آنچه
فرموده که بعض ناس ازالهٔ این فقره از رهگذر تورع نموده اند غالبًا اشاره بجانب نظرایش باشد
پس چنین تدلیس و خیانت فی النقل را تورع نامیدن بعید از تورع ست علاوه آنکه میگوییم
بمقتضای شعر شاعر ؎ نه هر جای مرکب توان تاختن + که جاها سپر باید انداختن
در هر مقام قول بکذب و وهم راوی کذاب نمی تواند شد بسا که بمقتضای الکذوب صادق باشد
لیکن بمساعدت قرائن احتمال رد و وهم بروایتها و متطرق نمیتواند شد ع هر سخن جایی و هر نکته
مقامی دارد + پس بمجرد ملاحظهٔ اینکه در بعض روایات سنیه یا روایات امامیه احتمال وهم راوی
نظر بقرائن دیگر آن مجوز شده باشد در هر روایت چنین احتمال جاری نمی تواند شد و در سخن ما فیه
بحمد الله بقرائن جلیه و ادلهٔ قطعیه صدق راوی در خصوص اسناد کذب و غدر و خیانت بشیخین
ثابت ست گو در فقرات آخر احتمال کذب او بوده باشد چه اصرار جناب سیده بر مطالب فدک
و ترک مکالمت با ابوبکر تا دم وفات و فرمودن لادعون الله علیک در هنگام اعتذارش
واستدلال و احتجاج بر حقیت خود در خطبهٔ طولانیه که ابوبکر جوهری و ابن اثیر و جمعی کثیر اعتراف
بآن نموده اند و همچنین دعوی فدک از جانب جناب امیر بعد انقضای زمان ابوبکر نیز در عهد عمر دلائل
واضحه است بر آنکه آن حضرت شیخین را در روایت موضوعه نحن معاشر الانبیاء الخبر کاذب
وغادر و در باب اخذ فدک ظالم و فاجر می پنداشت و ایضا تعدد طرق این روایت
دلالت بر صدق آن دارد چنانکه ابوبکر جوهری بچند طریق آنرا روایت کرده و فی
بعضها وانما تزعمان ان ابابکر فیهما ظالم والله یعلم انه فیهما

لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفی الله ابابکر فقلت انا اولی الناس
بابی بکر و برسول الله فقبضتها سنتین او قال سنین من امارتی
اعمل فیها مثل رسول الله و ابی بکر ثم قال و انتما تزعمان انی فیها
ظالم فاجر والله یعلم انی لصادق بار راشد تابع للحق و فی روایة
اخری زعمتما ان ابابکر کان فیها خائنا فاجرا والله لقد کان
امرا مطیعا تابعا للحق ثم توفی الله ابابکر فقبضتها فجئتمانی تطلبان
میراثکما الی قوله و زعمتما انی فیها خائن فاجر پس تکذیب شیخین روایت
یا توهیم توهیم راوی که باین شد و در بیان میکند هدم خانهٔ انصاف ست و پس مؤیده ما فی
الجامع الابراهیم خانی ناقلا من کتاب الامامة والسیاسة للعلامة ابن قتیبة فی ذیل خلافة
عمر و لفظه هکذا فبایعوه علی التسلیم والرضا و شرط علیهم کتاب الله
وسنة رسوله قال فجاءه رجل من خثعم قال له علی بایع علی کتاب الله
وسنة نبیه قال لا و لکن ابایعک علی کتاب الله وسنة نبیه و
سنة ابی بکر و عمر فقال و ما یدخل سنة ابی بکر و عمر مع کتاب الله
وسنة نبیه انما کانا عاملین بالحق حیث عملا فابی الخثعمی الا
سنة ابی بکر و عمر وابی علی ان یبایعه الا علی کتاب الله وسنة نبیه
فقال له حیث الح علیه بایع قال لا الا علی ما ذکرت لک فقال له
علی و اما والله لکانی بک قد نفرت فی هذه الفتنة و کانی بحوافر
خیلی قد شدخت وجهک قال فلحق بالخوارج وقتل یوم النهروان

قال قبیصه فرایته یوم النهروان قتیلا وقد وطاءت الخیل وجهه وراسه ومثلت به فذکرت قول علی وقلت الله ابوه ما ضرک شفتیه بشیء قط الا کان کذلک انتهی پس توهم وهم راوی بیش نباشد خصوصاً نظر بمعاضدت آن باخبار متواتره عترت طاهره چه اکثر فرق شیعه با انشعاب طرائق شان متفق الکلمه اند بر اینکه اهل بیت طیبین همواره حقاق خود واسناد ظلم وغصب شیخین ومن بعد و ضد دها دریناده فرموده اند واین معنی در کتاب نهج البلاغه که مصنفین اهل تسنن اعتراف نموده اند باینکه کلام معجز نظام آنحضرت ست مصرح ست حیث قال بلی کانت فی ایدینا فدک من کل ما اظلته السماء فشحت علیها نفوس قوم وسخت عنها نفوس آخرین واین کلام صریح ست در اینکه آنحضرت تا هنگام خلافت خود که شیوخ ثلاثه بمقر خود شتافته بودند بر همان عقیده ولین راسخ وثابت قدم بوده واین زمره خلفا را غاصب وکاذب میدانستند وایضاً چگونه عقل عاقل تجویز می تواند کرد که خلیفه ثانی با آن مهابت ورعب خلافت متصف باشد وراوی روایت هم از خدام واولیای خلیفه باشد باز توهم امری شنیع بلا حجت وسند نماید وعلی رؤس الاشهاد آنرا مذکور سازد واحدی از صحابه کبار بر او نکیر ننماید وراوی بیچاره را بران توهم متنبه نسازد ابن معنی هرگز بعقل راست نمی آید بلکه مقتضای مقام این بود که اگر خلیفه این کلام نگفت راوی توهم خلاف آن ننمود و پاس خلیفه را مرعی داشته باخفای آن می پرداخت پس توهم وهم فاسد ووهم کاسد ست کما لا یخفی علی من اوتی کفلا من الانصاف وقیاس این روایت بر روایات دیگر که جناب شیخ الطائفه در ان حکم بتوهم واشتباه

راوی یا غلط او فرموده قیاس مع الفارق است چه حکم شیخ ناشی است از امارات و دلائل
داله بر ظهور اشتباه و وهم از قبل راوی بخلاف ما نحن فیه که امارات و دلائل عدم توهم در آن
موجود است پس منصفی که از حال خلیفه و راوی و سیاق روایت مطلع باشد بعین الیقین میداند که
او بکمال تیقظ و عزم و جزم فقرهٔ مذکوره را روایت کرده نه این که بسبیل اشتباه و غلط از او
سر زده و چون مقام استطرادی است بذکر اسباب امارات داله بر وهم راوی در روایتیکه
جناب شیخ احتمال وهم را در آن متطرق فرموده نپرداخته شد تا کلام از ما نحن فیه خارج نشود
اما عبارت شافی شرح کافی که نقل فرموده پس حقیقت حال این است که شرحی باین نام درین بلاد
بنظر نرسیده و حال مصنفش هم کما ینبغی معلوم نیست کاش فاضل رشید تصریح بنام مصنف
آن مینمود و آنچه از شروح درین باب بملاحظه رسیده شرح ملا صالح مازندرانی است
و شرح فارسی ملا خلیل قزوینی است و شرح ملا صدر الدین شیرازی و هیچیک از آنها عبارت
از شافی موجود نیست لا بعینها و لا بمضمونها بلی از دیباچه شرح فارسی مذکور واضح میشود که
شرحی عربی مسمی بشافی از ملا خلیل سابق الذکر بقالب تصنیف در آمده و محتمل که شرح منقول عنه
همان شرح باشد لکن مضامینی که فاضل رشید از آن نقل نموده در شرح فارسی از آن عینی و اثری
نیست و کیفما کان اگر تمام عبارت صحیحه شرح شافی بملاحظه می آمد حقیقت حال منکشف می شد
عباراتیکه درین مقام از شرح باب ما جاء فی الاثنی عشر نقل نموده سقم و غلط آن نه چنان است
که حاجت به بیان داشته باشد زیرا که عبارت حدیث را که نقل فرموده اعنی قال
رسول الله لاصحابه امنوا بلیلة القدر فانها تکون لعلی بن ابی طالب
و لولده و لابی بکر یوما و لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله الخ

مدرج والموجود في الكافي هكذا وبهذا الاسناد قال قال
رسول الله لاصحابه آمنوا بليلة القدر انها تكون لعلي بن ابي طالب
وولده الاحد عشر من بعده وبهذا الاسناد ان امير المؤمنين قال
لابي بكر يوما لا تحسبن الذين قتلوا الآية واين حديث عليحده است كه
فاضل رشيد يك حديث دانسته آورده و شايد غالب كه سقم نسخه منقول عنها باشد پس جاى
مواخذه از فاضل مشاغب نباشد لكن عجب كه بلحاظ عدم ارتباط فقرات سابقه با عبارت لاحقه هم
نفرموده اند طرفه آنكه در آخر حديث چنين نقل نموده وتب الى الله مما في يديك فانه لا
حق لك فيه الخ حال آنكه تمام اين فقره در كافي چنين است وتب الى الله مما
في يديك انه لا حق لك فيه قال ثم ذهب فلم يره پس متحيرم كه اين لفظ ثم
ذهب فلم يره را نقل نفرمودند با اينكه چندان طولى نداشت كه اشاره بسوى آن بكلمه
الى آخره نموده شود و غالب كه بخيال شريف ايشان چنين گذشته كه اگر اين فقره را نقل نمايم
مبادا مستفطني تفطن نمايد باينكه قول صاحب شافى اقول هذه الفقرة مما اختلف
فيها النقل اتفاقاً اشاره بسوى همين فقره است لهذا حذف آن اولى دانستند لكن قدرت
الهى را تماشا بايد نمود كه لفظ الى آخره بدون قصد از زبان قلم وقائق رقم جارى شده
وبخيال شان نرسيده كه هرگاه كسى علامت الى آخره را خواهد ديد البته خواهد دانست كه
در آخر حديث عبارتى بود كه در اينجا منقول نشده پس لا محاله بذهن او خواهد رسيد كه فقره
هذه الفقرة كه در عبارت شافى مذكور است ميتواند شد كه اشاره بسوى آخر حديث بوده باشد
بالجمله احتمالات مختلفه در فقره اخيره محذوفه من حيث المعنى متطرق ميتواند شد از ارجاع ضمير فيها

بسوی پیغمبر خدا یا بسوی خلیفهٔ اول و همچنین در لفظ لم یرکه مبنی للفاعل هم میتواند شد و هم مبنی
للمفعول و در مرجع ضمیر مستتر نیز وجوه کثیره محتمل کما یظهر من الرجوع الی الشرح پس گمان
غالب همین است که قول صاحب شافی فی هذه الفقرة مما اختلف فیها اختلافا اشاره بسوی
همین فقره محذوفه باشد و کیفما کان جلد یلعن بعضهم بعضا و نحن مستعیذون
بالله بل نقول هذا من ملحقات الجاهلین بالله و رسوله هیچ
درست نمیتواند شد و اصلا ربطی و تعلقی بعبارت حدیث ندارد کما لا یخفی علی المتفطن
پس ما دامیکه تمام عبارت صحیحه که در کتاب شافی درین مقام مذکور شد بنظر نرسد حقیقت حال
دریافت نمیگردد و لا یبعد ان یکون هذه العبارة من ملحقات الجاهلین و انچه فرموده که بعضی
از مصنفین شیعه در جمله حدیث کلینی بجهت مشتمل بودن آن بر اهانت صدیق اکبر قائل شده که
آنرا جاهلین بالله و رسوله الحاق کرده اند طرفه مضمونی است اولا بچه تقریر که کسی که از اهانت
خلیفهٔ اول اینقدر استنکاف خواهد داشت چگونه در شیعیان محسوب خواهد شد و ثانیا از عبارتیکه
از شافی شرح کافی نقل فرموده هرگز مستفاد نمی شود که بجهت استلزام اهانت ابو بکر احتمال
الحاق را نقل کرده باشد و معهذا مشار الیه در قول شارح هذه الفقرة هم متعین نیست بلکه
مظنون آنست که فقرهٔ ثم ذهب فلم یرکه ذی وجوه و محتمل است مشار الیه باشد پس همچنین
عبارت سقیمه که مقطوع الراس و الذنب است و حال مصنف و مصنّفه هنوز منقح نگشته جای
تمسک نیست و هرگاه بحمد الله و عونه از قدح و جرح احتمال طرح روایت کافی در غار خائنین
فارغ شدیم عنان خامه را بسوی تزئیف و توهین تاویل علیل منعطف سازیم پس بدانکه
قطع نظر از اینکه خود از امام نووی نقل نموده که او معترف باشد دابه تاویل گشته انچه در

مادهٔ تاویل الفاظ شنیعه فظیعه که راوی آنرا بکذب دروغ منسوب بعباس ابن عبد المطلب
مخاطبا بعلی ابن ابیطالب علیه السلام نموده وحاشاه عن مثله مرقوم قلم افادت رقم شده
پس شاهد و دلیلی بران مذکور نساخته اند و تاویل بلا قرینه و شاهد غیر مسموع ست طرفه ترا
این ست که اگر بسبب این تاویل که بکمال جد و جهد آنرا بر آورده اند کلام حضرت عباس را
از شناعت و فظاعت میشود چشم ما روشن لیکن درین صورت معنی کلام فاضل رشید که
نسبت این معنی بطرف حضرت امیر از عامهٔ مومنین قبیح و شنیع وحاشا جنابه الرفیع من هذا اللفظ
الفظیع هیچ مفهوم نمی شود چه هرگاه شناعت از کلام بسعی جمیل رشادت مقام زائل شده
باشد نسبت آن بطرف عامهٔ مومنین چه عیب دارد و اگر بعد از تاویل هم شناعت باقی ست
پس ازین در دسر چه حاصل و بر تقدیر معنی این فقره که لکن نه از صنو الاب در حالت غضب هیچ
درست نمی آید چه مرتکب امر کریه شنیع و فظیع باشد مستحق ملام و عتاب خواه صنو الاب باشد و
خواه صنو الجد انما خلقت الجنة لمن اطاع الله ولو كان عبدا حبشيا
وانما خلقت النار لمن عصى الله ولو كان سيدا قرشيا كلام در امر دینی
که دران اقارب و اباعد یکسان اند و عصوبت و عمومت دران بکار نمی آید اما حال غضب
فان بلغ حدا یسقط التکلیف فلا کلام فیه ولا حاجة الی التاویل و اگر تکلیف باقی پس شنیعت و
لوم هم باقی بعد ازا اگر غضب عذر موجه باشد برای عامهٔ مومنین هم اعتذار بآن صحیح باشد
لا خصوصیة له بصنو الاب و اگر نا موجه ست همه جا ناموجه طرفه آنکه کلام فاضل مذکور دلالت
دارد برآنکه نسبت معانی مذکوره که در الفاظ مزبوره تراشیده اند بسوی جناب امیر از
عامهٔ مومنین صحیح ست لاکن قبیح و شنیع و هذا من الاعاجیب چه مراد حضرت عباس کما [illegible]

اینست که مخاطب مراعم خود میگوید و رعایت حق عمومیت نمی نماید و اطناب سخن میکند و نتیجه
اورا بآن امر میکنم انتهی خود ظاهر است که عامه مومنین بطرف انتخاب چگونه نسبت میتوانند نمود
نوا افاده عجیب جدا و کیفما کان چون کلام دهنا ویل این کلام تعلقی باین مقام ندارد لاجرم
طی کشح از اطناب و اسهاب کلام در بیان متعلقات آن نموده بر سر کاذبین غادرین
و اخوات آن قرار داده قطع نظر از بیهوده تکیه دارد با مقام نمی سازد چه حمل لفظ بر غیر ظاهر آن
محتاج بدلیل است و لیس فلیس بلکه دلائل و قرائن جلیه که پارهٔ ازان سمت نگارش یافته داعی
بر حمل آن الفاظ بر معانی ظاهره متبادره آن است پس مساغ تاویل چه باشد لاسیما نظرا الی
الفاضل العزیز فی الباب الاول من تحفته حیث قال مشیرا الی اهل السنة و مذهب این فرقه
آنست که کلمات طیبات مرتضی را محمول بر ظواهر آن باید داشت نه بر تقیه و خلاف معانی
چنانچه کلام الله و کلام الرسول را نیز بر ظاهر آن حمل باید کرد چه امام بحق نائب پیغمبر است و
نصوص پیغمبر همه محمول بر ظاهر است الخ پس عمر که بزعمش نائب پیغمبر است چرا کلامش محمول
ظاهر نباشد و بحمد الله بعرض بیان و عیان می آریم که تاویلات اربعه که برای الفاظ
چهارگانه نوشته اند تاویل خالی عن التحصیل است که احدی از عقلا بآن رکون نخواهد نمود
تفصیل این اجمال آنکه لفظ کاذب که در خبر عمر مذکور است مفرد کاذبین است پس
اشاره بسوی کریمه فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ بوده باشد عجب که لفظ راشد را
در کلام خلافت پناه تلمیح بحدیث علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین قرار دهند
و لفظ کاذب را تلمیح بسوی کریمه مذکوره قرار ندهند و معنی حقیقی کذب دروغ گفتن و معنی
کاذب دروغگو فی الصراح کذب کذب مثال کتف کذبة و کذاب دروغ گفتن ... فاکه فهو

کاذب وکذاب وکیذبان بضم الذال وکذبان وکذابة وکذبة مثال همزة وکذبذب بالضم وشد
شدد الذال ومخففها دروغگو کذا ستیج کاذب الخ واطلاق آن بر غیر قول در موضع بسبیل
توسع ومجاز در بعض موارد وارد وقال ابن الاثیر فی النهایة فی الحدیث صدق
الله وکذب بطن اخیک استعمل الکذب ههنا مجازا حیث هو
ضد الصدق والکذب یختص بالاقوال فجعل بطن اخیه حیث
لم ینجع فیه العسل کذبا لان الله قال فیه شفاء للناس ومنه
حدیث صلوة الوتر کذب ابو محمد ای اخطأ سماه کذبا لانه
یشبهه فی کونه ضد الصواب الخ وقال الزمخشری فی الفائق قال
ابو علی الفارسی الکذب ضرب من القول وهو نطق کما ان
القول نطق فاذا جاز فی القول الذی الکذب ضرب منه ان
یتوسع فیه فیجعل غیر نطق فی نحو قوله قد قالت الانساع للبطن
الحق ونحو قوله وصف الثور فکر ثم قال فی التکفیر جاز فی
الکذب ان یجعل غیر نطق فی نحو قوله کذب القراطف والقروف
فیکون ذلک انتفاء لهما کما انه اذا اخبر عن الشیء علی خلاف ما هو
به کان ذلک انتفاء للصدق فیه انتهی وهرگاه این را یافتی پس میگوییم
اراده خاطی فی رأیه از کاذب بسبیل مجاز هم درین مقام صحیح نیست زیرا که قول عمر فقال
ابوبکر قال رسول الله ما ترکناه صدقة فرأیتماه کاذبا غادرا خائنا
صریح ست درانکه کذب فی الروایة منظور ست نه خطأ فی الاجتهاد ونقل روایت را اجتهاد نامیدن

وایضاً اگر جناب امیر را خاطی فی الرای میدانستند چرا جناب سیده غضبناک برا و
می شدند و ترک مکالمه با وی نموده هجرت از وی اختیار میکردند و وصیت منع حضور وی
بصلوة جنازه میفرمودند آخر مجتهدین باهم اختلافها میکنند اما منجر بتفسیق و تکفیر
نمی شود پس لامحاله مراد از کذب همان معنی متبادر ظاهر باشد و پس ایضاً در مقابله آن
قول عمر والله یعلم انه لصادق و قول او والله یعلم انه لصادق
دار و مجتهد را حلف بر عدم خطای خود یعنی چرا وجه میداند این است که خدا صادق میداند یا
کاذب بلکه هرگاه خودش میگوید که حضرت امیر را کاذب میدانستند بهر معنی که باشد و جناب
رسالتمآب در حق آنحضرت فرموده علی مع الحق والحق مع علی و حقتعالی میفرماید و
مَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی پس حق میدانند که علی با حق است
پس چگونه برخلاف آن حقتعالی شیخین را صادق خواهد دانست خود انصاف فرمایند که
اگر یکی از مجتهدین اربعه شما مر دیگری را بگوید والله یعلم ان فلانا کاذب و
فلانا صادق جائز نخواهد بود اللهم الا ان یقال منشأ قوله هذا
موافق رایه بالکتاب وان هو الا شیء عجاب وایضاً قول عمر
فرأیتماه و رأیتمانی از افعال قلوب است که متعدی الی المفعولین بمعنی علم و
قطع میباشد و در تخطیه و تصویب مجتهدین قطع حاصل نمی شود قطعاً وایضاً این تاویل
کذب مکذب آنست که نووی از مازری نقل نموده من اعترافه بانسداد ابواب التاویل
ولا یصار الی المجاز من غیر دلیل و احدی انکار از استعمال کذب بالمعنی المجازی
باوجود قیام قرائن علی حسب اقتضاء المقام نکرده لیکن ما نحن فیه بخلاف آن ست

پس استشهاد بکلام تفتازانی وخیالی خیالی بیش نیست وانچه فرموده والکذب کثیرا
ما یجیء بهذا المعنی پس بر تقدیر تسلیم مستلزم رفع شناعت ست از قول قال ابو حنیفه
کاذب عند الشافعی وبالعکس ولعله لا یرضی به منصف رشید
وازهمین جاست که شارح کرمانی در ذیل شرح این حدیث در تفسیر صادق گفته صادق فی
القول وبعد لفظ بار قید فی العمل زیاده نموده الاثم هو العاصی المذنب وهو
المعنی المتبادر الحقیقی فی القاموس الاثم بالکسر الذنب والخمر و
القمار وان یعمل ما لا یحل اثم کعلم اثما ومأثما فهو آثم واثیم واثام
واثوم وقال الجوهری فی الصحاح الاثم الذنب وقد اثم الرجل
بالکسر اثما ومأثما اذا وقع فی الاثم فهو آثم واثیم واثوم ایض واثمه
الله فی کذا یأثمه اثما ای عده علیه اثما فهو مأثوم وانشد الفراء
للنصیب فهل یأثمنی الله فی ان ذکرتها وعللت اصحابی بها
لیلة النفر ویروی بکسر الثاء وضمها وآثمه بالمد اوقعه فی الاثم
واثمه بالتشدید ای قال له اثمت وقد یسمی الخمر اثما قال الشاعر
شربت الاثم حتی ضل عقلی ÷ کذاک الاثم یذهب بالعقول
وتأثم ای تحرج عنه وکف والاثام جزاء الاثم قال تعالی یلق
اثاما ونافة آثمة ونوق آثمات ای مبطیات قال الاعشی
جمالیة تغتلی بالرداف اذا کذب الآثمات الهجیرا انتهی

بر مبطی عن الثواب از قبیل توسع و مجاز باشد مثل ثم الناقة و التشبیه بها و اطلاق بمعنی
مبطی عن الثواب لو بالمجاز و بمقام بعید از صواب زیرا که خطای اجتهادی باعث
یک ثواب است پس اطلاق مبطی عن الثواب بران نتوان نمود کما زعمه الفاضل الرشید
بالجمله در خطای مذکور ثواب حاصل و سرعت و بطوء حصول آن معنی ندارد اللهم
الا ان یقول بطوء الثواب فی الخطاء و السرعة فی الصواب ولا اظن ان یکتفی
احد من العقلاء بمثله فی الجواب الخائن فاعل من الخیانة و هو عدم النصح فی الامانة
ان دینیة فدینیة وان دنیویة فدنیویة و امانت دینیه که عبارت از ادای
حقوق الله و حقوق عباد باشد بر ذمه خلیفه زیاده از دیگران است آنچه فرموده اند
مبطوء انه ما کان ثمه عقد امانة فکیف یتصور الخیانة التی لا یمکن الا فیها عجیب جدا
لابتنائه علی التغفل من قول ابن الخطاب حسبنا الکتاب مع انه ورد فی التنزیل
انا عرضنا الامانة علی السموات و الارض قال فی النهایة و فیه انه رد شهادة
الخائن و الخائنة قال ابو عبید لا نراه خص به الخیانة فی امانات الناس
دون ما افترض الله علی عباده و ائتمنهم علیه فانه قد سمی ذلک امانة فقال
یا ایها الذین آمنوا لا تخونوا الله و الرسول و تخونوا اماناتکم فمن ضیع شیئا
مما امر الله به او رکب شیئا مما نهی الله عنه فلیس ینبغی ان یکون عدلا انتهی
در تقدیر تسلیم تاویل مذکور اعنی ارادة عدم النصح من الشیخین ثبت المطلب ایضا
زیرا که چون خائن قابل ارشاد نیست پس منافی رشد باشد و لعله لا یرضی به الرشید
الغادر هو الغادر الذی قال فیه النبی ص لکل غادر لواء یوم القیامة و بروایة اخری

لکل غادر عند استه یوم القیامة وفی ثالثة لکل غادر لواء یوم القیامة یرفع له
بقدر غدره الا ولا غادر اعظم غدرا من امیر عامة وازینجا واضح گردید که
نزد سنیان شیخین لوای از همه الویه کلان تر خواهد بود چه امارت شان نسبت
بما سوا ارفع وغدر شان بجناب رفیع حضرت امیرؑ وعباس صنو الاب آنجناب
اعظم بوده پس رفیع می باید ولا افلح من رفع رایته این ست حال لوای کلانی
اخروی ایشان اما لوا که حکی المرفوع عند استه لا افلح الرافع والمرفوع
علیه پس خوف اسارت ادب رخصت گستاخی نداد آن نمی دهد نووی در
شرح حدیث مذکور بعد کلامی میگوید والمشهور ان هذا الحدیث وارد فی
ذم الامام الغادر وذکر القاضی عیاض احتمالین احدهما هذا وهو نهی الامام
ان یغدر فی عهوده لرعیته الکفار وغیرهم او غدره للامانة التی قلدها
لرعیته والتزم القیام بها والمحافظة علیها ومتی خانهم او ترک الشفقة
علیهم والرفق بهم فقد غدر بعهده والاحتمال الثانی ان یکون
المراد نهی الرعیة من الغدر بالامام فلا یشق علیه العصی ولا یتعرض
لما یخاف حصول فتنة بسببه والصحیح الاول انتهی بلفظه پس
بر تقدیر تسلیم معنی ترک شفقت که فاضل رشید از راه شفقت
بحال شیخین ارشاد فرموده بنا بر نص قاضی و تسلیم
نووی تارک شفقت داخل در غادر که موضوع حدیث
است خواهد بود لاسیما هرگاه ترک شفقت در حق

مثل نفس رسول و زہرای بتول و عم نبی باشد خود انصاف فرمایند حاجت عرض نیست
فما افاده لا یغنی ولا یجدی نفعا علی ان مقابل الغادر ہو التابع للحق فیکون بمعنی الغادر التارک
للحق والعدول عن القاضی برشید حیث زعم ان الرشید یقابل الغادر ولیس الامر کذلک
وانما الراشد یقابل الخائن والتابع للحق یقابل الغادر علاوه آنکه اگر قول عمر راشد اشاره
بحدیث علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین باشد پس جناب امیر و
شیخین را راشدین ندانسته باشند بلکه نزد آنجناب مثل دیگر خلفای جائر که بعد از خلفای
راشدین بسفیان ہم رسیدند بوده باشند وہو انفع لنا وقال فی النہایة بعد نقل الخبر المذکور
الراشد اسم فاعل من رشد یرشد رشدا ورشد یرشد وارشدته
انا والرشد خلاف الغی انتہی پس مقابل آن بمعنی غاوی باشد وانچه در بیان
مفاد قول عمر مخاطبا لعلی وعباس گفته که شما گمان کردید ابوبکر صدیق را خاطی در رای
وآتی بما لا ینبغی وتارک شفقت خیرخواہی وخدا میداند که او راست گفتار نیک کردار ہدایت یافته
تابع حق بود انتہی مقام استعجاب ست زیرا که از رہگذر راست گفتاری ترجمه صادق
بلفظ راست گفتار فرموده اند ومقابل آن با خاطی فی الرای غیر صحیح پس مراد از کاذب
دروغگو باشد وہذا مناقض لما بینه آنفا فی العبارة العربیة وہو دلیل علی قوة القوة
الحافظة وتعبیر از راشد بمہتدی دلیل صریح ست بر اینکه غیر راشد ضال خواہد بود ودیگر
مسامحاتیکه در تقابل الفاظ مذکوره در حدیث مذکور واسقاط ترجمه بعض آن بعمل آورده اند
بر خبیر بصیر پوشیده نیست لا نطول الکلام بذکرها اما ما اتی به اخیرا
فی مقام الفخار فلیس من جملة العار بعار ولو انصف الفاضل

السديد يعلم ان ما التقطه الائمة ارشدنا اليه ذلك الرشيد
فاغناه وحرفه عن محله المشيد فما هي بضاعتنا سرقت فردت
الينا، وما هي لنا بجعلها علينا، وقد اجبنا عنه بحمد الله باجوبة
سديدة، وبطشنا بايدي النقوض ببطشة شديدة وفي
اعتراف النووي والمازري بانسداد باب التاويل ابين
شاهد وادل دليل على ان ما ذكره لا يستاهل بان يعد تاويلا
فضلا عن التفسير ولا ينبئك مثل خبير انتهى در حال عثمان کا یہ ہے کہ
حضرت عمار اور اور اصحاب کبار اونکی مذمت کرتی تھی اور معائب اونکی لکھتی تھی اور
اونکو دکھلاتی تھی اور حضرت ابوذر رضی الله عنہ عثمان کو بشارت عذاب الیم کی دیتے تھے
چنانچہ سید المتکلمین جناب مولانا مفتی محمد قلی طاب ثراہ تشیید المطاعن میں بعد نقل
روایات کثیرہ کی کتب معتبرہ اہل سنت سے تحریر فرماتی ہیں و مذمت کردن عمار رض
عثمان را در تاریخ صغیر بخاری مع اصابہ مذکور ست کما سبق و از رسالہ تاثیر الطلاء جلال الدین
سیوطی گذشت کہ اصحاب رسول خدا معائب عثمان نوشتند و عمار آن نوشتہ پیش عثمان
برد و دشمنی عمار با عثمان و خلع نمودن او عثمان را و برانگیختن مردم را بر او از استیعاب
العیون منقول شد و نیز از کتاب [illegible] تصنیف [illegible] منقول شدہ کہ عمار
می گفت کہ عثمان [illegible] بعمل آورد و امارت و خلافت را [illegible] و طعن و مذمت
کردن ابوذر رض بر عثمان از صحیح مسلم و شرح تجرید قوشجی سابقا نقل شد [illegible] صحیح مسلم مذکور است
ابوذر در [illegible] آمد و گفت کہ بشارت [illegible] کہ [illegible] شدہ

باتش جهنم نهاده شود آن سنگ بر سر پستان یکی از ایشان پس برآید
از استخوان شانه و نهاده شود بر استخوان بازو پس برآید از سر پستان و در تقیم
تصحیح کرده گفته اند که این انکار ابی ذر برای آن بود که سلاطین برای خود مال
بیت المال گرفته جمع کرده بودند و سلاطین زمان ابی ذر همین خلفای ثلاثه
بودند غیر شان و علامه توربشتی تصریح کرده که ابوذر بعد صلوٰة جمعه مذمت
عثمان می کرد و او را از اهل دنیا می گفت و هر گاه عثمان را می دید آیه یوم
یحمی علیها فی نار جهنم فتکوی بها جباههم وجنوبهم و
ظهورهم میخواند و در صواعق نصر الله کابلی که این مخاطب سرقه آن
کتاب کرده در جواب از راندن عثمان ابی ذر را بربذه مذکورست
لو فرضت صحة الضرب والنفی فاعل ذلک لما روی عنه انه کان
یتجاسر علیه بما هو هیبة ولایته ویویخه علی ذخر الاموال و
یتلوا فراه الذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی
سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم و در تاریخ خمیس مذکورست فاما ابوذر
فروی انه کان یتجاسر علیه ویجبهه الکلام الخشن ویفسد علیه
ویشهر الفتنة وکان یروی ذلک التجاسر علیه الی ذهاب هیبته
وتقلیل حرمته و ابن مسعود نیز بر عثمان طعن می کرد چنانچه در صواعق محرقه گفته اما
ابن مسعود فکان ینقم علی عثمان کثیرا فظهرت لہ المصلحة فی عزله و در تاریخ خمیس
مسطورست اما ما ادعوه من حبس عطاء ابن مسعود فکان ذلک فی

مقابلہ ما بلغہ عنہ و نیز در صواعق گفتہ ولو فرضت صحۃ ان صح ضرب
عثمان ابن مسعود لم یکن باعظم من ضرب عمر لسعد بن ابی وقاص
بالدرۃ علی راسہ حین لم یہبہ لہ وقال انک لم تہب الخلافۃ فاردت
ان تعرف ان الخلافۃ لا تہابک فلم یتغیر سعد من ذلک فابن مسعود
اولی لانہ کان یعیب عثمان بما لا ینبغی لحرمتہ ولا ابہتہ اصلا انتہی
ازین کلام صریح معلوم می شود کہ ابن مسعود چنین طعن و تشنیع بر عثمان می کرد کہ با آن
عثمان را اصلا در نظر مردم وقعی و حرمتی باقی نمی ماند و آن نیست جز تفسیق و تضلیل او
و نیز وقتیکہ عثمان ولید ابن عقبہ را عامل کوفہ کرد ابن مسعود با او گفت لا زادک اللہ
خیرا ولا من بعثک کما سبق من انسان العیون و طعن کردن سعد نیز بر ولایت
ولید گذشت و عائشہ صدیقہ از طعن گذشتہ نوبت بتکفیر عثمان رسانیدہ چنانکہ گذشت از
انسان العیون و عبد الرحمن بن عوف کہ نزد اہل سنت از مبشرین بجنت ہست بنا بر
روایات موضوعۂ ایشان بسوء عہد آمیزی و نماز تمام خواندہ بر عثمان ملامت کرد
و مہاجرت او نمود تا دم واپسین کلام با او نکرد کما سبق من المختصر فی اخبار البشر
و شرح العقیدۃ [illegible] اور جبکہ مجموع کلمہ گویان زبان آنحضرت اور انہیں سے
خاص مجموع اہل بدر اور انہیں سے خاص مجموع عشرہ مبشرہ اور انہیں سے خاص
اصحاب ثلاثہ ساتھ صفات جامعین مصرحہ کلام مخاطب کی حسب روایات کتب معتبرہ
اہل سنت موصوف نہوئی تو پھر جامع ہونا انکا کیونکر پایۂ ثبوت کو پہونچیگا اور جو کہ ذکر حضرات صحابہ جامعین
قرآن حسب مرویات اہل سنت معرض بیان میں آیا تو طبیعت چاہا کہ کچھ حال صحابہ مفسرین مشتہرین کا بموجب بیان

[illegible]

جناب امام المتکلمین کاسر اعناق مخالفین کتاب مستطاب استقصاء الافحام مین تحریر فرماتی هین طبقهٔ اولے
طبقهٔ خلفا و صحابه است چنانچه جلال الدین سیوطی در اتقان میفرماید النوع الثمانون فی
طبقات المفسرین اشتهر بالتفسیر من الصحابة عشرة الخلفاء الاربعة
وابن مسعود وابن عباس وابی بن کعب وزید بن ثابت وابو موسی
الاشعری وعبد الله بن زبیر انتهی حقیر میگوید که ذکر سیوطی اسامی مبارکهٔ
خلفای ثلثه در زمرهٔ مشتهرین بتفسیر ظاهرا از راه محض ادب و تبرک بوده باشد ورنه ظاهر است که
ازین حضرات روایت تفسیر نهایت قلیل و نادر است والنادر فی حکم المعدوم علی
ما افاده جامع العلوم اعنی صاحب القوة القدسیة مصنف التحفة
الاثنی عشریة واما کون روایات الثلثة فی التفسیر نادرة نزرة فیظهر
من الاتقان حیث قال فیه فاما الخلفاء فاکثر من روی عنه منهم علی
ابن ابیطالب والروایة عن الثلاثة نزرة جدا و بعد بیان سبب قلت روایت میگوید
ولا احفظ عن ابی بکر رضی فی التفسیر الا آثارا قلیلة جدا لا تکاد
تجاوز العشرة دعا قریب میدانی که مرویات جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیه السلام هم
سیوطی آن را بکثرت متصف دانسته آنقدر بکثرت که نزد متکلمین حضرات اهل سنت در حکم عدم افتاده
پس هرگاه روایات جناب امیر علیه السلام که اکثر بوده در حکم معدوم باشد از روایات خلفای ثلاثه که
سیوطی خود آنرا نهایت قلیل گفته چه می پرسی و در تحقق آن بزمرهٔ معدومات چه ارتیاب
و احتیاج داری هیچ میدانی که باعث این قلت روایت چه بوده از افادهٔ جناب ابو هریره که
مخاطب جناب عمر بوده در تحریر ابواب کذب و افترا که بتقدیم رسانیده وان لم تکن

الاکرم علی الماء واعترابها الهباء ظاهرست که بسبب عدم اطلاع زمره مهاجرین انصار
بمسائل و آثار باشتغال بکار و بازار و دیگر اشغال دنیای ناپایدار و عدم ملازمت سرور رسل انجا
بود چنانچه در صحیح بخاری مذکورست که ابوهریره گفت ان اخواننا من المهاجرین کان یشغلهم
الصفق بالاسواق وان اخواننا من الانصار کان یشغلهم العمل فی
اموالهم وان اباهریرة کان یلزم رسول الله صلی الله علیه وسلم
بشبع بطنه ویحضر ما یحضرون ویحفظ ما یحفظون انتهی واجمال
جناب ابی هریره را که انهم عند الاصحاب خصوصا بعد ملاحظه افادات شدیدی کافیست
غنیمت شمرده حیله خلاص استثنای خلفای ثلاثه ازین بها میسازند که اکثر صحابه عظام بالتخصیص
بحضرت خلیفه ثانی با وصف آنهمه فظاظت و غلظت که تردانی امر حق باز گفتند چنانچه هرگاه
جناب ایشان جمع خود از آیات قرآنی با ادعای آنهمه دانی ظاهر فرموده اند بلکه از غایت جسارت
بعض آیات قرآنیه رد فرمودند بیچاره ابی بن کعب را با ای ضبط آن باقی نمانده بی‌ملاحظه گفت
که مرا قرآن شریف مشغول ساخت و ترا مشغول کرد صفق بالاسواق در کنز العمال
مذکورست عن ابن جریج عن عمرو بن دینار قال سمعت بجالة التمیمی قال
وجد عمر بن الخطاب فی حجر غلام فیه النبی اولی بالمؤمنین من
انفسهم وهو ابوهم فقال احککها یا غلام فقال والله لا احکها
وهی فی مصحف ابی بن کعب فانطلقوا الی ابی فقال له ابی
شغلنی القرآن وشغلک الصفق بالاسواق اذ تعرض رداءک
علی عنقک بباب ابن العجماء انتهی و نیز در کنز العمال مذکورست عن الحسن ان عمر بن الخطاب

رد علی ابی بن کعب قراءة آیة فقال ابی لقد سمعتها من رسول الله صلی
الله علیه وسلم وانت یلهیك یا عمر الصفق بالبقیع فقال عمر صدقت
الحدیث وعجب آنست که فاضل رشید با آنهمه رشادت وسعادت تحیین ابی بن کعب شان
خلافت مآب را در شوکت عمریه بشاشت و انبساط تمام وارد می نماید و بتصدیق آن میگراید
و بحیط شوکت عمریه اقتفای نمیفرماید چنانچه بعد ذکر اینکه ابی بن کعب هرگاه عمر انکار بر قرارت او
شخصی را تعلیم آن کرده بود نمود بمخاطبه او در مرتبه ثالث گفت والله لقد انزلها الله
علی جبرئیل وانزلها جبرئیل علی محمد فلم یستامر فیها الخطاب و
لا ابنه گفته و از انجمله است مخالفت و تشدد ابی مذکور با ایشان یعنی خلیفه ثانی در قرات
کریمه والذین اتبعوهم باحسان که قرارت حضرت عمر بدون واو بود و قرارت
ابی و دیگران با واو بود چنانکه در منهاج الهدایه در تفسیر کریمه والسابقون الاولون
من المهاجرین والانصار الخ می فرماید و روی ان عمر سمع رجلا یقرؤها
فقال من اقرءك هذا فقال اقرءنیه ابی بن کعب فدعاه فساله
فقال اقرءنیه رسول الله صلی الله علیه وسلم وانك لتبیع القرظ
بالبقیع قال صدقت الی اخر الروایة و چنانچه جناب خلیفه ثانی از مزید انصاف
بانصاف اعتراف بصدق ابی بن کعب در ادعای او که جناب شان را صفق الاسواق
بلهو انداخته و از آیات قرآنی بیخبر داشته بودند همچنان در دیگر وقائع خود هم ابتدای انشای
چنین کلام صدق التیام فرموده اند چنانچه در صحیح بخاری مذکور است که جناب شان بعد آنکه
مسئله استیذان که ابوموسی اشعری بیان آن کرده بود و خود آن جاهل بودند و بشهادت

ابوسعید خدری بثبوت پیوست گفتند خفی علی هذا من امر النبی صلی الله علیه
الهانی الصفق بالاسواق وظاهر این نفس بازار بزازی و دلالی درمیان بایع و مشتری
بوده باشد چنانچه کمال الدین محمد بن موسی بن عیسی دمیری شافعی که جلائل فضائل او بر ناظر
کتبش تراجم باشد و حیرة الکلام فی ذیل دول الاسلام تصنیف سخاوی و طبقات فقهای شافعیه
ابن حجامه و عقد ثمین فی تاریخ بلد الله الامین تالیف تقی الدین فاسی و مدینة العلوم و غیر آن
مخفی نیست در حیوة الحیوان میفرماید و ذکر التوحیدی فی کتاب بصائر
القدماء وسائر الحکماء صناعة کل من علمت صناعته من القریش
فقال کان ابوبکر الصدیق بزازا وکذلک عثمان وطلحة وعبد
الرحمن بن عوف وکان عمر دلالا یسعی بین البائع والمشتری
اما جناب امیر المؤمنین یعسوب الدین علی بن ابیطالب علیه الصلوة والسلام پس گو سیوطی
ادعای کثرت مرویات آنحضرت فرموده لیکن غالباً نزد متعصبین محمول بر کثرت اضافی باشد
زیرا که بتصریحات افاخم متکلمین و اعاظم متبحرین اینحضرات روایات تفسیر از انجناب کمتر است تا آنکه بعض دیگر
بعض حضرات انکار آن علی الاطلاق کرده گفته اند که هیچ تفسیری از انحضرت ثابت نیست و اگر
شرمی و آزرمی را کار فرموده گفته اند که چیزی قلیل از انحضرت مروی ست وجود و عدمش برابر
کرده اند که مصحح اطلاق مرجوع الیه بودن آنحضرت درباره تفسیر نیستند اند شده ببینی که جماعتیکه
اهل حق مرجوع الیه بودن آن جناب در علوم ذکر کنند این بندگان در جواب آن بهم بر آیند
و خبط و افترا و جدل و جدال بلکه نفاق و ضلال بر بافند و انتساب علوم را بآنحضرت باطل

ان العلماء والحکماء والمنجمین یاخذون بقولہ فذلک من البہت و
التزویر ہذا التفسیر منسوب الی ابن عباس الی مقاتل الی مجاہد الی
الزہری وغیرہم ومنسوب الی علی احاد من مسائلہ وابن تیمیہ در جواب
منہاج الکرامہ در رد انتساب تفسیر بجناب امیر المومنین علیہ السلام میگوید ہذا ابن عباس
نقل عنہ من التفسیر ما شاء اللہ بالاسانید الثابتۃ لیس فی شیٔ منہا
ذکر علی وابن عباس یروی عن غیر واحد من الصحابۃ و نیز در قاصلہ سیر
میگوید و روایتہ ای روایۃ ابن عباس عن علی قلیلۃ جدا ولم یخرج
اصحاب الصحیح شیئا من حدیثہ عن علی و نیز میگوید و ما یعرف بایدی
المسلمین تفسیر ثابت عن علی این کلام نص صریح ست بر آنکہ ہیچ تفسیر ثابت از
جناب امیر المومنین علیہ السلام در دست مسلمانان شناختہ نمیشود و شعبی کہ از اعاظم ائمۂ اہل سنت
است نص کردہ بر اینکہ ہر قدر کہ بر جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام احادیث بافتہ شدہ بر ہیچکس
افترا نشدہ و ابن سیرین کہ از اکابر ایشان ست چنان گمان داشت کہ عامہ آنچہ از ان حضرت
روایت کردہ شدہ باطل و موضوع ست در میزان الاعتدال مذکور ست حصین عن
الشعبی ما کذب علی احد من ہذہ الامۃ ما کذب علی علی رضی اللہ
عنہ وقال ابن ایوب کان ابن سیرین یری ان عامۃ ما یروی عن علی
باطل و در صحیح بخاری مسطور ست وکان ابن سیرین یری ان عامۃ ما یروی
عن علی الکذب و شاہ ولی اللہ ہم اقتفای آثار اسلاف کبار خود کردہ از راہ کمال
نصب و عداوتیکہ در سینۂ ضمیر شان از دیر باز مضمر ست در رسالہ قرۃ العینین کہ مملو ست از افادات ابو مرہ

فرموده اند در هیچ فنی از فنون شرع اعتماد کلی بر آثار مرتضی بظهور نیاید انتهی پس هرگاه حضرات
اهل سنت در هیچ فن شرعی بر آثار جناب امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیه السلام اعتماد کلی نداشته باشند
و در فن تفسیر چگونه اعتماد بر آثار آنحضرت کرده باشند بالجمله اگر اینکه فن تفسیر را از فنون شرع خارج
سازند بالجمله چون تفسیرات منقوله آنحضرت بمرتبه قلت و ندرت رسیده که از کلمات خود این حضرات الحاق
آن معدومات واضح گشت تعصب مآل آن از اظهار عدم اعتماد آن بی سروپا نماید باوصف آنکه
غیر معتمد و غیر ثابت بودن تفاسیر منقوله از جناب امیر المؤمنین علیه السلام از کلام ابن تیمیه ظاهر است لهذا
متوجه بیان حال صحابه که بعد علی آنها از مشتهرین بالتفسیر شمار کرده میشوم اما ابن مسعود پس
بحسب ظاهر نزد این حضرات مقبول و محمود است و در اصحاب عدول معدود و لیکن بعد از تتبع
معلوم میشود که او قاصد اشاعت فتنه عظیم در دین نبی کریم علیه و آله صنوف الصلوة والتسلیم بوده که
قراءات شاذه و عبارات تفسیر قرآن را و دعای قنوت را در مصحف خود داخل نموده بود و بمرتبه عناد و
عصبیت رسوخ داشت که باوصف تنبیه حضرت عثمان و دیگر صحابه اعیان از محو آن ابا می ساخت
و صیانت قرآن از اختلاف مثل اختلاف یهود و نصاری در کتب شان نمیخواست و آنقدر اصرار
بر انکار ورزید که نوبت بزد و کوب او رسید و در سزای آن کشید آنچه کشید و دید آنچه دید چنانچه
ملا محسن کشمیری در نجاة المؤمنین میآرد ان ضرب ابن مسعود کان لانه طلب
عثمان رض مصحفه حین اراد ان یجمع الناس علی مصحف واحد بترتیب
واحد بین السور لئلا یختلف فیه کاختلاف الیهود والنصاری فی
کتابهم فابی ولم یتفق مع اجلة الصحابة فادبه عثمان لینقاد علی
هذا الامر الجلیل الشان العظیم البرهان الکثیر النفع لاهل الایمان

فهل فيه الا كمال عثمان رضي الله عنه وجزاه الله على ذلك الاحسان
اذ لا يليق بكتاب الله تعالى ما لا يليق بكتاب سيبويه وامثاله من
الاختلاف فان مفاسده اكثر من ان تحصى ولو يتعين الامام الا
لامثال هذه الامور وحرق المصحف ليقلع مادة الفتنة والاختلاف
لا وزر فيه مع انه ادرج فيه دعاء القنوت ايضا . و در تاريخ خميس تصنيف
حسين بن محمد دیاربکری مذکورست قالوا ان عثمان احرق مصحف ابن مسعود فليس
ذلك بما يعتذر عنه بل هو من اكبر المصالح فانه لو بقي في ايدي الناس
لادى ذلك الى فتنة كبيرة في الدين لكثرة ما فيه من الشذوذ والمنكر
عند اهل العلم بالقرآن الخ و شاه عبد العزيز در تحفه ميفرمايد عبد الله بن مسعود
و ابي بن كعب كه بعض قراءات شاذه در مصحفهای خود نوشته بودند حالانكه بعضى عبارات ادعيه
و قنوت بودند و بعضى عبارات تفسير كه جناب پیغمبر در وقت تلاوت قرآن بيان معنى آن ميفرمودند
از موقوف کردن مصاحف خود ابا ورزيدند و در ابقای مصاحف ايشان فتنه عظيم در دين پيدا
مى شد كه در نفس قرآن اختلاف واقع بود و رفته رفته منجر بقبائح بسيار ميشد در گرفتن مصاحف
غلامان عثمان رض البته با ابن مسعود خشونت نمودند و ضرب و صدمه هم باو رسيد بى آنكه عثمان رض ايشانرا
باين امر كرده باشد و راغب اصفهانی در محاضرات در بیان آنكه آنچه از قرآن نيست و آنرا در قرآن
داخل كرده اند ميفرمايد و اثبت ابن مسعود في مصحفه لو كان لابن ادم واديان
من ذهب لابتغى معهما ثالثا ولا يملأ جوف ابن ادم الا التراب ويتوب

الله علی من تاب فیه نیز میگوید واثبتها ابن مسعود بسم الله فی سورة البرائة
انتهی و پر ظاهر است که کسی که ادعیه قنوت و عبارات تفسیر وغیره را در قرآن داخل سازد
از القای آن فتنه عظیم در دین پیدا شود که منجر بتبادل نسخ بسیار باشد و باز بر جهل و عناد خود
اصرار ورزد و با فهام و تفهیم دست از آن برندارد و همت را بایقاع اختلاف در قرآن مثل
اختلاف یهود و نصاری بگمارد و از اصل جلیل الشان عظیم البرهان که برای اهل ایمان کثیر النفع و نقلین
احسان است سر تابد و خواهد که مرتبه کتاب خدا از کتاب سیبویه هم پست تر افتد و مفاسد فی انتها
و اسلام را وا پاید بلا شبهه مقدوح و مجروح است از تتبع کتب افادات این حضرات واضح میگردد که
او را با اصول انبیا بهره از ایمان و اسلام نبود فضلا عن الجلالة و السیادة و الفضل و السعادة زیرا که
او لوای مخالفت خلیفه ثالث افراشته و انکار و طعن بر افعالش ساخته تا آنکه گاه گاه دعای بد
در حق او میساخت و تبری از او بحکم می پنداشت در انسان العیون علی بن برهان الدین حلبی مذکور است وکان

الولید شاعرا ظریفا حلیما شجاعا کریما یشرب الخمر کل لیلة من
اول اللیل الی الفجر فلما اذن المؤذن لصلوة الفجر خرج الی المسجد
وصلی باهل الکوفة الصبح اربع رکعات وصار یقول فی رکوعه
وسجوده اشرب واسقنی ثم قاء فی المحراب ثم سلم وقال هل ازیدکم
فقال له ابن مسعود لا زادك الله خيرا ولا من بعثك الينا انتهی

ابن مسعود دعای بد در حق خلیفه برحق حضرت عثمان نموده و گفته که حق تعالی خیر او را نیفزاید
بموجب تصریح شاه عبدالعزیز دهلوی که در تحفه میفرمایند معاذ الله که تشنیع پیغمبر را کسی از اهل ایمان
بطعن یاد کند یا این امر قبیح بخاطر او گذرد انتهی از اهل ایمان بیرون و با ارباب هلاک و ضلال

وعدوان مقرون باشد و ابن حجر در صواعق محرقه در مطاعن عثمان گفته ومنها انه
حبس عطاء ابن مسعود و ابی بن کعب و نفی اباذر الی الربذة و اشخص
عبادة بن الصامت من الشام الی المدینة لما اشتکاه معویة و هجر ابن
مسعود و قال لابن عوف انک منافق و ضرب عمار بن یاسر و انتهاک حرمة
کعب بن عبدة فضربه عشرین سوطا و نفاه الی بعض الجبال و
کذلک حرمة الاشتر النخعی و جواب ذلک عن حبسه لعطاء ابن مسعود
و هجره له فلما بلغه مما توجب ذلک القاء لابهة الولایة این عبارت
صریح ست در آنکه از ابن مسعود چنین فعل شنیع واقع شده که موجب حبس عطا و هجران او
گردید و نیز از آن واضح ست که ابن مسعود معتقد حقیت خلافت عثمان نبود ورنه احتیاج
القای ابهت ولایت برو چه بود و خود معلوم ست که عدم اعتقاد حقیت خلافت خلیفه بر حق
ضلال صریح ست و فخر رازی در نهایة العقول در جواب مطاعن عثمان گفته قوله سادسا
ضرب ابن مسعود و عمارا و سیر اباذر الی الربذة قلنا کما نقل ذلک
فقد قیل عن هؤلاء انهم اقدموا علی افعال استوجبوا
ذلک منه ازینجا هویدا ست که امری که موجب ضرب صحابه کبار و توهین و ایذای
عدول اخیار باشد نیست مگر از کبائر موبقه و معاصی مهلکه و حرف بس خوش که
نشتر ناحق خونین بقلب حضرات سنیه حق ثابت نمود افتضاح ایشان بنهایت قصوی رسیده
باشد نیز که ابن مسعود انکار بودن معوذتین و سوره فاتحه که ام القرآن ست از قرآن مینمود
چنانچه در محاضرات در فصلی که معقود ست برای بیان ما ادعی انه من القرآن

مما ليس فى المصحف وما ادعى انه ليس منه وهو فيه مى گويد واسقط
ابن مسعود من مصحفه ام القرآن والمعوذتين انتهى ودر مسند امام احمد
مذكور است عن عبد الرحمن بن يزيد قال كان عبد الله يحك المعوذتين
من مصاحفه ويقول انهما ليستا من كتاب الله تبارك وتعالى
ودر تفسير در منثور مذكور است اخرج عبد بن حميد ومحمد بن نصر المروزى فى
كتاب الصلاة وابن الانبارى فى المصاحف عن محمد بن سيرين
ان ابى بن كعب كان يكتب فاتحة الكتاب والمعوذتين واللهم اياك
نعبد واللهم انا نستعينك ولم يكتب ابن مسعود شيئا منهن و
كتب عثمان بن عفان فاتحة الكتاب والمعوذتين ونيز در در منثور مسطور است
اخرج عبد بن حميد عن ابراهيم قال كان عبد الله لا يكتب فاتحة الكتاب
فى المصحف قال لو كتبتها لكتبت فى اول كل شئ ودر تاريخ خميس بعد
عبارتيكه آنفا مذكور شده گفته ولحذفه اى ابن مسعود المعوذتين من مصحفه
مع الشهرة عند الصحابة انهما من القرآن وبتصريحات ائمه سنيه انكار معوذتين
وسوره فاتحه كفر است قال فى الاتقان قال النووى فى شرح المهذب
اجمع المسلمون على ان المعوذتين والفاتحة من القرآن وان من
جحد منها شيئا كفر هرگاه انكار بعض معوذتين و فاتحه باجماع مسلمين كفر باشد پس منكر
هر سه سوره يكجا لهذا بالاولى كافر و بيدين و خارج از زمره مسلمين خواهد بود و ازينجاست كه
امام رازى بحجت انكار ابن مسعود ام القرآن و معوذتين را كه خود ش از بعض كتب قديمه

نقل کرده سرگشتهٔ بیابان حیرت واضطراب گشته وآنرا در غایت صعوبت دانسته و سیوطی هم
سالک همین مسلک شده آنرا از مشکلات شمرده چنانچه در اتقان بعد ذکر تواتر قرآن می فرماید
ومن المشكل على هذا الاصل ما ذكره الامام فخر الدين الرازي قال
نقل في بعض الكتب القديمة ان ابن مسعود كان ينكر كون سورة
الفاتحة والمعوذتين من القرآن فهو في غاية الصعوبة لانا ان قلنا
ان النقل المتواتر كان حاصلا في عصر الصحابة بكون ذلك من
القرآن فانكاره يوجب الكفر وان قلنا لم يكن حاصلا في ذلك
الزمان فيلزم ان يكون القرآن ليس بمتواتر في الاصل انتهى
و غایت سعی و کوشش و دست و پا زدن این بزرگان در حل این اشکال این است که اولا بر حسب
دانش ناصواب خویش که بی مراجعت بماخذ و تتبع کتب فهم و خبیری که مشکل می یابند بی باکانه
بانکار آن می پردازند بانکار این انکار ابن مسعود برخاسته اند چنانچه سیوطی بعد عبارت سابقه
از رازی نقل میکند که او گفته والاغلب على الظن ان نقل هذا المذهب عن
ابن مسعود نقل باطل وبه يحصل الخلاص عن هذه العقدة وقاضی
ابوبکر و امام نووی و ابن حزم ظاهری هم راه غلط ظاهر پیموده بتکذیب انکار این انکار
جسارت نموده بظن خام خود شوقت گردیده اند و بزعم خویش از صعوبت اشکال خلاص
یافته اند ولات حین مناص زیرا که انکار مذکور در روایات صحیحه ثابت شده چنانچه
منتقدین محققین که بهره از تحقیق اصیل نموده اند با تمعنی قرار سیفر یا بند و منکرین و مکذبین
مطاعنین طعن و انکار تشنیع بنا نمود في الاتقان قال ابن حجر في شرح البخاري

قد صح عن ابن مسعود انكار ذلك فاخرج احمد وابن حبان عنه
انه كان لا يكتب المعوذتين في مصحفه واخرج عبد الله بن احمد في
زيادات المسند والطبراني وابن مردويه من طريق الاعمش عن
ابي اسحاق عن عبد الرحمن بن يزيد النخعي قال كان ابن مسعود يحك
المعوذتين من مصاحفه ويقول انهما ليستا من كتاب الله و
اخرج البزار والطبراني من وجه اخر عنه انه كان يحك المعوذتين
من المصحف ويقول انما امر النبي ان نتعوذ بهما وكان عبد الله لا يقرأ
بهما اسانيدها صحيحة قال البزار لم يتابع ابن مسعود على ذلك
احد من الصحابة وقد صح انه قرأهما في الصلوة قال ابن حجر فقول
من قال انه كذب عليه مردود والطعن في الروايات الصحيحة
بغير مستند لا يقبل بل الروايات صحيحة انتهى درينجا لطيفه ايست
لائق شنيدن و طرفه ايست قابل ديدن كه بخاري هم روايت انكار ابن مسعود معوذتين را
در صحيح خود آورده ليكن با بعض روات عجب دستكاري كرده كه حديث را مهمل نموده بجاي
حكايت انكار ابن مسعود لفظ كذا وكذا آورده حيث قال عن زر قال سالت
ابي بن كعب قلت يا ابا المنذر ان اخاك ابن مسعود يقول كذا وكذا
فقال ابي سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي قل
فقلت فنحن نقول كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتهى
و ابن حجر در فتح الباري ميفرمايد كه اين ابهام از صنيع بخاري نيست بلكه بعض روات بجهت

بزرگ پنداشتن این انکار شنیع و شناعت این ابهام بعمل آورده و اعتراف نموده نماید از قبیل از کشف
حقیقت حال و گمان داشته که این ابهام از متجاری ست و بر کیفیت تقریر چیزی که از اخراج چنین روایت
مثل کمی اصلا معنا آن نگشاید حاصل چیست و ثانیاً بایند تاویلات رکیکه و توجیهات سخیفه
گردیده بعضی میگویند که مراد ازین انکار انکار کتابت بود یعنی معوذتین از مصحف مکتوب نیست
چنانچه ابن حجر در فتح الباری میگوید وقد تاول القاضی ابوبکر الباقلانی فی
کتاب الانتصار وتبعه عیاض وغیره ما حکی عن ابن مسعود فقال
لم ینکر ابن مسعود کونهما من القرآن وانما انکر اثباتهما فی المصحف
فانه کان یری ان لا یکتب فی المصحف شیئا الا ان کان النبی صلی
الله علیه وسلم اذن فی کتابته فیه وکانه لم یبلغه الاذن فی ذلک
قال فهذا تاویل منه ولیس جحدا لکونهما قرآنا وهو تاویل حسن انتهی
سست که گردیده تماشای کارنامه فضلای عالی بار بچه تاویل عجیب و توجیه غریب مقام تماشاست
اولا ابهام است زیرا که چیزی که از قرآن ست در کتابت آن در قرآن کدام عیب و نقصان است
که ابن مسعود تجویز آن نمی کرد و اهتمام تمام در محو نمودن آن از مصاحف داشت و کدام
متمسک و دلیل در عدم تجویز آن بدست او بود باندک تامل واضح ست که نسبت این مذهب
مخترع با ابن مسعود محض عنایت این حضرات ست بحال او و الا او هرگز این مذهب نداشت
بلکه جسارتش بان مرتبه رسیده بود که غیر قرآن را در قرآن نوشته بود و از محو آن اباء می نمود
و باوصف تنبیه [illegible] متنبه نمیشد پس کسی که غیر قرآن را در قرآن نوشتن جائز دارد و آنچه از قرآن است

چرا نوشتن آن در قرآن جائز ندارد سبحان الله آنقدر در توهین و تهجین صحابه پای ابن مسعود کشیده اند که
میفرمایند که انچه از قرآن نیست آنرا در قرآن داخل ساخته بود و از مصحف و ملک آن ابا و انکار میساخت
تا آنکه از دست عثمان بسزای خود رسید و صدمه ضرب شلاق کشید و انچه از قرآن هست آنرا
در قرآن نمینوشت و انکار آن مینمود و در حیرتم که ابن حجر که حضرات اهل سنت باسماع مناقب صحابه
او اسماع عالمیان را کر میسازند چگونه بحسن این تاویل علیل قائل گردیده لیکن غالباً حکم حبک الشیء
بحسن این تاویل علیل نظر و کر خرافات اکابر قوم که بعضی از آن شنیدی باشد لا فی نفسه
بل هو المتعین و الا خود آنرا چرا مردود میفرمود چنانچه مفصل عبارت مذکوره میفرماید الا ان
الروایات الصحیحة التی ذکرتها تدفع ذلک حیث جاء فیها و یقول
انهما لیستا من کتاب الله و باز از راه حیرت و تشویش بتاویل این فقره صریحه
هم میگراید و میفرماید نعم یمکن حمل لفظ کتاب الله علی المصحف فیتم التاویل
المذکور و قال غیر القاضی لم یکن اختلاف ابن مسعود مع غیره
فی قرآنیتهما و انما کان فی صفة من صفاتهما انتهی و غایة
ما فی هذا انه ابهم ما بینه القاضی و سخافت این تاویل قطع نظر از انکه بتبادر
افاده مخاطب که لفظ امکان را دلیل ضعف و سخافت می گرداند از کلام خود ابن حجر
ظاهر است زیرا که در روایت بزاز و طبرانی که ابن حجر خود ذکر کرده تصریح است باینکه ابن مسعود
می گفت که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فقط برای تعوذ باین هردو سوره حکم فرموده
و باین هردو سوره قرائت نمی کرد و حصر این هردو سوره در تعوذ و عدم قرائت باین هردو سوره
دلیل صریحست برانکه آنرا از قرآن نمیدانست بار الها مگر اینها نمیفرمایند که از عدم قرائت هم

انکار بودن آن از قرآن ثابت نمی شود پس در حیرتم که هرگاه با وصف این همه مجاهره و تصریح
اهتمام بلیغ ابن مسعود در انکار این دو سوره که از مصحف آنها را حک و محو می کرد و میگفت که این
هر دو سوره از کتاب الله نیست و جناب رسالتمآب صلعم به تعوذ بآن حکم فرموده و بآنها
قرائت هم نمیکرد انکار بودن آن از قرآن ثابت نمی شود باز آن کدام عبارت ست که افاده
این امر کند و کدام علامت ست که بر این انکار دلالت نماید و از همین جاست که محسن
کشمیری چون در کشاکش الزام اهل حق سنیه را بعبارت عثمان بر ضرب ابن مسعود که از
اعاظم اشکالات ست و ابن روزبهان بجواب نهج الحق قطعاً بعدم امکان صدور
آن از عثمان جزم نموده افتاده و از ثبوت آن واقف بوده مثل ابن روزبهان
جاهل بآن لهذا چاره جز این نیافته که از وجوب تعظیم و تبجیل و کف لسان از صحابه دست
بر داشته بر او هتک حرمت ابن مسعود شتافته و مبالغه ابن مسعود در نفی معوذتین
و فاتحه از قرآن بیشتر ثابت ساخته چنانچه در نجات غیر منجی بجواب طعن عثمان بجهت ضرب
ابن مسعود بنقل عبارتیکه آنفا گذشت میگوید و اسقاط ابن مسعود عن رای
عن المصحف المعوذتین والفاتحة وبالغ فی انها لیست من القرآن
مع ان الفاتحة امه انتهی این عبارت بغایت صراحت واضح میکند که ابن مسعود قطعاً
و حتماً انکار بودن معوذتین و فاتحه از قرآن میکرد و مبالغه درین معنی داشت و بحمد الله که اینکلام
سائر تاویلات و خرافات محاسیان ناصران غیر مسعود ابن مسعود را هباءً منثوراً می سازد
و اطمینان بال و فراغ قلب مینا را بجلال می آرد و کلام دیگر که آنفا گذشته
نیز دلالت واضحه دارد بر آنکه ابن مسعود انکار قرآنیت معوذتین میکرد و در مسند احمد بن حنبل

نزعت ولقد كان ابن مسعود كان يرى رسول الله صلى الله
عليه وسلم يعوذ بهما الحسن والحسين ولم يسمعه يقرؤهما في
شيء من صلواته فظن انهما معوذتين واصر على ظنه وبالغ في
انكار كونهما من القرآن و این عبارت هم بتصریح تمام دلالت دارد بر آنکه ابن مسعود
قرآنیت معوذتین را منکر بود و این هر دو سوره را محض عوذه گمان میکرد و بنا بر همین
خود ابن حجر هم بار بار سر را بمن خجالت می افگند و از این تاویلات بعیده و توجیهات غیر سدیده
استحیا می کنند و راه انصاف می پوید و این حرف را هم بعید میگوید حیث قال ومن
تامل سياق الطرق التي اوردتها للحديث استبعد هذا الجمع
انتهى مختصرا قیل قال و نهایت جدل و جدال اینجا این است که می گویند که وجه انکار ابن مسعود
معوذتین را آن است که نزد او این هر دو سوره متواتر نبود چنانچه ابن حجر از بعض تاویلات آنکس
شده بود امیر این تاویل بلکه تسویل دست میزند و آن را از ابن الصباغ باین رنگ و روغن
نقل میکند قد قال ابن الصباغ في الكلام على مانعي الزكوة وانما قاتلهم
ابو بكر على منع الزكوة ولم يقل انهم كفروا بذلك وانما لم يكفروا
لان الاجماع لم يكن استقر قال ونحن الآن نكفر من جحدها وكذلك
ما نقل عن ابن مسعود في المعوذتين يعني انه لم يثبت عنده القطع
بذلك ثم حصل الاتفاق بعد ذلك وقد استشكل هذا الموضع
الفخر الرازي فقال ان قلنا ان كونهما من القرآن كان متواترا في
عصر ابن مسعود لزم تكفير من انكرهما وان قلنا انه لم يكن متواترا

لزم ان بعض القرآن لم يتواتر قال وهذه عقدة صعبة واجيب
باحتمال انه كان متواترا في عصر ابن مسعود لكن لم يتواتر
عند ابن مسعود فانحلت العقدة بعون الله تعالى انتهى و این
تاویل ایشان هم موجب حیرت افکار بلکه مورث قهقهه سرشار است زیرا که اولا عدم تواتر معوذتین
نزد ابن مسعود مخالف تصریحات اعلام ایشان است شیخ عبد الحق دهلوی در شرح مشکوة میگوید
که شک نیست که قرآن معلوم بود بالقطع والیقین معروف بود نزد ایشان متمیز از ما سوای خود
مجمع علیه میان همه نه آنکه مشتبه بود و چیزی از آن نزد بعض بود که مردم دیگر آنرا نمی شناختند
یا منکر بودند قراءت آنرا و اثبات میکردند آنرا بحلف و شهادت حاشا و کلا میدانستند
آنرا بتالیف معجز نظم معروف و نیز در استیعاب و دیگر کتب اهل سنت مذکور است که ابن مسعود
در وقت عرض جناب رسالتمآب صلی الله علیه وآله وسلم قرآن شریف را بسال آخر
از حیات خود بر حضرت جبرئیل علیه السلام که دو بار درین سال اتفاق افتاده حاضر بود و آنچه از قرآن
نسخ و تبدیل یافت همه را دانست پس قراءت او قراءت آخره است فی الاستیعاب
روى وكيع وجماعة معه عن الاعمش عن ابي ظبيان قال قال لي
عبد الله بن عباس اي القراءتين تقرأ قلت القراءة الاولى قراءة
ابن ام عبد فقال لي بل هي الاخرة ان رسول الله كان يعرض
القرآن على جبرئيل عليه السلام في كل عام مرة فلما كان العام الذي
قبض فيه عرضه عليه مرتين فحضر ذلك عبد الله فعلم ما نسخ من
ذلك وما بدل انتهى هرگاه ابن مسعود در عرض آنحضرت صلعم قرآن را بر حضرت جبرئیل حاضر باشد

بلا ریب بیقین دانسته باشد که معوذتین هم از قرآن ست مگر اینکه التزام کنند که العیاذ بالله جناب
بشیر و نذیر در حین عرض اخیر بتقصیر ورزیده و معوذتین را عرض نکرده و جبرئیل هم درین تقصیر شریک گردیده
که تسفیه ایشان نفرموده و ثانیا اینکه چون معوذتین نزد دیگر صحابه متواتر بود و ابن مسعود انکار کرده
پس ابن مسعود که انکار بعد اخبار صحابه با خبار از مهاجرین و انصار کرده لازم می آید که ابن مسعود قول
اینها را معتمد و معتبر ندانسته بلکه دلیل بر آن ست که اینها را بدتر از کفار و فساق اشرار میپنداشته
زیرا که تواتر با خبار کفار هم حاصل میشود و کمال بی ضرری صحابه پس کمال تحیر ست که نزد ابن مسعود تواتر با خبار
صحابه که همه شان عدول بنص کتاب و سنت اند و اخبار یکی از جماعه ایشان بقول شاه عبدالعزیز
در تحفه مفید قطع و یقین ست حاصل نشد و درینصورت اگرچه ما از الزام تکفیر ابن مسعود بسبب
انحضرات بجهت انکار آنچه متواتر است از قرآن ست برسیدیم لیکن هیچ این حضرات بدامن
بجهت تکذیب خدا و رسول را خواهند آویخت و خاک تفضیح و تقبیح بر سر او خواهند بیخت که
چرا اعیان فحول صحابه عدول جناب رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم را کاذب پنداشت
و اعتماد بر ایشان نساخت و اگر التزام کنند که صحابه ابن مسعود را اخبار بقرآنیت معوذتین نکردند نیز
قباحت عظیم که تفسیق صحابه است لازم می آید زیرا که این انکار منکر او استتاری نداشت که او
دران مبالغه میکرد و شیوع این انکار و اطلاع دیگران بران از حدیث صحیح بخاری واضح میشود
و در مسند احمد بن حنبل مذکور ست عن زر قال قلت لابی ان اخاک یحکها من
المصحف پس اگر با وصف اطلاع بر انکارش تنبیه او نکردند و امر حق پوشیدند فاسق بوده باشند
و از عبارت محسن کشمیری و دیار بکری هم ظاهر میشود که عثمان اطلاع داشت بر اینکه ابن مسعود
انکار قرآنیت معوذتین میکرد که این معنی را در اسباب ضرب او و احراق مصحفش ذکر نموده اند

وهكذا عبارة المحب الطبري حيث قال في الرياض في مطاعن
عثمان واما الخامسة عشر وهي احراق مصحف ابن مسعود فليس
ذلك مما يعتذر عنه بل هو من اكبر المصالح فانه لو بقي في ايدي
الناس ادى ذلك الى فتنة كبيرة في الدين لكثرة ما فيه من
الشذوذ المنكرة عند اهل العلم بالقرآن ولحذفه المعوذتين
من مصحفه مع الشهرة عند الصحابة انهما من القرآن وقال عثمان
للمعوتب في ذلك خشيت الفتنة في القرآن وقطع نظر از ینهمه
اینقدر که بلا ریب از ما ذکر واضح ست که ابن مسعود انکار قرآنیت معوذتین میکرد و چون اہل سنت
بر اہل حق بجهت بعض روایات تحریف که محمول بر بعض تأمل سدید است کمال طعن و تشنیع
نمایند و آنرا در نهایت شناعت انگارند باینجهت نسبت تهوین و توهین قرآن باهل حق
و ایقان نمایند پس ابن مسعود که دو سوره کامله بلکه سه سوره را انکار کرده اولی واحق باین
امور باشد علاوه برین در احادیث اہل سنت کمال وعید و تهدید یعنی لعنت خدا و ملائکه
و جمیع مردم بر منکر معوذتین وارد گردیده چنانچه در فصول الاحکام تصنیف عماد الدین
سبط برهان الدین صاحب هدایه مذکور ست و بعض المشائخ على انه اي من
زعم ان المعوذتين ليستا من القرآن يكفر وحكى عن خاله القاضي
الامام جلال الدين انه قد ذكر في آخر تفسير ابي الليث حديثا من زعم
ان المعوذتين ليستا من القرآن فاولئك عليهم لعنة الله والملائكة
والناس اجمعين ومثل هذا الوعيد انما ورد في حق الكفار دون

المؤمنین ازینجا ثابت شد که ابن مسعود کافر و بیدین و خارج از جملهٔ مؤمنین ملعون بالعالمین
و ملائکه مقربین و انبیا و مرسلین و سائر الناس اجمعین بوده و قطع نظر ازین همه تاویلات سخیفه و توجیهات رکیکه
حضرات سنیه که شنیدی افادهٔ مخاطب عالیجناب در مسلک اول ست حیث قال یعنی که ابن مسعود مانند جمهور
صحابه اعتقاد آن داشت که معوذتین جزو قرآن مجید نیست و ابن مسعود بحکم روایت استاد کلینی تفسیر اهل سنت
معتقد آن بود که هرگز داخل قرآن مجید نیست بلکه معمول و محو کردن این هر دو از قرآن مجید بود و این حکم او
محض برای و اجتهاد و تقلید شیطان واقع شد عن ابی بکر الحضرمی قال قلت لابی جعفر
علیه السلام ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف فقال
کان ابی یقول انما فعل ذلک ابن مسعود برایه و هما من القرآن انتهی
ازین کلام هم واضح ست که روایت تفسیر قمی اصله الله دار المقامة دلالت دارد بر آنکه ابن مسعود انکار
قرآنیت معوذتین نموده و این حکم او بتقلید شیطان واقع شده و ظاهرست که روایات افادات اهل سنت
مثل روایت قمی بلکه اصرح ازان در انکار ابن مسعود و تعیین او ست زیراکه در روایات اهل سنت علاوه بر آنکه ابن مسعود
معوذتین را از قرآن محو میکرد این هم وارد گردیده که ابن مسعود میگفت این هر دو سوره از قرآن نیست کما فی روایة عبد الله
بن احمد والطبرانی وابن مردویه و در روایت بزار و طبرانی وارد شده که ابن مسعود ادعا کرد که حضرت جناب
رسالتمآب صلی الله علیه وآله وسلم در تعوذ باین هر دو سوره امر نموده و قرات آن نکرده و هرگاه محو معوذتین
از قرآن نزد مخاطب عمدة الاعیان دلیل انکار قرآنیت معوذتین بمبالغه باشد پس این روایات
بمدارج بسیار در اولویت دلالت بر شدت انکار خواهد بود و هرگاه نسبت این فعل ابن مسعود برای او دلالت بر تقلید
شیطان کند ذکر آن در اسباب بمراتب بالاولی دلالت بر این معنی خواهد کرد و مستند ظاهرست بنابر روایات
اهل سنت هم این فعل ابن مسعود برای او بود لاغیر فلله الحمد والمنة که تاویلات رکیکهٔ کابلی یا ثقلانی [illegible]

وابن الصباغ والرازی والعسقلانی بنا بر افادهٔ شیخ مخاطب ثانی باطل و منهدم المبانی گردید
جناب مخاطب در ازالة العین چنانچه ظاهر می‌سازد که لوم ملام ابن مسعود در باب انکار معوذتین از روایت
قمی طاب ثراه زیاده‌تر از عندیات سنیه ظاهر میشود قال در کتب معتبرهٔ ایشان بدین قصه ناطق است که
حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه درین امر با اصحاب کرام شریک بودند بلکه شریک غالب که بمشوره
صوابدید این بزرگان قاطبه محو و اثبات مذکور بعمل آمد گو عبدالله بن مسعود که بعض امور در تغییر اهل سنت
راه احداث و قیاس در باره قرآن مجید می‌پیمودند و اهل سنت خلاف مصلحت تعمیم دستور گرانی
فرماید انتهی ازین کلام ظاهر میشود که ابن مسعود نزد اهل سنت انکار معوذتین محض خلاف مصلحت می نمود
و بس راه احداث و قیاس نمی‌پیمود و این هم وهمی بیش نیست زیرا که آنفا واضح شد که نووی
اجماع مسلمین بر کفر جاحد بعض معوذتین و فاتحه نقل نموده و نیز مجیبین مطاعن عثمان اینمعنی را از اسباب
ضرب و توهین او دانسته‌اند پس بنا برین افادات ضلالت و کفر ابن مسعود ظاهر میشود نه اینکه محض
خلاف مصلحت می‌نمود و بس بالجمله مگر اینکه غرض حضرت مخاطب از مخالفت مصلحت همین کفر و ضلالت
باشد زیرا که خود او هم در ازالة العین انکار بعض الفاظ قرآن را موجب کفر دانسته پس چگونه انکار دو سوره
کامله را کفر نداند و در کتاب آسمانی و خطاب نورانی که منکر صحتش منکر دین اسلام است موجود است
ان رحمة الله قریب من المحسنین انتهی بالجمله بعد ملاحظهٔ ما ذکر در کفر ابن مسعود بنا بر
اصول اهل سنت ریبی نمیماند و هرگز تاویلات و تسویلات سخیفه ازین اشکال خلاصی نمی‌دهد پس جرح و قدح در روایات
ابن مسعود و انقطاع اعتماد و وثوق از ان بنهایت وضوح ظاهر و باهر گردید و ازینجاست که حضرت ابن عمر هم
روایت ابن مسعود را معتمد نمیفرمود بلکه رد و ابطال آن می‌نمود کما فی صحیح مسلم عن ابی رافع عن
عبدالله بن مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من نبی

بعثہ الله فی امته قبلی الا کان له من امته حواریون واصحاب یاخذون
بسنته ویقتدون بامره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف یقولون ما
لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاهدهم بیده فهو مؤمن ومن
جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن ولیس وراء
ذالک من الایمان حبة خردل قال ابو رافع فحدثت عبد الله بن عمر
فانکره علی فقدم ابن مسعود فنزل بفنائه فاستتبعنی الیه عبد الله
ابن عمر یعوده فانطلقت معه فلما جلسنا سالت ابن مسعود عن
هذا الحدیث فحدثنیه کما حدثت ابن عمر اما جلیل ومفسر عبد الله
بن عباس که او را بترجمان القرآن ملقب سازند وبمدائح عظیمه جلیله نوازند وبسببے دعا مستجاب
جناب رسالتمآب صلی الله علیه وآله وسلم اعتقاد حصول علم تاویل قرآن شریف برائے او دارند
واستدلال بفهم او برصحت مذهب خود آرند کما قال ابن القیم فی زاد المعاد فی
الاستدلال علی ان الخلع لیس بطلاق بقوله تعالی الطلاق مرتان
الایه وهذا فهم ترجمان القرآن الذی دعا له رسول الله صلی الله
علیه وسلم ان یعلمه الله تاویل القرآن وهی دعوة مستجابة بلا شک پس
شنائع هفوات وفضائح خرافات ایشان مقتضی آنست که او هدف سهام ملام وداخل زمرهٔ
مجوزین حرام بوده زیرا که او قائل سنت تجویز متعه حالانکه متعه نزد اینها زنا صریح وحرام محض
وسفاح بحت وموجب مفاسد عظیمه وشنائع کثیره ومخالف صریح نص قرآنی واخبار واعلام جناب
رسول مقبول است ومنع خلیفه ثانی سنت وبرسنیان بسبب تجویز آن تشنیعات غلیظه واستهزاءات

برپا کنند و آن را از اعظم عیوب و قبائح ایشان انگارند و علاوه بر این همه روایت کنند که
جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیه السلام او را بر تجویز متعه زجر شدید فرمود و بخطاب
انك لرجل تائه یعنی تو مرد گمراه و متکبر یا سرگشته مخاطب ساخت کما فی التحفة العزیزیة
و عبد الله بن الزبیر که صحابی جلیل القدر و ابن اخت جناب ام المؤمنین حضرت عائشه بود و خدا
و رسول در مدح او باقصی الغایة کوشیده اند و اکثرے او را موجب بهشت گفته و ذکر فضائل
جلیله خاصهٔ او بتفصیل از ریاض النضرة و غیره توان دریافت ابن عباس را بسبب تجویز متعه
نسبت بعمای قلب نموده فاحش دشنام چنانچه در شرح مشکوة ملا علی قاری مذکور است

عن عروة بن الزبير ان عبد الله بن الزبير قام بمكة فقال ان اناسا اعمى الله قلوبهم
كما اعمى ابصارهم يفتون بالمتعة يعرض برجل فناداه فقال
انك لجلف جاف فلعمري لقد كانت المتعة تفعل في عهد
امام المتقين يريد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له
ابن الزبير فجرب بنفسك فوالله لئن فعلتها لارجمنك باحجارك
الحديث ورواه النسائي ايضا ولا تردد في ان ابن عباس
هو الرجل المعرض به وكان قد كف بصره فلذا قال ابن الزبير
كما اعمى ابصارهم وهذا انما كان في حال خلافة ابن الزبير و
ذلك بعد وفاة علي فقد ثبت انه مستمر القول على جوازها

و نیز بنا بر روایات مفتریات ایشان حضرات ابن عباس را افترای صریح و بهتان فضیح و کذب
عظیم و تهمت فخیم بر جناب رسالتمآب و رب الارباب برمی بستند یعنی العیاذ بالله

می گفت که آن سرور حق تعالی را دید ور رویت او تعالی شانه عما یقول الظالمون
علواً کبیرا آنحضرت را حاصل گردیده چنانچه در صحیح ترمذی مذکورست عن عکرمة
عن ابن عباس قال رای محمد ربه قلت الیس الله یقول لا تدرکه
الابصار وهو یدرک الابصار قال ویحک ذاک اذا تجلی بنوره
الذی هو نوره وقد رای محمد ربه مرتین هذا حدیث حسن
غریب مبالغه ابن عباس بنا بر روایات ایشان در اثبات رویت بمرتبه رسیده که
بسبب مزید غیظ وغضب در جواب سائلی از جا رفت وچندان تکرار اثبات کرد که آواز او
منقطع شد چنانچه در کتاب عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر مذکورست
وفی تفسیر النقاش عن ابن عباس انه سئل هل رای محمد ربه فقال
راه راه راه حتی انقطع صوته وحضرت عائشه که مجتهده زمان علامه
دوران بود حسب اب باصواب خود که بر اکذوبات صحابه اکثر تنبیه می نمود برین
کذب بار دیگر تنبیه فرمود وفساد وبطلان این دروغ بیفروغ ظاهر نمود وشناعت
این بهتان فاسد بآن مرتبه رسیده که سماع آن قشعریره در جسد انورش انداخت وموی تن
مبارکش خاست وبکسی که حکایت این قول شنیع بجد نقل کرده بود فرمود در اظهار جرأت
باکی نساخت که هر کسی که بتو بگوید که آن سرور حق تعالی را دید پس بهتانی سترگ
وتهمتی بزرگ بربافته چنانچه ترمذی روایت می کند حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان
عن مجالد عن الشعبی قال لقی ابن عباس کعبا بعرفة فسأله عن شیء فکبر حتی
جاوبته الجبال فقال ابن عباس انا بنو هاشم فقال کعب

ان الله قسم رؤيته وكلامه بين محمد وموسى فكلم موسى مرتين و
رآه محمد مرتين فقال مسروق قد دخلت على عائشة فقلت هل
رأى محمد ربه فقال لقد تكلمت بشيء قف له شعري قلت
رويدا ثم قرأت لقد رأى من آيات ربه الكبرى فقالت
اين يذهب بك انما هو جبرئيل من اخبرك ان محمدا رأى ربه
او كتم شيئا مما امر به او يعلم الخمس التي قال الله ان الله عنده
علم الساعة وينزل الغيث فقد اعظم الفرية ولكنه رأى جبرئيل
ولم يره في صورته الا مرتين عند سدرة المنتهى ومرة في جياد
له ست مائة جناح قد سد الافق انتهى و بخاری و مسلم نیز انکار عائشه
و تکذیب او در رویت آنحضرت حق تعالی را روایت کرده اند و در کتاب عیون الاثر
مذکورست وقد تكلم العلماء في رؤية النبي صلى الله عليه وسلم
لربه ليلة الاسراء فروي عن مسروق عن عائشة انها انكرت
ان يكون رآه قالت ومن زعم ان محمدا رأى ربه فقد اعظم
الفرية على الله واحتجت بقوله سبحانه لا تدركه الابصار و
هو يدرك الابصار هرگاه ثابت شد که ابن عباس رض و عظیم جناب رسالتمآب
صلی الله علیه وآله وسلم بنسبت سیده قدح و جرح و ارتفاع اعتماد و اعتبار او کدام
مقام اشتباه ست سمعانی و جلال الدین سیوطی و غیر ایشان تصریح نموده اند بانکه کسی که
کذب او در یک حدیث ثابت شود جمیع احادیث سابقه او رد کرده شود چنانچه در تقریب

میگوید قال السمعانی من کذب فی خبر واحد وجب اسقاط ما
تقدم من حدیثه و جلال الدین سیوطی در تدریب فرماید من کذب فی
حدیث واحد رد جمیع حدیثه السابق انتهی بنا برین جمیع احادیث
مرویه از ابن عباس در صحاح و غیر صحاح که حضرات اهل سنت بران می نازند و گردن کبر و
غرور بران می افرازند از اعتبار بمراحل دور افتاد و لجه تعصب بسر ایشان برخاست و بعض
اکابر قوم دست از حیا و انصاف برداشته همت بجسارت پر جسارت گماشته اند
حضرت عائشه بنابر تقریر رازی در باب تخطیه شافعی سهل پنداشته اعتنائی بافتضاح
خود در میان معتقدین جناب حمیرا نساخته تخطیه او در ابطال در رویت باری تعالی
و تکذیب مدعی آن خواسته فرموده اند که عائشه درین انکار متمسک باستنباط است نه بحدیثی
از جناب رسالتمآب صلی الله علیه و آله و سلم و قول عائشه با وصف مخالفت دیگران لیاقت
حجیت ندارد و از عجایب آنکه نووی هم با آن جلالت شان باین هفوه لاطائل متفوه
شده چنانچه در مواهب مسطور است قال النووی تبعا لغیره انه لم تنف عائشة
وقوع الرؤیة بحدیث مرفوع ولو کان معها لذکرته وانما
اعتمدت الاستنباط علی ما ذکرته من ظاهر الآیة وقد خالفها
غیرها من الصحابة والصحابی اذا قال قولا وخالفه غیره منهم
لم یکن ذلک القول حجة اتفاقا انتهی بطلان این خرافت حاجت
تنبیه ندارد زیرا که حضرت عائشه درین انکار متمسک بحدیث نبوی و ارشاد آنحضرت
و آن حدیث در صحیح مسلم که نووی در صدد شرح آنست موجود اما از راه غفلت یا تغافل بلکه

عمی یا تعامی این دعوی بی سر و پا آغاز نهاده چنانچه ابن حجر که از عمده محققین اینهاست
بر آن تنبیه نموده حیث قال فی فتح الباری وجزم ای النووی
بان عائشة لم تنف الرؤیة بحدیث مرفوع تبع فیه ابن خزیمة
فانه قال فی کتاب التوحید من صحیحه النفی لا یوجب علما
ولم تحك عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم اخبرها انه
لم یر ربه وانما تأولت الآیة انتهی وهو عجیب فقد ثبت ذلك
عنها فی صحیح مسلم الذی شرحه الشیخ فعنده من طریق داود
ابن ابی هند عن الشعبی عن مسروق فی الطریق المذکورة قال
مسروق وکنت متکیا فجلست فقلت الم یقل الله تعالی و
لقد رآه نزلة اخری فقالت انا اول هذه الامة سأل رسول
الله صلی الله علیه وسلم عن ذلك فقال انما جبرئیل و
اخرجه ابن مردویه من طریق اخری عن داود بهذا الاسناد
فقالت انا اول من سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن هذا فقلت یا رسول الله هل رأیت ربك فقال لا
انما رأیت جبرئیل منهبطا انتهی از حدیث صحیح مسلم ظاهر شد که جناب
رسالتمآب صلی الله علیه و آله وسلم خود ارشاد فرموده که من حق تعالی را ندیدم جز این
نیست که جبرئیل را دیدم که نازل میشد پس حسب الحال مسلمی در کذب و بطلان نسبت
رؤیت باری تعالی بآنجناب شك و ارتیاب خواهد کرد و تحیرست که چگونه حضرات اهل سنت

نص آں سرور و تنبیہ ام المؤمنین را پس پشت انداختہ اعتقاد حصول رویت برائے آنجناب دارند
نعوذ بالله من استيلاء الجهالة والانهماك في الضلالة و حضرت
عائشہ بانکار در رویت او تعالی شانہ متفرد نیست بلکہ صحابہ دیگر ہم با او موافقت دارند در
تاریخ خمیس مذکور است واختلفوا ايضا في رؤية النبي صلى الله عليه وسلم
ربه فانكرت عائشة رضي الله عنها روي عن مسروق انه قال
لعائشة يا ام المؤمنين هل راى محمد ربه قالت لقد قف شعري
مما قلت ثم قرأت لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار
وقال جماعة بقول عائشة وهو المشهور عن ابن مسعود ومثله
عن ابي هريرة في قوله ما كذب الفؤاد ما راى انه راى جبرئيل
له ستمائة جناح ويؤيد ذلك ما قال ابو ذر سالت رسول
الله صلى الله عليه وسلم هل رايت ربك قال نور انى اراه
وفي العروة الوثقى قال ابو ذر سالته عن رؤية ربه ليلة المعراج
قال لا بل نورا رئي و در سبل آمدہ مذکور است روى النسائي وابن
خزيمة عن ابي ذر في الآية يعني انه ما كذب الفؤاد ما راى
لقد راه نزلة اخرى قال راه بقلبه ولم يره بعينه و انصاف [illegible]
آنست کہ بعض اکابر سنیہ ہوس جمع در انکار عائشہ اثبات ابن عباس [illegible]
چنانچہ قسطلانی در مواہب بعد ذکر حدیثین از ابن عباس [illegible]
حق تعالی را بقلب بود بتقلید ابن حجر عسقلانی گفتہ وعلى هذا فيمكن الجمع

مبنی اثبات ابن عباس و نفی عائشة بان یحمل نفیها علی رویة البصر و اثباته
علی رویة القلب انتهی بطلان این تاویل علیل که ضعف و مخالفت آن بنا بر افاده
مخاطب با جلالت از خود این عبارت از آفتاب مبین واضح و ظاهر است زیرا که از حدیث ترمذی
متضمن اثبات ابن عباس که نقل کردم واضح است که عکرمه بر قول ابن عباس اعتراض کرده
گفت که چگونه می‌گوئی که آن حضرت حق تعالی را دیده حالانکه حق تعالی میفرماید لا تدرکه
الابصار پس اگر مراد ابن عباس رویت قلب میبود در جوابش تنبیه میفرمود که غرض من
رویت قلب است این اعتراض تو بکلام من ربطی ندارد حالانکه آنچه در جوابش گفته ما حاصلش
این است که مراد ازین قول حق تعالی آن است که حق تعالی تجلی بنور کند آنوقت او را ابصار در نمی‌یابند
و بغیر تجلی او را توان دید پس اگر مراد رویت قلبی می‌بود این کلام طرفی از صحت نداشت
زیرا که رویت قلبی شامل همه اوقات است تخصیص آن بوقتی دون وقتی معنی ندارد مگر آنکه
مراد از رویت قلب خلق بصر در قلب باشد چنانچه [illegible] علاوه برین از ابن عباس
تصریح صریح باینکه رویت آنجناب ببصر بود وارد شده و خود قسطلانی برین تاویل نه ایستاده
در زبده اشاره ببطلان آن کرده حدیثی صریح درین معنی از ابن عباس روایت می‌کند
چنانچه بنص عبارتش می‌گوید ولکن روی الطبرانی فی الاوسط باسناد
رجاله الصحیح خلا جهور بن منصور الکوفی و جهور بن منصور
قد ذکره ابن حبان فی الثقات عن ابن عباس انه کان یقول
ان محمدا صلی الله علیه وسلم رای ربه مرتین مرة ببصره
ومرة بفواده و نیز در مواهب آورده و صحح ابن خزیمة فی کتاب التوحید

الی ترجیح الاثبات واطنب فی الاستدلال بما یطول ذکره وحمل ما ورد
عن ابن عباس علی ان الرویة وقعت مرتین مرة بقلبه ومرة بعینه انتهی
ومحمد بن یوسف شامی تلمیذ رشید سیوطی هم ادعای امکان جمع در انکار عائشه
واثبات ابن عباس نموده واین اغفال را تنبیه وایقاظ گمان کرده در جمله
تنبیهات ذکر نموده حیث قال فی سبل الهدی فی ذکر تنبیهات ذکرها
فی الباب الثالث فی اختلاف العلماء فی رویة النبی صلی الله
علیه وسلم ربه لیلة المعراج من جماع ابواب معراجه صلی الله
علیه وآله وسلم الثالث علی هذه الاثار المقیدة عن ابن
عباس یمکن الجمع بین اثبات ابن عباس ونفی عائشة بان
یحمل نفیها علی رویة البصر واثباته علی رویة القلب انتهی
لیکن بعد آن از خواب غفلت متنبه وبیدار وازسکر عصبیت هشیار گردید
چون نظری بر روایات ثقات رواة خود انداخته حقیقة الامر را دریافته
بفاصله یسیره رد صحیح براین جمع ساخته که بر نفی روایت رویت باری تعالی
بعین از ابن عباس رد فرموده وتصریح نموده که طبرانی بسند صحیح رویت
بعین از ابن عباس روایت کرده فقال فی سبل الهدی
والرشاد فی سیرة خیر العباد فی ذکر هذه
التنبیهات الخامس قال ابن کثیر من روی عن
ابن عباس انه راه ببصره فقد اغرب فانه لا یصح فی

ذلك شيء عن الصحابة وقول البغوي وذهب جماعة الى انه
رأه بعينه وهو قول انس والحسن وعكرمة فيه نظر قلت
سبق البغوي الى ذلك الامام ابو الحسن الواحدي وقول
ابن كثير انه لا يصح في ذلك شيء عن الصحابة ليس بجيد فقد
روى الطبراني بسند صحيح عن ابن عباس انه كان يقول
نظر محمد الى ربه مرتين مرة ببصره ومرة بفؤاده از این روایت صحیح
ظاهر شد که ابن عباس بتصریح تمام اثبات رویت بصری نموده واز شناعت آن اغماض نظر
وغض بصر می فرمود پس این روایت برای رفع وهم جمع صحیح المنع کافی وبسند ومتانت الزام
کما کانت مقبول طبائع دقت پسند وزهری که صاحب فضائل زاهره ومناقب باهره است
بوقت ذکر انکار حضرت عائشه رویت او تعالی را از جا رفته جسارت بر نفی اعلمیت
جنابش که حکم باخذ شطر دین از او روایت کنند نموده حط مرتبه حضرتها فرموده و
حضرت عروه که عروه متسننین است شدت ناگواری از انکار جناب عائشه ظاهر می ساخت
در عیون الاثر مذکور است وفي تفسير عبد الرزاق عن معمر عن الزهري و
ذكر انكار عائشة انه رأه فقال الزهري ليست عائشة اعلم
عندنا من ابن عباس وفي تفسير ابن سلام عن عروة انه كان
اذا ذكر انكار عائشة يشتد ذلك عليه ظاهر است که اگر جمع درمیان
اثبات ابن عباس ونفی عائشه ممکن بود حضرت زهری برای ابطال انکار عائشه تشمیر ذیل
نمی ساخت و بوادی تنقیص مرتبه حضرتها نمی شتافت و بر عروه متسننین این انکار ناگوار نمیشد

وبا اینهمه چونکه مراد از رویت قلبی هم در اینجا بقرینهٔ تخصیص بمکان ثبوت بصری ست باینمعنی که
قوت باصره در قلب آنحضرت مخلوق شد زیراکه اگر مراد از رویت قلبی انکشاف تام می بود
که در هر وقت آنحضرت را حاصل بود تخصیص آن باینوقت وجهی نداشت چنانچه صاحب
مواهب خود هم باینمعنی تصریح کرده حیث قال ثم ان المراد برویة الفواد
رویة القلب لا مجرد حصول العلم لانه کان عالما بالله علی
الدوام بل مراد من اثبت له انه راٰه بقلبه ان الرویة التی
حصلت له خلقت له فی قلبه کما تخلق الرویة بالعین لغیره
والرویة لا یشترط لها شیٔ مخصوص عقلا ولو جرت العادة
بخلقها فی العین انتهی محمد بن یوسف شامی در سبل الهدی والرشاد در ذکر
رویت او تعالی شانه عما یقول الظالمون گفته قال الحافظ المراد برویة
الفواد رویة القلب لا مجرد حصول العلم لانه صلی الله علیه
وسلم کان عالما بالله علی الدوام بل مراد من اثبت له انه
راٰه بقلبه ان الرویة التی حصلت له خلقت فی قلبه کما تخلق
الرویة بالعین لغیره وزاد صاحب السراج بخلاف غیره
من الاولیاء فانهم اذا اطلقوا الرویة والمشاهدة لانفسهم
فانهم انما یریدون المعرفة فاعلمه فانه من الامور المهمة التی
یغلط فیها کثیر من الناس انتهی والرویة لا یشترط لها
شیٔ مخصوص عقلا ولو جرت العادة بخلقها فی العین

قال الواحدی وعلی القول بانه رای بقلبه جعل الله تعالی
بصره فی فؤاده او خلق لفؤاده بصرا حتی رای ربه رؤیة
صحیحة کما یری بالعین انتهی و بتصویرش در رویت قلبی و رویت بصر
فرقی باقی نمیماند و بهر وجهی که رویت بصر کذب عظیم و موجب شناعت خواهد بود بهمان وجه
بعینه چنین رویت قلبی هم بهتان صریح و باعث فظاعت خواهد بود پس اگر بالفرض مراد
ابن عباس همین رویت باشد آن هم نزد ثناعشریه بهتان عظیم خواهد بود و نیز جناب
ام المؤمنین بر ابن عباس در مسائل دیگر رد می فرمودند و نزد شاه عبدالعزیز رد بعض
بر بعض دیگر موجب تساقط احادیث راد و مردود علیه می باشد و جمع بین الصحیحین حمیدی
که نسخه عتیقه آن پیش نظر فقیر حاضر بود مذکور است عن عمرة بنت عبد الرحمن
ان زیاد بن ابی سفیان کتب الی عائشة ان عبد الله بن عباس
قال من اهدی هدیا حرم علیه ما یحرم علی الحاج حتی ینحر
هدیه وقد بعثت بهدیی فاکتبی الی بامرک قالت عمرة قالت
عائشة لیس کما قال ابن عباس انا فتلت قلائد هدی رسول الله
صلی الله علیه وسلم بیدی ثم قلدها بیده ثم بعث بها مع ابی
فلم یحرم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم شیء احله الله له حتی
نحر الهدی و نیز ابن عباس قائل بود بوقوع غلط و خطا در قرآن مجید و فرقان حمید که
مدار ایمان و اصل اسلام است چنانچه سیوطی روایات عدیده متضمن قائل بودن ابن عباس
باین قول نقل کرده و اگرچه سابقا این احادیث منقول شد لیکن باز در اینجا نقل می کنیم

تا ناظر احتیاج مراجعت بانتقام نافتد قال السیوطی بعد ذکر بعض
الاحادیث الدالة علی وقوع اللحن فی القرآن وتغییر مما
تقدم عن عائشة ما اخرجه ابن جریر وسعید بن منصور فی
سننه من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قوله حتی
تستانسوا وتسلموا قال انما هی خطاء من الکاتب حتی تستاذنوا
وتسلموا اخرجه ابن ابی حاتم بلفظ هو فیما احسب مما اخطا به
الکتاب وما اخرجه ابن الانباری من طریق عکرمة عن ابن
عباس انه قرأ افلم یتبین الذین آمنوا ان لو یشاء الله لهدی
الناس جمیعا فقیل له انها فی المصحف افلم ییاس الذین آمنوا
قال اظن الکاتب کتبها وهو ناعس وما اخرجه سعید بن
منصور من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس انه کان یقول
فی قوله وقضی ربک انما هی ووصی ربک التزقت الواو
بالصاد واخرجه ابن اشتة بلفظ استمد الکاتب مدادا
کثیرا فالتزقت الواو بالصاد واخرج هو من طریق الضحاک
عن ابن عباس انه کان یقرأ ووصی ربک ویقول امر ربک
انهما واوان التصقت احدیهما بالصاد واخرج من طریق
اخری عن الضحاک انه قال کیف تقرأ هذا الحرف قال وقضی
ربک قال لیس کذلک نقرأها نحن ولا ابن عباس انما هی ووصی

ربك كذلك كانت تقرأ وتكتب فاستمد كاتبكم فاحتمل
القلم مدادا كثيرا فالتزقت الواو بالصاد ثم قرأ ولقد وصينا
الذين اوتوا الكتاب ولو كانت قضاء من الرب لم يستطع
احد رد قضاء الرب ولكنه وصية اوصى بها العباد و
ما اخرجه سعيد بن منصور وغيره من طريق عمرو بن دينار
عن عكرمة عن ابن عباس انه كان يقرأ ولقد اتينا موسى و
هارون الفرقان ضياء ويقول خذوا هذه الواو واجعلوها
ههنا والذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم الاية
واخرج ابن ابي حاتم من طريق الزبير بن خريت عن عكرمة
عن ابن عباس انزعوا هذه الواو فاجعلوها في الذين يحملون
العرش ومن حوله وما اخرجه ابن اشتة وابن ابي حاتم من طريق
عطا عن ابن عباس في قوله تعالى مثل نوره كمشكوة قال هي
خطاء من الكاتب هو اعظم من ان يكون نوره مثل نور
المشكوة انما هي مثل نور المؤمن كمشكوة انتهى بنوع من
الاختصار و مخفی نیست که قول بوقوع غلط و خطا در قرآن نزد اہل سنت عین کفر
و ضلال ست و بسبب بعض روایات چها فضائح و قبائح شنیعه و کفریات صریحه که
باہل حق نسبت نکنند کما لا یخفی علی ناظر الصواعق و التحفة و افادات المخاطب و امثاله
حالا باید دید که آنحضرت الزامات و تشنیعات و استهزاءات با بن عباس هم متوجه کنند

واگر راه تاویل این احادیث پیش گیرند چنانچه سیوطی سر آن دارد پس حیرانیم که بر احادیث اهل حق
چه تشنیعات می‌کنند زیرا که اگر این احادیث با وصف نهایت صراحت آن در وقوع غلط و خطا
در قرآن از کاتبین یا ناسخین قابل بتاویل میتوانند شد مثل همان تاویل احادیث اهل حق هم قابل تاویل
خواهد شد و چون باب طعن و تشنیع را بر اهل حق بسبب بعض روایات خود مفتوح ساخته اند
الحال چاره از قدح و جرح ابن عباس نمی‌یابند که خود کرده را درمانی نیست اما ابی بن کعب
پس گو اقرار لسانی بعلو کعبش و در مناقب و محامد دارند لیکن کتمان او را هم بر او شنائع
قبیحه و مطاعن قطعیه می آرند چه ادخال و غیر قرآن را در قرآن و ابا از محو آن که موجب فتنه
عظیم در دین مبین منتج قبائح بسیار بود آنفا از کلام شاه عبدالعزیز دریافتی و انکار معوذتین
از قرآن علاوه بران است عماد الدین سبط صاحب هدایه در فصول الاحکام میگوید
ومن زعم ان المعوذتین لیستا من القرآن فقد ذکر فی فتاوی
ابی اللیث انه لا یکفر فانه روی عن ابن مسعود وابی بن کعب
رضی الله عنهما انهما لیستا من القرآن انتهی گو ابو اللیث منکر معوذتین را
تکفیر نکرده و بحمایت ابن مسعود و ابی بن کعب دست از حق بردارد لیکن افادات دیگر
محققین سابقا شنیدی نووی اجماع مسلمین بر کفر منکر آن نقل کرده و حدیثی که خود
ابو اللیث روایت کرده دلالت بر لعنیت و کفر منکر آن دارد و علاوه برین ظاهر است
که نزد جناب مخاطب و دیگر مقلدین کابلی هم [illegible] انکار آیتی از آیات قرآن موجب
خروج از اسلام و ایمان است که عین توهین و تهوین فرقان است فکیف بانکار
السورتین الکاملتین منه ونیز دیگر مخالفات ابی بن کعب با مصحف عثمانی چنانچه شاه صاحب

افاده فرموده اند موجب فتنهٔ عظیم در دین بود و منجر بقبائح بسیار و دیگر آنکه بر اہل سنت
ہم مخالفت مصحف عثمانی را در کمال شناعت و فظاعت انند بلکه موجب ہتک حرمت و
تعزیر و تفسیق و تضلیل و تکفیر بلکه قتل انگارند چنانچه یاقوت حموی در معجم الادبا که نسخهٔ عتیقهٔ
آن که پیش علامه سیوطی بوده و پیش این قاصر افتاده در ترجمهٔ محمد بن احمد بن ایوب بن الصلت
بن شنبوذ گفته حدثنا اسمعيل بن علي الخطبي في كتاب التاريخ قال و
اشتهر ببغداد امر رجل يعرف بابن شنبوذ يقرئ الناس و
يقرأ في المحراب بحروف يخالف فيها المصحف فيما يروى
عن عبد الله بن مسعود وابي بن كعب وغيرهما مما كان يقرأ
به قبل المصحف الذي جمعه عثمان ويتتبع الشواذ فيقرأها
ويجادل حتى عظم امره وفحش وانكره الناس فوجه السلطان و
قبض عليه في سنة ثلث وعشرين وثلثمائة وحمل الى دار الوزير
محمد بن مقلة واحضر القضاة والفقهاء والقراء وناظره الوزير
بحضرتهم فاقام على ما ذكر عنه ونصره واستنزله الوزير عن ذلك
فابى ان ينزل عنه او يرجع عما يقرأ به من هذه الشواذ المنكرة التي
تزيد على المصحف العثماني فانكر ذلك جميع من حضر المجلس و
اشاروا بعقوبته ومعاملته بما يضطره الى الرجوع فامر بتجريده
واقامته بين الهنبازين وامر بضربه بالدرة على قفاه فضرب
نحو العشر ضربا شديدا فلم يصبر واستغاث واذعن بالرجوع

والتوبة عنها عنه وفيه ايضا قرأت في كتاب الفه القاضي
ابو يوسف القزويني سماه افواج القراء قال كان ابن شنبوذ
احد قراء المتنسكين وكان يرجع الى ورع ولكنه كان يميل
الى الشواذ ويقرأ بها وربما اعلن ببعضها في بعض صلواته التي
يجهر فيها بالقراءة وسمع ذلك منه وانكر عليه فلم ينته للانكار
فقام ابو بكر بن مجاهد فيه حق القيام واشتهر امره ورفع حديثه
الى الوزير في ذلك الوقت وهو ابو علي بن مقلة فاخذ وضرب
اسواطا زادت على العشرة ولم تبلغ العشرين وحبس واستتيب
فتاب وقال اني قد رجعت عما كنت اقرأ به ولا اخالف
مصحف عثمان ولا اقرأ الا بما فيه من القراءة المشهورة و
كتب عليه بذلك الوزير ابو علي محضرا بما سمع من لفظه وامره
ان يكتب في آخره بخطه وكان المحضر بخط ابي الحسين احمد بن
محمد بن ميمون وكان ابو بكر بن مجاهد تجرد في كشفه ومناظرته
فانتهى امره الى ان خاف على نفسه من القتل وقام ابو ايوب
السمسار في اصلاح امره وسئل الوزير ابا علي ان يطلقه و
ان ينفذه الى داره مع اعوانه بالليل خيفة عليه ان لا يقتله
العامة ففعل ذلك ووجه الى المدائن مستترا مدة شهرين ثم
دخل بيته ببغداد مستخفيا من العامة ونسخة المحضر المعمول

على ابن شنبوذ بخط ابن ميمون يقول محمد بن احمد بن ايوب
المعروف بابن شنبوذ قد كنت اقرأ حروفا تخالف بما في مصحف
عثمان بن عفان رضي الله عنه المجمع عليه والذي اتفق اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضي عنهم على تلاوته ثم
بان لي ان ذلك خطاء فانا منه تائب وعنه مقلع والى الله
عز وجل بريء اذ كان مصحف عثمان هو الحق الذي لا يجوز
خلافه ولا ان يقرأ بغير ما فيه نسخة خط ابن شنبوذ في هذا
المحضر يقول محمد بن احمد بن ايوب بن شنبوذ ما في هذه
الرقعة صحيح وهو قولي واعتقادي واشهد الله عز وجل
وسائر من حضر على نفسي بذلك وكتب بخطه فمتى خالفت
ذلك او كان مني غيره فامير المومنين اطال الله بقاءه في
حل وسعة من دمي وذلك في يوم الاحد لسبع خلون
من ربيع الاخر سنة ثلاث وعشرين وثلاثمائة الخ از عبارت
ظاهرست كه مخالفت مصحف عثمان نزد حضرات اهل سنت بحدی قبيح و شنيع ست كه بسبب آن
بيچاره ابن شنبوذ را كه مردی بود متورع از فضلا و علمای سنيه كه تعظيم و تبجيل شان از
متحتمات اسلام ست عقوبت كردند و تازيانها زدند و هتك حرمت نمودند و علمای اهل سنت
آن فتوی دادند و ابوبكر بن مجاهد داد مجاهدت داده در مناظره و اظهار فضائح او مبالغه
فرموده تا آنكه او طوعا و كرها ازين مخالفت معاندت رجوع نمود و ندامت نامه فاضحه بخط

مستفسر انابت و توبه خود ازین جرم و اعتراف بشناعت آن و استحقاق قتل بصورت
معاودت باین مخالفت نوشته داد پس بحیرتم که هرگاه در حق کسی که مصحف مخالف قرآن
عثمانی نماید بی آنکه انکار ورد آن نماید و الفاظ آن را غیر صحیح پندارد این همه تجویز بلکه
ایجاب نمایند باز میدانم که ابی بن کعب را که علاوه بر مخالفت مصحف عثمانی انکار ما ثبت فیه
هم می نمود یعنی معوذتین را که دران ثابت بود انکار میکرد و از جملهٔ قرآن خارج میپنداشت
و همچنین دیگر الفاظ آن را منکر بود چرا از جملهٔ عدول و ثقات مقبول میگردانند بلکه از
مزید جسارت و خسارت تسمیهٔ او بسید المسلمین از خلیفهٔ ثانی و دیگر اسلاف بی انصاف خود
نقل مینمایند چنانچه از رجوع بطبقات ابن سعد و غیر آن واضح و ظاهر است هرچند افادات
و تصریحات ائمهٔ سنیه که مذکور شد برای تکفیر و تقتیل ابی بن کعب بسبب انکار قرآنیت معوذتین
کافی و وافی ست لیکن بعضی از تصریحات دیگر هم باید شنید قاضی عیاض در شفا گفته
قال ابو عثمان بن الحداد جميع من ينتحل التوحيد متفقون
على ان الجحد لحرف من التنزيل كفر وكان ابو العالية اذا
قرأ عنده رجل لم يقل له ليس كما قرأت ويقول اما انا
فاقرأ كذا فبلغ ذلك ابراهيم فقال اراه سمع انه من كفر بحرف
منه فقد كفر بكله و نیز در شفا مذکورست وقال محمد بن سحنون
فيمن قال المعوذتان ليستا من كتاب الله يضرب عنقه
الا ان يتوب و شهاب الدین خفاجی در نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض گفته
وقال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه فيما رواه عبد الرزاق

عنه من كفر بآية من القرآن فقد كفر به كله لانه تكذيب لقائلها عز وجل
وقال اصبغ بن الفرج بالجيم المصري من كذّب بالتشديد ببعض
القرآن فقد كذّب به كله ومن كذب به كله فقد كفر به ومن كفر
به فقد كفر بالله سبحانه اما زيد بن ثابت پس اگرچه فضل و عدالت و ایمان و
جلالت او بزعم ایشان ثابت لیکن اگر اندک انصاف را کار فرمایند قطعا حکم بفسق و ضلال
و مقدوحیت او نمایند زیرا که ابو حسن مازنی که از اصحاب عدول و حاضرین عقبه و بدریست
چنانچه در اصابه ابن حجر عسقلانی مسطور است ابو حسن الانصاری ثم المازنی
جد یحیی بن عمارة بن ابی حسن مشهور بکنیته واسمه تمیم بن عبد عمرو
وقيل ابن عمرو وقيل ابن عبد قيس بن محرث بن الحارث بن ثعلبة
بن مازن قال ابن السكن بدري له صحبة وساق من طريق حسين
ابن عبد الله الهاشمي ثنا عمرو بن يحيى بن عمارة بن ابي حسن عن
ابيه عن جده ابي حسن وكان عقبيا بدريا ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان جالسا ومعه نفر من اصحابه فقام رجل
ونسي نعليه فاخذهما آخر فوضعهما تحته فجاء الرجل فقال نعلي
فقال القوم ما رأيناهما فقال الرجل انا اخذتهما وكنت العب
فقال النبي صلى الله عليه وسلم فكيف بروعة المؤمن قالها ثلاثا
زید بن ثابت را از مضلان و غویان در دعوت بنصرت عثمان می دانست آیه کریمه در حق
مضلین کفار وارد است بحق او خواند چنانچه در استیعاب در ترجمه ابو الحسن مازنی مذکور است

لصحبته يقال انه ممن شهد العقبة وبدرا وابو حسن المازنى
هو القائل لزيد بن ثابت حين قال يوم الدار يا معشر الانصار
كونوا انصار الله مرتين فقال ابو حسن لا والله لا نطيعك فنكون
كما قال الله تعالى اطعنا سادتنا وكبراءنا فاضلونا السبيل و
يقال قائل ذلك النعمان الزرقى انتهى ازين عبارت ظاهر ولائح ستكه ابو حسن
مازنى زيد بن ثابت را مضل و مغوى در دعوت بنصرت عثمان میدانست که امتثال امر او را
موجب صدق آیهٔ اطعنا سادتنا وكبراءنا فاضلونا السبيل که حکایت
قول کفارست برخود دانسته و ماقبل و مابعد آیهٔ مذکوره اینست ان الله لعن الكافرين
واعد لهم سعيرا خالدين فيها ابدا لا يجدون وليا ولا نصيرا
يوم تقلب وجوههم فى النار يقولون يا ليتنا اطعنا الله و
اطعنا الرسولا وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وكبراءنا فاضلونا
السبيلا ربنا اتهم ضعفين من العذاب والعنهم لعنا كبيرا
پس ثابت شد که زید بن ثابت کار کبرا و مغویان کفار را دامی کرده باضلال مردم سرده چشته
او را مضلان کفار زیانکار برخود می نهاد فهو من سادات الكفار وائمة اصحاب النار
والخالدين فى السعير والمستحقين للعن الكبير و اگر قائل قول مذکور نعمان زرقی باشد باز هم خللی
در استدلال راه نمی یابد زیرا که او هم صحابی جلیل الشان ست چنانچه در استیعاب گفته است
النعمان بن العجلان الزرقى الانصارى هو الذى على خولة بنت
عيسى الانصارية بعد قتل حمزة بن عبد المطلب عنها وكان

نعمان بن العجلان لسان الانصار وشاعرهم ویقال انه کان رجلا
احمر قصیرا یزدریه العین وکان سیدا یعنی دیگر بعرض سامع رسانم که حضرات سنیه
بسماع آن عنوان حسرت از دیده ها بارند وسر بر زده وافتخار بمقابلهٔ اهل حق برندارند که جناب
خلیفهٔ ثانی که شاه ولی الله در ازالة الخفا بخرافات کثیره وترهات عدیده ملازمت حضرتش
با حق ثابت کرده ومولوی عبد العلی در شرح مثنوی مولوی تصریح صریح بعصمت او نقل کرده
بر خود بالیده زید بن ثابت را بجور وظلم متصف می ساخت وبنقل صریح در بنیان عمر مرصوص
عدالت او می انداخت تفصیل این اجمال آنکه جناب خلیفهٔ ثانی را نزاعی با ابی بن کعب افتاد
تا آنکه ابی بن کعب از نهایت ناچاری گریه وزاری آغاز نهاد وآخر نوبت بتحکیم زید بن ثابت
رسید وحالت تنازع بسوی ترافع کشید چون متخاصمین نزد زید حاضر شدند زید بن ثابت
نظر بر آثار واخبار جناب رسول مختار صلی الله علیه وآله الاطهار کرده رعایت خلافت
خلافتمآب عنایت کرده برای جناب شان توسیع صدر فراش خود نمود وکلمه ههنا یا امیر المومنین
بخطاب ابن خطاب گفت وتسویه بین الخصمین را بر خلاف انصاف که سیرت عدول اشراف است
از دست داده جور وظلم واعتساف آغاز نهاده خلیفهٔ ثانی داد انصاف داده
رعایت رعایت خود نکرده بمشافهه زید فرمودند که این اول جوری ست که در حکومت تو
واقع شد یعنی فرق در خصمین نمودن ظلم صریح وجور قبیح ست بعد اثبات جور نفی ادراک قضا
از زید درصورت عدم تسویه موکدا بالقسم فرمودند ملا علی متقی در کنز العمال تبویب جمع الجوامع
سیوطی میگوید عن الشعبی قال کان بین عمر وبین ابی بن کعب
خصومة فقال عمر اجعل بینی وبینک رجلا فجعلا بینهما زید بن

ثابت فاتياه فقال عمر اتيناك لتحكم بيننا وفي بيته يوتى الحكم
فلما دخلا عليه وسع له زيد عن صدر فراشه فقال ههنا يا امير المؤمنين
فقال له عمر هذا اول جور جرى في حكمك ولكن اجلس مع خصمي
فجلسا بين يديه فادعى ابي وانكر عمر فقال زيد لابي اعف
امير المؤمنين من اليمين وما كنت لاسالها لاحد غيره فحلف عمر
ثم اقسم لا يدرك زيد القضاء حتى يكون عمر ورجل من عرض
المسلمين عنده سواء ص ق كر اي رواه سعيد بن منصور
في سننه والبيهقي في سننه وابن عساكر في تاريخه ونيز در كنز العمال
مذكورست عن الشعبي قال تنازع في جداد نخل ابي بن كعب وعمر بن
الخطاب فبكى ابي ثم قال افي سلطانك يا عمر فقال عمر اجعل
بيني وبينك رجلا من المسلمين قال ابي زيد قال رضي
فانطلقا حتى دخلا على زيد فلما راى زيد عمر تنحى عن فراشه
فقال عمر في بيته يوتى الحكم فعرف زيد انهما جاءا ليتحاكما
اليه فقال لابي تقص فقص فقال له عمر تذكر لعلك نسيت
شيئا فتذكر ثم قص حتى قال ما اذكر شيئا فقص عمر فقال زيد
بينتك يا ابي قال ما لي بينة قال فاعف امير المؤمنين من
اليمين فقال عمر لا تعف امير المؤمنين عن اليمين ان رايتها عليه كر

وذکر چه راوی حدیث اول از راه خیرخواهی تعقیل صاحب زید بن ثابت منظور نظر داشته

برمحض نسبت جناب ابن الخطاب جور را بزید اکتفا ساخته که نسبت راوی حدیث ثانی
پا را فراتر نهاده لیکن از تجسس و تفحص حقیقت حال کی مخفی می ماند از ملاحظه دیگر روایات
واضح ست که جناب شان بتصریح تمام بزید گفتند که ازین روز تو همیشه جائر یعنی ظالم خواهی ماند
بلکه بران هم اکتفا نفرموده بخلاف شان اکابر بقالی آغاز نهادند و بنقل کلمات زید که
در حق جناب شان از راه تعظیم گفته بود پرداختند و آن بیچاره را شرمنده و خجل ساختند
و سلام زید را بعبارت السلام علیک یا امیر المومنین گفتن و ههنا ههنا بخطاب شان و
سوال عفو یمین از زید بکلمه اعف امیر المومنین بهر دلائل جور و ظلم او گردانیدند ابو القاسم
مفضل بن محمد راغب اصفهانی که مخاطب لاثانی او را بامام راغب یاد نموده و فضل و جلالت
او سابقا از بغیة الوعاة سیوطی ظاهر شد در محاضرات گفته وکان زید بن ثابت
یقضی لعمر بالمدینة وتقدم الیه عمر مع ابی فی جد تنازعاه فخرج
الیهما فقال السلام علیک یا امیر المومنین ههنا ههنا ثم توجهت
الیمین علی عمر فقال زید لابی اعف امیر المومنین عن الیمین فقال
لعمر ما زلت جائرا منذ الیوم السلام علیک یا امیر المومنین
وههنا ههنا واعف امیر المومنین هرگاه زید بن ثابت بنا بر افاده خلیفه ثانی
جائر علی الدوام و ظالم بالاستمرار باشد جلالت و عدالت او کجا ماند و حیرت ست که چگونه
حضرات سنیه در مدح و ستائش چنین ظالم جائر و هالک خاسر میکوشند و چشم از احادیث
و اخبار سرور اخیار صلی الله علیه وآله وسلم که در غایت ذم و ملام حاکم جائر وارد گردیده
می پوشند و هرچند این آثار از غایت اشتهار حاجت تبیین و اظهار ندارد لیکن بنا بر

ایضاح واضح بعض آن نقل کرده می شود تا معلوم شود که زید بن ثابت بکدام اوصاف
جلیله موصوف بوده حافظ عبد العظیم منذری که جلائل فضائل وسابقا از حسن المحاضره
سیوطی تاریخ یافعی شنیدی در کتاب ترغیب و ترهیب می آرد عن ابی سعید
الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم احب الناس الی الله یوم القیامة وادناهم منه مجلسا
امام عادل وابغض الناس الی الله وابعدهم منه مجلسا امام
جائر رواه الترمذی والطبرانی فی الاوسط مختصر الا انه
قال اشد الناس عذابا یوم القیامة امام جائر وقال الترمذی
حدیث حسن غریب وعن عمر بن الخطاب رضی الله عنه ان
النبی صلی الله علیه وسلم قال افضل الناس عند الله منزلة
یوم القیامة امام عادل رفیق وشر عباد الله عند الله منزلة
یوم القیامة امام جائر خرق رواه الطبرانی فی الاوسط من روایة
ابن لهیعة وحدیثه حسن فی المتابعات وایضا فیه عن عبد الله
ابن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان اشد اهل النار عذابا یوم القیامة من قتل نبیا او قتله
نبی وامام جائر رواه الطبرانی ورواته ثقات الا لیث بن ابی سلیم
وفی الصحیح بعضه ورواه البزار باسناد جید الا انه قال وامام
ضلالة وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم اربعة يبغضهم الله البياع الحلاف و
الفقير المختال والشيخ الزاني والامام الجائر رواه النسائي
وابن حبان في صحيحه وهو في مسلم بنحوه الا انه قال وملك
كذاب وعائل مستكبر وايضا فيه وروى عن ابي هريرة رضي
الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة
لا يقبل الله لهم شهادة ان لا اله الا الله فذكر منهم الامام
الجائر رواه الطبراني في الاوسط عن ابن عمر رضي الله عنهما
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال السلطان ظل الله في
الارض ياوي اليه كل مظلوم من عباده فان عدل كان
له الاجر وكان على الرعية الشكر وان جار او حاف وظلم
كان عليه الوزر وعلى الرعية الصبر واذا جارت الولاة
قحطت السماء واذا منعت الزكوة هلكت المواشي واذا ظهر
الزنا ظهر الفقر والمسكنة واذا اخفرت الذمة اديل الكفار
او كلمة نحوها وايضا فيه عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال من طلب قضاء المسلمين
حتى يناله ثم غلب عدله جوره فله الجنة وان غلب جوره عدله
فله النار [illegible] وعن ابن بريدة عن ابيه ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال القضاة ثلاثة قاضيان في النار

وقاض فی الجنة رجل قضی بغیر الحق یعلم بذلک فذلک فی
النار وقاض لایعلم فاهلک حقوق الناس فهو فی النار و
قاض قضی الحق فذلک فی الجنة رواه ابوداود وتقدم
لفظه وابن ماجة والترمذی واللفظ له وقال حدیث
حسن غریب وعن ابی وفی رضی الله عنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم ان الله مع القاضی مالم یجر فاذا
جار تخلی عنه ولزمه الشیطان رواه الترمذی وابن ماجة
وابن حبان فی صحیحه والحاکم الا انه قال فاذا جار تبرء
الله منه رووه کلهم من حدیث عمران القطان وقال
الترمذی حدیث حسن غریب لانعرفه الامن حدیث
عمران القطان وقال الحاکم صحیح الاسناد قال الحافظ
وعمران یاتی الکلام علیه انشاء الله تعالی وزیر خلیفهٔ ثانی
زید را مطعون بزیاده وکم کردن قرآن میفرمودند چنانچه درکنز العمال مذکورست
عن زید بن ثابت ان عمر بن الخطاب استاذن علیه یوما فاذن
له وراسه فی ید جاریة ترجله فنزع راسه فقال عمر دعها
ترجلک قال یا امیر المومنین لو ارسلت الی جئتک فقال
عمر لیس هو بوحی حتی تزید فیه او تنقص انما هو شیٔ نراه
فان رایته ووافقتنی تبعته والا لم یکن علیک شیٔ فابی زید

فحج عمر مغضبا ازین روایت ظاهرست که زید بن ثابت نزد خلیفهٔ ثانی در
جمع وحی آسمانی و آیات قرآنی مامون و از خیانت و کم زیادت دران مصئون نبود
بلکه کم و زیادت را دران شیوهٔ عادت آن بی سعادت می دانستند که بسبب این جسارتش
عاجز و تر آمده ضبط النفس نتوانسته هرگاه مشوره از وی در امری خواستند و از لوایح استنکار فاروق
از انصاف دریافتند بطریق تعریض ارشاد کردند که این وحی نیست که تو دران کم و زیاده
کنی و ظاهرست که کم و زیاده کردن در قرآن کفر صریح و ضلال قبیح ست قاضی عیاض در شفا
می فرماید وقد اجمع المسلمون على ان القرآن المتلو في جميع اقطار
الارض المكتوب في المصحف بايدي المسلمين مما جمعه الدفتان
من اول الحمد لله رب العالمين الى آخر قل اعوذ برب الناس انه
كلام الله تعالى ووحيه المنزل على نبيه صلى الله عليه وسلم
وان جميع ما فيه حق وان من نقص منه حرفا قاصدا لذلك او
بدله بحرف آخر مكانه او زاد فيه حرفا مما لم يشتمل عليه المصحف
الذي وقع الاجماع عليه واجمع على انه ليس من القرآن عامدا
لكل هذا انه كافر واعجباه که زید بن ثابت چنان بی اعتبار و بی اعتماد نزد
جناب خلافت مآب باشد که بکلام تحراش او را مخاطب ساخته هتک حرمت او فرمایند
و ظاهر نمایند که او در وحی آسمانی و کلام ربانی کم و زیاده می کرد و نیز دو امر جور و ظلم او
ثابت فرمایند و حضرات سنیه بکلام صدق نظام جنابش گوش نه نهند و شقاقا و عنادا
بجنابه او را بمرتبهٔ جلیلهٔ امامت و جلالت نهند که او را امام و پیشوای خود گردانیده

و جمله اعاظم قبول و اجله عدول گنجانیده اند و نیز رد شهادت عمر بن الخطاب که وقت
جمع کردن قرآن در عهد ابی بکر داده بود ذکر کرده آیهٔ رجم را که او داخل آن قرآن
میخواستند داخل نموده چنانچه در اتقان سیوطی مذکورست قد اخرج ابن اشته فی
المصاحف عن اللیث عن سعد قال اول من جمع القرآن ابو بکر
وکتبه زید وکان الناس یاتون زید بن ثابت فکان لا یکتب
آیة الا بشاهدی عدل وان آخر سورة براءة لم یوجد
الا مع خزیمة بن ثابت فقال اکتبوا فان رسول الله صلی
الله علیه وسلم جعل شهادته شهادة رجلین فکتب وان
عمر اتی بآیة الرجم فلم یکتبها لانه کان وحده پر ظاهرست که رد شهادت
خلیفهٔ ثانی با وصف قبول خبر شهادت خزیمه بن ثابت که هزار مرتبه کمتر از جناب او بود
از اعظم مطاعن و قبائح اوست و بتصریح شاه عبد العزیز خبر یکی از صحابه مثل عثمان و عبد الرحمن
بن عوف و زبیر بن عوام و سعد بن ابی وقاص مفید یقین است پس خبر خلیفهٔ ثانی هم مفید
یقین باشد لعدم الفارق و اشتراک العلة بل لتحقق الاولویة و ظاهرست که رد این خبر
مفید یقین علاوه بر تحقیق توهین شان جناب خلافت مآب موجب ابقای قرآن مجید
بر نقصان است که بعض آیات را که قطعاً از ان بوده داخل آن نکرده و فیه من
الشناعة ما لا یفی الاقلام بتحریره ولا الالسنة بتقریره و غالباً ارشاد خلیفهٔ ثانی که
لیس هو بوحی حتی تزید فیه او تنقص بعد عبارت آن بر جسته
بر رد این شهادت و امثال آن از وقائع صریحهٔ اعلا لته بوده باشد انتهی و اگر

مراد جمع سی جمع فی عہد ابی بکر ہی اور جامعین موصوفین سی ابوبکر اور اوسکی احزاب مراد ہین چنانچہ شیخ عبدالحق نی شرح مشکوٰۃ مین لکہا ہی مرتبۂ ثانی درحضور ابی بکر یعنی جمع قرآن ۲ تو قطع نظر عدم اتصاف جامعین مذکورین ہی ساتہ صفات مذکورہ کی جیساکہ سابقًا مرقوم ہوا یہ بہی درست نہین اسلیی کہ جمع کرانا شیخ اول کا ایک مصحف مین بہی ثابت نہین ہی اسواسطی کہ شیخ عبدالحق جلد ثانی شرح مشکوٰۃ مین تحریر کرتی ہین وچون جمع کرد آنرا زید بن ثابت باتفاق صحابہ در صحف متعدد مکتوب شد وہنوز جمع و دریک مصحف اتفاق نیفتاد پس بودند این صحیفہا نزد ابی بکر تا آنکہ میرانید ابوبکر را خدا تعالی پستر بودند آن صحیفہا نزد فاروق در حیات عمر پستر بودند آن صحیفہا نزد ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا پس عثمان جمع کرد آنرا دریک مصحف و استکتاب فرمود در مصاحف و فرستاد آنہا را بدیار اسلام الخ عبارت مذکورہ سی مثل سپیدۂ صبح روشن ہی کہ ابوبکر و عمر کی سعی سی جمع قرآن جمع ہونا بیان کرتی ہین اوسکو قرآن جمع شدہ وقت آنحضرت صلعم پر کسیطرح کی زیادتی نہین اگر بفرض محال وہ ایک مصحف مین نہین تہا تو یہ بہی ایک مصحف مین جمع نہین ہوا اور اگر وہ غیر مرتب تہا تو یہ بہی ویسا ہی بدستور نامرتب ہا پس کتابت زید بن ثابت کو ... مرتبہ کی جمع قرار دینا جبکہ خود شیخ صاحب نی لکہا ہی تحقیق سی بعید ہی طرفہ یہ ہی کہ جب علماء اہل سنت و جماعت نی شیخین کا یہ حال دیکہا کہ گو زید بن ثابت سی ایک نسخہ قرآن شریف کا لکہوایا مگر اوسکو معائنہ کرکی صحیح نہ کیا نہ اوسکی آیات و تلاوت کی نہ اور ونکو اوسکی تلاوت اور کتابت نسخجات کی اجازت دی اوجہیا تہا ویسا ہی غیر مرتب اولًا شیخ اول اور ثانیًا شیخ ثانی کی پاس ہا اور دونو کی بعد حفصہ کی پاس

امانت صندوق مین رکھا رہا جو کہ ایسی بی پروائی امر قرآن شریف مین موجب قدح عظیم
بحق شیخین تھی تو جناب شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا مین یون ارشاد فرمایا ازانکہ
قرآن عظیم در مصحف مجموع نشد فاروق اعظم سالہا در تصحیح او صرف نمودہ مناظرہا با صحابہ
می کرد گاہی حق بر وفق مکتوب ظاہر میشد پس آنرا باقی می گذاشت و مردمان را از خلاف آن
باز میداشت و گاہی حق بخلاف مکتوب ظاہر میشد و صورت مکتوب را حک میفرمود
و بجای وی آنچہ محقق میشد می نوشت الخ بملاحظہ عبارت منقولہ حال مسئلہ اعتقاد
اہل سنت و جماعت کا نسبت قرآن مجید مرتبہ زید بن ثابت کی بخوبی روشن ہی کیونکہ
شاہ صاحب نی گو عمر خطاب کی توصیف نسبت صرف توجہ کی صحت قرآن عظیم مین تحریر
کی مگر نسخہ قرآن شریف مکتوبہ زید بن ثابت کا ایسا غیر معتبر ہوا کہ اوسمین سی [illegible] پائی
حک کرکی اوسکی جگہ جو کچھ اونکی نزدیک ثابت ہوا تحریر کیا اور با اینہمہ محو و اثبات
تا حیات عمر ابن خطاب وہ قرآن شریف مرتب ہو کر اس قابل نہوا کہ اوسکی کتابت
کی اجازت دی جاتی فاعتبروا یا اولی الابصار اور اگر مراد جمع سی جمع زمان
عثمان ہی اور جامعین موصوفین سی عثمان اور اوسکی اعوان مراد ہین چنانچہ
شیخ عبد الحق نی شرح مشکوٰۃ مین لکھا ہی ثالث جمع عثمان ست جمع کردہ صحابہ را پس
نوشتند در مصاحف بلغت قریش و فرستادہ بہر افقی مصحفی و بود آن در سنہ خمس و
عشرین تو باوجود غض بصر کی عدم موصوفیت اونکی سی ساتھ اوصاف مرقومہ کی
جس طرح کہ ماسبق مین ترتیب تحریر ہوا اوفق روایات اہل سنت کی درست نہین
کیونکہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی و صاحب اتقان تحریر کرتی ہین کہ حارث محاسبی گفتہ مشہور

دوم آنست کہ جامع قرآن عثمان نیست و نہ چنین ست (شرح مشکوٰۃ) والمشہور عند
الناس ان جامع القرآن عثمان ولیس کذلک الخ (اتقان) پس
عثمان جیسا کہ جامع قرآن مشہور ہی فی الواقع بشہادت حارث محاسبی وغیرہ علماء
اہل سنت وہ جامع قرآن نہین ہین ایسی حسب لکھا اہل سنت کی دیکھا کہ جامعیت
عثمان روایات متعددہ سی ثابت نہین ہوتی ارشاد فرمایا کہ عثمان جامع الی لغۃ
القریش ہین چنانکہ جامع ہونا اونکا لغت قریش پر بھی موافق روایات اہل سنت
کی ثابت نہین چنانچہ عنقریب بیان ہوگا اور بفرض محال اگر یہ ثابت بھی ہو تو
عثمان کی واسطی موجب قدح ہی نہ باعث مدح کا اسیطرح اور بھی شیخ مذکور نی لکھا
کہ سیوطی از حارث محاسبی نقل کردہ کہ صدیق اکبر امر کرد بانتساخ قرآن از جاہائی
مجتمع کنانیدہ واین بمنزلۂ آن بود کہ گویا اوراق متفرق در خانۂ آنحضرت صلعم یافتند کہ دران
قرآن نوشتہ بودند ولیکن منتشر بود پس جمع ساختند ودر رشتۂ انتظام والتیام کشیدند
تا چیزی ازان گم نشود عبارت مجتمع ساختند ودر رشتۂ انتظام والتیام کشیدند نقل ہی اوس سی پ
کہ ابوبکر کی وقت مین قرآن ایک جگہ جمع ہوا اور جبکہ جمع کرانا شیخ اول کا قرآن شریف کو
اور رشتۂ انتظام التیام مین کھینچا اوسکا ثابت ہوا تو اس صورت مین جمع شیخ ثالث کی
از قبیل تحصیل حاصل ہی اور وہ البداہۃ باطل ہی قال الفاضل الملی
پس اجماع اونکا صحت وثوق مین اوس حد کو بالغ ہوگا کہ اونکا نقل ہی حجت ہو
ہی اقول ویستبین امام غزالی کی کتاب التفرقہ مین لکھا ہی
وشرط الاجماع ان یجمع اہل الحل والعقد علی صعید

واحد ویتفقون علی امر واحد اتفاقا بلفظ صریح ثم یستمرون
علیہ مدۃ عند قوم والتمام انقراض العصر عند قوم کتب کلام
مین لکہا ہی کہ قیل الاجماع الاکثر مع ندرۃ المخالف اجماع والمختار
انہ لیس باجماع لانتفاء الکل اور دوسری جگہ مسلم مین لکہا ہی قال
احمد من ادعی الاجماع فہو کاذب جب یہ امر تحقیق خاطر شریف ہوا تو
جاننا چاہیی کہ اول تو موافق قول احمد بن حنبل مدعی اجماع کا کاذب ہی اور بعد تسلیم
اصل اجماع جناب مخاطب پر لازم ہی بیان کرنا اس بات کا کہ قرآن شریف کس
وقت مین جمع ہوا اور اوس وقت مین کتنی اہل حل وعقد تہی اور اون سب نے بلفظ صریح
قرآن شریف متداول پر اتفاق کیا اور جب تک جناب مخاطب اس بات کو ثابت
نکرین اور اتفاق جمیع اہل حل وعقد بلفظ صریح قرآن متداول پر ثابت نکردین تو دعوی
اجماع بایں طمطراق غیر صحیح ہی اور ناظرین کو اسی رسالہ مین معلوم ہوگا کہ بموجب مذہب
اہل سنت وجماعت قرآن متداول پر اجماع ثابت نہین **قال الفاضل الموحد**
پس اہل سنت کہتی ہین کہ ان لوگون نی بکمال دیانت وامانت وحفاظت وصیانت و
ورع وتقوی مع جد وجہد وتفقد وتفحص وتلاش بقدر طاقت بشریہ اجتماعیہ اپنی کی
خاص کلام اللہ کو کلام نبوی سی اور اوسمین سی وحی متلو کو غیر متلو یعنی حدیث قد
سی اور وحی متلو مین سی متواتر کو غیر متواتر یعنی آحاد وشاذ سی اور اوسمین سے
غیر منسوخ التلاوۃ کو منسوخ التلاوۃ سی اور اوسمین سی لغت قریش کو غیر لغت قریش سی ممتیز
اور جدا کرکر خاص نفس وحی متلو متواتر الروایۃ غیر منسوخ التلاوۃ کو بموجب لغت قریش کے

بین الدفتین مدون و منتظم کیا اور کسی نوع سی متواتر غیر منسوخ التلاوۃ مین تبدیل و تغیر
و کمی و زیادتی نہین ہونی دی فجزاہم اللہ عن جمیع المومنین و المومنات و المسلمین و المسلمات
بل عن کل المخلوقات و الکائنات جزاءً احسنا **اقول و بہ نستعین** اولاً
ایک قول مختصر حضرات اہل سنت کا کہ مشعر حسن اعتقادی ان حضرات کی نسبت قرآن اور
رسول زمان کی ہی واسطی تفریح خاطر جناب مخاطب کی بیان کرتا ہون اہل سنت
کہتی ہین کہ ایک قرآن جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیا گیا آنحضرت صلعم
سارا وہ قرآن بہول گئی چنانچہ شرح بزدوی مین کہ جو کتب معتبرہ اہل سنت سی ہی مرقوم
ہی **قال الحسن ان النبی صلعم اوتی قرآنا ثم نساہ فلم یکن شیئا**
یعنی دادہ شد پیغمبر خدا را صلعم قرآن پس فراموش کرد آنحضرت آنرا پس باقی نماند
چیزی انتہی جب اہل سنت نی یہ حال دیکہا تو سراسیمہ ہو کر یہ تاویل کی **ای فلم یبق**
منہ شیء لما رفع اللہ تعالی عن قلبہ ذلک یعنی باقی نماند ازان چیزی
بجہت آنکہ برداشت خدای تعالی از دل مبارکش آنرا انتہی حیرت کی جگہ ہی کہ
ایک قرآن تمام و کمال خاطر عاطر رسول کریم سی کہ مبلغ احکام الہی تہی محو و نسی ہو گیا
اور کوئی چیز اوسکی احکام مین سی باقی نہ رہی اور پہر اوسپر یہ تاویل کرنی کہ خدا ہی نی
اوس قرآن کو بہلا دیا اعجب عجاب ہی کسلیی خدا نی یہ قرآن بہیجا تہا اور کسلیی اوٹہالیا
اور اوسکو تاویل منسوخ التلاوۃ مین لیجانا مضحکۂ طفلان ہی اور اصل روایت مین
بہیج کی لفظ ایسا نہین کہ جس سی منسوخ التلاوۃ مین شامل ہو بلکہ جب یہ عقیدہ حضرات
اہل سنت کا ذہن نشین ہوا تو ابو عثمان الشیبانی [illegible] النقص [illegible] کلام مجید [illegible]

معروف کیجاتی ہی **قولہ** بکمال دیانت و امانت و حفاظت و صیانت و ورع و
تقوی و جد و جہد و تعہد و تفحص تلاش یا وجود قطع نظر کی اتصاف جامعین کے ساتھ صفات
مذکورہ کی جناب مخاطب سی پوچھا جاتا ہی کہ باعتقاد اہل سنت صحابہ عظام و اہل بیت کرام کو
قرآن مجید متواتر غیر منسوخ التلاوۃ جیسا کہ متداول ہی حسب تعلیم جناب رسول کریم
صرف یاد تھا یا فقط اونکی پاس لکھا ہوا تھا یا دونوں امر متحقق تھی یعنی موافق تعلیم
یاد بھی تھا اور لکھا بھی تھا یا حفظ موافق تعلیم تھا اور کتابت مخالف اوسکی یا بالعکس
یا دونوں مخالف تعلیم تھی یا دونوں مطلقاً متحقق نتھی یہ سات شقوق ہیں بتحقق شق
اولی پہر کچھ ضرورت تدوین کی باقی نہیں رہتی تاکہ جامعین کی واسطی دیانت
امانت وغیرہ درکار ہون ہر چند کہ ان پانچون مین شق ثالث مسلم ہی و تحقق شق
اربعہ باقیہ فاسد و مفقود ہین و صحیح یہ ہی چنانچہ شق سادس و شق سابع مین خاص کر
پہنچتا ہی سلبی کہ قرآن کی باب مین تھا تا بل کیسی ہو سکتا ہی کہ لکھا اور طرح ہو
اور یاد اور طرح کچھ ایسا دشوار نہین تھا کہ محفوظ و مکتوب کا مقابلہ کر کی غلط کو
موافق صحیح کی کر لیتی بلکہ اصل حال یہ ہی کہ جیسا لکھا ہوگا ویسا ہی محفوظ ہوگا اور جیسا
محفوظ ہوگا ویسا ہی لکھا ہوگا اور پانچوین شق کی یہ اعتراض وارد ہوگا کہ صحابہ کرام
و اہل بیت عظام سب کی سب کلام الہی کی طرف سی نعوذ باللہ بی پروا ہو گئی کہ قرآن
شریف کو حسب تعلیم رسول خدا نہ یاد کیا نہ لکھا اور ہر شخص نی اپنی جی سی جیسا چاہا اور جیسا
چاہا حفظ کیا اور چاہا محفوظ و مکتوب دونون درست نہین تھی یہ قرآن مروج کیونکر
صحیح و درست ہوگا اور بطلان شق سابع کا ظاہر ہی کیونکہ بواسطہ آنحضرت صلعم

خود وحی کو لکھوا لیا کرتے تھے اور کاتبان وحی حضرت کے تھے اور صحابہ نے بھی کلام اللہ
کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں لکھا تھا اور کتب اہل سنت میں ہے کہ بھی آنحضرت کے
زمانہ میں قرآن بہت لوگوں نے یاد کیا تھا و قطع نظر اس سے یہ شق مخالف مضمون
حدیث متفق علیہ بین الفریقین انی تارک فیکم الثقلین ہے الغرض جناب
شقین اخیرین کا کلام اہل اسلام کو نہیں اور شقوق خمسہ اولی پر کچھ احتیاج جمع کی
نہیں کہ جسکے لیے دیانت و امانت جید وحید جامعین کی ضرورت ہے بلکہ بوجہ لزوم
تحصیل حاصل یہ امر امکان بھی نہیں رکھتا اب جناب مخاطب مختار ہیں
جونسی شق چاہیں اختیار فرمائیں مخفی نہ رہے کہ اس تقریر سے کلام مخاطب میں
اول الی آخرہ منقوض ہوتا ہے فتامل اور اگر بالفرض قول مخاطب کہ حضرات
جامعین نے دیانت امانت وغیرہا کو جمع قرآن شریف میں کام فرمایا تسلیم کیا جاوے
تو اسکا کیا علاج ہے کہ حسب تحریر مولوی مہدی علی کہ مشاہیر علمای اہل سنت سے
ہیں کچھ اثر اوسکا نہیں پایا جاتا بلکہ بخلاف اوسکی ظاہر ہوتا ہے چنانچہ تہذیب الاخلاق
صفحہ ۲۲ میں لکھتے ہیں ہاں ایک بات تو میں بھول گیا کہ ہماری زمانہ
کے علما قرآن مجید کی اوس غلط نامہ کی نسبت نعوذ باللہ منہا کیا فرماتے ہیں جو
بڑے بڑے عالموں نے مرتب کیا ہے اور جس سے تفسیریں اور بڑی بڑی
کتابیں بھری ہوئی ہیں کہ اوسکی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضی مسلمان
عالموں نے قرآن مجید کو کس قدر غلط اور محرف اور غیر صحیح ٹھیرایا ہے
نمونہ اوسکا لکھتا ہوں

صحیح آیت جو قرآن سے گھٹی	غلط آیت جو قرآن میں بڑھی	سند شیعوں کی
فی قلوبہم الحمیۃ حمیۃ الجاہلیۃ کما حموہ لفسد المسجد الحرام فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ	کما حموا سے اخیر تک قرآن میں لکھنے سے رہ گیا	مستدرک حاکم اور تفسیر در منثور سیوطی بروایت ابی ابن کعب
صلوا علیہ وسلموا تسلیما وعلی الذین یصلون الصفوف الاول	وعلی الذین اخیر تک قرآن سے نابود ہو گیا	اتقان بروایت حمیدہ
وہو اب لہم وازواجہ امہاتہم	وہو اب لہم قرآن مجید سے اڑ گیا	حاکم ابن جریر و بیہقی عبد الرزاق منصور سعید بن منصور وغیرہ بروایت ابن عباس
فامضوا الی ذکر اللہ	فاسعوا الی ذکر اللہ	موطا امام مالک بروایت عمر ابن خطاب
ان انا الرزاق ذو القوۃ المتین	ان اللہ ہو الرزاق	صحیح ترمذی بروایت عبد اللہ بن مسعود
ووصی ربک	وقضی ربک	اتقان بروایت ابن عباس
والنہار اذا تجلی والذکر والانثی	والذکر والانثی قرآن مجید میں زیادہ ہو گیا	صحیح مسلم صحیح بخاری و ترمذی بروایت ابو داؤد
مثل نور اللہ عن مشکوۃ	مثل نورہ کمشکوۃ	در منثور بروایت ابن عباس

انتہی بلفظہ جدول مذکور سی کہ بحوالہ کتب معتبرۂ اہل سنت ہی نہایت خیانت اور تغافل اور نسیان حضرات جامعین کا ثابت ہوتا ہی اور باعتراف صاحب جدول اہل سنت کی نزدیک قرآن مجید متداول غلط او رمحرف اور غیر صحیح ٹھیرتا ہی اور ملاحظہ سی اوسکی اونکو بمقابلہ اہل حق سوای اسکی کہ یا اپنی کتب حدیث و تفسیر سی دست بردار ہون یا قرآن کی غلط و محرف ہونی کا اقرار کرین کچہ اور چارہ نہین رہتا ہی علاوہ قول مخاطب بقدر طاقت بشریہ و اسطی معذرت ایسی ہی امور کی ہی **قولہ** بقدر طاقت بشریہ اجتماعیہ اپنی کی اس قید سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ حضرات جامعین کا باہمہ جدوجہد و تنقید و تفحص اس تمیز و امتیاز کرنی مین صواب کو پہونچنا اور خطا سی بچنا بالیقین معلوم نہین اور ہنوز احتمال خاطی ہونی کا اون حضرات کی موجود ہی اور اگر کہا جای کہ بقدر طاقت بشریہ اجتماعیہ سی مراد اجماع ہی تو جواب اوس کا نقض قول مخاطب مین کہ پس اجماع اونکا الخ بیان ہوگیا ہی فتذکر **قولہ** خاص کلام اللہ کو کلام نبوی سی اور اونہین سی وحی متلو کو غیر متلو یعنی حدیث قدسی سی حضرات جامعین نی حسب تحریر مخاطب کلام اللہ کو کلام نبوی سی اور حدیث قدسی سی تمیز و امتیاز کیا مگر افسوس ہی کہ کلام سی عمر و عائشہ و مصعب وغیرہم کی ممتاز نہ فرمایا چنانچہ اکثر علماء اہل سنت کی لکھتی ہین کہ فلان صحابی نی فلان بات کہی اونہین الفاظ اور عبارات سی بعینہا خدا تعالیٰ نی آیت نازل کردی اگر کسی کو اس جنس کی روایتین دیکھنا ہو تو وہ اتقان اور درمنثور وغیرہا کتب معتبرہ کو اوٹھالی خرمن کی خرمن ڈھیر کی ڈھیر اس نایاب متاع کی جنس

عمر سی روایت کی گئی ہی کہ عمر نی کہا کہ منجملہ ان باتون کی کہ جن مین
خدا نی میری موافقت کی ایک یہ ہی کہ جب آیہ لقد خلقنا الانسان
من سلالۃ من طین نازل ہوئی مین نی کہا فتبارک اللہ
احسن الخالقین پس خدا نی اوسی ویسا ہی نازل کردیا کہ فتبارک
اللہ احسن الخالقین سعد بن قتادہ سی روایت ہی کہ عائشہ
نی کہا کہ سبحانک ہذا بہتان عظیم پس بجنسہ انہین لفظون
سی یہ آیت نازل کردی کہ سبحانک ہذا بہتان عظیم
مصعب بن عمر سی روایت ہی کہ جب جنگ احد مین انکی ہاتہ کٹ گئی
اور جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہید ہونی کی خبر اوڑی
تو وہ لڑتی جاتی تہی اور یہ کہتی تہی کہ ما محمد الا رسول
اللہ قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او
قتل انقلبتم علی اعقابکم بعد چند روز کی
انہین لفظون سی یہ آیت نازل ہوئی عمر کی موافقت خدا
سی اس آیت مین بہی اہل سنت مین مشہور ہی کہ عمر نی ایک
یہودی سی کہا کہ من کان عدو اللہ وملائکتہ
ورسلہ وجبرئیل ومیکال فان اللہ عدو
للکافرین اور ویسہ نازل ہو گئی یہ آیت اسی طور پر کہ
عمر کی زبان سی نکلی تہی اور نووی شرح مسلم مین لکہتا ہی وجاء فی

روایۃ اخری فی الصحیح اجتمع نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علیہ فی الغیرۃ فقلت عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ
ازواجا خیرا منکن فنزلت الآیۃ مثل ما ذکر ازالۃ الخفا میں بھی
کہا تو بات ان فی القرآن کلاما من کلام عمر و دلالۃ من رایہ اگر کہا جائے
کہ ایسی باتیں بھی خدا کو پسند تھیں ساتھ توارد ہوا ہی اور وہ آیات کلام خدا میں سے
ہو گئیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ توارد وہ ہے کہ دو شخص یا دو شاعر کی کلام یا مضمون میں اتحاد
ہو جائے بغیر اسکی کہ باہم ایک دوسرے کی مضمون یا کلام سے آگاہی رکھتے ہوں
اور جناب حق سبحانہ تعالی تو سمیع و علیم ہیں اور جانتے ہیں اور انکی کلام کو جانکر اپنی کتاب
میں مندرج فرمایا ہوگا اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی کلام میں دوسرے کی کلام
کو یا مضمون کلام اسکی کہ یہ کلام دوسرے کا ہے بالارادہ مندرج کرے تو وہ کلام
دوسرے کا کہا جائیگا نہ اس شخص کا چنانچہ عبارت ازالۃ الخفا ان فی
القرآن کلاما من کلام عمر تصریح اسی امر کی کرتی ہے پھر عجیب کہ حضرات
اہل سنت نے واسطے اظہار فضائل عمر وغیرہ کے باطل کرنے پر اعجاز قرآن شریف کے
کہ جو از روے فصاحت و بلاغت کے ہے کمر باندھی حالانکہ بشہادت قرآن ثابت ہے کہ
کوئی مثل اسکی نہیں لا سکتا اور یہ حضرات کہتے ہیں کہ جناب خداوند تعالی نے عمر وغیرہ
کی کلام اپنی کلام میں مندرج فرمائی ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
قولہ اور وحی متلو میں سے متواتر کو غیر متواتر سے یعنی احاد و شاذ سے مخفی
نہ ہی کہ تواتر قرآن موجود ما بین الدفتین بموجب مرویات حضرات اہل سنت و جماعت

ثابت نے قرآن لکھی کہ وہ صورتین کتنی ہین پھر عثمان ابن عفان نے بعد صحابہ ابی بکر کے

کو جمع کرنی کی قرآن شریف کی صلاح دی اور بعد وفات ابی بکر کے الاتقان مین زید بن ثابت

نے قرآن شریف کو جمع کیا تختیون اور پتھرون سفید اور سینۂ رجال سے اور آخر سورہ توبہ

ابی خزیمہ انصاری کے پاس پایا اور کسی کے پاس نہ پایا اس اوپر کے اہل انصاف غور

فرماوین کہ شک نہین کہ جب قرآن شریف کی جمع اس طرح سے ہوئی ہو پھر وہ کیونکر قرآن

شریف موجود کو متواتر کہہ سکتے ہین اور اس قرآن جمع کردہ زید بن ثابت کی نسبت

لکھا ہے کہ عمر ابن خطاب نے سالہا سال صحابہ سے درباب قرآن شریف مناظرہ کیا

کبھی حق موافق مکتوب کے ظاہر ہوا تو اوسے باقی رکھا اور کبھی خلاف مکتوب ثابت ہوا

تو مکتوب کو محو کیا اور موافق تحقیق کے لکھدیا اور کبھی ابی وغیرہ سے تحقیق ہوئی کہ اوسکو

موافق تحریر فرمایا اور حفصہ کے ہان بعد سالہا سال اس قرآن شریف کا یہ حال رہا

کہ جب نسخہ مذکورہ حفصہ سے عثمان نے طلب کیا تو زید بن ثابت انصاری اور عبد اللہ

ابن الزبیر و سعید بن العاص و عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام قریشی کو واسطے جمع قرآن

کے متعین کیا اور ان قریشیون سے فرمایا کہ جہان درمیان تمہارے اور زید بن ثابت

کے اختلاف ہو تو موافق لغت قریش کے تحریر کرنا چنانچہ وہ لوگ اسی طرح عمل کیا

یعنی بعینہ نقل مصحف نہین لکھی بلکہ قرآن شریف و حفظ قریشیون نے انتخاب کر کے لکھا

پس بموجب روایت مذکورہ یہ قرآن متواتر کیونکر ہوا اب اون روایتون کو نقل کرتا ہون

جن سے مدعا مذکور ثابت ہے شیخ عبد الحق شرح مشکوٰۃ مین فرماتے ہین وهو زید

ابن ثابت از اجلۂ فقہای صحابہ و کاتب وحی ہست و اعلم بود بفرائض قال الرسول

الی ابو بکر مقتل اهل یمامة گفت زید بن ثابت که فرستاد کسی را بسوی من
ابابکر صدیق وطلبید مرا پیش خود در وقت قتل اهل یمامه و این مقتل بنی حنیفه بود که کشته شد
در وی مسیلمه کذاب لعنة الله علیه در خلافت صدیق چنانکه در کتاب الزکوة گذشت
بود در وی بسیاری از قرای قرآن کشته شدند پس رفتم من نزد ابی بکر فاذا عمر بن
الخطاب عنده پس ناگاه عمر نزد ابی بکر بود رضی الله عنهما قال ابو بکر ان
عمر اتانی فقال گفت ابو بکر که عمر آمد نزد من پس گفت ان القتل قد استحر
یوم الیمامة بقراء القرآن بدرستیکه کشتن بتحقیق سخت بسیار شد و گرم شد روز یمامه
بخوانندگان قرآن وحافظان وی و عرب کار سخت را حار گویند و گفته اند عدد کسانیکه
کشته شد در وی از قرا هفتصد بود وانی اخشی ان استحر القتل بالقراء
بالمواطن و بدرستیکه من میترسم که اگر سخت شود قتل بقرا در جاهای جنگ فیذهب
کثیر من القرآن پس برود بسیاری از قرآن که هر کس چیزی از آن یاد دارند
وانی اری ان تامر بجمع القرآن بدرستی که من مصلحت می بینم که تو امر کنی
بجمع کردن قرآن در مصحف قلت لعمر کیف تفعل شیئا لم یفعل رسول
الله ابو بکر می گوید گفتم من عمر چگونه می کنی تو و در روایتی کیف نفعل چگونه
می کنیم ما چیزی را که نکرده است آنرا پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم فقال عمر
هذا والله خیر پس گفت عمر این جمع کردن قرآن بخدا سوگند بهتر است بدانکه بدعت
حسنه است و بعضی بدعت هاست که واجب است کردن آن مثل تعلیم صرف و نحو و بعض
مستحب چنانکه بیان آن در باب الاعتصام بالکتاب والسنة گذشت فلم یزل

عمر را جمعی پس همیشه بود عمر که مراجعت میکرد و مکرر می گفت که می باید کرد حتی
شرح الله صدری لذلك تا آنکه کشاد خدای تعالی سینه مرا برای آن یعنی
جمع کردن و پسند افتاد مرا رای عمر و رأیت فی ذلك الذی رأی عمر
و دیدم خیر و مصلحت در آن باب آنچه خیر و مصلحت دید عمر و رای زدم من در آن باب آنچه رای زد عمر
قال زید قال ابوبکر انك رجل شاب عاقل گفت زید بن ثابت
گفت ابوبکر که تو مرد جوان عاقلی لا نتهمك متهم نمیدارم ترا بسهو و غفلت
خیانت وقد کنت تکتب الوحی لرسول الله بتحقیق بودی تو که می نوشتی
وحی برای پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم فتتبع القرآن واجمعه پس طلب کن
قرآن را از هر جا که یابی و جمع کن او را و تتبع طلب چیزی و رفتن در پی وی گفت
زید بن ثابت فوالله لو کلفونی نقل جبل من الجبال پس بخدا سوگند
اگر مسئول میشدند و تکلیف میکردند مرا مردم از جا بجای بردن کوهی را از کوهها
ما کان اثقل علی مما امرنی به من جمع القرآن نمی بود این تکلیف
گران تر بر من از آنچه امر کرد مرا ابوبکر از جمع کردن قرآن و تکلیف نه باندازه
طاقت کار فرمودن کسی را و امر کردن بچیزی که مشقت ست در آن قال گفت زید
بن ثابت قلت لابی بکر گفتم من مر ابی بکر را کیف تفعلون شیئا
لم یفعله رسول الله چگونه می کنید شما چیزی را که نکرد آنرا پیغمبر صلی الله علیه وسلم
قال هو والله خیر گفت ابوبکر این یعنی جمع کردن قرآن را امر خیر ست فلم یزل
[illegible]

آید یکی و عمر پس همیشه بود ابوبکر که مراجعت میکرد مرا و باز میگردانید این سخن را
تا آنکه گشاد خدای تعالی سینه مرا بچیزی که گشاد خدای تعالی برای آن سینه ابوبکر
و عمر فتتبعت القرآن اجمعه من العسب پس طلبیدم من قرآن را جاییکه
فراهم می‌آرم او را از عسب یعنی بضم عین و سین مهملتین جمع عسیب شاخ خرما که برگ
نیاورده باشد یا شاخ وی که برگها از وی جدا کرده باشند و بعضی برگ خرما
تفسیر کرده اند واللخاف و تتبع کردم قرآن را از لخاف بکسر لام و تخفیف خاء معجمه
جمع لخفه بفتح سنگ سفید تنک و در روایتی والرقاع و از رقعها یعنی پارها از
یا کاغذ و در روایتی وقطع الادیم و از پوست پارها و در روایتی الاکتاف
و از شانهای شتر و گوسفند و در روایتی والاضلاع و استخوانهای پهلو
و مانند آن که هر کسی که پاره از قرآن در آنها نوشته میداشت وصدور
الرجال و از سینهای مردان که یاد داشتند از صحابه اهل قرآن و تتبع جستن یافتن
آن از عسب و لخاف و جز آن بتقریب تقویت است قرآن متواتر است یقینی است
تا همه صحابه اتفاق میکردند و اجماع می‌نمودند بر نوشتن مصحف نداشت و آنکه
گفت حتی وجدت آخر سورة التوبة مع ابی خزیمة الانصاری
تا آنکه یافتم آخر سوره توبه را با ابی خزیمه یعنی نزد وی بفتح خاء لم اجدها
مع احد غیره نیافتم از دیگری بجز او و آخر سوره این است لقد جاءکم
رسول من انفسکم حتی خاتمة براءة یعنی تا تمام سوره که در اول براءة
من الله و رسوله است و آن را سوره توبه گویند بعضی آیت که نوشته یافتم

بمحفوظ و ہمچنین آنکہ در بعضی روایات آمدہ است کہ سوگند می دادند کسی راکہ نزد وی می یافتند کہ این قرآن ست یا می گذشت بروی دو گواہ مراد آن تاکید و تحقیق و مبالغہ در احتیاط ست و شیخ ابن حجر گفتہ کہ مراد بدو گواہ حفظ و کتابت ست سخاوی در جمال القرا گفتہ کہ مراد این ست کہ گواہی می دادند کہ این مکتوب نزد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوشتہ شدہ است و بمجرد حفظ اکتفا نمی نمودند انتہی بجمع جمال قرآن مروج بموجب روایت اہل سنت یہ ہوا کہ بعض آیات اسمین ایسی ہین کہ جو ایک ہی کی پاس برآمد ہوئین اور یہ امر منافی تواتر بلکہ موجب شذوذ تہا تو تاویلات بعید اور تسویلات غیر سدید پر آمادہ ہوے حالانکہ کوئی توجیہ قطع نظر بعد و فساد و رکاکت اوسکی سی مفید تواتر نہین ہی اسلیے کہ یہ کہنا کہ نوشتہ پایا نہ محفوظ افادہ تواتر نہین کرتا اور اسی طرح جو کچہ کہ بعض روایات سی نقل کیا گیا ہی کہ سوگند دیتے یا دو گواہ اوسپر گذرتی تہی اوس سی بہی تواتر ثابت نہین ہوتا اور تاویل ابن حجر کی کہ مراد دو گواہ سی حفظ و کتابت ہی قبیل سی المعنی فی بطن الشاعر کی ہی اور باینہمہ مفید تواتر نہین اور سخاوی نی جو یہ بات بنائی کہ مراد این ست کہ گواہی می دادند کہ این مکتوب نزد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوشتہ شدہ است بمجرد حفظ اکتفا نمی نمودند تو اس سی بہی تواتر پایۂ ثبوت کو نہین پہونچتا کما لا یخفی الغرض یہ روایت منافی تواتر قرآن ہی اسلیے کہ اوس سے یہی ثابت ہوتا ہی کہ زید نی قرآن کو شاخ خرما وغیرہ سی کہ جن مین مکتوب تہا اور صدور رجال سی کہ جنمین محفوظ تہا دونون سی جمع کیا اور آخر سورۂ توبہ کو کسی کی پاس محفوظ یا مکتوب نپایا

بجز ابی خزیمہ انصاری کی کہ اوسکی پاس محفوظ یا مکتوب ملا ہاں اگر پہلی فقط اونہین
چیزونکا ذکر ہوتا کہ جنہین مکتوب ہونا تو سمجھا جاتا کہ مکتوب اوسی کی پاس ملا اور یاد
اورونکو بہی تہا اور اگر بالفرض تسلیم کیا جائی کہ زیدنی جو قرآن جمع کیا وہ حفظ
کی راہ سی متواتر تہا گو کتابت کی راہ سی متواتر نہو تو تحریر شاہ ولی اللہ صاحب کہ
ابہی نقل ہوئی ہی منافی اوسکی ہی المختصر موجب روایات اہل سنت کی قرآن شریف آحاد کے
رتبہ سی آگی نہین بڑہنا متواتر کیا اور ازالۃ الخفا مین مرقوم ہی بعد ازانکہ قرآن عظیم
در مصحف مجموع شد فاروق اعظم سالہا در فکر تصحیح وصرف ہمت و مناظرہا با صحابہ کرد
گاہی حق بروفق مکتوب ظاہر شد پس آنرا باقی میگذاشت مردمان از خلاف آن باز
میداشت و گاہی حق برخلاف مکتوب ظاہر می شد درینصورت مکتوب را حک میفرمود
و بجای وی آنچہ محقق میشد می نوشت مثال این شق می نگاریم عن عمر بن
خطاب انہ مر برجل وھو یقول السابقون الاولون من
المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی
اللہ عنھم ورضوا عنہ الی آخر الایۃ فوقف علیہ عمر فقال
انصرف فلما انصرف قال لہ من اقرأك ھذہ الایۃ قال
اقرأنیھا ابی بن کعب فقال انطلقوا بنا الیہ فانطلقوا
الیہ فاذا ھو متکئ علی وسادۃ یرجل راسہ فسلم علیہ
فرد السلام فقال یا ابا المنذر قال لبیک قال اخبرنی
ھذا انک اقرأتہ ھذہ الایۃ قال صدق تلقیتھا من

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر انت تلقيتها من
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم انا تلقيتها من
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث مرات كل ذلك
يقوله قال في الثالثة وهو غضبان نعم والله لقد انزلها
الله على جبرئيل وانزل جبرئيل على محمد فلم يستأمر فيها
الخطاب ولا ابنه فخرج عمر وهو رافع يديه وهو يقول
الله اكبر الله اكبر اخرجه الحاكم ومعنى اين حديث آن ست كه
فاروق اعظم واو در والذين اتبعوهم ميخواند وبعد مناظره ابى بن كعب
ظاهر شد كه صحيح وجود واو ست پس در مصحف همان صحيح را اثبات نمود وعن
ابي ادريس عن ابي بن كعب انه كان يقرأ اذ جعل الذين
كفروا في قلوبهم الحمية حمية الجاهلية ولو حميتم كما حموا
المسجد الحرام فانزل الله سكينته على رسوله
فبلغ ذلك عمر فاشتد عليه فبعث اليه وهو يهنأ ناقة
فدخل عليه فدعا ناسا من اصحابه منهم زيد بن ثابت
فقال من يقرأ منكم سورة الفتح فقرأ زيد على قراءتنا اليوم
فغلظ له عمر فقال له ابي أأتكلم فقال تكلم فقال لقد علمت
اني ادخل على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقرئني و
انتم بالباب فان احببت ان اقرئ الناس على ما اقرأني

اقرأت والا لم اقرء حرفا ما حییت قال بل اقرء والناس اخرجہ
الحاکم و معنی این حدیث آن است کہ لو حمیتم کما حموا تا آخر آیت بلکہ
قرأت شاذہ است آنرا در قرآن داخل نکردند انتہی الحاصل جناب ابی نے خطاب
واو والذین کو کہ متواتر ہی نہین پڑہتی تہی لیا اور لیا مخاطب یا واو کے تو اسکی
انکار کرین یا جناب خلافتمآب کو منکر قرآن متواتر قرار دین اور ابی بن کعب لو حمیتم
کما حموا پڑہتی تہی اور جناب خلافتمآب نے بعد تحقیق کی ابی ابن کعب کو اس قرأت پڑہنی کا
اوسکی کیا مگر نہین معلوم کہ کس وجہسی قرآن مین داخل نکیا اور شاہ ولی اللہ گرچہ اوسے
قرأت شاذہ قرار دیتی ہین مگر تعجب ہی کہ ابی بن کعب عمر بن خطاب جیسا کو ایسا کیون قرأت
شاذہ ہوا یا حضرت عمر قرأت شاذہ کی معنی نجانتی تہی یا قرآن متواتر کو نہ پہچانتی تہی اور
اسی تقریر سی کچھ واسطی ثبوت عدم تواتر قرآن متداول بنا بر روایات اہل سنت کی
بیان کی گئی فساد قول صاحب رسالہ موید القرآن کا ظاہر ہوا کہ رسالہ مذکور مین
یون لکہا ہی اور تواتر قرآن کا الی یومنا ہذا محتاج بہ ثبوت برہان نہین رہا ہی
ہر عہد مین ہزارون لاکہون حافظ اوسکی چلی آئی اور انشاء اللہ تعالی تا قیامت
ہوتی رہینگے اور خدای تعالی نی اوسکی حفاظت کا وعدہ کرلیا ہی وانا لہ
لحافظون فرمایا ہی او تحریف کسی طرح کی کیون نہو باطل ضرور ہوگی
مگر کلام اللہ مین باطل کا لفظ کسی وقت مین نہ نفی پاویگا چنانچہ خود جناب باری تعالی کا
ارشاد کا لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ الایۃ الخ
اقول صاحب رسالہ موید القرآن نی اتنا بڑا دعوی کیا کہ ہر عہد مین ہزارون لاکہون

حافظ اوسکی ہوتی چلی آئی ہین مگر ثبوت اسکا کچہہ نہ پایا اب ولایتی مخاطب بیان
کرتے ہین کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوقت مین اور زمانہ شیخین مین تمام
کلام اللہ کا کون کون حافظ تہا گول کہدیا کہ سات سو فلانی لڑائی مین مارے گئے
کافی نہین اور یہہ بہی کافی نہین کہ فلان فلان حافظ قرآن تہے جب تک کہ حفظ
قرآن کی ساتہہ قید من اوله الی آخره کی نہو ہزارون لاکہون حافظ ایکطرف بموافق
روایت اہل سنت کی جو کوئی صحابہ کرام مین سے سورہ بقر وآل عمران کی پڑہا تہا وہ
انمین عظیم ہوتا تہا قال السیوطی اخرج احمد ومسلم وابونعیم
فی الدلائل عن انس بن مالک قال کان الرجل اذا قرأ البقرة
وآل عمران جد فینا یعنی عظیم اور سب لوگ جانتے ہین کہ حضرت عمر
نے سورہ بقرہ بارہ برس مین یاد کیا چنانچہ سحبان زمان جناب سبحان علی خان
اسکنہ اللہ بحبوحۃ الجنان وجیزہ مین فرماتے ہین پس اولی آنکہ عنان بیان
بوادی ناپیداکنار معلومات فاروق منعطف سازیم کہ حضرت ایشان در
کہ تا اینکہ کشتہ شدہ کارہ باشد وشش سال آخر از اوب ... بایشان آورد
وبیش از همه مبلغ علم فاروق نسبت بفرقان حمید کہ اصل اصول دیانات و
ماخذ جمیع علوم شتی بیان می سازیم درین باب یادگرفتن ایشان سورۂ بقره در
در مدت دوازده سال بنظر انصاف کافی است تنبیہ ذکر ...
ثبت فی الباب الاول ... مالک عن نافع عن ابن عمر
انہ تعلم سورة البقرة فی ثمان سنین فلما ختمها نحر

جزوًا من الجزء الثانی من شرح نهج البلاغة لابن ابی الحدید
واوردها السیوطی ایضا فی التفسیر الموسوم بالدر المنثور
فی تفسیر سورة البقر انتهی ثم قال جامع البیاض کیف یتصور
ان یکون مجتهدا عالمًا بجمیع احکام الشریعة من تعلم سورة
البقر فی اثنی عشر سنة وایضا کیف یجوز من مثل هذا الرجل
الصندید ان یقول حسبنا کتاب الله المجید انتهت وقد
بدلت لفظا کان مناسبا للمقام بلفظ الصندید لالتزام
ما التزمت علی من ترك اساءة الادب واین مقاله مولف سلیمن
اگر بیض تعصب از عین بصیرت پاک کرده شود مطابق نفس الامرست واگر کدامی
مبتلای تعصب وعناد دامن از انصاف برچیده سالک مسلک اعتساف گردیده
بمقام تاویل وتوجیه آمده بگوید که محصول این عبارت خواندن یا دگرفتن سوره موصوف
نیست بلکه درک دقائق وغوامض باقی تلک السورة است پس تجشم مؤنت سوی نمی بخشد
چه ورای عدم مساعدت عبارت بایں رام کما هو لیس بخاف علی مهرة اسالیب الکلام
از سه شق بیرون نیست یا درک آن دقائق بالهام ربانی اتفاق افتاده یا بقوت فقه
فطریه وسهم تغیض صحبت رسول مفیض علی الاطلاق کما هو مزعومهم فی حقه ادراک آن
مآرب دست داده یا باستفاده از دیگری صورت پذیرفته در شق اول که تخلل زمانه
گنجائش ندارد بلکه از آیات توان گفت و به شق ثانی هم غایة الامد بین ثلثه باقی ماند
شق ثالث برآن محذورات عدیده وارد می شود اول محذور شدت غلظت که

در حفظ عبارت البته تکریر و اعادهٔ خواندن عبارت می باید اما از کجا درک معانی فهمی
بیا باشد دوم اعلمیت معلم که مستلزم افضلیت است بر جناب خلافتمآب لازم می آید سوم آن معلم
حکم عنقا دارد والامر فعلی المدعی البیان چهارم ازان دقائق و غوامض جناب خلافتمآب
که منصب هدایت خلق داشتند البته مسلمانان را محروم نداشته باشند پس آنچه از جناب
فاروق ماثور باشد حضرات معاصرین ازان شما را هم گاهی بخشند لیکن انّی لهم ذلک و لو
فرضنا غیر الواقع واقعاً که جناب ابن الخطاب ادراک معنی ظاهر و باطن سورهٔ بقره بمدت
معهوده فرموده بودند مگر غرض فقیر درین بحث تفرقه در علم مسمی بفاروق من قبل نفسه
او من جانب متابعیه و علم مخاطب بخطاب الفاروق من حضرة الرسول است کیفیت
قرآندانی خلافتمآب ورای ما ذکرنا سابقاً روشن تر می شود و احاطهٔ مرتضوی
بظاهر و باطن مصحف مجید از ما ذکر سابق هویدا گردید و بعض ازان احادیث را ابن
عبد البر در استیعاب آورده ولا باس بالاعادة قال علیه السلام
سلونی فوالله لا تسألونی عن شیء الا اخبرتکم وسلونی عن
کتاب الله فوالله ما من آیة الا وانا اعلم أبلیل نزلت ام بنهار
فی سهل ام فی جبل و بر واقفان انحای کلام از مطابقت و التزام پوشیده
نیست که مقصود از علم بنزول آیات بلیل و نهار و سهل و جبل احاطه بجمیع متعلقهٔ کلام
است این حرف از خامهٔ کمترین خلائق بطریق تفسیر این کلمات ریخته والا بدیگر طرق حدیث
تصریح این معنی آمده کما ذکر فی مفتتح هذا البحث وایضاً فی الصواعق
المحرقة فی الفصل الرابع من الباب التاسع عن ابن سعد

عن علی علیہ السلام قال واللہ ما نزلت آیۃ الا وقد علمت فیم نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وھب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا و اگر ہنوز ہوس ادراک تفرقہ بین العلمین باشد پس باید شنید فی بیاض الابراھیمی ذکر الشیخ ابو المجد عبد الحق الدھلوی فی ترجمۃ المشکوۃ فی باب بدء الخلق الحق وذکر الانبیاء ما ھذہ عبارتہ از سیدنا امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نیز نقل ست کہ پا در رکاب نہادی وقرآن ختم می کرد و در روایتی از ملتزم کعبہ تا باب وی وفی شواہد النبوۃ للجامی فی فضائلہ علیہ السلام بروایات صحیحہ ثابت شدہ کہ چون پای مبارک در رکاب می نہاد افتتاح تلاوت قرآن میکرد وچون پای دیگر در رکاب میرسید وبروایتی بربالای ستور راست می ایستاد ختم میکرد انتہی وبر ظاہرست کہ متدینین بادیان سماوی اینگونہ معجزات نمی توانند کرد گو عقل نارسای انسانی از تصور وقوع امثال این امور عاجز باشد بیاد فقیر می آید کہ حمیدی در جمع بین الصحیحین آوردہ کہ حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام حکم بستن زین بر مرکب می فرمودند وزین بستہ می شد کہ زبور را ختم می نمودند وصحیح این حکایات ست ماجرای معراج مصطفوی یعنی سیر ملکوت سماوات در لحظہ یسیر کہ کتب سیر مندرج ست البتہ مسلمانی نمی تواند گفت کہ تلاوت مرتضوی بدون لحاظ بمعنی بودہ باشد پس اولیای خباب ابن خطاب یاد گرفتن جناب ممدوح سورہ بقرا در دوازدہ سال کیف ما کان بیاد آوردہ بتلاوت مرتضوی

بمیزان عقل بسنجند و بعد از ینہم اگر بخواہند جناب پر خطاب از حضرت ابوتراب افضل
و اعلم گویند که تا ظهور حضرت صاحب الامر علیه و علی آبائه الصلوٰة والسلام نفی نیست
انتهی **قوله** اور اسمین سے غیر منسوخ التلاوۃ کو منسوخ التلاوۃ سے
قاضی ابوبکر باقلانی کہ مشاہیر علماے اہل سنت سے ہے منسوخ التلاوۃ کا
منکر ہے اور مولوی مہدی علی صاحب مولف رسالہ آیات بینات پرچہ تہذیب الاخلاق
نمبر ۱۲ مطبوعہ ۱۵ ذیحجہ ۱۲۹۰ ہجری مین تحریر کرتے ہین کہ میرے نزدیک
منسوخ التلاوۃ کوئی چیز نہین ہے اور اس بحث کو مین نہایت تفصیل سے
علیحدہ لکھونگا پس اس صورت مین قول مخاطب کہ منسوخ التلاوۃ کو غیر منسوخ
التلاوۃ سے متمیز کیا کیونکر صحیح رہا **قوله** لغت قریش کو غیر لغت قریش سے متمیز
و ممتاز کرکے امتیاز لغت قریش کی غیر لغت قریش سے حسب روایات اہل سنت
ثابت نہین کیا جسمین بعید نہا اور اگر بفرض تسلیم اس سے قطع نظر کیا جائے تو
مخاطب سے ہم پوچھتے ہین کہ متمیز و ممتاز کرنا لغت قریش کا غیر لغت قریش سے کہ
باعتراف مخاطب جامعین سے واقع ہوا ممدوح ہے یا مذموم شق ثانی سیاق کلام
جناب مخاطب کے مخالف ہے الیسے کہ ابھی فرما چکے ہین کہ یہ شخص فرداً فرداً جامعین
اس قرآن کے ورع اور تقوی اور دیانت اور امانت مین فائق تر تھے تمام روے زمین کے
متدینین و متورعین زمانہ سے بہر سبیل شخص نہ بطریق اتفاق ہونگے اور اگر حضرت مخاطب اس اعتراض
کے ... اسی شق کو اختیار فرماوین ... کا شدن ... صحیح ... جناب ...
دوگانا قاضی الحاجات مین زیادت لغات کی بابت ... یہانتک کہ جبرئیل ... یا محمد اقرا القران

انزل علی سبعۃ احرف اورکس واسطی وہ سب لغات زمانہ نبوت سی اول خلافت
جامع القرآن تک شائع وذائع رہی چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح فاکتبوہ
بلسان قریش فانما نزل بلسانہم مین یون تحریر فرماتی ہین پس بنویسید
آنرا بزبان قریش زیراکہ فرود آمدہ است قرآن مگر بزبان ایشان ولغت ایشان
سابقا معلوم شدکہ قرآن در اصل بلغت قریش فرود آمدہ وبالتماس آنحضرت
توسیع یافت ورخصت آن شدکہ ہرکس بلغت خود بخواند الا آن عثمان باتفاق صحابہ
بخوف اختلاف مردم باسقاط آن لغات امرکرد وہمہ را قرارت بلغت قریش
فرمود این ست معنی قول وی کہ بنویسید آنرا بلغت قریش ففعلوا یعنی کردند این
صحابہ مذکورین آنچہ امرکرد عثمان پس عبارت الا آن عثمان باتفاق صحابہ بخوف
اختلاف مردم باسقاط آن لغات امرکرد اول دلیل اوپر اس امرکی ہی کہ
عثمان نی خلاف حکم خدا ورسول چھہ لغت ساقط کردی تعجب کا مقام ہی کہ
جناب رسول خدا صلعم کی التماس سی توسیع ہوئی اور رخصت اسکی ملی کہ
ہرشخص قرآن کو موافق لغت اپنی کی پڑہی چنانچہ اسی طرح زمانہ عثمان تک پڑہتی
رہی اور جناب خلافتمآب نی فقط اپنی رای سی یا بقول شیخ عبدالحق جماعت
صحابہ کو اپنی ساتہہ متفق کرکی چھہ حرف ایکقلم ساقط کردی اور یہ فعل اونکا ممدوح
قرار دیا گیا سبحان اللہ خلاف حکم خدا ورسول چھہ حرف کا ساقط کرنا اور اوسکو
ممدوح قرار دینا ان ہذا الشئ عجاب واگر اس سی بہی واضح تر مطلوب
ہووی تو دوسرا قول شیخصاحب کا اوسی کتاب مین موجود ہی کہ کتاب العلم مین

تحت حدیث انزل القرآن علی سبعة احرف کی لکھتی ہین آوردہ اند کہ اول قرآن
نازل شد بلغت قریش کہ لغت آنحضرت بود و چون بر سائر عرب تکلم بان شاق
آمد آن حضرت از حضرت عزت التماس نمود کہ درین امر توسعہ شود پس امر آمد کہ
ہر کس بلغت خویش بخواند و ہمچنین میخواندند تا زمان امیر المومنین عثمان چون وے
رضی اللہ عنہ مصاحف متعددہ بنویسانید و ببلاد اسلام فرستاد قرار بر ہمان لغت
داد کہ زید ابن ثابت بامر ابی بکر و استصواب عمر رضی اللہ عنہما جمع کردہ بود و امر
کرد بمحو باقی لغات بجہت مشاہدہ اختلاف مردم با یکدیگر و تکفیر بعضی بعضی را و نماند
ازان لغات مگر چیزی اندک و متفق شدند بران صحابہ و باقی ماند بعد ازان تا رسید
بقراء سبعہ باسانید متصلہ و باقی ماند اختلافی کہ درین لغت مقررہ بود از ادغام
و امالہ و وقف و جز آن از آنچہ میان این قراء بحسب اختیار و ترجیح مختلف افتادہ
است انتہی و لنعم ما قال صاحب شق النبال سلمہ المتعال اس روایت سے کئی
باتین مستنبط ہوتی ہین اول یہ کہ قرآن سات لغت پر وارد ہوا دوسری یہ کہ یہ سب
لغت زمانہ عثمان تک رائج تھی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لغات
کی پڑہنی سے ممانعت نہین فرمائی تہی اسلیے کہ اگر آنحضرت نے منع فرمایا ہوتا
تو لوگ زمانہ عثمان تک کس واسطے پڑہتے تیسری یہ کہ عثمان نے باقی لغات
کو محو کر دیا اور ایک پر اکتفا کی اب انصاف سے کہیے کہ محو کر دینا لغات کا قرآن
سے کہ حضرت نے واسطے توسع کے جائز رکہا تہا بدعت ہے یا نہین اور جیسے قرآن کہ
عثمان نے جو قرآن سے نکال ڈالا تو قرآن موافق روایت اہل سنت کے ناقص ہوا

یا نہیں انتہی لقدر الحاجۃ اور اتفاق صحابہ ساتھ عثمان کی اسقاط حروف ستہ کا نہ پر
جیسا کہ شیخ عبد الحق فی ان عبارتوں میں بیان کیا ہی ممنوع ہی جیسا کہ جناب علامہ
دہلوی طاب ثراہ نے ہیں بعد نقل اون روایات اہل سنت کی کہ دلالت کرتی ہین
اسپر کہ جب عثمان نے حسب قرارت زید ابن ثابت قرآن جمع کیا تو نسخ مصاحف
اصحاب سی طوعاً و کرہاً لیکر بوجہ مخالفت کو کہ مصاحف ان سب مین تھی یا
اور اُن مصاحف کو کہ مخالف قرآن اور جامع القرآن کی تھی شق و حرق کیا
یعنی پہاڑا اور جلایا تحریر فرماتی ہین این معنی (یعنی اسقاط وجوہ متمانیہ و اقتصار
بر قرارت زید و خرق و حرق مصاحف) خلاف مرضی و مکروہ طبع برخی از اصحاب
کرام رضی اللہ عنہم بود از انجملہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرارت خود را راجح
و اقتصار بر قرارت زید را ترجیح بلا مرجح بلکہ ترجیح مرجوح میدانست از قبول تلاوت
بر طبق قرائتش ابا و استنکاف می نمود و باخفای مصاحف و کتمان آن امر میفرمود
تا موجب انعدام آن نشود در فتح الباری میفرماید والذی اثبتہ الزہری
ما يتعلق بامره بغل المصاحف وكان مراد ابن مسعود بغل
المصاحف كتمها واخفاؤها لئلا تخرج فتنعدم وكان ابن
مسعود رأى خلاف ما رأى عثمان رضي الله عنه ومن
وافقه من الاقتصار على قراءة واحدة والقاء ما عدا ذلك
او كان لا ينكر الاقتصار لما في عدمه من الاختلاف بل
كان يريد ان يكون قراءته هي التي يعول عليها دون غيرها

لما له من المزية في ذلك مما ليس لغيره كما يؤخذ من ظواهر
كلامه فلما فاته ذلك ورأى ان الاقتصار على قراءة واحدة
ترجيح من غير مرجح عنده اختار استمرار القرأت على ما
كانت عليه و در توهين اقتصار بر قرأت زيد جهتها اقامت ابن مسعود چنانچه
در صحيح بخاري وديگر كتب معتبره احاديث اهل سنت مروي ست از انجمله در فتح الباري
در آخر كتاب التفسير در اثناي شرح احاديث باب جمع القرآن فرموده فقد شق
على ابن مسعود صرفه عن كتابة المصحف حتى قال ما اخرجه
الترمذي في آخر حديث ابراهيم عن ابن شهاب من طريق
عبد الرحمن بن مهدي عنه قال ابن شهاب فاخبرني
عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله
بن مسعود وذكر له زيد بن ثابت نسخ المصاحف وقال يا
معشر المسلمين اعزل عن نسخ كتابة المصاحف ويتولاها
رجل والله لقد اسلمت وانه لفي صلب رجل كافر يريد زيد
ابن ثابت واخرج ابن ابي داؤد من طريق خمير بن مالك
بالخاء المعجمة مصغرا سمعت ابن مسعود لقد اخذت من
في رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعين سورة وان زيد
ابن ثابت لصبي من الصبيان ومن طريق ابي وائل عن ابن مسعود
بضعا وسبعين سورة ومن طريق زر بن حبيش مثله وزاد

ان لزید بن ثابت ذوابتین اور واسطی اتفاق صحابہ کی عدم رضا عبد اللہ
ابن مسعود کہ اجلۂ اصحاب کرام سی ہین اور مناقب اونکی بشرح وبسط تمام کتب اہل سنت
مین مرقوم ہین چنانچہ عنقریب بیان ہوگی کافی ہی حال آنکہ وہ قوتوین مین احسن سعی
اور جامع کی کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرتی تھی اور آرزومند احراق اس قرآن
جمع کردۂ عثمان کی رہتی تھی اور شیخ صاحب نی جو عبارت اول مین حروف اختلاف مردم کو
سبب اسقاط حروف ششگانہ کا قرار دیا ہی نہایت عجیب ہی اسلیے کہ اگر یہ اختلاف
علت جواز تغییر قرآن کی قرار دیا جاوی تو حضرت جامع القرآن کو ساقط کرنا اون
آیات کا کہ منشاء اختلاف اہل اسلام کا عقائد مین ہین بہت کچھ مستند فرق باطلۂ
اسلامیہ محکوم علیہا بالکفر کا ہین واجب تر اور لازم تر تھا اسقاط حروف ششگانہ
سی اسواسطی کہ اختلاف سبعۃ احرف متعلق باختلاف عقائد کا نہین تھا کما لا یخفی
اور اسی طرح قول ثانی مین جو علت محو باقی لغات کی مشاہدۂ اختلاف مردم
بایکدیگر اور تکفیر بعض کی بعض کو ٹھیرایا ہی فساد اوسکا ظاہر ہی اور اگر یہ امر بھی
اہل سنت کی نزدیک مسلم ہو کہ مشاہدۂ اختلاف و تکفیر سبب محو حروف منزلہ من اللہ کا
ہی تو ضروری ہی کہ فتوی محو کا اون کلمات و آیات کی کہ جن کو فرق اسلامیہ مخالفہ
تکفیر ایک دوسری کی کرتی ہین سند اپنی قرار دیتی ہین جاری فرماوین اور جو کچھ
شاہ عبد العزیز نی کہا ہی کہ باقی رکھنی مین مصاحف اصحاب کی کہ مشتمل اوپر
احرف سبعہ کی تھی فتنۂ عظیم پیدا ہوتا جواب اوسکا تشیید المطاعن مین یون تحریر
فرمایا ہی اما آنچہ گفتہ در ابقای مصاحف ایشان فتنۂ عظیم در دین پیدا می شد

پس مردود است بآنکه اینمعنی اگر وجهی صحتی می داشت می بایست که حضرت رسول خدا و
ابو بکر و عمر نیز این فتنه را از اول می کندید ند و نمی گذاشتند که این دولت بعثمان برسد و
سید مرتضی علم الهدی در کتاب شافی گفته فاما اختلاف الناس فی القراءة
والاحرف فلیس بموجب لما صنعه عثمان لانهم یروون ان النبی
قال نزل القرآن علی سبعة احرف کلها شاف وکاف فهذا الاختلاف
عندهم فی القرآن مباح مستند عن رسول الله فکیف یحظر
علیهم عثمان من التوسع فی الحروف ما هو مباح فلو کان
فی القراءة الواحدة تحصین القرآن کما ادعی لما اباح النبی
فی الاصل الا القراءة الواحدة لانه اعلم بوجوه المصالح
من جمیع امته حیث کان مؤیدا بالوحی موفقا فی کل ما یاتی
و یذر ولیس له ان یقول حدث من الاختلاف فی ایامه ما لم
یکن فی ایام الرسول ولا من جملة ما اباحه وذلک ان الامر
لو کان علی هذا لوجب ان ینهی عن القراءة الحادثة و
الامر المبتدع ولا یحمل ما حدث من القراءة علی تحریم
المتقدم المباح بلا شبهة انتهی یعنی اختلاف در قرائت قرآن
موجب سوختن مصاحف نیست چنانکه عثمان بعمل آورد زیرا که اهل سنت روایت
می کنند که نازل شد قرآن بر هفت حرف همه آنها شافی و کافی ست این اختلاف
قرائت در قرآن نزد ایشان مباح و مستند از رسول خداست پس چگونه عثمان

تیسیر بر ایشان از توسع در حروف آنچه مباح بود پس اگر در حصر کردن در قرائت واحده
تحصین قرآن بودی چنانچه عبدالجبار دعوی آن کرده چرا پیغمبر خدا صلعم سوای قرائت
واحده مباح میساخت زیراکه آنحضرت بمصالح امت خود داناتر بود از عثمان بجهت آنکه
مؤید بود بوحی الهی و موفق بود در هر آنچه می کرد و میگذاشت و جایز نیست او را که
بگوید که این اختلاف در ایام عثمان حادث شده بود و در عهد رسول خدا صلعم نبود زیراکه
اگر چنین بودی هر آئینه واجب بود که نهی میکرد از قرائت نو پیدا شده و بتصریح میگفت
که من از امر محدث و مبتدع نهی میکنم و حاصل نمی شد چیزی که حادث شده از قرائت
بر تحریم قدیم که مباح بود بلاشبهه اور شیخ عبدالحق نی جو دوسری مقام مین یون تحریر
کیا ہی که حارث محاسبی گفته مشهور در مردم آن ست که جامع قرآن عثمان است
رضی الله عنه و نه چنین است کاری که وی کرد آن بود که مردم را جمع کرد بر قرائت
یکی چون ترسید وقوع فتنه میان اهل عراق و شام در حروف قرائت
پیش ازان بود مصاحف بر حروف سبعه که نازل شده بران قرآن بجهت تیسیر
و تسهیل و چون حاجت بدان نماند و بر همه آسان شد آورد همه را بر یک لغت که
اصل نزول بران بود انتهی امر قابل بیان فقرهٔ اخیره و چون حاجت بدان
نماند الخ قابل استفسار ہی کیونکہ حدیث ابی بن کعب مین تصریح ہی اسلئی کہ
کہ جناب رسالتمآب نی حضرت جبرئیل سی کہا انی بعثت الی امة امیین منهم
العجوز الكبير والشيخ الكبير والغلام والجارية و
الرجل الذي لم يقرأ كتابا قط جبرئیل نی کہا یا محمد ان القرآن

انزل علی سبعۃ احرف کیا زمانہ مین حضرت عثمان کی امی یعنی ناخواندہ
محض کہ جنہون نے لکھنا پڑہنا سیکھا ہی نہین اور بوڑہی عورتین اور پیر مرد
کلان سال اور لڑکے اور لڑکیان اور وہ لوگ کہ جنہون نے کتاب ہرگز نہین
پڑہی اگرچہ پڑہنا سیکھا ہو کہ جنکی واسطی سہولت مطلوب تہی نتہی کہ حضرت
شیخ نے فرمایا وچون حاجت بدان نماند اور اگر بخاطر داشت اتباع عثمان
اس محال کو واقع فرض کیا جائی تو اس زمانہ کی لیے کیا ارشاد ہوگا کہ بچشم خود
ہم دیکھتے ہین کہ ہزارون لاکھون آدمی اور اسی طرح بوڑہی عورتین اور بوڑہے مرد
اور لڑکے لڑکیان موجود ہین اور بہت وہین سے قریشی ہین اور تلاوت قرآن مجید
اونپر دشوار ہے اگر وہ چہہ لغت ہوتی تو کیا بعید تہا کہ اونکو سہولت ہوتی اور
پر ظاہر کہ مبعوث ہونا جناب خاتم الانبیا کا مخصوص بزمان دون زمان بقوم دون قوم
نہین تہا پس اگر تعین حال آسانی لغت قریش کا امت کی ہر زمانہ کی لوگون پر روز قیامت
تک حضرت شیخ محدث کو فیضان سے جناب جامع القرآن کی دریافت ہو تو انکا
کہ فرمایا وبہ جہہ آسان شد اور اسی تقریر سے فساد قول صاحب رسالہ مویدالقرآن کا
کہ رسالہ مذکورہ مین لکھا ہی اسی حال مین وہ وسعت سبعہ احرف کی ہی چلی آئی
مگر جب برکت صحبت حضرت رسالت صلعم کی زبان درست ہوگئی اور لغت واحد
تلاوت کرنا سیکہ گئی اور علم اوسکا روز بروز بڑہتا گیا اور احادیث حضرت کی حفظ
کرنی لگی تب زبان دانی بہی خاص قریش کی ہر قوم کی صحابی کو آسان
ہو چکی تہی تو وہ وسعت و اباحت غیر ضروری ہوگئی کیونکہ رفع علت سے معلول کا حکم

بدل جاتا ہی اور ضرورت جاتی رہی تو وہ بھی منسوخ ہوگئی اور ایک ہی لغت پر پڑھنا
رہگیا انتہی ظاہر ہوا اسلیئی رفع علت کی کیا وہیں ہی اگر بالفرض برکت صحبت آنحضرت صحابہ کی زبان
درست ہوگئی اور لغت واحد پر تلاوت کر سکتے تھی تو کیا اور لوگ بھی کہ ساتھ شرف صحبت آنحضرت کے
مشرف ہوئے اور بلاد بعیدہ مین تھے اور بین اور رہنگی لغت واحد پر تلاوت کر سکتے تھی
یا قرآن مخصوص صحابہ کی واسطی نازل ہوا تھا فساد شقین ظاہر ہی محتاج بیان نہین اور
واسطی ابطال دعوی منسوخیت احرف ششگانہ کی یہی فقرہ شیخ عبد الحق کا کہ بحکمین
می خواندند تا زمان امیر المومنین عثمان کافی ہی اور یہی خود صاحب رسالہ نقلا عن القسطلانی
لکھتی ہین فنسخ تلك الصحف فی مصحف واحد مقتصرا من اللغات
علی لغة القریش فقط جمعها اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہی عثمان نی لغت
قریش پر اقتصار اسلیئی فرمایا کہ وہ ارجح لغات تھا پس اگر باقی لغات منسوخ ہوتی تو لفظ
مقتصرا اور جمعها درست نہوتا اور اگر مراد صاحب رسالہ کی یہ ہی کہ حضرت عثمان نے اپنی اجتہاد سے
منسوخ فرمایا تھا تو اسکا کچھ جواب نہین اسلیئی کہ وہ خلیفہ تھی مختار تھی اگر آدھی قرآن کو
منسوخ کردیتی تو کوئی اونکا کیا کرلیتا المختصر اگر حضرات اہل سنت کچھ
خوف خدا اور دیدہ انصاف واکرین اور تعصب سی حضرت جامع القرآن
کی بازرہین تو صاف کہین کہ یہ فعل خلیفۂ ثالث کا دو وجہ سی اچھا
نہوا ایک تو یہ کہ اسقاط حروف ششگانہ مین ورای مخالفت
خدا و رسول مخالفت شیخین بھی کہ شاید تنظر
مین اہل سنت کی مخالفت خدا +

ورسول سی صحیح تر ہو عمل مین آئی چنانچہ ابھی بیان ہوا دوسری یہ کہ حسب تحریر شیخ
عبدالحق قراءت زید پر اقتصار کیا حالانکہ حسب روایات اہل سنت یہ امر ہی ترجیح مرجوح
ہی ہر چند کہ ہونا قرآن متداول کا قراءت زید پر بنابر قول اہل سنت کی پایہ ثبوت کو
نہین پہونچا چنانچہ تحت نقض قول مخاطب متواتر کو غیر متواتر سہی بوجہ احسن
بیان ہوگیا اور بیان وجہ ثانی کا یہ ہی کہ جناب امام المتکلمین تشیید المطاعن مین
فرماتی ہین پس احادیث کثیرہ و روایات متکاثرہ اہل سنت از رسول خدا متضمن امر
خواندن بقراءت ابن مسعود وارد گشتہ در استیعاب مذکورست قال صلی اللہ علیہ
وسلم استقرؤا القرآن من اربعۃ نفر فبدء بابن ام عبد حدثنا
سعید بن نصر قال حدثنا قاسم بن اصبغ قال حدثنا محمد
ابن وضاح قال حدثنا ابو بکر بن شیبۃ قال حدثنا وکیع
قال حدثنا الاعمش عن شقیق ابی وائل عن مسروق قال
سمعت عبد اللہ بن عمر یقول سمعت رسول اللہ یقول خذوا
القرآن من اربعۃ عن ابن ام عبد فبدء بہ و معاذ بن جبل وابی
ابن کعب وسالم مولی ابی حذیفۃ وقال رسول اللہ من اراد ان
یسمع القرآن غضا فلیسمعہ من ابن ام عبد وبعضہم یرویہ
من اراد ان یقرء القرآن غضا کما انزل فلیقراء علی قراءۃ
ابن ام عبد حدثنا سعید قال حدثنا قاسم قال حدثنا ابن وضاح
حدثنا ابن ابی شیبۃ حدثنا معاویۃ بن عمرو عن زائدہ عن عاصم

عن زر عن عبد الله ان النبی اتی منزل ابی بکر و عمر و عبد الله یصلی
فافتتح بالنساء فقال النبی من احب ان یقرء القرآن غضا کما
انزل فلیقرأه علی قراءة ابن ام عبد انتهی بقدر الحاجة صحابہ اقرار
باعلمیت ابن مسعود بکتاب خدا داشتند چنانچه در استیعاب مذکورست قال
الاعمش عن شقیق ابی وائل سمعت ابن مسعود یقول انی لاعلمهم
بکتاب الله وما انا بخیرهم وما فی کتاب الله سورة ولا آیة الا
وانا اعلم فیما نزلت ومتی نزلت قال ابو وائل فما سمعت احدا
انکر ذلک علیه وقال حذیفة لقد علم المحفوظون من اصحاب
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابن ام عبد الله کان من اقربهم وسیلة واعلمهم بکتاب
الله انتهی ملاحظہ سی روایات مذکورہ کی بخوبی واضح ہی کہ قرارت ابن مسعود
کی قرارت زید پر راجح ہی پس اس صورت مین اقتصار جامع القرآن کا قرارت زید
پر ترجیح مرجوح ٹہیرا اور وہ عقلاً و شرعاً روا نہین اور بعض اہل سنت کہ واسطے ترجیح
قرارت زید کی کہتی ہین کہ وہ مطابق عرضۂ اخیرہ جبرئیل کی ہی جناب علامۂ دہلوی
نقض مین اس قول کی فرماتی ہین انچہ در وجہ ترجیح قرارت زید روایت کنند
کہ قرارت زید آخر قرآنی ست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر جبرئیل عرض کرد
معارض ست بروایات دیگر کہ نص اند در اینکہ قرارت ابن مسعود آخر قرارتہاست
فسقط ذلک الترجیح ایضاً در فتح الباری فرمودہ وقد روی احمد وابن
ابی داود والطبری من طریق عبیدة بن عمرو السلمانی ان الذی

جمع عليه عثمان الناس يوافق العرضة الاخيرة وعند الحاكم
نحوه من حديث سمرة واسناده حسن وقد صححه هو ولفظه عرض
القران رسول الله عرضات ويقولون قراءتنا هذه هي العرضة
الاخيرة ومن طريق مجاهد عن ابن عباس قال اى القراءتين
ترون كان اخر القراءة قالوا قراءة زيد بن ثابت فقال لا ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعرض القران كل سنة
على جبرئيل فلما كان في السنة التى قبض فيها عرضه عليه مرتين
وكانت قراءة ابن مسعود اخرهما وهذا يغاير حديث
سمرة ومن وافقه وعند مسدد في مسنده من طريق ابراهيم
النخعي ان ابن عباس سمع رجلا يقول الحرف الاول فقال ما
الحرف الاول قال ان عمر بعث ابن مسعود الى الكوفة معلما فاخذوا
بقراءته فغير عثمان القراءة فهم يدعون قراءة ابن مسعود بالحرف الاول
فقال ابن عباس انه لاخر حرف عرض به النبي صلى الله عليه وسلم على
جبرئيل واخرج النسائي من طريق ابي ظبيان قال قال لي ابن عباس
اى القراءتين تقرء قلت القراءة الاولى قراءة ابن ام عبد يعني عبد الله
ابن مسعود قال بل هي القراءة الاخيرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يعرض على جبرئيل الحديث وفي اخره فحضر ذلك ابن مسعود
فعلم ما نسخ من ذلك وما بدل واسناده صحيح

جب یہ مناقب جلیلہ اور مراتب جزیلہ ابن مسعود کی حسب روایات اہل سنت معلوم ہوے تو بتقریب اوسکی ایک فعل حضرت عثمان کا اور زیب تحریر ہوتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ جب ابن مسعود نی بہ جہان اپنی قرارت کا بیان کیا اور دینی سی اپنی مصحف کے کہ خلافت پناہ نی واسطی جلانی کی مانگا تھا انکار کیا بارگاہ خلافت سی ساتہہ ضرب و تادیب کے مودب ہوا اعثم کوفی نی تاریخ مین اپنی لکھا ہی ان عثمان جعل قراءة عبد اللہ بن مسعود مھجورة وضربہ حین ابی ان یرسل مصحفہ الی عثمان لانہ علم انہ یحرقہ علامۂ قوشجی نی شرح تجرید مین فرمایا ہی لما اراد عثمان ان یجمع الناس علی مصحف واحد ویرفع الاختلاف بینہم فی کتاب اللہ طلب مصحفہ منہ فابی ذلک مع ما کان فیہ من الزیادة والنقصان ولم یرض ان یجعل موافقا لما اتفق علیہ اجلة الصحابة فادبہ عثمان لینقاد انتھی اور جو معذرت کہ شاہ عبد العزیز نی جانب سی خلیفۂ ثالث کی پیش کی ہی مع نقض کی مرقوم ہوتی ہی جناب امام المتکلمین تشیید المطاعن مین فرماتی ہین اما انچہ گفتہ در گرفتن مصاحف غلامان عثمان البتہ با ابن مسعود خشونت نمودند و ضرب و صدمہ ہم با و رسید پی آنکہ عثمان ایشان را امر بآن کردہ باشد پس سید مرتضی علم الہدی در نقض مثل این قول گفتہ فاما قولہ ان عثمان لم یضربہ وانما ضربہ بعض موالیہ لما سمع وقیعتہ فیہ فالامر بخلاف ذلک وکل من قرء الاخبار علم ان عثمان امر باخراجہ من المسجد

علی اعنف الوجوه وبامره جری ما جری علیه ولو لم یکن
بامره ورضاه لوجب ان ینکر علی مولاه الذی کسر ضلعه
ویعتذر الی من عاتبه علی فعله بان یقول انی لم آمر
بذلک ولا رضیته من فاعله وقد انکرت علیه فعله
انتهی حاصل آنکه این ماجرا بامر و رضای عثمان واقع شده ورنه می بایست که عثمان
غلام خود را تعزیر می نمود و از صحابه اعتذار میکرد که این بدون رضا من واقع شده ما
می گوییم که فخر رازی که امام اشاعره است قبول کرده که عثمان ابن مسعود را ضرب ساخت چنانچه
در نهایة العقول در جواب مطاعن عثمان گفته قوله سادسا ضرب ابن مسعود وعمارا
وسیر اباذر الی الربذة قلنا کما فعل ذلک فقد قیل عن
هؤلاء انهم اقدموا علی افعال استوجبوا ذلک منه و در تاریخ مظفری
تصنیف ابراهیم بن عبد الله بن عبد المنعم بن علی بن محمد القاضی شهاب الدین ابو اسحق
الهمدانی المعروف بابن ابی الدم که مناقب و طبقات فقهای شافعیه تقی الدین ابو بکر اسدی
نقل از آن نموده مذکور است که عثمان ابن مسعود را دشنام داد حیث قال فیه علی
ما نقلته ودخلت سنة خمس وثلثین فیها اضطربت
الامصار علی عثمان وکاتبوه من الآفاق بعزله وقد جرت
امور شنیعة نقمها علیه منها ما تقدم ذکره ومنه نفیه اباذر الی
الربذة وضربه عمار بن یاسر وشتمه ابن مسعود انتهی
وملا حسن کشمیری که از علمای اهل سنت است در رسالة نجاة المؤمنین ذکر

سطاعن عثمان گفته منها انه وقع منه امور منكرة في حق الصحابة
فضرب ابن مسعود حتى كسر ضلعين من اضلاعه واحرق مصحفه
وضرب عمارا حتى اصابه فتق وضرب اباذر ونفاه الى الربذة
والجواب ان ضرب ابن مسعود كان لانه طلب عثمان رض مصحفه
حين اراد ان يجمع الناس على مصحف واحد بترتيب واحد بين
السور لئلا يختلف فيه كاختلاف اليهود والنصارى في كتابهم
فابى ولم يتفق مع اجلة الصحابة فادبه عثمان لينقاد على هذا
الامر الجليل الشان العظيم البرهان الكثير النفع لاهل الايمان
فهل فيه الا كمال عثمان رضي الله عنه وجزاه الله عنا على
ذلك الاحسان اذ لا يليق بكتاب الله تعالى ما لا يليق بكتاب
سيبويه وامثاله من الاختلاف فان مفاسده اكثر من ان تحصى
ولم ينصب الامام الا لامثال هذه الامور انتهى آن بتبديل سطا
وحال عثمان گفته وطلب البداى عثمان عبد الله بن خالد بن اسيد
صلة فاعطاه اربع مائة الف درهم من بيت مال المسلمين
فقال عبد الله بن مسعود في ذلك فضربه الى ان دق له ضلعين
ونيز عبد الله بن مسعود را عثمان مثل ابي ذر از مدينه اخراج كرده چنانچه در استيعاب مذكور است
عن زيد بن وهب قال لما بعث عثمان الى عبد الله بن مسعود يامره
بالخروج عن المدينة اجتمع عليه الناس وقالوا اقم ولا تخرج

ونحن نتعلت ان يصل اليك شي نكره فقال لهم عبد الله ان له علی طاعة فانها ستكون امور وفتن لا احب ان اكون اول من فتحها فرد الناس وخرج اليه اما آنچه گفته وعطا را نيز دادآوردليس دو اياتيكه درين باب نقل كرده اند ومذكور شد از مضمون آن در دون عطا خالی ست بلكه درانها همين قدر ست كه عثمان گفت آيا امر كنيم كه عطای ترا بدهم نه اينكه عطا را پيش عبد الله بن مسعود حاضر كرده معهذا قبول عذر واجب نيست چنانچه سيد مرتضی علم الهدی در نقض قول عبد الجبار گفته وهذا منه طريف لان مذهبه لا يقتضي قبول كل عذر ظاهر وانما يجب قبول العذر الصادق الذي يغلب في الظن ان الباطن فيه كالظاهر فمن اين لصاحب الكتاب ان اعتذار عثمان الى ابن مسعود كان مستوفيا للشرائط التي يجب معها القبول واذا جاز ما ذكرناه لم يكن ابن مسعود ملوما في امتناعه من قبول عذره انتهى اما آنچه گفته كه ابن مسعود در هنگام ذكر عثمان می گفت ان تقتلوه لا تصيبوا مثله بر فرض صحت مرادش آن خواهد بود كه مانند او ضعيفی كه مداهنت در امور دين كند نخواهيد يافت انتهى **قوله** بموجب لغت قريش كے جمع قرآن متداول حسب قول علمای محاطب خاص لغت قريش پر نهين بلكه اونكی نزديك بهت زبانون كی لغات قرآن شريف مروج مين موجود هين چنانچه جلال الدين سيوطی اتقان مين

لکھتی ہین کہ ابو بکر واسطی نی کتاب ارشاد مین لکھا ہی کہ قرآن شریف مین پچاس
زبانون کی لغات ہین اور قول ابو القاسم کی کہ اتقان مین نقل کیا ہے
مشتمل ہونا قرآن کا لغات کثیرہ پر سوا ہی لغت قریش کی ثابت ہوتا ہی اور
اسی طرح قول سی ابن جوزی وغیرہ کی الحاصل نوع سی و ہفتم اتقان سے
اشتمال قرآن مروج کا جن لغات پر ثابت ہوتا ہی فہرست انکی یہ ہی ۱
لغت قریش ۲ لغت ہذیل ۳ لغت کنانہ ۴ لغت خثعم ۵ لغت خزرج ۶
لغت اشعر ۷ لغت نمیر ۸ لغت قیس عیلان ۹ لغت جرہم ۱۰ لغت یمن
۱۱ لغت ازد شنوءہ ۱۲ لغت کندہ ۱۳ لغت تمیم ۱۴ لغت حمیر ۱۵ لغت
مدین ۱۶ لغت لخم ۱۷ لغت سعد ۱۸ لغت حضرموت ۱۹ لغت سدوس
۲۰ لغت عمالقہ ۲۱ لغت انمار ۲۲ لغت غسان ۲۳ لغت مذحج ۲۴ لغت خزاعہ
۲۵ لغت غطفان ۲۶ لغت سبا ۲۷ لغت عمان ۲۸ لغت بنی حنیفہ ۲۹
لغت تغلب ۳۰ لغت طی ۳۱ لغت عامر ابن صعصعہ ۳۲ لغت اوس ۳۳
لغت مزینہ ۳۴ لغت ثقیف ۳۵ لغت جذام ۳۶ لغت بلی ۳۷ لغت
عذرہ ۳۸ لغت ہوازن ۳۹ لغت نمرہ ۴۰ لغت یمامہ ۴۱ لغت فرس
۴۲ لغت روم ۴۳ لغت نبط ۴۴ لغت حبشہ ۴۵ لغت بربر ۴۶ لغت سریانی
۴۷ لغت عبرانی ۴۸ لغت قبط ۴۹ لغت عک ۵۰ لغت نضر بن معویہ
۵۱ لغت ہمدان ۵۲ لغت بنی جلیس ۵۳ لغت مذحج ۵۴ لغت سلیم ۵۵
عمارہ جب یہ تفصیل لغات معلوم ہوئی پس اس صورت مین قول حضرت مخاطب کا

بموجب لغت قریش کے بجز اسکی کہ اپنی علما کی اقوال سی آگاہی رکہی کوئی وجہ نہین رکھتا اب ہم کچھ الفاظ غیر لغت قریش کی اکثر بقید سورہ جدول کی طور پر اور بعض بدون اوسکی تمثیلاً بیان کرتی ہین اور سند سب کی قول جلال الدین سیوطی کا تفسیر اتقان فی علوم القرآن مین ہی —

نمبر شمار	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱	آخر سورہ نجم مین	وانتم سامدون	لفظ سامدون ملک یمن یا حمیر کی بولی ہی
۲	سورہ دہر کی پہلی رکوع مین	متکئین علی الارائک	لفظ ارائک یمن کی بولی ہی
۳	سورہ قیامت	والقی معاذیرہ	لفظ معاذیرہ یمن کی بولی ہی
۴	ایضاً	کلا لا وزر	یہ بولی یمن کی ہی
۵	سورہ طور	وزوجناہم بحور عین	بحور عین محاورہ یمن کا ہی
۶	سورہ انبیا	ولو اردنا ان نتخذ لہوا	لفظ لہوا ملک یمن کی بعض لوگ عورت کو کہتی ہین
۷	سورہ ہود	ونادی نوح ابنہ	قبیلہ طی کی بولی ہی بمعنی ابن امرأتہ
۸	والصافات	اتدعون بعلا	بعلاً بمعنی رب یمن کا محاورہ ہی
۹	رحمن	یخرج منہما اللؤلؤ	لفظ مرجان کی معنی یمن کی
۱۰		والمرجان	زبان مین چھوٹی موتی کی ہین

[illegible]	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱۱	یوسف	قالوا نفقد صواع الملك	لفظ صواع حمیر کی زبان ہی
۱۲	نساء	ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا	یفتنکم بولی ہوازن کی ہی
۱۳	فرقان	وکانوا قوما بورا	لفظ بورا لغت اہل عمان کا ہی
۱۴	قاف	فنقبوا فی البلاد	لفظ نقبوا بمعنی ہربوا یمن کا محاورہ ہی
۱۵	نساء	یجد فی الارض مراغما کثیرا	لفظ مراغما ہذیل کی بولی ہی
۱۶	سورۂ سبا	فارسلنا علیهم سیل العرم	سیل العرم اہل یمن کا محاورہ ہے
۱۷	بنی اسرائیل	کان ذلك فی الکتاب مسطورا	مسطورا قریش کی زبان نہین حمیر کی بولی ہی
۱۸	رعد	افلم ییأس الذین امنوا	یہ بنی ہوازن کی زبان ہی
۱۹	رحمن	والحب ذو العصف والریحان	لفظ ریحان بمعنی رزق ہمدان کی محاورہ پہ ہی
۲۰		قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله	باعتراف علامۂ زمخشری یہ استثناء منقطع برخلاف اہل قریش کی ہی

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
٢١	بقرہ	الا انہم ہم السفہاء	لفظ سفہا بمعنی جہال بنی کنانہ کی بولی ہی
٢٢	اعراف	کونوا قردۃ خاسئین	خاسئین بمعنی صاغرین کنانہ کی بولی ہی
٢٣	بقرہ	فول وجہك شطر المسجد الحرام	لفظ شطر بمعنی تلقاء قریش کی زبان نہین
٢٤	ایضاً	ما لہ فی الآخرۃ من خلاق	لفظ خلاق بمعنی نصیب قریش کی زبان نہین
٢٥	مائدہ	وجعلکم ملوکا	لفظ ملوکا بمعنی احرار قریش کا محاورہ نہین
٢٦	انعام	کل شیء قبلا	لفظ قبلا بمعنی عیانا قریش کا محاورہ نہین
٢٧	ہود	اولئك لم یکونوا معجزین فی الارض	لفظ معجزین فی الارض بمعنی سابقین قریش کا محاورہ نہین
٢٨	ایضاً	ولا ترکنوا الی الذین ظلموا	لفظ ترکنوا بمعنی تمیلوا کنانہ کا محاورہ ہے
٢٩	کہف	وہم فی فجوۃ منہ	لفظ فجوہ بمعنی ناحیہ بولی قریش کی نہین

نمبر آیات	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۳۰	کہف	ولن یجدوا من دونہ موئلا	لفظ موئلا بمعنی ملجا قریش کا محاورہ نہین
۳۱	انعام	فاذاہم مبلسون	لفظ مبلسون بمعنی آئسون قریش کی زبان نہین
۳۲	صافات کے اول مین	من کل جانب دحورا	لفظ دحورا قریش کی بولی نہین
۳۳	ذاریات	قتل الخراصون	خراصون کا لفظ قریش کا نہین
۳۴	جمعہ	کمثل الحمار یحمل اسفارا	اسفارا بمعنی کتب کنانہ کی بولی ہی
۳۵	مرسلات	واذا الرسل اقتت	لفظ اقتت بمعنی جمعت کنانہ کا لغت ہے
۳۶	عادیات	ان الانسان لربہ لکنود	کنود بمعنی کفور قریش کی زبان نہین لفظ کنانہ کا ہی
۳۷	بقرہ	رجز من السماء	لفظ رجز بمعنی عذاب محاورہ قریش کا نہین
۳۸	یوسف	وشروہ بثمن بخس دراہم معدودۃ	لفظ شروہ بمعنی باعوہ ہذیل کی بولی کے موافق ہے
۳۹	بقرہ	وان عزموا الطلاق	عزموا بمعنی حققوا ہذیل کا محاورہ ہے
۴۰	زمر	اناء اللیل	لفظ انار اللیل بمعنی ساعات ہذیل کا محاورہ ہی

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
٤١	انعام	وارسلنا السماء علیهم مدرارا	لفظ مدرارا بمعنی متتابعا لفظ ہذیل کا ہی اور کہیں جگہ قرآن مین آیا ہی
٤٢	انفال	یجعلکم فرقانا	لفظ فرقانا بمعنی مخرجا ہذیلی زبان ہے
٤٣	توبہ	وان خفتم عیلة	لفظ عیلة بمعنی فاقة ہذیلی زبان ہے
٤٤	ایضا	ولم یتخذوا من دون الله ولا رسوله ولا المومنین ولیجة	لفظ ولیجة بمعنی بطانہ ہذیلی محاورہ ہی
٤٥	توبہ پانچوین رکوع مین	واذا قیل لکم انفروا فی سبیل الله	لفظ انفروا بمعنی اغزوا قریش کا محاورہ نہین
٤٦	توبہ ۱۳ رکوع	التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون	لفظ سائحون بمعنی صائمون ہذیل کی بولی ہی
٤٧	نساء ۴ رکوع	ذلك لمن خشی العنت منکم	لفظ عنت بمعنی اثم ہذیلی بولی ہے
٤٨	طہ	ولا یخاف ظلما ولا هضما	هضما بمعنی نقصا ہذیلی بولی ہی
٤٩	حج	وتری الارض هامدة	لفظ هامدة بمعنی مغبرة ہذیلی بولی ہی

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہے
۵۰	لقمان	واقصد فی مشیك	اقصد بمعنی اسرع یہ محاورہ ہذیل کا ہے
۵۱	یسین	فاذاھم من الاجداث	لفظ اجداث بمعنی قبور حجاز سے زبان نہیں ہذیلی بولی ہی
۵۲	طارق	النجم الثاقب	لفظ ثاقب بمعنی روشن ہذیلی لفظ ہے
۵۳	محمد	ویصلح بالھم	لفظ بال بمعنی حال محاورہ قریش نہیں ہے
۵۴	ذاریات	کانوا قلیلا من اللیل یھجعون	یھجعون بمعنی سوتے ہیں محاورہ قریش نہیں ہے
۵۵	ایضاً	ذنوبا مثل ذنوب اصحابھم	لفظ ذنوب بمعنی عذاب قریش کی بولی نہیں
۵۶	قمر	ذات الواح ودسر	لفظ دُسر بمعنی سامیر قریش کا محاورہ نہیں
۵۷	ملک	ماتری فی خلق الرحمن من تفاوت	تفاوت بہ معنی عیب ہذیلی زبان ہے
۵۸	حاقہ	والملك علی ارجائھا	لفظ ارجاء بمعنی نواحی جوانب قریشی لفظ [illegible]

کس زبان کا ہی	آیت	نام سورہ	نمبر
اطوارا بمعنی الوانا ہذیلی زبان ہے	قد خلقکم اطوارا	نوح	۵۹
بردًا بمعنی نومًا قریش کا محاورہ نہیں ہے	لا یذوقون فیہا بردًا ولا شرابًا	نبأ	۶۰
لفظ واجفہ بمعنی خائفہ ہذیلی زبان ہے	قلوب یومئذ واجفۃ	نازعات	۶۱
لفظ مسغبہ بمعنی جوع ہذیلی زبان ہے	او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ	بلد	۶۲
لفظ مبذرین بمعنی مسرفین ہذیل کا محاورہ ہے	ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین	بنی اسرائیل ۱۲ رکوع	۶۳
لفظ تفشلا بمعنی تجبنا حمیر کی زبان ہے	اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا	آل عمران ۱۳ رکوع	۶۴
لفظ عثر بمعنی اطلع حمیری بولی ہی	فان عثر علی انہما	مائدہ ۱۴ رکوع	۶۵
لفظ سفاہۃ بمعنی جنون حمیر کی بولی ہی	لنرٰک فی سفاہۃ	اعراف ۸ رکوع	۶۶
لفظ زیلنا بمعنی میزنا قریش کا محاورہ نہین	فزیلنا بینہم	یونس ۳ رکوع	۶۷
لفظ مرجو بمعنی حقیر زبان حمیر کی ہی	قد کنت فینا مرجوا	ہود ۶ رکوع	۶۸
لفظ سقایہ بمعنے برتن حمیر کا محاورہ ہے	جعل السقایۃ فی رحل اخیہ	یوسف	۶۹

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۷۰	حجر	من حمأ مسنون	لفظ مسنون بمعنی منتن و بدبودار حمیر کی بولی ہے
۷۱	بنی اسرائیل	فسینغضون الیك رؤسهم	لفظ ینغضون بمعنی یحرکون قریش کا محاورہ نہین
۷۲	مریم کی اوائل مین	وقد بلغت من الکبر عتیا	لفظ عتیا بمعنی نحولا قریشی محاورہ نہین حمیری زبان ہی
۷۳	طہ	ولی فیها مآرب اخرٰی	لفظ مآرب بمعنی حاجات حمیری زبان ہی
۷۴	کہف	فهل نجعل لك خرجًا	لفظ خرجا بمعنی جعلا حمیری محاورہ ہی
۷۵	فرقان	ان عذابها کان غرامًا	لفظ غراما بمعنی بلا حمیری زبان ہی
۷۶	نمل	قیل لها ادخلی الصرح	لفظ صرح بمعنی محل قریش کا محاورہ نہین ہی
۷۷	لقمان	ان انکر الاصوات لصوت الحمیر	انکر الاصوات بمعنی اقبح الاصوات حمیر کی بولی ہے
۷۸	واقعہ	فلولا ان کنتم غیر مدینین	لفظ مدینین حمیری زبان ہی
۷۹	الحاقہ	فاخذهم اخذة رابیة	لفظ رابیه بمعنی شدیده حمیر بولتے ہین

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۸۰	مزمل	فاخذناه اخذا وبيلا	لفظ وبیلا بمعنی شدیدا حمیری زبان ہی حجازی محاورہ نہین
۸۱	قاف	وما انت عليهم بجبار	لفظ جبار بمعنی مسلط قریش کا محاورہ نہین حمیری ہی
۸۲	سبا	واسلنا له عين القطر	لفظ قطر بہی حمیری زبان ہی
۸۳	صاد	والطير محشورة	لفظ محشورة بمعنی مجموعہ حمیری کی لغت ہے
۸۴	فتح	والهدى معكوفا	لفظ معکوفا بمعنی محبوسا حمیری بولی ہی
۸۵	بقر	فباؤا بغضب من الله	لفظ باؤا جرہم کی بولی ہی
۸۶	حج	لفي شقاق بعيد	شقاق بمعنی ضلال جرہم کا لفظ ہی
۸۷	نسار	ذلك ادنى ان لا تعولوا	لفظ تعولوا بمعنی تمیلوا جرہم کی بولی ہی
۸۸	اعراف	كان لم يغنوا فيها	لفظ یغنوا بمعنی یتمتعوا محاورہ قریش نہین
۸۹	انفال	فشرد بهم من خلفهم	لفظ شرد بمعنی نکل جرہم کی بولی ہی
۹۰	ہود	اراذلنا	لفظ اراذلنا بمعنی سفلتنا قریش کی زبان نہین جرہم کی بولی ہی
۹۱	ایضا	هذا يوم عصيب	عصیب بمعنی شدید جرہم کا لفظ ہی
۹۲	بنی اسرائیل	جئنا بكم لفيفا	لفظ لفیفا بمعنی جمیعا جرہم کا لفظ ہی
۹۳	ایضا	ملوما محسورا	لفظ محسورا زبان جرہم کی ہی

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۹۳	انبیا	من کل حدب ینسلون	لفظ حدب بمعنی جانب جرہم کا لفظ ہے
۹۵	نور	یخرج من خلالہ	خلال بمعنی سحاب محاورہ قریش کا نہین
۹۶	ایضاً	فتری الودق	لفظ ودق بمعنی مطر جرہمی بولی ہے
۹۷	شعرا	لشرذمة قلیلون	شرذمہ بمعنی عصابہ قریش کی زبان نہین
۹۸	شعرا رکوع	بکل ریع ایة	لفظ ریع بمعنی طریق قریشی زبان نہین
۹۹	یسین	الی ربہم ینسلون	لفظ ینسلون بمعنی یخرجون جرہمی بولی ہی
۱۰۰	صافات	شوبا من حمیم	لفظ شوبا بمعنی مزاجا زبان قریش نہین
۱۰۱	ذاریات	والسماء ذات الحبک	لفظ حبک بمعنی طرائق خلاف محاورہ قریش ہی
۱۰۲	حدید	فضرب بینہم بسور	لفظ سور بمعنی حائط جرہم کا محاورہ ہے
۱۰۳	بقر	لاشیة فیہا	لفظ لاشیة بمعنی لا وضح قریش کی بولی نہین جرہم کا لغت ہی

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱۰۴	آل عمران	والکاظمین الغیظ	لفظ کاظمین بمعنی مکروبین محاورۂ قریش نہین
۱۰۵	حاقہ	الا من غسلین	لفظ غسلین بمعنی الحار الذی تناہی حرہ زبان ازدشنوہ کی ہی
۱۰۶	مدثر	لواحۃ للبشر ای حراقۃ	لفظ لواحہ بمعنی حراقۃ قریش کی زبان نہین
۱۰۷	بقر	لیلۃ الصیام الرفث	لفظ رفث بمعنی جماع مذحج کی زبان ہے
۱۰۸	نسا	علی کل شئ مقیتا	لفظ مقیتا بمعنی مقتدرا مذحج کا محاورہ ہے
۱۰۹	رعد	بظاہر من القول	ظاہر بمعنی کذب مذحج کی بولی ہے
۱۱۰	کہف	ذراعیہ بالوصید	وصید بمعنی فنا مذحج کی بولی ہی
۱۱۱	ایضا	او امضی حقبا	لفظ حقبا بمعنی دہرا مذحج کی بولی ہے
۱۱۲	نون	سنسمہ علی الخرطوم	خرطوم ہاتھی کی سونڈ کو کہتی ہین مذحج کا محاورہ ہے

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱۱۳	نحل	شجر فیه تسیمون	لفظ تسیمون بمعنی ترعون حجازی زبان نہین
۱۱۴	قاف	هم فی امر مریج	لفظ مریج بمعنی منتشر بنی خثعم کا لفظ ہے
۱۱۵	تحریم	فقد صغت قلوبکما	لفظ صغت بمعنی مالت بنی خثعم کی بولی ہے
۱۱۶	معارج	ان الانسان خلق هلوعا	لفظ هلوعا بمعنی ضجورا حجاز کی بولی نہین
۱۱۷	کہف	لقد قلنا اذًا شططا	لفظ شططا بمعنی کذبا خثعم کی بولی ہی
۱۱۸	نسا	صدقاتهن نحلة	لفظ نحلة بمعنی فریضه قیس عیلان کی بولی ہی
۱۱۹	مائدہ	لیجعل علیکم من حرج	لفظ حرج بمعنی ضیق قیس عیلان کی زبان ہی
۱۲۰	بقر	اولئك هم الخاسرون	لفظ خاسرون بمعنی مضیعون قیس عیلان کی زبان ہے

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱۲۱	یوسف	لولا ان تفندون	لفظ تفندون بمعنی تستہزون قیس غیلان کا لغت ہی
۱۲۲	احزاب	من صیاصیہم	صیاصی بمعنی حصون قیس غیلان کا محاورہ ہے
۱۲۳	زخرف	انتم وازواجکم تحبرون	لفظ تحبرون بمعنی تنعمون قیس غیلان کا لفظ ہی
۱۲۴	آل عمران	من الشیطان الرجیم	لفظ رجیم قیس غیلان کی زبان ہے
۱۲۵	حجرات	لا یلتکم من اعمالکم	یلتکم بمعنی ینقصکم غیلان بولی ہی
۱۲۶	شعرا	عشیرتک الاقربین	لفظ عشیرہ بمعنی حفدہ سعد کی قبیلہ کی بولی ہی
۱۲۷	نوح	سبلاً فجاجاً	لفظ فجاجا بمعنی طرقا کندہ کی بولی
۱۲۸	واقعہ	وبست الجبال بسا	لفظ بست بمعنی فتت کندہ کی زبان ہے
۱۲۹	ہود	افلا تبتئس بما کانوا یفعلون	لفظ تبتئس بمعنی تحزن قریش کی خلاف ہے

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱۳۰	مومنون	اخسئوا فیہا ولا تکلمون	لفظ اخسئو بمعنی اخزو قبیلہ عذرہ کا محاورہ ہی
۱۳۱	آل عمران	معہ ربیون کثیر	لفظ ربیون شہر حضرموت کی بولی ہے
۱۳۲	بنی اسرائیل	فحق علیہ القول فدمرناہم تدمیرا	دمرنا بمعنی اہلکنا حضرموت کا لغت ہے
۱۳۳	قاف و فاطر	وما مسنا من لغوب ولا یمسنا فیہا لغوب	لفظ لغوب حضرموت کا لغت ہے
۱۳۴	سبا	تاکل منساتہ	لفظ منساتہ بمعنی عصاہ حجازی زبان نہین
۱۳۵	اعراف	وطفقا یخصفان	لفظ طفقا بمعنی عمد اغسان کی بولی ہے
۱۳۶	عنکبوت	سئی بہم وضاق بہم	لفظ سئی بہم بمعنی کرہہم غسانی لغت ہے
۱۳۷	نساء	لا تغلوا فی دینکم	لفظ لا تغلوا محاورہ غسانی ہی
۱۳۸	بنی اسرائیل	خشیۃ املاق	لفظ املاق بمعنی جوع بنی لخم کی زبان ہے
۱۳۹	ایضا	ولتعلن علوا کبیرا	لفظ لتعلن بمعنی تقہرن بنی لخم کا لغت ہے

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہے
١٤٠	بنی اسرائیل	فجاسوا خلال الدیار	بنی جذام کی بولی ہے
١٤١	قصص	جناحک من الرہب	لفظ جناح بمعنی الید بنی حنیفہ کی زبان ہے
١٤٢	نساء	حصرت صدورہم	لفظ حصرت بمعنی ضاقت شہر یامہ کا لفظ ہے
١٤٣	ایضاً ۵ رکوع	ان تمیلوا میلا عظیما	بمعنی تخطئوا خطاءً بیّناً شہر سبا کی بولی ہے
١٤٤	فرقان	وکلا تبرنا تتبیرا	لفظ تبرنا بمعنی اہلکنا شہر سبا کی بولی ہے
١٤٥	انفال	ونکص علی عقبیہ	لفظ نکص بمعنی رجع بنی سلیم کے بولے ہے
١٤٦	حم سجدہ	صاعقۃ العذاب الہون	لفظ صاعقہ بمعنی موت قبیلہ عمارہ کی زبان ہے
١٤٧	بقر	کمثل الذی ینعق بما لا یسمع	قبیلہ طی کا محاورہ ہے
١٤٨	بقرہ ۴ رکوع	وکلا منہا رغدا	لفظ رغدا بنی طی کی زبان ہے

نمبر	سورہ	آیت	کس زبان سے ہے
۱۴۹	بقرہ رکوع	الا من سفہ نفسہ	لفظ سفہ بمعنی خسر طی کا محاورہ ہے
۱۵۰	یٰسین	یٰس والقرآن الحکیم	لفظ یاسین بمعنی یا انسان طی کی زبان ہے
۱۵۱	نساء	وقد افضی بعضکم الی بعض	لفظ افضا بمعنی جماع قبیلہ کنانہ کی زبان ہی
۱۵۲	آل عمران	لا یالونکم خبالا	لفظ خبالا قبیلہ عمان کا لغت ہی
۱۵۳	انعام	نفقا فی الارض	بمعنی سرنگ قریشی زبان نہیں عمان کی بولی ہے
۱۵۴	[illegible]	[illegible]	غسان کی بولی ہے
۱۵۵	بقر	بغیا ان ینزل اللہ من فضلہ	لفظ بغیا بمعنی حسدا بنی تمیم کی بولی ہے
۱۵۶	بنی اسرائیل	طائرہ فی عنقہ	لفظ طائر بمعنی عمل قریش کی زبان نہیں انمار کی بولی ہی
۱۵۷	نازعات	واغطش لیلہا	اغطش بمعنی اظلم انمار کی زبان ہے
۱۵۸	بنی اسرائیل	لاحتنکن ذریتہ	لفظ احتنکن اشعر کے بولی ہے
۱۵۹	۶ رکوع		

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱۶۰	بنی اسرائیل	تارة اخری	لفظ تارة بمعنی مرة اشعری زبان سے
۱۶۱	زمر ۱۲ رکوع	اشمازت قلوب الذین لا یؤمنون	اشمازت بمعنی مالت ونفرت اشعر کی بولی ہی
۱۶۲	حشر	ما قطعتم من لینة	لفظ لینہ بمعنی نخل قبیلہ اوس کا لغت ہی
۱۶۳	منافقون	حتی ینفضوا	بمعنی یذہبوا قبیلہ خزرج کی زبان سے

۱۶۴ لفظ انفضوا بمعنی انفردوا خزاعہ کی زبان ہی ۱۶۵
لفظ عقود بمعنی عہود بنی حنیفہ کی بولی ہے ۱۶۶
لفظ عصی بمعنی عجبس ۱۶۷ لفظ امة بمعنی سنین
۱۶۸ لفظ یس بمعنی بیر یہ تینون لفظ لغت قریش
کے نہین بلکہ ازد شنوة کی بولی ہے ۱۶۹ مرض بمعنی
زنا حمیر کی بولی ہے ۱۷۰ لفظ یترکم بمعنی ینقصکم حمیری
زبان ہے ۱۷۱ لفظ حسبانا بمعنی بردا حمیری زبان
ہے ۱۷۲ لفظ امام بمعنی کتاب حمیر کا محاورہ ہی

۱۷۳ لفظ حرض بہ معنی حصن ہذیلی زبان سے ہے

۱۷۴ لفظ نو رهسم بہ معنی و جهسم ہذیلی لغت سے ہے

۱۷۵ لفظ صسدا بمعنی نقتیا ہذیلی زبان سے ہے

۱۷۶ لفظ یبذب بمعنی یعیب بنی کنانہ کی بولی سے ہے

۱۷۷ لفظ عبقری بہ معنی طنافس ہمدان کی زبان ہے

۱۷۸ لفظ الحفدة بمعنی الخدم عامر ابن صعصعہ کی
زبان سے ہے ۱۷۹ لفظ حول بہ معنی میل بنی ثقیف
کے زبان سے ہے ۱۸۰ لفظ صور بہ معنی قرن
بنی عک کی زبان سے ہے ۱۸۱ لفظ درار بہ معنی بونا
ہذیلی زبان سے ہے

\+ + +
\+ + +
\+ + +
\+ + +
\+ + +
\+ + +
\+ + +
\+

قوله بین الدفتین مدون اور منتظم کیا لہذا مستفاد سے مفہوم ہوتا ہے کہ ترتیب سور
و آیات قرآن متداول کی جدوجہد سے حضرات جامعین کی متحقق ہوئی اور پہلے سے
مرتب نہیں تھا حالانکہ شیخ عبد الحق دہلوی شرح مشکوۃ میں یوں تحریر فرماتے ہیں باید
دانست کہ ترتیب سور و آیات ہمہ بوحی بود و جبرئیل چون آیتی از قرآن بحسب واقعہ آوردی
می گفت کہ این را در فلان سورہ بعد از فلان آیت بنہند و احادیث درین باب بسیار آمدہ
و بتحقیق رسیدہ حاصل شدہ یقین بران منقول متواتر ہمین ترتیب از تلاوت رسول و اجماع صحابہ
بی تصرف شک شبہہ در لوح محفوظ نیز بہمین ترتیب نوشتہ اند و از انجا جبرئیل علیہ السلام بآسمان
دنیا فرستادہ و از انجا جبرئیل بحسب وقائع سور و آیات می آورد و ترتیب نزول غیر ترتیب
تلاوت است و جبرئیل ہر سال در رمضان یکبار تمام قرآن بہمین ترتیب می آورد و با آنحضرت
مدارست می کرد و در سالیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از عالم رحلت خواہند بود دو بار
آورد انتہی اور اگر مراد یہ ہے کہ مرتب تھا مگر جامعین نے بین الدفتین منتظم کیا تو یہ صحافوں
اور جلد بندوں کا کام ہے کیا عجب ہے کہ جناب مخاطب اسکو پسند کریں اگر جناب مخاطب
فرمائیں کہ قرآن متداول ترتیب یافتہ تھا مگر اپنی جا سے متمیز تھا جامعین نے یکبارگی
منتظم کیا تو یہ بھی درست نہیں اسلیے کہ شیعہ صاحب نے دعوی تواتر ترتیب سور کا کیا ہے اور
تواتر ترتیب تواتر آیات و سور کو مستلزم ہوتا ہے اور جب آیات و سور متواتر ہوئے پھر انکو
غیر مرتب کہنا کام کسی عاقل کا نہیں فافہم وتدبر **قوله** تبدیل تغیر حسب روایات معتبرہ
اہل سنت تبدیل تغیر قرآن مجید میں واقع ہوا ہے مگر جناب مخاطب کو کتب سے اپنی
اطلاع نہیں رکھتے جو کچھ جی چاہتا ہے لکھتے ہیں جناب رئیس المتکلمین نے استقصاء الافحام میں

و ثانی جهت اما وقوع تبدیل در الفاظ قرآن پس از آنجمله لفظ فاسعوا است که بجای
لفظ فامضوا در کریمهٔ اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر الله الآیة
ثبت شده چنانچه در موطاء امام مالک مذکور است سالت ابن شهاب
عن قول الله تبارك وتعالى يا ايها الذين امنوا اذا نودي
للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله فقال ابن شهاب
كان عمر بن الخطاب يقرءها اذا نودي للصلوة من يوم الجمعة
فامضوا الى ذكر الله وقال في الدر المنثور اخرج ابو عبيد في
فضائله وسعيد بن منصور وابن ابي شيبة وابن المنذر و
ابن الانباري في المصاحف عن خرشة بن الحر رض قال راى معي
عمر بن الخطاب رض لوحا مكتوبا فيه يا ايها الذين امنوا اذا
نودي للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله فقال من املى
عليك هذا قلت ابي بن كعب قال ان ابيا اقرانا للمنسوخ اقراها
فامضوا الى ذكر الله واخرج عبد بن حميد عن ابراهيم رض قال
قيل لعمر رض ان ابيا يقرء فاسعوا الى ذكر الله قال عمر رض اني
اعلمنا بالمنسوخ وكان يقرأها فامضوا الى ذكر الله واخرج
الشافعي في الام وعبد الرزاق والفريابي وسعيد بن منصور
وابن ابي شيبة وعبد بن حميد وابن المنذر وابن جرير وابن
ابي حاتم وابن الانباري في المصاحف والبيهقي في سننه

عن ابن عمر قال ما سمعت عمر يقرؤها قط الا فامضوا الى ذكر
الله واخرج عبد الرزاق وعبد بن حميد عن ابن عمر رض قال
لقد توفي عمر رض وما يقرء هذه الاية التي في سورة الجمعة
الا فامضوا الى ذكر الله واخرج عبد الرزاق والفريابي و
ابو عبيد وسعيد بن منصور وابن ابي شيبة وعبد بن
حميد وابن جرير وابن المنذر وابن الانباري والطبراني
من طرق عن ابن مسعود رض انه كان يقرء فامضوا الى ذكر الله
قال ولو كان فاسعوا لسعيت حتى يسقط ردائي اين روايات
موجب حيرت اهل خبرت ست كه ازان در كمال وضوح ثابت ست كه اين قرآن شريف
مشتمل بر بعض الفاظ غير صحيحه است كه جناب خليفه ثاني وابن مسعود لفظ فاسعوا منسوخ
و باطل ميدانستند بازبهان لفظ منسوخ در نسخ قرآن مكتوب ومسموع گرديده حضرات
اهل سنت كه علم خلاف خليفه ثاني در خواندن اين لفظ مي فرازند يا جنابش را كه
طاعن در قرآن بود كافر دانند يا دست از تعريض وتشنيع بر روايات اهل حق كه
ازان تبديل لفظي بلفظي واضح ميشود بردارند ازانجمله است كه بجاي اني انا الرزاق
ذو القوة المتين ان الله هو الرزاق در مصحف موجود ست چنانچه در صحيح ترمذي
مذكور ست حدثنا عبد بن حميد نا عبيد الله عن اسرائيل عن
ابي اسحاق عن عبد الرحمان بن يزيد عن عبد الله بن مسعود
قال اقرأني رسول الله صلعم اني انا الرزاق ذو القوة المتين هذا

حدیث حسن صحیح و در مسند احمد بن حنبل مذکور ست حدثنا عبد الله
حدثني ابي ثنا يحيى بن ادم ويحيى بن ابي بكير قالا حدثنا اسرائيل
عن ابي اسحاق عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود
قال اقرأني رسول الله صلعم اني انا الرزاق ذو القوة المتين اسناده صحيح
بعض قرائت فی قبل عدتهن از نبی صلعم بطریق صحیح ثابت است چنانچه در تفسیر
در منثور سیوطی مسطور ست اخرج مالك والشافعي وعبد الرزاق
في المصنف واحمد وعبد بن حميد والبخاري ومسلم و
ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجه وابن جرير
وابن المنذر وابو يعلى وابن مردويه والبيهقي في سننه عن
ابن عمر رض انه طلق امرأته وهي حائض فذكر ذلك عمر رض لرسول
الله فتغيظ فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال ليراجعها
ثم يمسكها حتى تطهر ثم تحيض فتطهر فان بدا له ان يطلقها
فليطلقها طاهرا قبل ان يمسها فتلك العدة التي امر الله تعالى
ان يطلق بها النساء وقرأ صلى الله عليه وسلم يا ايها النبي
اذا طلقتم النساء فطلقوهن في قبل عدتهن واخرج
عبد الرزاق في المصنف وابن المنذر والحاكم وابن مردويه
عن ابن عمر رض ان رسول الله صلعم قرأ فطلقوهن في قبل عدتهن
واخرج عبد الرزاق وابو عبيد في فضائله وسعيد بن منصور

وعبد بن حميد وابن مردويه والبيهقي عن ابن عباس رض انه
كان يقرء وطلقوهن لقبل عدتهن واخرج ابن الانباري
عن ابن عمر رض انه قرأ فطلقوهن لقبل عدتهن واخرج سعيد
ابن منصور وعبد بن حميد وابن المنذر وابن مردويه و
البيهقي عن مجاهد رض انه كان يقرأ فطلقوهن لقبل عدتهن
انتهى وامثال این روایات کہ دلالت بر تبدیل و تغییر الفاظ قرآن می کند
بسیار است و نهایت اشتهار رسیده در اطالت کلام بذکر آن از ملالت البته
دریغ بقید اقتصار ورزیدیم انتهی **قوله** اور کہی اہل سنت کہتی ہیں کہ جو قرآن
رسول مقبول صلعم کو دیا گیا تھا وہ تمام کمال نہیں بہت سا اوس میں سی جاتا رہا
چنانچہ علامہ سیوطی نی لکہا ہی قال ابن عمر لا یقولن احدکم قد اخذت
القرآن کله وما یدریه ما کله قد ذهب منه کثیر اقول
جماعت انصاف کریں کہ قد ذهب منه کثیر دلیل اس بات کی ہی کہ ابن عمر کی نزدیک
قرآن متداول میں سی بہت سا جاتا رہا اور کوئی شخص یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ قد
اخذت القرآن کله افسوس کہ بنا بر روایات علماء جو قرآن معتبر ہم میں ہی جناب
رسالتمآب کو دیا گیا اوس میں سی بہت سا جاتا رہا کل باقی نہ رہا اور یہ قلیل کہ جو
کہ جاتا رہا وہ منسوخ التلاوة تھا محض تلبیس ہی کیونکہ منسوخ التلاوة حقیقت
قرآن سی خارج ہی اوسپر اطلاق جاتی رہنی قرآن کا صحیح نہیں ہی ورنہ باقیماندہ کو
ناقص کہہ سکتی ہی منسوخ التلاوة کی جاتی رہنی سی نقصان قرآن موجود لازم

نہین آتی ہی تا آنکہ ابن عمر خطاب فرماتی ہین لا یقولن احدکم قد اخذت
القرآن کلہ کیا جناب موصوف سند سی نہین جانتی تہی جو جاتا رہا ہی
منسوخ التلاوۃ ہی اور اوسکی کم ہونی سی نقصان قرآن لازم نہین آتا نہین نہین ضرور
جانتی تہی مگر جناب موصوف کی نزدیک جیسا کہ اونکی عبارت سی صاف ظاہر ہی
قرآن متلو سی بہت جاتا رہا ہی جیسا لفظ قد ذہب منہ کثیر اس مین کچھ بھی پوشیدگی
نہین اور جلال الدین سیوطی نی عائشہ سی روایت کی ہی کہ کانت سورۃ
الاحزاب تقرأ فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مائتی آیۃ فلما کتب عثمان المصاحف لم یقدر منہا الا علی ما
ہو الآن دیکھو صاف اس روایت مین صریح ہی کہ سورۂ احزاب مین زمان نبوت
دو سو آیتین تہین اور جب عثمان نی مصاحف لکھوائی تو جسقدر موجود تہی وہی قدر ہم
پہنچین اور اس سی زیادہ نہ لکہا سکا باوصف ایسی روایت کی جو تم تو تمام کمال ہونی
قرآن کا عجیب بات ہی اور ابی ابن کعب سی اوسی کتاب مین نقل کیا ہی وہ فرماتی تہی کہ
یہ آیت قرآن مجید سی نکل گئی اذا زنا الشیخ والشیخۃ فارجموہما
البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور ابو موسی اشعری سی منقول
ہی کہ ایک سورہ پڑہا کرتی تہی کہ اب اوسمین سی صرف یہ ایک آیت یاد رکھی
یا ایہا الذین آمنوا لم تقولوا ما لا تفعلون فتکتب شہادۃ
فی اعناقکم مولوی محمد علی صاحب رسالہ آیات بینات کہ تائید اہل سنت
سی مین یا ہی حیرت مین مخوط کہا کر یون افادہ فرماتی ہین کہ بی تحقیقات یہ

یہ آیت بھی خدا جانے چھاپنے والے بھول گئے یا حضرت جبرئیل
بھول گئے **قولہ** زیادتی سنیون کی بموجب روایات اہل سنت
وجماعت کلام اللہ موجود بین الدفتین مین زیادتی بھی ہی اور بعضے
قرآن سے نکلی اور چیزیں اس مین شامل ہی **قال الامام فخر**
رازی عن ابن مسعود کان ینکر کون سورۃ الفاتحۃ
والمعوذتین من القرآن اور عبد اللہ ابن مسعود اپنی
قرآن مین ان سورتون کو لکھتے بھی نہ تھے **اخرج احمد**
وابن حبان عنہ (ای ابن مسعود) انہ کان لا یکتب
المعوذتین فی مصحفہ اب ناظرین با انصاف غور کرین کہ
مثل سفیدۂ صبح روشن ہی کہ عبد اللہ ابن مسعود صحابی جلیل القدر
سورۂ فاتحہ اور معوذتین کو قرآن سے نہین جانتا تھا اور اپنی
قرآن مین بموجب روایت احمد اور ابن حبان کی اونکو لکھتا بھی نہین تھا
بلکہ جس قرآن مین ان سورتون کو لکھا پاتا تھا مٹا دیتا تھا **عن**
ابن یزید النخعی کان عبد اللہ بن مسعود یحک
المعوذتین من المصحف وکان عبد اللہ لا یقرء
بہما اور ابن حجر نے فرمایا کہ **قد صح عن ابن مسعود**
انکار ذلک اور علامہ سیوطی نے لکھا ہی کہ **اسانیدھا**
صحیحۃ پس جو سورتین کہ ایسی صحابی کی نزدیک مصحف مین

شامل نہوں بلکہ لائق حک ہوں اور وہ اس مصحف میں موجود ہیں پس
انکار زیادت محض جہل یا تجاہل ہی آپ جیسا بیجا ہی نقوض مفصلہ
ہر صفت ہوا تو مشاطۂ خامہ عروس سخن کو زیور روایت تسلیمی سی آراستہ
کرتی ہی اور وہ یہ ہی کہ اگر جملہ روایات اور اقوال علمای اہل سنت
سی قطع نظر کیا جاوی اور قول جناب خاطب کا بفرض محال تسلیم
کرلیا جاوی تو یہ لازم آتا ہی کہ اہل سنت کی نزدیک قرآن شریف
کی حالت زمانہ نبوت سی تا اوائل خلافت ثالثہ وہ حالت مندرجہ
ذیل سی تھی یعنی یا نعوذ باللہ جناب ختمی مرتبت نی کلام اللہ کو ساتھ
حدیث کی اور وحی متلو کو ساتھ غیر متلو کی اور متواتر کو ساتھ غیر متواتر
کی اور منسوخ التلاوۃ کو ساتھ غیر منسوخ التلاوۃ کی اور لغت قریش کو
ساتھ غیر لغت قریش کی خلط ملط کر کی [illegible] کر دیا اور صحابہ کرام اور
اہل بیت عظام نی اسی طرح اسکو لکہا اور حفظ کیا یا یوں کہو کہ
حضرت صلعم نی کلام اللہ کو اپنی کلام سی اور وحی متلو کو غیر متلو سی اور
متواتر کو غیر متواتر سی اور منسوخ التلاوۃ کو غیر منسوخ التلاوۃ سی
اور لغت قریش کو غیر لغت قریش سی متمیز اور ممتاز فرمایا تھا مگر صحابہ
کرام اور اہل بیت عظام نی کمال بی پروائی سی کلام اللہ کو ساتھ
کلام نبوی کی اور وحی متلو کو غیر متلو کی ساتھ اور متواتر کو ساتھ غیر متواتر
کی اور منسوخ التلاوۃ کو ساتھ غیر منسوخ التلاوۃ کی اور لغت قریش کو

ساتھ غیر لغت قریش کی خلط ملط کر دیا اور وہی حالت خلط ملط اور
عدم تمیز کی تا زمانہ شروع خلافت ثالثہ رہی اور کوئی نسخہ صحیح جو اس
خلط ملط سی بری ہو کسی کی پاس موجود نہین تھا تا آنکہ قول جناب
مخاطب صحیح ہو پس اہل سنت کہتی ہین کہ ان لوگون نی بکمال دیانت
و امانت و حفاظت و صیانت و ورع و تقوی و جد و جہد و تتبع و تفحص
و تلاش بقدر طاقت بشریہ اجتماعیہ اپنی کی خاص کلام اللہ کو کلام نبوی
سی اور اوسمین وحی متلو کو غیر متلو یعنی حدیث قدسی سی اور وحی متلو مین
سی متواتر کو غیر متواتر یعنی احاد اور شاذ سی اور اوسمین سی غیر منسوخ
التلاوۃ کو منسوخ التلاوۃ سی اور اوسمین سی لغت قریش کو غیر لغت
قریش سی متمیز اور ممتاز کر کر خاص نفس وحی متلو متواتر الروایۃ غیر منسوخ
التلاوۃ کو بموجب لغت قریش کی بین الدفتین مدون اور منتظم کیا
اور کسی نوع سی متواتر غیر منسوخ التلاوۃ مین تبدیل و تغیر اور کمی و زیادتی
نہونی دی انتہی اور فساد شقین اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہی
اور علاوہ اوسکی جب کہ بقول مخاطب جمیع مصاحف صحابہ اہل سنت
متمیز اور ممتاز نہتی تو یہ نسخہ متمیزہ مروجہ کہ جسمین بقول مخاطب کسی
نوع سی تبدیل و تغیر و کمی و زیادتی نہین ہی کس طرح مہیا ہوا اور کیونکر
اسکی تصحیح ہوئی اور کس نسخہ سی منقول ہوا عجیب تر یہ ہی کہ حضرت
مخاطب اپنی علما کی کتب مسئلہ التحصیل سی بھی اطلاع نہیں رکھتی

اگر یہ عبارت شرح مشکوٰۃ شیخ عبد الحق کی کہ پہلے بھی مذکور ہوئی ہے ملاحظہ
فرماتی تو کیا بعید تھا کہ تحریر سے اس تقریر کی ہاتھ اوٹھاتی اور وہ عبارت
یہ ہی گفت شیخ مسکین عبد الحق بن سیف الدین شک نیست کہ قرآن
معلوم بود بالقطع والیقین و معروف بود نزد ایشان متمیز از ما سوائے
خود مجمع علیہ میان ہمہ نہ اینکہ مشتبہ بود و چیزے از آن نزد بعضے بود
کہ مردم دیگر آن را نمی شناختند یا منکر بود قرآنیت آن را و اثبات
می کردند آن را بجلالت و شہادت و حاشا و کلا می دانستند آن را
بتالیف معجز و نظم معروف و بتحقیق مشاہدہ میکردند تلاوت آن را
از آنحضرت صلعم مدت بست و سہ سال و یاد داشتند جمیع آن را جمعی از
صحابہ پس از تلفظ چیزے کہ نہ از قرآن است مامون بودند انتہی یعنی
وہ لکھتے ہیں کہ قرآن بالقطع والیقین معلوم تھا اور نزدیک اونکے
معروف تھا متمیز ماسوا اپنے سے اور مجمع علیہ درمیان سب کی نہ یہ کہ
قرآن مشتبہ تھا اور نہ یہ کہ کچھ اوسمیں سے پاس بعضوں کی تھا کہ اور شخص
اوسکو نہ پہچانتی تھی یا اوسکی قرآنیت کی منکر تھی اور اثبات کرتی تھی
بجلالت و شہادت حاشا و کلا جانتی تھی اوسکو ساتھ تالیف معجز اور
نظم معروف کی اور تحقیق مشاہدہ کرتی تھی تلاوت اوسکی کو آنحضرت صلعم
مدت تیئیس برس و یاد رکھتی تھی تمام اوسکو ایک جماعت صحابہ
پس تھا امن سے اوس چیز کی کہ قرآن سے نہیں یعنی پڑھنے میں اوسکی کہنا

خلط ملط اور بعدم تمیز تھا کہ جسکی واسطی جناب مخاطب نی یہ فرمایا کہ
بکمال دیانت وحفاظت وامانت وصیانت وورع وتقوی وجہد وجہد
وتنقید وتفحص وتلاش بقدر طاقت بشریہ اجماعیہ متمیز وممتاز کیا اور یہ بھی
جناب مخاطب نی افادہ فرمایا کہ جس چیزیں متمیز اور ممتاز کیا
اوسسن کی ملادینی والی اور خلط ملط کردینی والی کون کون تھی
اور اونکا ارادہ اس خلط ملط سی کیا تھا اگر کہو کہ خطای اجتہادی تھی
تو بفرض محال ایک یا دو ایسی خاطی ہوسکتی ہین حسب تحریر مخاطب
اہل سنت کی نزدیک تو سب کی سب اسی بلا مین مبتلا تھی ظاہرا جناب
مخاطب نی اس مطلب کو عبارت شاہ ولی اللہ سی اخذ کیا ہی اور
اوس عبارت مین کہ تصحیح خرابی عقیدہ حضرات اہل سنت کی نسبت
قرآن مجید کی کرتی ہی تصرفات مناسبہ کام مین لیجا کر اس طور پر لکہا ہی
اور وہ عبارت شاہ صاحب کی ازالۃ الخفا مین یہ ہی اعظم میراثی کہ
از آنحضرت صلعم بامت مرحومہ رسید قرآن عظیم ست و آن تا آخر زمان
آنحضرت صلعم مجموع در مصاحف نبود مثل آنکہ امروز منشی منشآت خود را
یا شاعری قصائد ومقطعات خود را در بیاضہا وسفینہا در دست جماعۃ متفرقہ
گذاشتہ از عالم رود بمنزلہ صحائف اگر اندک بادی بجنبد شدند ازہم
متفرق شوند ہمچنین این منشآت وقصائد در شرف تلف باشند اگر آن کاغذہا
آب برسد یا در وی آتش بگیرد یا حامل آن بمیرد ماند وصحف ناپیدا بود گردد

وشاگردی رشید از میان یاران آن عزیز گرفت ببند و آن ہمہ را
بترتیب مناسب جمع کند نسخہا بسیار سازد بتصحیح کامل بکار برد و در عالم
متفرق گرداند پس منت این شاگرد رشید بگردن آنانکہ از ان نسخات
وانتشار مستفید شوند ثابت ست انتہی یہ عبارت مشعر اس سے ہی کہ قرآن
شریف متفرق پاس جماعت متفرقہ کی تہا اور ایسا متفرق تہا کہ ایک کو
دوسری کی خبر نہتی اور ایک کی پاس سے جاتی رہنے یا مرجانی سے اصل کا
نقصان لازم آتا تہا افسوس کہ اہل سنت کی نزدیک قرآن شریف
زمان نبوت مین اور پندرہ سال تک بعد زمان نبوت کی ایسی حالت
تفرق وانتشار مین رہا اور واسطی نقض اس عبارت کی قول شیخ عبد الحق
کا ابہی بیان ہوا کافی ہی بلکہ خود شاہ صاحب ہی اوسکی خلاف کتاب
مذکور مین تحریر کرتی ہین ونصیب او (ای علی علیہ السلام) از احیای
علوم دینیہ آن ست کہ جمع کرد قرآن را بحضور آنحضرت صلعم وترتیب
دادہ بود آنرا لیکن بتقدیر مساعد شیوع آن نشد انتہی حفظ مراتب اور
حسن آداب جناب شاہ صاحب کا قابل ملاحظہ ہی کہ جناب امیر المومنین
علی ابن ابیطالب کی کہ حسب روایت استیعاب سلونی عن کتاب اللہ
فواللہ ما من آیۃ الا وانا اعلم ابلیل نزلت ام بنہار فی سہل ام فی جبل
فرماتی تہی وحسب روایت صواعق محرقہ واللہ ما نزلت آیۃ الا وقد
علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت [illegible] ارشاد کرتی تہی

جو قرآن بحضور سرور کائنات مرتب فرمایا تھا اوسکی نسبت فرماتی ہین لیکن انھم
یہ نہین کہتی کہ آیا خود جناب امیر ہی بدون مانع کی اوسکو شائع نہ کیا
یا اور حضرات کی رواج اوس کا باعث ہی روکتی بازار اپنی کا سمجھکر
شائع ہونی دیا اگر شق اول بسبب خوف فساد کی قابل اختیار و لائق
بیان تھی تو اس صورت مین اگر شق اخیر کو اسی طرح مجمل بدون تصریح
نام اونکی کی فرما دیتی تو ظاہراً طریقہ ادب بہ سی نبھاتا گو عاقل
العاقل تکفیہ الاشارۃ سمجھ لیتی کہ وہ حضرات کون تھی اور پیر شاہ صاحب
اوسی کتاب مین تحریر کرتی ہین اخرج ابو عمر عن محمد بن کعب
القرظی قال کان ممن جمع القرآن علی عهد رسول الله
صلی الله علیه وسلم وهو حی عثمان بن عفان وعلی
ابن ابیطالب وعبد الله بن مسعود من المهاجرین
وسالم مولی ابی حذیفة بن عتبة بن ربیعة مولی لهم
لیس من المهاجرین اور لفظ ممن دلیل ہی اوپر اس امر کی کہ
سوای اشخاص مذکورۃ الروایۃ اور اشخاص نی بھی قرآن
شریف کو زمان نبوت مین جمع کیا تھا اور پیر شاہ صاحب اوسی کتاب
مین نقل فرماتی ہین فثبت ان القرآن کان مجموعا محفوظا
کله فی صدور الرجال ایام حیات النبی صلی الله
علیه وسلم ہم دریافت کرتی ہین کہ محفوظ فی صدور الرجال

یا ہم موافق تہا یعنی جیسا ایک کو یاد تہا ویسا ہی اوروں کو یاد تہا
مثلاً جسطرح حضرت علی علیہ السلام کو یاد تہا اوسی طرح اور صحابہ کو بہی
یاد تہا یا مخالف شق اول پر تنہا یہ قرآن متداول مطابق محفوظ فی
صدور الصحابہ ہوگا اور موافق محفوظ فی صدر العلی ہی ہوگا تو اس
صورت مین قول شاہ صاحب کا تقدیر یسا بعد شیوع آن نشد باطل
ٹہیریگا کیونکہ وہی شائع ہوا جو جمع علی تہا اسلیے کہ مجموع محفوظات ان
حضرت کا مطابق ہوگا اور شق ثانی پر ہم پوچہتی ہین کہ قرآن
متداول کس شخص کی محفوظ فی الصدر کی مطابق ہی مگر موافق محفوظ
فی صدر عثمان تو نہین کیونکہ عثمان خود کلام اللہ متداول کو مشتمل
لحن وغلطی پر جانتی تہی جیسا کہ علامہ دہلوی نی فرمایا ہی چنانچہ ثعلبی
در تفسیر و ابن قتیبہ در کتاب المشکل روایت کردہ اند ان عثمان
قال فی قولہ تعالی ان ہذان لساحران ان فی القرآن
لحنا فقال رجل صحح ذلک الغلط فقال دعوہ فانہ
لا یحلل حراما ولا یحرم حلالا و در بعض روایات ابن عباس
واقع ست قال عثمان ان فی المصحف لحنا ستقیمہ العرب
بالسنتہم فقیل لہ تغیرہ فقال دعوہ فلا یحلل حراما
ولا یحرم حلالا اور حسب تصریح فاضل رشید اونکی نزدیک ان
ہذین لساحران صحیح تہا اور قرآن متداول میں ان ہذان

موجود ہی اور مصداق محفوظ فی صدور بھی نہین اسلیئی کہ اول تو
اونکو سارا قرآن یاد نہین تھا بارہ بیس مین ایک سورہ بقر یاد
کیا تھا اور دوسری یہ کہ وہ ایک آیہ رجم کو قرآن سی فرماتی تھی
حالانکہ وہ آیہ اس قرآن متداول مین نہین **قال الفاضل**
المتوحد اور امامیہ کہتی ہین کہ برعکس قول اہل سنت کی
ہر شخص جامعین قرآن سی نہایت ہی دیانت دار و غادر و خائن تھا
اقول و بہ نستعین اگر جناب مخاطب نی بخیال اسکی کہ
آپ کو پیر فرقہ سنیہ کا جانتی ہین نقل قول اہل سنت مین حوالہ
کسی کتاب کا کتب اہل سنت سی بیان نہ کیا تو خیر یہی کہ وہین
اعراض کیا مگر حیرت ہی کہ یہ قول طویل الذیل طرف امامیہ کی
منسوب کیا اور عبارت کسی کتاب کی کتب امامیہ سی کہ مشتمل بر
تفصیل سی ہو بطور سند درج نفرمائی پس اس سی صدق کلام
جناب مخاطب دریافت ہوا اور ناآشنائی اونکی فن مناظرہ
سی ظاہر ہوئی خیر جو کچھہ کیا اپنی حق مین اچھا کیا اب ہم کہتی ہین کہ
یہ مضمون امامیہ پر افترای محض اور بہتان بحت ہی یہ ہر شخص کو
جامعین سی ہرگز ایسا نہین کہتی اور جن جامعین سی تصرفات
مندرجہ قول مخاطب حسب روایات اہل سنت وقوع مین آئی
سب اہل اسلام خصوصا اہل سنت پر لازم ہی کہ اونکو ایسا

اور خائن جانیں اور نزدیک امامیہ کی اصحاب محمد وتابعین کہ ناقل
قرآن مبین کی ہیں عدد تواتر سی اضعاف مضاعف ہیں چنانچہ جناب
علامہ دہلوی طاب ثراہ نزہۂ اثنا عشریہ میں افادہ فرماتی ہیں
ناقلان در جماعہ کہ کلام در انہاست واز انہا بعضی از افعال غیر مرضیہ
وعدم مراعات حقوق اہل بیت نبوی وغصب حق حضرت زہرا ورنجانیدن
آن بضعہ رسول خدا علیہا السلام وتحریف معنوی قرآن وفسق و
عدوان بوقوع آمد منحصر نیست بلکہ ناقلان قرآن واخبار وآثار
حضرت سرور انس وجان سوای آنہا نیز جمعی کثیر وجمی غفیر بودند
کہ از انہا این قسم امور صادر نشدہ فرقۂ امامیہ جمیع صحابہ را مقدوح و
مجروح نمیدانند بلکہ بسیاری از صحابہ عظام را جلیل القدر ممدوح
بلکہ از اولیای کرام میدانند ومستحق رحمت ورضوان ملک منان می پندارند
وحقیقت کلام کہ فرقۂ حقہ آنرا از پیروان آل محمد گویند بثنائی کہ از حضرت
سید الساجدین علیہ السلام ماثور است شاہد عدل این دعوی است
وبمقام چند فقرہ اقتصار کردہ شد در نہج البلاغۃ از حضرت امیر المومنین
علیہ السلام مروی است کہ در خطبہ فرمودہ این القوم الذین دعوا
الی الاسلام فقبلوہ وقرؤا القرآن فاحکموہ وہیجوا
الی الجہاد فولہوا اللقاح اولادہا وسلبوا السیوف
اغمادہا واخذوا باطراف الارض زحفا زحفا

وصفا صفا بعضهم هلك وبعض نجا لا يبرون ولا يعرفون
بالموتى مره العيون من البكا خمص البطون من الصيام
ذبل الشفاة من الدعا صفر الالوان من السهر على
وجوههم غبرة الخاشعين اولئك اخوانی الذاهبون
حق لنا ان نظما الیهم ونعض الایدی من فراقهم
شیخ صدوق محمد بن بابویه قمی در کتاب خصال باسناد خود از حضرت
ابو عبد الله علیه السلام روایت کرده قال ع کان اصحاب رسول
الله صلی الله علیه واله وسلم اثنی عشر الفا ثمانیة الاف
من المدینة والفین من غیر المدینة والفین من
الطلقاء لم یر فیهم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا
معتزلی ولا صاحب رای کانوا یبکون اللیل والنهار
ویقولون اقبض اروا حنا قبل ان ناکل خبز الخمیر
اخوند ملا محمد باقر مجلسی در حیات القلوب فرموده که ابن بابویه بسند
حسن از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که اصحاب رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم دوازده هزار نفر بودند هشت هزار نفر از
مدینه و دو هزار نفر از اهل مکه و دو هزار نفر رها کرده وآزاد کرده ها و
یکی از ایشان قدری نبودند که بجبر قائل باشند و مرجی نبودند که گویند
ایمان همه کس بیک قسم است و حروری نبودند که امیر المومنین صلوات الله

وسلام علیه را نا سزا گویند و معتزلی نبودند که گویند خدا را در عمل بنده هیچ
دخلی نیست و در دین خدا برای خود سخن نگفتند و در شب و روز گریه
می کردند و می گفتند خدایا روح های ما را قبض کن پیش از آنکه نان سیده
بخوریم فاضل شستری در مجالس المومنین صد کس از مشاهیر و روسای
صحابه را که نزد امامیه از جمله اصحاب ممدوحین اند ذکر کرده بطریق اجمال
اسامی آنها مذکور میشود از انجمله ابوطالب حمزه بن عبد المطلب جعفر بن
ابیطالب عباس بن عبد المطلب عبد اللہ بن عباس عبید اللہ بن عباس
قثم بن عباس فضل بن عباس تمام بن عباس عبد اللہ بن جعفر طیار
محمد بن جعفر طیار عون بن جعفر طیار عقیل بن ابیطالب عباس بن عتبہ
بن ابی لهب هاشمی عباس بن ربیعه بن حارث بن عبد المطلب
نوفل بن حارث بن عبد المطلب مغیره بن نوفل بن حارث عبد اللہ
بن ابی سفیان بن حارث عبد اللہ بن زبیر بن عبد المطلب جعفر بن
ابی سفیان بن حارث هاشمی مسلم بن عقیل ابو سفیان بن حارث
بن عبد المطلب سعید بن حارث بن عبد المطلب عبد المطلب بن
ربیعه بن حارث عمر بن ابی سلمه بن عبد الاسد مقداد بن الاسود
سلمان فارسی عمار بن یاسر عنسی ابوذر جندب بن جناده غفاری
بریده بن حصیب الاسلمی خالد بن سعید بن عاص بن امیه بن عبد شمس
عثمان بن حنیف انصاری ابو الهیثم بن مالک بن منهال انصاری

سہل بن حنیف انصاری حکیم بن جبلہ عبدی حذیفہ بن یمان انصاری
خزیمہ بن ثابت انصاری ابو ایوب بن زید انصاری ابی بن کعب انصاری
سعد بن عبادہ انصاری قیس بن سعد بن عبادہ انصاری سعید بن
عبادہ بشیر بن سعد انصاری جریر بن عبد الاعلی حجر بن عدی کندی
عدی بن حاتم طائی اسامہ بن زید بن شراحیل کلبی ابراہیم یا اسلم
ابو رافع براء بن مالک بن نضر انصاری براء بن عازب انصاری
حارثی خزرجی براء بن معرور بن صخر انصاری سلمی خزرجی بشیر بن براء بن
معرور انصاری ثعلبہ بن عمرو انصاری حارثہ بن سراقہ انصاری
حارثہ بن نعمان بن اسلم انصاری حارث بن ہشام بن مغیرہ قرشی
مخزومی حارث بن خزیمہ انصاری عرفہ ازدی انصاری عبد اللہ
بن بدیل بن ورقا خزاعی عبد الرحمن بن حسل جمحی اسعد بن زرارہ
ابو امامہ خزرجی انصاری ابو البشر کعب بن عمرو قتادہ عمرو بن
حمق خزاعی اسید بن حضیر بن سماک انصاری اشہلی اوس بن ثابت
بن المنذر الانصاری ابی بن ثابت الانصاری ابی بن عمارۃ الانصاری
ابی بن قیس ارقم بن ابی ارقم المخزومی ثابت بن زید ثابت بن
قیس بن شماس الخزرجی الانصاری ثابت بن ضحاک الخزرجی الانصاری
حبیب بن زید الانصاری زید بن ثابت زید بن ارقم الخزرجی
الانصاری عبادہ بن الصامت الانصاری خباب بن الارت

عبد الله بن خباب بن الارت عبد الغفار بن القاسم بن قیس بن فهد
الانصاری محمد بن عمرو بن حزم الانصاری نعمان بن عجلان الزرقی
الانصاری سعد بن معاذ الانصاری تمیم مولی خداش بن الصمه
ابو ساسان و ابو عمره انصاری مالک بن نویره الحنفی الیربوعی
بلال بن رباح حارث بن قیس حارث بن هشام عمرو بن ام مکتوم
القرشی العامری هاشم بن عتبه بن ابی وقاص الزهری ابو سعید
الخدری ابو الطفیل عامر بن واثله اللیثی جابر بن عبد الله بن عمرو
بن حرام الانصاری رضوان الله تعالی علیهم [illegible]
[illegible] گوید مخفی نماند که اکثر این صحابه [illegible]
خویشان و موالی بوده اند که ایشان [illegible] بوده اند و تابع
عقاید بزرگان خود مینموده اند و اکتفا بر این عدد جهت اکتفا باصل و
رعایت اختصار است چنانکه مذکور شد والا معتقدین اصحاب [illegible] است.
شیخ اعظم محمد بن علی بن الحسین بن بابویه القمی رحمه الله علیه کتابها
در ذکر رجال اخبار از صحابه سید مختار نوشته اند اگرچه الحال از آنها
اثری نیست و بواسطه سوختن و شستن مخالفان چیزی نه والله اعلم
بحقیقة الحال و الیه المرجع والمآل انتهی کلامه بالجمله نا فلان قرآن
مجید سوای اصحاب مجروحین جماعه کثیر اند که از عدد تواتر اضعاف مضاعف
اند از آنها میلی حیفی بوقوع نیامد و از صدور ظلم و فسق و تحریف معنوی

قرآن و اتلاف حق اهل بیت نبوی علیهم السلام از بعضی صحابه و وقوع
مداهنه از بعضی دیگر و وقوع اینمعنی از جمیع صحابه و قدح در جمیع ناقلان
قرآن لازم نمی آید تا مشابهت با ناقلان توریت و انجیل متحقق شود
و بعلت جرح او منجر بتطرق خلل در اعتماد قرآن کریم گردد هشتم آنکه
آنچه در بعضی روایات واقع شده که بعد از ارتحال حضرت سرور عالم
صلی الله علیه و آله وسلم بیا لم عقبی صحابه مرتد شدند مگر معدودی چند
مراد ازان ارتداد دینی مطلقا نیست تا موجب عدم قبول اخبار و روایات
نقل صحابه باشد بلکه مراد اعم ست از ارتداد دینی و ارتداد خلقی یعنی بعد از
حضرت رسالتمآب صلی الله علیه و آله وسلم بعضی صحابه از دین برگشته و
انکار بعضی ضروریات اسلام نمودند مانند اهل رده و نظائر آنها و بعضی
از اخلاق و ملکات حمیده و خصال و صفات پسندیده و افعال حسنه و
اعمال صالحه و خلوص محبت اهل بیت نبوت که بفحوای قل لا اسئلکم
علیه اجرا الا المودة فی القربی اجر رسالت ست و دیگر کردار
ستوده و اطوار محموده که در عهد کرامت مهد آنحضرت بران مجبول و مفطور
بودند برگشته انواع فتنه و فساد و نفاق و عناد و ظلم و عدوان و بغی و طغیان
صادر شد و بعضی دیگر در امور دین ترک نصرت و اعانت ذریت حضرت
سید المرسلین مسامحه و مداهنه نمودند و نیکوئی و احسان که در حق کافه
رعیت ممدوح و محمود ست در باره اهل بیت نبوت ترک فرموده غصب حقوق

حضرت زهرا علیها التحیة والثنا در رنجانیدن خاطر عاطر آن بضعهٔ حضرت خیر الورا
صلی الله علیه وآله از ایشان وقوع یافته چنانکه کتب سیر و تواریخ بآن ناطق ست
و در اکثر مقامات این کتاب از روی کتب معتبره بمعرض بیان آمده علامهٔ
تفتازانی در شرح مقاصد فرموده ما وقع بین الصحابة من المحاربات
والمشاجرات علی الوجه المسطور فی التواریخ و
المذکور علی السنة الثقات تدل بظاهره علی ان
بعضهم قد حاد عن الحق وبلغ حد الظلم والفسق و
الباعث علیه الحقد والعناد والحسد واللداد و
طلب الملک والریاسات والمیل الی اللذات و
الشهوات انتهی یعنی آنچه واقع شده است درمیان صحابه از
محاربات و مشاجرات بر وجهی که در تواریخ مسطور و بر السنهٔ ثقات
مذکور ست بظاهر خود دلالت می کند برآنکه بعضی از ایشان از طریق حق
انحراف ورزیده بحد ظلم و فسق رسیده بودند و باعث بران کینه
و عناد و حسد و لداد و طلب ملک و ریاسات و میل بلذات و شهوات بود
چه هر صحابی معصوم نیست و هر که ملاقات با پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله نمود
بخیر موسوم نه قال المولوی الجامی بیت هر کرا روی به بهبود نداشت
دیدن روی نبی سود نداشت + حاصل که ارتداد از دین که باعث عدم
قبول اخبار و روایات باشد از جمیع صحابه متحقق نشده و وقوع آن از بعض

مستلزم قدح در بعض دیگر نیست با آنکه این روایت حکایت ارتداد اول ست
که بعد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در اول وهله این حالت طاری شد
نه آنکه جمیع اینها بر همین حالت مستقر ماندند چه بعد وقوع این زلت جمعی کثیر
از صحابه رجوع بحق نمودند چنانچه علمای رجال امامیه تصریح بآن فرموده که
بسیاری از صحابه را که در اول وهله بسبب طریان بعضی شبهات و
تسویلات فی الجمله وهنی در خلوص عقیدت وصفای طویت راه یافته بود
بعد اندک مدت ببدرقهٔ عنایت ایزدی رجوع بحق نموده مهتدی گردیدند
در آئین حق و سداد و طریق استقامت و رشاد ثابت قدم و راسخ دم
گشتند اسامی برخی از اینها در کتب رجال امامیه مسطور ست فاضل
استرابادی در کتب خود در ترجمهٔ جابر بن عبد الله انصاری گفته
عن الفضل بن شاذان انه من السابقين الذين رجعوا
الی امیر المومنین علیه السلام و روایات تدل علی
علو رتبته وحسن عقیدته وانقطاعه الی اهل البیت
علیهم السلام در ترجمهٔ حصین بن منذر رکی یا ابو ساسان تخریج
نموده ثم اناب الناس بعد وکان اول من اناب ابو ساسان
وابو عمره وشتیره وعمار و در ترجمهٔ خالد بن زید ابو ایوب انصاری
از فضل بن شاذان نقل کرده انه من السابقين الذين رجعوا
الی امیر المومنین علیه السلام و در ترجمهٔ خزیمه بن ثابت

ذو الشهادتین گفته قال الفضل بن شاذان انه من السابقین
الذین رجعوا الی امیر المومنین و زید بن صوحان و سهل بن
حنیف انصاری و شتیره و عمار بن یاسر و صعصعه بن صوحان و اصحاب
او و عباده بن صامت و عدی بن حاتم طائی و عمران بن حصین و
قیس بن سعد بن عباده انصاری و ابو سعید خدری و زید بن ارقم و
چندکس دیگر را از جمله سابقین نوشته و آنها که بعد این جماعت رجوع
بحضرت امیر المومنین علیه السلام نمودند و آنها که در جنگ جمل و صفین و
نهروان در ظل رایت ظفر آیت آنحضرت علیه السلام حاضر بودند از
حیطه بیان خارج اند اور علاوه ہرین جس طریق سے کہ نبوت حضرت
خاتم پیغمبران نزدیک امامیہ کی منقول ہے اوسی طریق سے قرآن مجید
اور جو ثقلین معتبر ہیں اونکی ہین وہی اسکی ہین چنانچہ جناب علامہ
دہلوی طاب ثراہ بیان امر اول مین فرماتی ہین اول آنکہ بنا بر
روایت امامیہ نبوت حضرت خاتم الانبیا را علیہ و آلہ السلام در حضرت
امیر المومنین علیہ السلام در حضر منع سنت زیراکہ نزد امامیہ جمعی کثیر و جمی غفیر
از اصحاب کبار ممدوح و جلیل القدر بلکہ در عداد اولیای کرام معدود اند
چنانچہ سبق مشروحا ذکر یافت و در متفق علیہ بودن این اکابر نزد امامیہ
شکی نیست و اشخاصی کہ آنها را در اول و ہلہ شبہہ طاری شدہ بعد از
انحلال شبہہ رجوع بحق نمودند نیز صدوق و ثقہ و عدول بودن آنها

بمعاشرت باطنیه متحقق گشته نزد امامیه مقبول الروایة اند بجهت اینکه امامیه
قائل بخلاف آن شده پس امامیه نبوت حضرت خاتم الانبیا علیه السلام را
از حضرت امیرالمومنین علیه السلام و سلمان فارسی و مقداد و حذیفه و ابوذر غفاری
و عمار یاسر و صعصعة بن صوحان و عبدالله بن جابر انصاری و ابی بن کعب و
عبدالله بن عباس و عبدالله بن جعفر که این هر دو بزرگ داخل عبادلهٔ ثلاثه
و سعد بن معاذ و بسیاری از اهل بدر و اصحاب بیعة الرضوان و سائر اصحاب کرام
رضوان الله تعالی علیهم اجمعین روایت می کنند و بر تقدیر تنزل و فرض تسلیم
انحصار روایت نبوت در حضرت امیرالمومنین علیه السلام از آنجا که جماعه کثیره
که از اصحاب و تابعین بخدمت آنحضرت علیه السلام نیز بدوام اختصاص تمام
و استیناس تا لا کلام داشتند و در عهد خلفای ثلاثه نیز در خدمت آنحضرت شرف اندوز
می شدند و بعد از خلیفه ثالث جماعه کثیر از اهل بدر و اصحاب بیعة الرضوان
و سائر مهاجرین و انصار و تابعین باحسان مانند اویس قرنی و غیر او بیعت
آنجناب نموده در معرکه جمل و صفین و نهروان در ظل رایت هدایت آیت
مجتمع بوده جانهای خود را نثار نمودند بنابرین تقدیر نیز روایت
امامیه نبوت حضرت خاتم الانبیا را از حضرت امیرالمومنین که
افضل مهاجرین و انصار و اشرف اهل بدر و بیعة الرضوان
است و از حضرت فاطمه زهرا که سیده نساء عالمیان
است و حسنین علیهما السلام ....

واز اکابر اهل بدر وبقیه الرضوان وسائر مهاجرین وانصار وتابعین باحسان
که حق تعالی در کتاب خود بر صدق وصلاح آنها گواهی داده قوله تعالی
فان الله هو مولاه وجبریل وصالح المومنین وکونوا مع
الصادقین واولئك هم الصادقون وآیات بسیار در حق
ایشان کلمات خوشنودی ورضامندی ارشاد فرموده قوله تعالی
قد رضی الله عن المومنین اذ یبایعونك تحت الشجرة
الی غیر ذلك من الآیات وباز افاضل امامیه این نصوص از
قرآن شنیده از حال ایشان تفحص واجبی نمودند معلوم گردید که اکثر
از جماعه که امامیه روایت ثبوت نموده اند صادق الاعتقاد وراسخ
العقیده بوده اند ودر اعلای اعلام شریعت غرا بهیچ وجه قصور نکردند
هم برین قیاس تابعین باحسان نیز بنابر تاثیر صحبت وانعکاس اشعه
انوار ایشان همین سلوك لازم گرفتند قرنا بعد قرن وانقیاد این
امامیه کرام بآنحضرت علیه وآله الصلوة والسلام محض بنابر وضوح
وشهود حق بوده نه برای جلب نفعی ودفع مضرتی دوم آنکه روایت
که از سلیم بن قیس هلالی یعنی ان الصحابة ارتدوا بعد النبی
بر تقدیر صحتش قدحی نمی کند بچند وجه اول آنکه مراد از ارتداد درین
روایت که موید باخبار مخبر صادق است صلی الله علیه وآله وسلم
بوقوع ارتداد از صحابه چنانچه در صحیح بخاری وصحیح مسلم ودیگر صحاح ستة

وغیر آن مروی ست وچند حدیث ازان سابقاً مذکور شده اهم
از ارتداد دینی وارتداد در اعمال وافعال صالحه محصل معنی روایت
این ست که بعد از ارتحال آنحضرت صلی الله علیه وآله بعضی از صحابه
از دین برگشته انکار بعضی از ضروریات دین اسلام نمودند وبعضی
از شیوهٔ اخلاق وملکات حمیده وخصال وصفات پسندیده وافعال حسنه
واعمال صالحه وخلوص محبت اهل بیت رسالت علیه الصلوة والسلام که
بفحوای قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربی اجر
رسالت ست وازدیگر کردار ستوده واطوار محموده که در عهد کرامت مهد
آنحضرت مجبول ومفطور بران بودند برگشته انواع فتنه وفساد وظلم وعدوان
وبغی وعناد وجور وطغیان صدور یافته نیکوئی وبر واحسان که در حق
کافه رعایا ممدوح ومحمود ست ودر حق اهل بیت نبوت علیهم السلام
ترک کرده اند غصب حقوق حضرت زهرا ورنجانیدن خاطر عاطر بضعهٔ حضرت
خیر الوری از بعضی بوقوع آمده چنانچه صحاح سته وکتب سیر وتواریخ بآن
ناطق ست وانکار وقوع ارتداد باین معنی مکابرهٔ صریحه ست وقائل شدن
بوقوع ارتداد از صحابه باین معنی از خصائص امامیه نیست بلکه علمای اهل سنت
نیز بآن قائل اند وحضرت مخبر صادق علیه وآله الصلوة والسلام اخبار
بآن فرموده بخاری در صحیح خود بسندش روایت کرده ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال ترد علی یوم القیامة

رهط من اصحابی علی الحوض فاقول یا رب اصحابی فیقول
انک لا علم لک بما احدثوا بعدک انهم ارتدوا علی
ادبارهم القهقری و این حدیث باسانید متعدده و طرق متکثره
باختلاف عبارات در صحیحین و سائر صحاح ستة و غیر آن مروی ست قاضی عیاض
در تاویل آن می فرماید هم صنفان المرتدون عن الاستقامة و
العمل الصالح والمرتدون عن الدین انتهی و در فیض القدیر
فرموده قیل هم اهل الکبائر والبدع والظلمة والمسرفون
فی الجور وطمس الحق انتهی از وقوع این قسم ارتداد خللی در صدق
متواترات ایشان متطرق نمی شود و هم آنکه حکم بارتداد در حق جماعتیست که
نص جلی را استماع نموده انکار نمودند اما آنها که انکار نکردند یا آنها را که
استماع نص جلی اتفاق نیفتاده باشد بجهت عدم تحقق انکار در حق آنها حکم
ارتداد مندرج نخواهد شد فاضل شوشتری می فرماید مراد الکشی من
الصحابة ههنا من عدا ذوی القربی من اصحاب النبی صلی الله علیه
و آله و من عدا ما ذکرنا من مشاهیر الصحابة المداومین علی
ملازمة النبی صلی الله علیه و آله و سلم المستمعین للنص الجلی
فی شان امیر المومنین علیه السلام لا جمیع الاصحاب
من اصاغرهم و اکابرهم و لهذا لم یذکر علیا و
سبطین و من کان منهم من بنی هاشم و تابعیهم و موالیهم

مع ظهور ان الكشي لم يعتقد ارتدادهم فبقيت الطائفة
الكثيرة التي لم يكونوا من مشاهير الصحابة المسلمين
للنص سالمين عن نسبة الارتداد اليهم وان فحلوا
تحت تابعية المتقدمين لاشتباه الامر عليهم با آنكه
این روایت حکایت از حالات اول امر است که بعد از ارتحال آنحضرت
علیه و آله الصلوة والسلام از اول وهله این حالت طاری شده بود
نه آنکه جمیع اینها برین حالت مستقر و مستمر ماندند زیرا که بعد از وقوع
این زلت واختلال شبهه جمعی کثیر و جمی غفیر از صحابه رجوع بحق نمودند
چنانچه در کتب رجال امامیه تصریح و تنصیص بآن واقع شده که
بسیاری از صحابه را در اول امر بسبب طریان بعضی شبهات
وشکوک فی الجمله وهنی در خلوص عقیدت وصفای طویت راه
یافته بعد از اندک مدت بیدار شده وانتباه یافته الی رجوع بحق نمودند
وبر آئین حق وسداد وطریق استقامت ورشاد ثابت قدم
وراسخ دم گشتند واسامی بسیاری از آنها بالتفصیل از
کتب رجال امامیه سبق ذکر یافت فلیتذکر وبالجمله وقوع ارتداد
از بعضی موجب قدح در بعض دیگر ومستلزم تطرق خلل در صدق
متواترات جمیع اصحاب نمیشود سوم آنکه خبر دعوت حضرت
خاتم الانبیا علیه وآله الصلوة والسلام نبوت را وظهور معجزات

بر دست حق پرست آنحضرت صلی الله علیه و آله در حین حیات
آنحضرت بحد تواتر رسیده ثابت گردیده بود و طریان ارتداد
بر فرض تسلیمش بعد از ارتحال آنحضرت و تحقق و ثبوت تواتر ضرری
بآن نمیرساند و در انتفای ما ثبت بالبدیهه تاثیری نمی بخشد
چهارم آنکه بر تقدیر تسلیم و تنزل عدالت بلکه اسلام نزد محققین
علمای اصول از شرائط تواتر نیست چنانچه در کتب اصول فقه
مبین ست در مسلم فرموده ثم قد شرط قوم ومنهم فخر الاسلام
العدالة والاسلام لئلا يرد اخبار النصارى بقتل
المسيح والجواب منع الاستواء ولو اخبر اهل
قسطنطنية بقتل ملكهم حصل العلم نعم
ذلك ويخيل في تقابل العدد ومولد لعدم
التواطؤ امّا الشرطية فكلا ومن ههنا قالوا ان
التواتر ليس من مباحث علم الاسناد انتهى
وقوع ارتداد مطلقا مستلزم قدحی در صدق متواترات ایشان
نخواهد بود پنجم آنکه بر فرض تسلیم وقوع تحریف قرآن و احداث
بدعات مانند تراویح و تجویز مسح خفین از بعضی مستلزم قدح در
اخبار جمیع صحابه نیست کما لا یخفی ششم آنکه قول او تواتر وقتی
مفید یقین میشود که اهل تواتر را غرضی فاسد درمیان نباشد

از عجائب تاویل و دلیل عدم توغل اوست در علم اصول هیچکس
از علما در افاده تواتر یقین را این شرط نکرده در مسلم فرموده
للتواتر شروط منها تعدد المخبرین تعددا یمتنع
التواطؤ علی الکذب عادة ومنها الاستناد الی
الحس فلا تواتر فی العقلیات ومنها استواء جمیع
الطبقات فی مبلغ یفید الیقین ومنها کونهم
عالمین بالمخبر عنه اذ لا علم الا من علم انتهی
هفتم آنکه سبب حاصل نشدن یقین از اخبار یهود و نصاری عدم
تحقق شرط تواتر است که استوای طبقات در مبلغ مخبرین باشد
و قصور ناقلین ست از عدد تواتر در مرتبه اولی یا در وسطی پس تواتر
در اخبار آنها متحقق نگشته نه اینکه تواتر متحقق شده و افاده یقین نکرده
چنانچه فاضل ناصب زعم کرده چه اینمعنی از حیز سداد خارج ست
در عضدیه گفته وشرط بعضهم الاسلام والعدالة کما فی
الشهادة والا لافاد اخبار النصاری بقتل المسیح
العلم به وانه باطل والجواب منع حصول شرائط
التواتر لاختلال فی الاصل والوسط ای قصور
الناقلین عن عدد التواتر فی المرتبة الاولی و
فی شیء مما بینهم ولذلک یعلم ان اهل قسطنطنیة

لو اخبروا بقتل ملكهم حصل بہ العلم بہ انتہی

علامہ تفتازانی در شرح عقائد نسفیہ و صاحب مسلم و دیگر محققین در علم اصول و کلام تصریح و تنصیص بران نمودہ عجب ست کہ فاضل نا صب درینمقام با این اکابر انا جد مخالفت نمودہ قول ضعیف را تحقیق انگاشتہ ان هذا الشیٔ عجاب **قال الفاضل المتوحد** انہون نے جمع ہوکر واسطے درہم و برہم کرنے دین محمدی کے اور غصب کرنے حق اہل بیت اون کے اس قرآن مروج اس طرح جمع کیا کہ اکثر اصول و فروع دین کے مین کہ عمدہ اور اصل الاصول اون مین کہ امامت ائمہ اثنا عشر تہی قرآن منزل من اللہ سے متغیر و مبدل کیے اور فروعات مین سے جو حکم متعہ عمدہ تہا بحذف قید الی اجل مسمی بے نشان کر دیا **اقول و بہ نستعین** یہ قول جناب مخاطب کے ذہن سلیم اور فہم مستقیم کا آئینہ ہے اس لیے کہ علت غائی ہر چیز کی ذہناً اوس پر مقدم اور خارجاً اوس سے مؤخر ہوتی ہے اور اوس جناب نے علت غائی جمع قرآن مروج کی کہ باعتراف اوس سراپا انصاف کے خلافت عثمان میں عمل میں آئی افساد دین خیر الانام اور غصب حق اہل بیت کرام کو قرار دیا ہے اور طرف شیعہ کے منسوب کیا ہے حالانکہ یہ دونون کام برسون پہلے باہتمام تمام و اتفاق عوام عہد عدالت مہدین

حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم انکی کی بالغ وجہ حسن
سرانجام پاچکی تھی اور جناب خلیفۂ ثالث بھی اونہین کی قدم بہ
قدم رکھا تھا ظاہرا مخاطب لاثانی نی باینہمہ دعوی ہمہ دانی
بمقتضای حبک الشی یعمی ویصم باعث محبت جناب شیخ اول و شیخ
ثانی کی کہ ایسی بنا انکی بانی تھی مصداق صم بکم عمی فہم لا یرجعون
ہو کر ایسی طرفہ بیانی کو کام فرمایا ہی [illegible] ایسی گفتگو
کیون زبان پر لاتی اور گنجایش حضرت شیخین کی کس طرح
غفلت کرتی یہ محض حسن ظن جناب مخاطب کا ہی ور جناب
مخاطب کہ سرمایۂ فطانت ہین لفظ اتفاق سی لفظ اجماع نفرمایئن
اسلیی کہ یہ اتفاق اجماع نہین ہی چنانچہ علامۂ دہلوی تحفۂ اثنا عشریہ
مین فرماتی ہین وعدم اعتداد باتفاقی کہ بر خلافت خلیفۂ اول
واقع شدہ بجہت عدم اشتمال بر اجماع نیست بلکہ بجہت عدم تحقق
اجماع دران صورت نیز اکہ اجماع عبارتست از اتفاق مجتہدین
این امت و جمعی بسیاری از امت مذکور بر خلافت خلیفۂ اول
متفق نشدہ چہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام و عباس بن عبد المطلب
عم رسول و سائر بنی ہاشم رضی اللہ تعالی عنہم و جماعتی کثیر از
اعاظم صحابہ مانند سلمان فارسی و ابوذر غفاری و مقداد و حذیفہ
و عمار یاسر و سعد بن عبادہ و قیس بن سعد رضوان اللہ تعالی علیہم

وبسیاری از قوم خزرج وجمعی کثیر دیگر که در انوقت در مدینهٔ طیبه اقامت
نداشتند حتی طلحه وزبیر در مبدا امر درین اتفاق شریک وراضی بآن نبودند
پس پیش از تحقق اتفاق اهل حل وعقد شروع در امر خلافت وامامت و
تصرف در امور دینی ودنیوی کافهٔ مسلمین خالی از دلیل وازسمت جواز خارج
باشد ومجرد اظهار موافقت نیز بعد از تحقق شوکت مدعی خلافت وفریب
خوردن دیگر بدین امت بوی دلالت بر موافقت رای واعتقاد
ندارد والعبرة للرای لا بظاهر اللفظ محققین علمای اهل سنت نیز
داد انصاف داده از ادعای اجماع رجوع نموده دلیل خلافت
ابوبکر بیعت اهل حل وعقد قرار داده اند صاحب مواقف می فرماید
یثبت الامامة ببیعة اهل الحل والعقد عند اهل
السنة خلافا للشیعة لنا ثبوت امامة ابی بکر بالبیعة
کما سیاتی بعد از ان می فرماید واذا ثبت حصول الامامة
بالاختیار والبیعة فاعلم ان ذلک لا یفتقر الی الاجماع
اذ لم یقم علیه دلیل من العقل والسمع بل الواحد و
الاثنان من اهل الحل والعقد کاف لعلمنا بان الصحابة
مع صلابتهم فی الدین اکتفوا بذلک کعقد عمر لابی بکر
وعقد عبد الرحمن بن عوف لعثمان ولم یشترطوا فی
عقدها اجماع من فی المدینة فضلا عن اجماع الامة

ولم ينكر عليهم احد وعليه انطوت الاعصار بعدهم
الى يومنا هذا انتهى اور مصنف رسالۂ النار الحاطمہ لقاصد احراق
بیت فاطمہ تحریر کرتی ہین پس مخفی نہی کہ حاصل کلام مخاطب اس
مقام مین یہ ہی کہ جو لوگ خانۂ جناب سیدہ مین مجتمع تھی قصد برہمی
خلافت کا رکھتی تھی لہذا تہدید و تخویف اونکی یا احراق خانۂ حضرت
فاطمہ جائز تھی مقدوح ہی باین طور کہ ثبت العرش ثم النقش اول
صحت خلافت ابو بکر بدلیل قاطع و برہان ساطع ثابت کیجیے بعد اوسکی
جواز تہدید و تخویف اوس جماعت کا زبان پر لائیے اور اون کو نسبت
خیانت وغیرہ کی دیجیے حالانکہ ظاہر ہی کہ عمدہ دلائل خلافت ابی بکر
کی اہل سنت کی نزدیک اجماع ہی اور یہی ہی کہ جسوقت یہ جماعت
کہ اجلہ اور عمدۂ صحابہ تھی بیعت ابی بکر سی متخلف ہون اور منجملہ اون کے
جناب امیر المومنین علیہ السلام بھی ہون اور یہ لوگ خلافت ابی بکر کو
باطل اور ناحق جانتی ہون تو اجماع کیونکر متحقق ہوگا پس اگر
قبل تحقق اجماع کی جناب امیر المومنین علیہ السلام اور اونکی اتباع
نی ارادہ برہمی خلافت ابی بکر کا کیا ہو تو موافق مذہب اہل سنت
اور اصول موضوعہ اونکی گو وہ لوگ ہرگز مستحق تعزیر و تہدید نہین ہو سکتے
اور مخفی نہی کہ روایات سابقہ سی بکمال وضوح ظاہر ہو چکا ہی کہ
اس جماعت مین جناب امیر علیہ السلام داخل تھی اور نیز اس جماعت مین

زبیر وغیرہ اجلہ صحابہ ہی ہین پس شاہ صاحب نی از راہ کمال عناد اہل بیت
امجاد کی اس مقام مین اعتقاد عظمت و تعظیم صحابہ سی ہاتھ اوٹھا کی نہایت
اہانت و تحقیر اس جماعت کی کری اور کئی مرتبہ مرتکب کفر صریح ہوے
اول یہ کہ اس جماعت کو لائق تہدید اور تخویف و ایذا و اہانت کی
تصور کیا دوم اونکو نسبت خیانت کی کیا یہ ابلغ مین التصریح کی سوم اوس
جماعہ کو اصحاب فتنہ و فساد کہا چہارم دعوی کیا کہ جناب سیّد
اونکی نشست و برخاست سی تنگ تہین اور اس جہت سے توہین اونکی کی
پنجم اس جماعت کی حال کو مثل اون لوگون کی بتلایا کہ بسبب ترک
نماز جماعت کی جناب رسول خدا نی تہدید اون کی کی تہی اور
جمہور اہل سنت کی نزدیک وہ لوگ منافق تہی ششم اون لوگون کو
تارک اقتداء امام حق کہا ہفتم اون لوگون کو تارک رفاقت
مسلمین ٹہرایا حالانکہ اسی کتاب کی آخر مین بعد تفسیر آیہ و من
یشاقق الرسول الخ یہ لکہا ہی معلوم شد کہ ہر کہ خلاف رای
مومنان اختیار نمود مستحق دوزخ شد ہشتم ابن خنظل و سیاہ کی
ساتہ ان لوگون کو تشبیہ دی اور وہ ملعون ہجو جناب رسالتمآب
کی کرتا تہا نہم بقول خود ہرگاہ این قسم مردودان الخ تصریح کی ہی کہ
العیاذ باللہ خدا کی بارگاہ مین یہ جماعت مردودان جناب الہی سی تہی
دہم ان لوگون کو لائق سزا و جماعت فساد پیشہ کہا یازدہم

جناب سیدہ علیہا السلام پر افترا کیا کہ وہ معصومہ راضی نہین کہ ان لوگون کو
سزا دی جاوی دوازدہم [12] سہیم کرنا دین و ایمان کا اوس جماعت کی طرف
منسوب کیا سیزدہم [13] ارادہ ہای فاسدہ کی نسبت اونکی طرف کی
چہاردہم [14] العیاذ باللہ زبانش سوزد اون لوگون کو واجب القتل
واجب التعزیر گمان کیا پانزدہم [15] بقول خود کہ درین قسم مفسدت کہ شرارہای
آن تمام مسلمین بلکہ تمام دین پر رسید الخ تصریح کی ہی کہ اون لوگون نی ایسا
مفسدہ اوٹھایا کہ شرارہ ہی اوسکی تمام مسلمین بلکہ تمام دین کو پہنچی
شانزدہم [16] بقول خود اگر عمر بن الخطاب ہم بسبب بودن مفسدان
دران خانہ الخ کی تصریح کی ہی کہ وہ لوگ مفسد تہی اور نیز اور وجوہ سی
عیوب اس جماعت کی عبارت تحفہ سی ظاہر ہین واہ سنی صاحب کیا کہنا
ہی جب بعض اصحاب دنیادار اہل بیت علیہم السلام پر ظلم کرین اور
اونکی حقوق کو غصب کرین اور اون سی بسیف و سنان مقابل ہوون
اور اون پر سب کرین تو آپ اوس وقت رعایت صحابیت کی اونکی
حق مین کرین اور سب کو مجتہد بنائین اور کسی کی امامت کی قائل ہوون
گو محبت اہل بیت علیہم السلام سی ہاتہ اوٹہائین لیکن ایسی صحابہ کی
تعظیم سی باز نہ آئین اور جب چند اصحاب بعض اون مین سی خالص
ہوون اور بعض دوسری تمہاری عشرہ مبشرہ مین معدود متابعت
اہل بیت کی کرین تو اوس وقت اون کی رگ حمیت جوش مین آئی

اور بعلت بھری دریاب تخلف از بیعت یکی اون اصحاب کو واجب القتل
و واجب التعزیر و مردودان درگاہ الہی جانین بلکہ اونکی اس ارادہ کو
مفر واسطی تمام دین کی تصور کرین اب سچ کہی کہ یہ لوگ اصحاب
رسول خدا تھی یا جو آیات کہ آپ اپنی زعم فاسد مین ہر صحابی پر منطبق
جانتی ہین اون مین یہ لوگ داخل نہین آیا جناب امیر المومنین
علیہ السلام کی تمام وکمال فضائل اور مناقب و مجاہدات فی الدین
و محبت جناب سید المرسلین تم کو فراموش ہوئی یا تمہاری کانون مین
کوئی ایسی بلا آگئی کہ تم سنتی نہین یا بسبب عداوت خاصگان خدا
کی عقل وحواس تمہاری باطل ہوئی وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون الجملہ کلام شاست نظام
آغاز سی انجام تک ہجو و مذمت و تشنیع و تہجین اوس جماعت سی
بھری ہوئی ہین اور نسبت فتنہ و فساد اور برہم زنی دین اسلام
ہر لفظ و فقرہ سی بکنایہ اور بتصریح کمال تحقیر اور اہانت اوس جماعت
کی ظاہر ہوتی ہی اور ارباب ایمان خوب جانتی ہین کہ نسبت
ایسی امور کی جناب امیر المومنین ع کی طرف بلاشبہ علین ناصبیت و
عداوت و بغض و دلیل ہلاک و ضلال و نفاق ہی اور واسطی خروج
قایل اون کلمات کی دین اور اسلام سی بخصوص احادیث صریحہ
و روایات صحیحہ کافی و وافی ہی ہرگز معلوم نہین ہوتا کہ اس مقام مین

شاہ صاحب کو کیا ہو گیا آیا اختلاط عقل اور خلل دماغ عارض ہوا یا نشہ
محبت ثلاثہ مین حواس باختہ اور مدہوش ہو گئی کہ مذہب سنن سے بھی
ہاتھ اوٹھایا اور جو دعوی کہ ولای اہل بیت کا سابق مین کیا تھا اوسکو
پس پشت ڈال دیا اور جو زبان قلم پر گذرا لکھتی چلی گئی معلوم ایسا
ہوتا ہی کہ خدای تعالی نی توفیق کو سلب کیا جب تو ایسی کلمات
بیجا اور الفاظ ناسزا سرزد ہوا وصیا اور اصحاب نجبا کی حق مین لکھی اور
تعجب ہی کہ خوارج و نواصب جو مطاعن جناب امیر کی طرف منسوب
کرتی ہین اون مطاعن کو کفر کہا ہی اور اوسکی نقل کا عذر کیا کہ نقل کفر
کفر نباشد اور اس مقام مین محبت خلیفہ صاحب مین ایسا بیخود ہوی کہ
اپنی نفس خبیث کی طرف سی مطاعن عظیمہ و معائب قبیحہ حق جناب
امیر المومنین علیہ السلام مین زبان قلم پر لائی اور بہ کمال اہتمام
اثبات اس کا کیا اور بقولہ وجہون سی معاذ اللہ اون حضرت کو
مطعون کیا اور نواصب لیام و خوارج بد انجام سی اس مقام مین گوی
سبقت لیگئی اور شاہ صاحب کی اخلاط سوداویہ نی اس قدر
جوش کیا کہ عنان اختیار اونکی ہاتھ سی چھوٹ گئی اور متابعت دامنی
ابوبکر او عمر کی اختیار کی بلکہ اونسی بھی گوی سبقت لیگئی کیونکہ
ابوبکر نی حکم بقتال نفس رسول اور اتباع اوس جناب کی کیا تھا اور
عمر نی اون حضرت کو باحراق نفس نفیس ڈرایا اور شاہ صاحب نی قتال

بلکہ قتل نفس رسول خدا اور احراق بیت اہل بیت کو بھی جائز رکھا اور
کلمات ناسزا بھی اون کی شان میں کہی اور تسلیم کیا کہ بسبب کمال
محبت عمری کی تنقیص وتہجین جناب امیر المومنین علیہ السلام کی کی
اور اوس کو حق وصواب بھی جانا لیکن حیرت ہی کہ اس قدر مطاعن
ومثالب وتحقیر واہانت وبدگوئی وعیوب ومذمت اصحاب کی حق مین
کیونکر جائز رکھی باعتراف ولی اللہ ثابت ہی کہ یہ گروہ ایک جماعت
بنی ہاشم سی تھا اور ظاہر ہی کہ بنی ہاشم باوجودیکہ اہل سنت کی نزدیک
اہل بیت سی ہین شرف صحابیت اون کو حاصل ہی اور منجملہ انہین
لوگون کی عباس بھی تھی چنانچہ عبارت کتاب العقد سی معلوم ہوا اور
روایت طبری سی واضح ہی کہ طلحہ اور چند نفر مہاجرین اوس گھر مین
تھی پس شاہ صاحب نی جو ایسی کلمات ناسزا زبان مبارک پر
جاری فرمائی اگر حرمت جناب امیر المومنین مانع نتھی کاش عظمت و
جلالت عباس کہ عم رسول خدا تھی اور نیز رفعت وعلو منزلت
اور بنی ہاشم کی مانع ہوتی لیکن افسوس اتنا بھی خیال نہ کیا کہ کس
طرح سی یہ کلمات ناسزا شنیعت ناصبیت وعداوت بلکہ خارجیت اوسکی
قائل کی ہین اوسیطرح مضر اور مناقض مذہب شاہ صاحب کی ہین
کیونکہ اب تک دعوی فضائل ومناقب صحابہ کا جو تھا وہ اوس جماعت کو
مردودان جناب الہی کہکی خود باطل کرلیا اور تعجب ہی کہ ایسی گروہ کو

کہ صحابہ مین داخل ہین اور جمیع فضائل و مناقب عامۂ اصحاب مین شریک
اور طرفہ یہ ہی کہ بالخصوص ہی ان لوگون کی فضائل و مناقب موافق
مذہب اہل سنت کی احادیث مین آئی ہین ایسی مطاعن اور قبائح
کی ساتھ یاد کیا اونکی تحقیر اور اہانت اونکی روا رکھی حتی کہ اونکو مردودان
جناب الٰہی قرار دیا اور احتمال ہی کہ شاہ صاحب نی جان بوجہ کر
ایسی کلمات اون اصحاب کی حق مین کہ جو لوگ موافق مذہب اہل حق
نیک تھی بسبب عناد اہل حق کی کہی ہون اور چونکہ شیعہ اون کو دوست
رکہتی ہین اس واسطی اونکی محبت اور موالات سی ہاتھ اوٹھایا ہو تاکہ
مشارکت اہل حق کی اس باب مین لازم نہ آئی لیکن باعث تعجب اور
حیرت ہی کہ طلحہ اور زبیر کو کہ موافق زعم شاہ صاحب کی قطعاً عشرہ
مبشرہ مین داخل ہین کس واسطی ایسی مطاعن قبیحہ سی یاد کیا اور
اونکو مردودان جناب الٰہی بتلایا اور گمان ہی کہ اولیا تا صحاب شاہ صاحب
عذر بدتر از گناہ پیش کرین اور کہین کہ شاہ صاحب کو معلوم تہا کہ
یہ صحابہ بھی داخل اوس جماعت کی ہین جن کو خلیفہ نی باعث فراق
بیت اہل بیت قرار دیا اس واسطی اون کو برائی سی یاد کیا لیکن
زبیر کی اس جماعت مین داخل ہونی کا تو شاہ صاحب کو اقرار ہی اور
اوس طعن مین خود نقل کیا ہی پس معلوم ہوا کہ دیدہ و دانستہ زبیر کو
مردود جناب الٰہی کہا ہی اور اپنی خجلت رو سیاہی سی دیکو قشیدی

اور لائق تحسین و مذمت اور قاصد استیصال دین اسلام اونکو کہا ہی
پس چاہیے کہ اب اہل سنت اوسکو بہی تکفیر و تضلیل شاہ صاحب مین
قصور نہ کرین بلکہ یقین کرین کہ اون کو بہی مذہب اہل سنت منظور ہی
کہ طلحہ و زبیر و غیرہ اعاظم صحابہ کو کہ تکریم و تبجیل انکی ضروری مذہب
اہل سنت ہی بکمال مذمت و عیب یاد کیا اور اون کو مردودان
جناب الہی اور مشابہ ابن حنظل روسیاہ کی ٹہیرایا اور ایسی اشخاص کو
واجب القتل والتعذیر جانتی ہین الحاصل جناب شاہ صاحب جسطرح
کہ دعوی ولای اہل بیت مین راست گو نہین اسی طرح مذہب سنن
اور دعوی موالات صحابہ مین بہی کاذب و دروغگو ہین بالجملہ
ہر ایک عاقل اپنی نفس کی تکذیب سی احتراز بلیغ کرتا ہی لیکن شاہ صاحب
نی تحفہ مین جیسا کہ مخالفت عقل و نقل و کتاب و سنت و تکذیب و تسفیہ کو
اپنی علمای کبار کی پیش نہاد خاطر رکہا ہی اسی طرح سی اپنی
دعاوی کی تکذیب اور اپنی افادات کی مخالفت بہی باہتمام
تمام اکثر مقامات تحفہ مین ثابت کی ہی چنانچہ باب الامامۃ مین شاہ صاحب
نی بغرض باطل اثبات خلافت خلیفہ اول مدح و ثنای جمیع صحابہ
مین علی العموم کیا کیا مبالغات رکیکہ کیی ہین اور باب مطاعن
مین کیسی کیسی کوششین تنزیہ و تطہیر ذیول صحابہ مین کین حالانکہ
بعض مطاعن پر شبہہ خفیف مین نسبت ان صحابہ کی کہ اون

مقام مین خود صحابہ کی طرف منسوب کرتی ہین اور نیز باب
مطاعن مین خود فرماتی ہین و نیز باید دید ولکن اللہ
حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ
الیکم الکفر والفسوق والعصیان خطاب بکدام
گروہ ست و این فعل شنیع یعنی احراق خانہ حضرت فاطمہ واندر
پہلوی مبارکش شمشیر خلانیدن فسوق وعصیان ست یا نہ انتہی
پس اس کلام سے ظاہر ہی کہ صدور فسق وعصیان صحابہ سے
محال وممتنع ہی اور یہ اعتقاد الستہ کہ جماعہ صحابہ کہ جناب سیدہ
معصومہ کی گھر مین مجتمع ہوتی تہی اور بتصریح شاہ صاحب قصد برہمی
خلافت ابوبکر کا رکہتی تہی ہرگز مرتکب کسی فعل شنیع کی نہین
ہوی اور فسوق وعصیان اون سے واقع نہین ہوا بلکہ وہ اس
باب مین حق وصواب پر تہی جب یہ بات ذہن نشین ہوئی تو جاننا
چاہیی کہ عمر کو ہرگز بقصد تخویف اون کی جائز نہ تہی کیونکہ
امر جائز پر تخویف یعنی چہ اور نیز اوسی باب مین بعد ذکر آیہ
وافی ہدایہ لا تجد قوما الخ شاہ صاحب فرماتی ہین پس
این آیہ نص صریح ست کہ صحابہ را ہر کہ مخالف خدا ورسول باشد
میل کردن و جانب داری نمودن و دوستی او و مانع اجراء
حکم الہی ساختن از محالات ست انتہی پس اس کلام سے اوبہی

حقیت اون صحابہ کی کہ جناب سیدہ معصومہ کی گھر مجتمع ہوتی تہی
ظاہر ہو باہری کیونکہ جب میل کرنا صحابہ کا بمخالفت حکم خدا و رسول کے
محال ہوا تو صدور مخالفت خدا و رسول کہ شاہ صاحب اس مقام مین
زبردستی اون بیچارگان مین اصل محال ہوگا تعجب ہی کہ اسی باب
مطاعن مین شاہ صاحب حفظ قرآن وصیت شاہ ولی اللہ صاحب
ایسی بیساسی متفطن ہوئی کی بعد حفظ قرآن کی فضائل صحابہ پر کمال نازش
دلخوش فرماتی ہین اور کئی آیات قرآنی بمقتضای لم تقولون ما
لا تفعلون سناتی ہین اور اس جگہ سب آیات کو بہول گئی
بالجملہ شاہ صاحب نی باب مطاعن مین جسقدر آیات وحدیث برات
صحابہ مین ذکر کین اور اسی طرح جو کچھ باب امامت مین بغرض
اثبات خلافت خلیفہ اول تحریر فرمایا ہی اور مدعی استحالہ اقدام
بامر باطل اون سی ہوئی ہین اونکو اس طعن کی جواب مین
سنانا چاہتی ہی اور شاہ صاحب کی تکذیب اونہین کی کلام سی
کرنی چاہتی ہی اوس وقت اولیای شاہ صاحب ممدوح بزبان حال
فرمائین تو عجب نہین شعر اپنی غزل پہ آپ مین لکہتا ہون اب غزل
دیکہو جواب ہی سخن لا جواب کا + اور جو کچھ جناب مخاطب نی
بابت اصل امامت وفرع متعہ کی کہا ہی حال یہ ہی کہ امامیہ کی نزدیک
اس قرآن صحیح مین یہ دونون امر موجود ہین لیکن دیدہ بینا کجا اور گوش شنوا

بیان اور تفسیر کرنا قرارت عبد اللہ ابن مسعود کا کہ فضائل اونکی سب روایات اہل سنت سے ابتدا بیان ہو گئی نسبت آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس اور روضۃ فیہ الی اجل مسمی کا قرارت عبد اللہ ابن عباس اور ابی ابن کعب سے کہ انکا بیان اہل سنت سے ہی بابت آیہ فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی فاتوهن اجورهن فريضة اور ایسا ہی مخاطب خود نقل کرتی ہین چنانچہ اس رسالہ مین محل مناسب پر بیان کیا جائیگا قال الفاضل المتوجه اور آیات جو کچھ مخالف طبع اپنی کی دیکھین حتی المقدور ہر طور سی تحریف کرین زیادتی چاہی تو زیادتی اور نقصان چاہا تو نقصان اور اگر تغیر و تبدیل یا تقدیم و تاخیر چاہی تو وہی کی اقول وبه نستعین اس نقل مین مخاطب نی واسطی تلبیس عوام کالانعام کی قائل ہونا امامیہ کا ساتھ انواع تحریف کی زیادت و نقصان و تغیر و تبدیل و تقدیم و تاخیر کی نسبت اس قرآن مروج کی بیان فرمایا ہی بسند الکترین خلاف اعتقاد فرقہ ناجیہ امامیہ کا نسبت قرآن مدون بین الدفتین کی مفصلاً بیان کرتا ہی اور جو کہ عبارت سراپا انارت حضرت علامہ دہلوی طاب ثراہ واسطی ادا اس

مطلب کی مع شئ زائد کافی ووافی ہی اوسی پر مکتفی ہوتا ہی کہ
نزہہ مین فرماتی ہین چہ علمای امامیہ بعد اجماع واتفاق آنہا براینکہ
درکلام اللہ زیادتی وتبدیل کلمہ بکلمہ دیگر نشدہ اختلاف نمودہ اند کہ
آیا نقصانی دران واقع شدہ است یا نہ صنادید علمای امامیہ
از متقدمین ومتاخرین مانند شیخ صدوق محمد ابن بابویہ قمی و
شیخ ابوجعفر طوسی وسید مرتضی علم الہدی وملا محسن کاشی
صاحب وافی وشیخ حر عاملی وغیر اینہا قول ثانی اختیار نمودہ
قائل شدہ اند کہ درکتاب اللہ اصلا تغیر وتحریفی ونقصانی واقع نشدہ است
بنا برین قول قابل استدلال وصالح احتجاج بودن کلام اللہ از
واضحات جلیہ است کہ قابل تشکیک نیست وجمعی کہ قائل اند
باینکہ درکلام اللہ نقصانی وقوع یافتہ می گویند کہ سورہا وآیاتی کہ
در قرآن مجید حذف واسقاط شدہ است دراین ازمنہ منسوخ التلاوۃ
است وقرآنی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام ترتیب دادہ بود
اگرچہ نزد ما موجود نیست لیکن دراین زمان ما متمسک بہمین قرآن صحیح ایم
کہ دراصول وفروع تمسک بآن نمائیم واستدلال واحتجاج بآن مکینم
وازانجا کہ امر بتمسک بآن واحتجاج واستدلال بآن وحض وترغیب
بتلاوت وقرائت آن در نماز از ائمہ معصومین علیہم الصلوۃ والسلام ورود یافتہ
درماخوذ بودن آن باین کیفیت ازراہ اعتبار از ائمہ ہدی علیہم السلام شکی نیست

و در قابلیت آن استدلال را ریبی نه هرچند این معنی بر ناظران کتب امامیه
وضوحی تمام دارد بنا بر اطمینان قلب عوام بنقل اقوال علمای اعلام
و تفصیل مقام مبادرت نموده می شود پس بدانکه از جمله مشایخ ثلاثه
رضوان الله علیهم که مولف کتب اربعه اند که درین اعصار غالباً مدار عمل
بر مولفات ایشان ست از ثقة الاسلام شیخ محمد یعقوب کلینی رحمه
الله تعالی نصی درینباب واقع نیست مگر آنکه بعضی از روایات که ظاهر
آنها موهم وقوع امثال این امورست در کافی آورده ازینجاست که بعضی
گمان برده اند که او رحمه الله تعالی نیز قائل بوقوع نقصان درین قرآن مجید
است و حق آن ست که مطلق روایت دلالت بر اعتقاد راوی به ظاهر
مضمون آن روایت ندارد چه شیخ صدوق ابن بابویه نیز در کتب خود
امثال این روایات ایراد نموده با اینکه مذهب و معتقدش عدم وقوع
نقصان ست نیز محدثین اهل سنت مانند بخاری و مسلم و دیگران نیز مثل
این روایات در کتابهای خود آورده اند شیخ محمد ابن بابویه در کتاب
اعتقادات بر عدم وقوع نقصان در کلام الله نص نموده و نیز کلام او
نص ست برینمعنی که اعتقاد جمیع فرقه امامیه همین ست و تصریح فرموده که
هر که بما نسبت می کند که ما قائل بوقوع نقصان در قرآنیم کاذب است
وهذه عبارته اعتقادنا ان القرآن الذی انزله الله علی محمد
صلی الله علیه و اله هو ما بین الدفتین و هو ما فی ایدی

الناس ليس باكثر من ذلك ومبلغ سوره عند الناس مائة
واربع عشر سورة وعندنا الضحى والم نشرح سورة واحدة
وكذلك الفيل ولايلاف سورة واحدة و من نسب
الينا انا نقول انه اكثر من ذلك فهو كاذب وماروى
من ثواب قراءة كل سورة من القران وثواب من ختم
القران كله وجواز قراءة سورتين فى نافلة والنهى
عن قراءة سورتين فى فريضة تصديق لما قلناه فى
امر القران وان مبلغه ما فى ايدى الناس وكذلك ما
روى من النهى عن قراءة القران كله فى ليلة واحدة
وانه لا يجوز ان يختم فى اقل من ثلاثة ايام تصديق لما
قلناه ايضا بل نقول انه قد نزل من الوحى الذى ليس
بقران ما لو جمع الى القران لكان مبلغه مقدار سبع
عشرة الف اية و ذلك مثل قول جبرئيل عليه السلام
للنبى صلى الله عليه واله ان الله يقول لك يا محمد دار خلقى
مثل ما اداری ومثل قوله اتق شحناء الناس وعداوتهم
ومثل قوله عش ما شئت فانك ميت واحبب ما شئت
فانك مفارقه واعمل ما شئت فانك ملاقيه وشرف
المؤمن صلوته بالليل وعزه كف الاذى عن الناس

ومثل قول النبي صلى الله عليه واله ما زال جبرئيل
يوصيني بالسواك حتى خفت ان احفي او ادرد وما زال
يوصيني بالجار حتى ظننت انه ينبغي طلاقها وما زال
يوصيني بالمملوك حتى ظننت انه سيضرب له اجلا يعتق فيه ومثل
قول جبرئيل عليه السلام للنبي صلى الله عليه واله حين
فرغ من غزوة الخندق يا محمد صلى الله عليه واله وسلم
ان الله تبارك وتعالى يامرك ان لا تصلي العصر الا
ببني قريظة ومثل قوله صلى الله عليه واله امرني
ربي بمداراة الناس كما امرني باداء الفرائض
ومثل قوله عليه السلام انا معاشر الانبياء امرنا ان
لا نكلم الناس الا بمقدار عقولهم ومثل قوله صلى
الله عليه واله ان جبرئيل اتاني من قبل ربي بامر
قرت به عيني وفرح به صدري وقلبي قال ان الله
عز وجل يقول ان عليا امير المؤمنين وقائد الغر
المحجلين ومثل قوله عليه السلام نزل علي جبرئيل
عليه السلام فقال يا محمد صلى الله عليه واله
ان الله تبارك وتعالى قد زوج فاطمة عليا عليهما
السلام من فوق عرشه واشهد على ذلك خيار

وما زال يوصيني بالمرأة حتى ظننت انه لا ينبغي

ملائکته ومثل هذا کثیر کله وحی ولیس بقرآن ولو کان قرآنا لکان مقرونا وموصولا الیه وغیر مفصول عنه کما کان امیر المؤمنین علیه السلام جمعه فلما جاء هو به قال هذا کتاب ربکم کما انزل علی نبیکم لم یزد فیه حرف ولم ینقص منه حرف فقالوا لا حاجة لنا فیه عندنا مثل الذی عندک فانصرف وهو یقول فنبذوه وراء ظهورهم فاشتروا به ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون وقال الصادق علیه السلام القرآن واحد نزل من عند واحد وانما الاختلاف من جهة الرواة انتهی

یعنی اعتقاد ما این ست که قرآنی که فرستاده است آنرا خدای تعالی بر پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم همین ست که در میان دو جلد مصحفهاست واو همان ست که الآن در دست مردم ست بیشتر ازان نیست وعدد سورهای قرآن نزد مردم صد وچهارده است ۱۱۴ ونزد علمای امامیه الضحی والم نشرح یک سوره است ولایلاف والم ترکیف یک سوره وهر کس که نسبت کند بفرقه امامیه اینکه می‌گویند قرآن بیشتر ازین ست آن کس کاذب ودروغگو ست وانچه مروی ست از ثواب قرائت هر سوره قرآن وثواب ختم تمامی قرآن وجواز خواندن

دو سوره در رکعت نافله و نهی از جمع دو سوره در یک رکعت فریضه و همچنین
آنچه مروی ست از نهی قراءت تعلیم قرآن در یک شب و آنکه جایز نیست
ختم قرآن در کمتر از سه روز مؤید قول ماست که قرآن همین قدر ست که در دست
مردم ست بیشتر ازین نیست بلکه می گوئیم که نازل شده است بر پیغمبر
صلی الله علیه و آله از وحی غیر قرآن که آنرا حدیث قدسی گویند آنقدر که
اگر آنرا با قرآن جمع کنند هر آئینه مقدار هفده هزار آیه شود ۱۷۰۰۰ مثل قول
جبرئیل مر پیغمبر را صلی الله علیه و آله وسلم که خدای تعالی ترا می فرماید
که یا محمد دار خلقی مثل ما اداری خلقی یعنی ای محمد مدارا کن با خلق من
چنانچه من مدارا می کنم با خلق خود تا آخر آنچه فرموده است شیخ حر عاملی
در رسالهٔ تواتر قرآن می فرماید و هو ظاهر بل نص فی نقل الاجماع
علی ذلک من الامامیة من غیر اشارة الی نقل خلاف
بل صرح بتکذیب من نسب الیهم غیر ذلک الاعتقاد
وقد صرح فی اول کتابه بان ما فیه هو باعتقاد
الامامیة واورده فی اول باب واحال ما فی
الابواب علیه والبیان ولیحله فی الجمیع من غیر
تغییر وایضا فالحمل علی ان قوله اعتقادنا من صیغة
المتکلم للتعظیم نفسه لا وجه له ولا مناسبة بالمقام اصلا
وکذا القول بان جمعه غیره لا جمیع الامامیة اذ لا تخصیص

فلا تخصيص بغير دليل ولا يفهم ذلك من هذه
العبارة مع انه قد صح اولا بما صرح وتمام اطلاعه
على مذهب المتقدمين لا شك فيه والتقية لا وجه
لها ههنا اذ لم يستعملها احد من علماء الشيعة في كتبهم
ومصنفاتهم ولا لها وجود في مؤلفاتهم شيخ الطائفة
ابو جعفر طوسي در تفسير موسوم به تبيان ميفرمايد اما الكلام
في زيادته ونقصانه فمما لا يليق به لان الزيادة فيه
مجمع على بطلانه والنقصان منه فالظاهر ايضا من
مذهب المسلمين خلافه وهو الاليق بالصحيح
من مذهبنا وهو الذي نصره المرتضى رحمه الله
تعالى والظاهر في الروايات غير انه رويت روايات
كثيرة من جهة الخاصة والعامة بنقصان
كثير من اي القرآن ونقل شيء منه من موضع الى
موضع طريقها الآحاد التي لا توجب علما فالاولى
الاعراض عنها وترك التشاغل بها لانه يمكن
تاويلها ولو صحت لما كان ذلك طعنا على ما هو
موجود بين الدفتين فان ذلك معلوم صحته
ولا يعترضه احد من الامة ولا يدفعه ورواياتنا

متناصرة بالحث على قرائته والتمسك بما فيه ورد ما يرد
من اختلاف الاخبار في الفروع اليه وعرضها عليه
فما وافقه عمل عليه وما خالفه تجنب ولا يلتفت
اليه وقد ورد عن النبي صلى الله عليه واله رواية لا يدفعها
احد انه قال اني مخلف فيكم الثقلين ما ان تمسكتم
بهما لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي
وانهما لن يفترقا حتى يردا على الحوض وهذا يدل
على انه موجود في كل عصر لانه لا يجوز ان يأمر
بالتمسك بما لا يقدر على التمسك به كما ان
اهل البيت عليهم السلام ومن يجب اتباع قوله
حاصل في كل وقت واذا كان الموجود بيننا
مجمعا على صحته فينبغي ان نتشاغل بتفسيره
وبيان معانيه وترك ما سواه انتهى يعني كلام
در زیادت و نقصان از آنجمله است که سزاوار نیست چه اجماع
واقع شده است بر بطلان زیادت آن اما نقصان در آن پس
ظاهر از مذهب مسلمانان نیز خلاف آن است و همین است لایق تر
بمذهب صحیح و همین است آنچه مرتضی رضی الله تعالی عنه آنرا
نصرت کرده است و همین است ظاهر از روایات مگر

آنکه روایات بسیاری از طرق عامه وخاصه مرویست که دلالت
دارد بر نقصان آیات بسیار از قرآن ونقل چیزی ازان از موضعی
به موضعی وطریق آنها آحادست که موجب علم نمی گردد پس اولی
اعراض ازان وترک اشتغال بآن ست چه تاویل آنها ممکن ست
وبر تقدیر صحت روایات موجب طعن برانچه بین الدفتین موجودست
نمی شود زیرا که صحت آن بتحقیق معلومست احدی از امت اعتراض
بران ندارد ورد نمی کند آن را و روایات از طرق باستفاضت بر جهت
بر قرائت آن وتمسک نمودن بانچه درو ست ورجوع کردن در وقت
اختلاف اخبار فرعیه بآن وعرض نمودن روایات بران تا انچه
موافق اوست عمل بآن نموده شود وانچه مخالف ست اجتناب ازان
نموده آید ودر حدیث متفق علیه وارد ست که آن حضرت صلی الله
علیه وآله وسلم فرموده انی مخلف فیکم الثقلین ما ان
تمسکتم بهما لن تضلوا کتاب الله وعترتی اهل بیتی
وانهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یعنی بدرستیکه
من گذارنده ام درمیان شما ثقلین را انچه اگر تمسک بآن نمائید
هرگز گمراه نشوید کتاب خدا وعترت اهل بیت من واین هردو از هم
جدا نمی شوند تا آنکه برلب حوض بمن وارد شوند واین دلالت
می کند برانکه قرآن در هر عصر موجود ست زیرا که جائز نیست امر بتمسک

نمودن چیزی که قدرت بر تمسک بآن نباشد چنانچه اهل بیت علیهم السلام
و آنکه اتباعش واجب است در هر وقت موجود است قال سید مرتضی
علم الهدی در جواب مسائل طرابلسیات ان العلم بصحة
نقل القرآن کالعلم بالبلدان والحوادث الکبار
والوقائع العظام المشهورة واشعار العرب المسطورة
فان العنایة اشتدت والدواعی توفرت علی
نقله وحراسته وبلغت الی حد لم یبلغ الیه
مما ذکرنا لان القرآن معجزة النبوة وماخذ العلوم
الشرعیة والاحکام الدینیة وعلماء المسلمین
قد بلغوا فی حفظه وعنایته الغایة حتی عرفوا
کل شیء فیه من اعرابه وحرکاته وحروفه و
ایاته فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا
مع العنایة الصادقة والضبط الشدید یعنی علم
بصحت نقل قرآن مانند علم ببلدان و حوادث کبار و وقائع عظام
مشهوره و اشعار عرب مسطوره است چه عنایت و دواعی بر نقل
و حراستش مشتد و متوفر گردیده بحدیکه در اخبار از حوادث و بلدان بآن
مرتبه نرسیده زیرا که قرآن معجزه نبوت و ماخذ علوم شرعیه و دینیه است
و علمای اهل اسلام در حفظ و حمایت آن باقصی الغایة رسیده اند تا آنکه

معرفت بهم رسانیده اند بهر چیزی که اشارت در آن واقع شده از حرکات
و سکنات و حروف و آیات او پس چگونه روا باشد که با وجود عنایت
صادقه و ضبط شدید متغیر و منقوص باشد نیز می فرماید ان العلم
بتفصیل القرآن وابعاضه کالعلم بجملته وجری ذلك
مجری ما علم ضرورة من الکتب المصنفة ککتاب
سیبویه والمازنی فان اهل العنایة بهذا الشان
یعلمون من تفصیلها ما یعلمون من جملتها حتی ان لو ان
مدخلا ادخل فی کتاب سیبویه بابا فی النحو لیس
من کتابه یعرف ویمیز ویعلم انه لیس من اصل الکتاب
وکذا الکتاب المازنی ومعلوم ان العنایة بضبط
القرآن ونقله اصدق من العنایة بضبط کتاب
سیبویه ودواوین الشعراء یعنی علم بتفصیل قرآن و ابعاضش
و جمیع اجزای او مانند علم بجملهٔ آنست و جاری است درین باب بجائی آنچه
معلوم است از کتاب های مصنفه مانند کتاب سیبویه و مازنی چه آنها
که عنایت باین شان دارند می دانند از تفاصیل آن آنچه می دانند
از جملهٔ آن تا آنکه اگر کسی داخل کند در کتاب سیبویه بابی را در نحو
از آنچه که در آن نیست هر آینه شناخته می شود و متمیز و معلوم می گردد
که این باب ملحق است از اصل کتاب نیست و همچنین است حال کتاب مازنی

ومعلوم است که عنایت بنقل قرآن وضبط آن صادق تر است از عنایت
ضبط کتاب سیبویه و دیوانهای شعرا پس بنا بر اینکه قرآن در عهد
کرامت عهد حضرت رسول خدا صلی الله علیه وآله مجموع و مؤلف بود
بطبق آنچه درین بیان است و در معرض استدلال بر این امر مینماید
ان القرآن کان یدرس ویحفظ جمیعه فی ذلک
الزمان حتی عین جماعة من الصحابة فی حفظهم له
وانه کان یعرض علی النبی صلی الله علیه وآله وسلم
ویتلی علیه وان جماعة من الصحابة مثل عبدالله
ابن مسعود وابی بن کعب وغیرهما ختموا القرآن
علی النبی صلی الله علیه وآله ختمات وکل
ذلک یدل بادنی تامل علی انه کان مجموعا مرتبا
غیر منثور ولا مبثوث وان من خالف فی ذلک
من الامامیة والحشویة لا یعتد بخلافهم فان
الخلاف فی ذلک مضاف الی قوم نقلوا اخبارا
ضعیفة ظنوا صحتها لا یرجع بمثلها عن المعلوم المقطوع
علی صحته انتهی بدرستی که قرآن در زمان سعادت نشان
آنحضرت صلعم همه اش درس داده می شد وحفظ نموده می شد تا آنکه
جماعتی از صحابه را برای حفظ او تعیین فرموده بود وبر آن جناب

عرض نموده می شد و بحضور فائض النور آن حضرت تلاوت کرده می شد
و جماعت از صحابه مانند عبد الله بن مسعود و ابی بن کعب و غیر آنها ختم کردند
قرآن را بحضور آن سرور صلی الله علیه و آله آین امور دلالت می کنند
بر آنکه قرآن در عهد کرامت مهد آنحضرت معلوم و مرتب بود ناقص و
پراگنده نبود و هر که درین قول مخالفت نموده است از امامیه و حشویه
یعنی محدثین اهل سنت اعتداد می بخلاف اینها نیست چه خلاف
آنها نیز منسوب ست بقومی از اصحاب حدیث که اخبار ضعیفه را نقل
کردند و گمان بردند صحت آنها را با مثل این روایات ضعیفه از احادیثی
که صحت آنها یقینی قطعی ست اعراض و رجوع نموده نمی شود شیخ
امین الاسلام ابو علی طبرسی در تفسیر مجمع البیان فرموده است
ومن ذلك الكلام في زيادة القرآن ونقصانه فاما
الزيادة فيه فمجمع على بطلانه واما النقصان فقد
روى قوم من اصحابنا وقوم من حشوية العامة ان
في القرآن تغييرا ونقصانا والصحيح من مذهب
اصحابنا خلافه وهو الذي نصره المرتضى قدس الله
روحه واستوفى الكلام فيه غاية الاستيفاء
في جواب المسائل الطرابلسيات انتهى ملا محسن
کاشی در رساله منهاج النجاة میفرماید هداية القرآن كلام الله

ووجيه وقوله وكتابه لا ياتيه الباطل من بين
يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد وانه
قول فصل ما هو بالهزل وان الله تبارك وتعالى
محدثه ومنزله وربه وحافظه وهو المهيمن على
الكتب كلها وانه حق من فاتحته الى خاتمته نؤمن
بمحكمه ومتشابهه وخاصه وعامه ووعده ووعيده
وناسخه ومنسوخه وقصصه واخباره لا يقدر
احد من المخلوقين ان ياتي بمثله انه بعينه ما هو
بين الدفتين في ايدي الناس اليوم وليس باكثر
من ذلك وما في بعض الاخبار عن اهل البيت
عليهم السلام ما يدل على خلافه فهو ما دل
كما ذكرناه في كتابنا المسمى بعلم اليقين انتهى
كلامه يعني قرآن كلام خدا ووحي او وكتاب اوست ونگاهبان گشته
از تبديل وتحريف واو قول جدا كننده ميان حق وباطل است هزل نيست
وخداى تعالى آفريننده او وفرو فرستنده او وپروردگار ونگاهدارنده
اوست از اينكه تبديل وتحريف بآن راه بيابد واو از فاتحه تا خاتمه اش
حق است ايمان مى آريم بمحكم ومتشابه او وخاص او وعام او ووعد او
ووعيد او وناسخ او ومنسوخ او وقصه هاى او واخبار او وقدرت ندارد

یکی از مخلوق کرده باشد مانند آن را او همان قدریست که درمیان جلد
مصحفها الیوم در دست مردم ست و زیاده و بیشتر از آن نیست و آنچه
در بعضی اخبار اهل بیت علیهم السلام خبری ستکه دلالت می کند
بر خلاف آن پس آن ماول ست چنانچه ذکر کرده ایم ما آن را در
کتاب خود که مسمی ست به علم الیقین و احادیثی که در باب عرض احادیث
به کلام الله واقع ستکه حضرات ائمه معصومین علیهم السلام فرموده اند

اذا جاءکم حدیث فاعرضوه علی کتاب الله فما وافق کتاب الله فخذوه و ما خالف کتاب الله فدعوه

نیز دلالت دارد بر اینکه در قرآن متداول تحریفی و تبدیلی
و زیادتی واقع نشده و بجمیع اجزائه کلام الهی معتمد و موثوق به ست
والا عرض حدیث بران فائده نداشتی بلکه عرض در صورت وقوع تحریف
و تبدیل و زیادتی موجب اغراء بقبیح و باعث ایقاع مردم در تشویش
و تحیر صریح می بود بالجمله قول راجح و مذاهب اکثر محققین علمای امامیه
آن ست که در کتاب الهی اصلا تغییری و تحریفی و زیادتی و نقصانی
واقع نشده و روایاتی که دلالت بر وقوع آن دارد با وجود بودن
آنها از قبیل اخبار آحاد ماول اند بتاویلات سدیده و محمول اند بر
محامل بعیده مثل آنکه محمول اند بر وقوع تحریف در معنی و بر آنکه منقوص
چیزی از قرآن متلو نبود بلکه تاویلی بود که با تنزیل نازل شده بود یا آیاتی بود

که تلاوت آنها منسوخ شده حکمش باقیست یا تلاوت وحکم آنها هر دو
منسوخ شده اند یا وحی بود غیر قرآن ونیز نقصان
در بعضی ازان قبیل بود که بحذف آن خللی
در فهم قرآن راه می یابد مانند نامهای اشخاصی که آیات درشان
آنها نازل شده مانند اسامی مبارک علی وآل محمد علیهم السلام
اسامی منافقین و القرآن از قبیل اختلاف قرائتست در بعضی
مواضع مثل آن در روایات اهل سنت نیز واقعست چنانچه عنقریب
انشاء الله تعالی بعرض بیان می آید وبعضی علما قائل شده اند
بوقوع نقصان در قرآن مجید هرچند این قول صحیح ست لیکن
قائلین این قول می گویند که تجویز این معنی محذوری ندارد زیراکه
مخالف وموالف بالاتفاق تصریح نموده اند که در صدر اسلام بعضی
از آیات بجهت آنکه تلاوت آنها فقط یا تلاوت واحکام آنها
منسوخ گردیده محذوف شده اند در شرح بزدوی که از مشاهیر
کتب اصول فقه حنفیه است می گوید وهو ای نسخ التلاوة
والحکم جمیعا بصرف القلوب عنها جائز فی القرآن
فی حیات النبی صلی الله علیه وسلم للاستثناء
فی قوله تعالی سنقرئك فلا تنسی الا ما شاء الله
اذ لو لم یتصور النسیان لخلا ذکر الاستثناء

عن الفائدة وقوله تعالى او ننسها يدل على الجواز
ايضا وذلك مثل ما روى عن عائشة رضي الله
عنها انها قالت كان فيما انزل عشر رضعات محرمات
فنسخت بخمس وروى ان سورة الاحزاب كانت تعدل
سورة البقرة وقال الحسن ان النبي صلى الله عليه
وسلم اوتي قرآنا ثم نسيه فلم يكن شيئا اي فلم يبق
منه شيء لما رفع الله تعالى عن قلبه ذلك يعني نسخ
تلاوت حكم هر دو جائزست در قرآن بصرف قلوب ازان در حيات
آنحضرت عليه السلام بجهت استثنا در قوله تعالى سنقرئك
فلا تنسى الا ما شاء الله چه اگر نسيان متصور نبودي استثنا
بيفائده بودي وقوله تعالى او ننسها نيز دلالت بر جواز مي كند
واين مانند آنست كه مروي از عائشه رضي الله عنها كه او گفت بود
در انچه نازل شده است ده رضعه محرمه پس منسوخ شد به پنج رضعه و
مرويست كه سورهٔ احزاب برابر سورهٔ بقره بود و گفته است حسن
داده شد حضرت رسول خدا را صلی الله عليه وسلم قرآني پس فراموش
كرد آن را پس نبود چيزي يعني باقي نماند ازان چيزي بجهت آنكه
برداشت خداي تعالى از دل مباركش آن را نيز و شرح نبودي
گفته واما القسم الثاني وهو نسخ التلاوة دون الحكم

فتمسكوا بالمعقول والمنقول ايضا اما المنقول فمثل
قراءة عبد الله بن مسعود رضي الله عنه في كفارة
اليمين فصيام ثلاثة ايام متتابعات وقد كانت
هذه القراءة مشهورة الى زمن ابي حنيفة ولكن
لم يوجد فيها النقل المتواتر الذي يثبت بمثلها
القرآن ومثل قراءة ابن عباس رضي الله عنه
فافطر فعدة من ايام اخر ومثل قراءة سعد بن
ابي وقاص رضي الله عنه وله اخ او اخت فلكل
واحد منهما السدس وكرواية عمر الشيخ والشيخة
اذا زنيا فارجموهما البتة نكالا من الله والله عزيز
حكيم ثم لا يظن بهؤلاء انهم اخترعوا ما رووا
من انفسهم فيحمل على انه كان مما يتلى ثم انتسخت
تلاوته في حيوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
بصرف القلوب عن حفظها الا قلوب هؤلاء
ليبقى الحكم بنقلهم فان خبر الواحد موجب للعمل
به فكان بقاء الحكم بعد نسخ التلاوة بهذا الطريق
لا ان يكون نسخ التلاوة بعد وفات رسول الله
صلى الله عليه وسلم فان قيل لا يتصور نسخ التلاوة

مع بقاء الحكم لان القرآن لا يثبت الا بالنقل المتواتر
ولم يثبت بالنقل المتواتر ما رووا كان قرآنا
ثم نسخت تلاوته وبقي حكمه والدليل عليه ان الحكم
الباقي ليس بقطعي ولو كان حكم القرآن لكان
قطعيا قلنا القرآن يثبت بالسماع من رسول الله
صلى الله عليه وسلم واخباره انه من عند الله تعالى
وقد ثبت ذلك في حق هؤلاء الرواة وغيرهم الا ان
تصرف قلوب غيرهم عنه لم يثبت القرآنية في
حقنا فلا يخرج به عن انه كان قرآنا حقيقة غاية ما فيه
انه يثبت كونه قرآنا في الزمان الماضي بالظن وهو
ليس بقادح فيما نحن فيه لان الثبوت بطريق القطع
المشروط فيما بقي بين الخلق من القرآن لا فيما نسخ
ودر مسلم وعضديه وديگر کتب اصول فقه نسخ تلاوت فقط ونسخ تلاوت
وحکم معا بامثال این آیات اثبات نموده اند بانک فاصله انشاء الله
تعالی در موضع مناسب مذکور خواهد شد بالجمله از تقریر این علمای اعلام
ورعایاتی که بعد ازین از صحیح بخاری وصحیح مسلم ودیگر صحاح ستة
وکتب احادیث اهل سنت مذکور خواهد شد بوضوح پیوست که بسیاری
از آیات در ابتدای تنزیل قرآن متلو بودند هم در زمان سعادت نشان

آنحضرت صلی الله علیه وآله منسوخ گردید در دلهای بعضی روات
برای ابقای حکم محفوظ ماند وآیات مذکور در حق آن اشخاص قرآن
هستند ودر ثبوت ووقوع این معنی در عهد کرامت مهد آن سرور
صلی الله علیه وآله خلافی وشبهه نیست اما این که بعد از زمان آنحضرت
صلی الله علیه وآله نیز مثل آن واقع شده است یا نه اختلاف ست
هر چند شارح بزدوی ودیگران انکار آن نموده اند لیکن حق این ست
که انکار بعید از ثواب ست وروایات بسیار از طریق اهل سنت
وجماعت دلالت بر وقوع آن دارد از انجمله در شرح بزدوی آورده
قال عمر رضی الله عنه قرأنا آیة الرجم ووعیناها
وروی فی حدیث عائشة رضی الله عنها ان ذلك
كان مما یتلی بعد وفات رسول الله علیه
السلام یعنی خواندیم ما آیه رجم را وحفظ کردیم آنرا وروایت
کرده شده است در حدیث عائشه رضی الله عنها که این از انجمله
بود که تلاوت کرده می شد بعد وفات رسول خدا صلی الله علیه وسلم
شیخ ولی الله فاضل ناصب در کتاب مسوی من احادیث موطا آورده
ومالك عن یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب
ان عمر بن الخطاب قال ایاکم ان تهلکوا عن آیة
الرجم ان یقول قائل انا لا نجد حدین فی کتاب الله

فقد رجم رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجمنا
والذی نفسی بیده لولا ان یقول الناس زاد عمر بن
الخطاب فی کتاب الله لکتبتها الشیخ والشیخة
اذا زنیا فارجموهما البتة فانا قد قرأناها نیز در
کتاب مسوی آورده مالک عن زید بن اسلم عن القعقاع
ابن حکیم بن ابی یونس مولی عائشة ام المؤمنین انه
قال امرتنی عائشة ان اکتب لها مصحفا ثم قالت
اذا بلغت هذه الایة فاذنی حافظوا علی الصلوات
والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتین فلما بلغتها
اذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوة
الوسطی وصلوة العصر وقوموا لله قانتین ثم قالت
سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی
روایت ست از مالک از زید بن اسلم از قعقاع بن حکیم بن ابو یونس
مولای عائشه ام المؤمنین گفت امر کرد مرا عائشه که بنویسم برای او
مصحفی پس گفت هرگاه برسی این آیه را پس خبر کن مرا حافظوا
علی الصلوات والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتین
پس هرگاه رسیدم این آیه را خبر کردم او را پس املا کرد بر من حافظوا
علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر وقوموا

لله قانتین پس گفت شنیدم این آیه را از حضرت رسول خدا
صلی الله علیه وسلم نیز در کتاب مذکور آورده مالک عن زید
بن اسلم عن عمرو بن نافع انه قال کنت اکتب
مصحفا لحفصة ام المؤمنین فقالت اذا بلغت هذه
الآیة فآذنی حافظوا علی الصلوات والصلوة
الوسطی وقوموا لله قانتین فلما بلغتها آذنتها
فاملت علیّ حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی
وصلوة العصر حافظ ابن مردویه از زر از عبد الله بن مسعود
روایت کرده قال کنا نقرء علی عهد رسول الله صلی
الله علیه وسلم یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک ان علیا مولی المؤمنین وان لم تفعل
فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس یعنی
ای پیغمبر خدا برسان بمردم آنچه فرستاده شده است بسوی تو از پروردگار
تو بدرستی که علی مولای مومنان است واگر نرسانیدی این نرسانیده
رسالت او را وخدا نگاه می دارد ترا از مردم نیز ابن مردویه از عبد الله
بن مسعود روایت کرده انه کان یقرء هذا الحرف وکفی
الله المؤمنین القتال بعلی بن ابی طالب وکان
الله قویا عزیزا حاکم در مستدرک روایت کرده عن ابی ادریس

عن ابی بن کعب انه کان یقرأ اذ جعل الذین کفروا
فی قلوبهم الحمیة حمیة الجاهلیة ولو حمیتم کما
حموا لفسد المسجد الحرام فانزل الله سکینته
علی رسوله فبلغ ذلک عمر فاشتد علیه فبعث
الیه وهو یهنأ ناقة له فدخل علیه فدعا اناسا
من اصحابه فیهم زید بن ثابت فقال من یقرء
منکم سورة الفتح فقرء زید علی قراءتنا الیوم
فغلظ له عمر فقال له ابی أأتکلم فقال تکلم فقال
لقد علمت انی کنت ادخل علی النبی صلی الله علیه
وسلم ویقرئنی وانتم علی الباب فان احببت
ان اقرئ الناس علی ما اقرأنی اقرأت والا لم اقرء
حرفا ما حییت قال بل اقرئ الناس مسلم و شیخ خود روایت
کرده عن عائشة قالت کان فیما انزل من القرآن
عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس
معلومات فتوفی رسول الله صلی الله علیه وسلم
وهی فیما یقرء من القرآن یعنی بود در چیزی که فرو فرستاده
شده است از قرآن این کلام عشر رضعات معلومات یحرمن یعنی ده رضعه که
بیقین معلوم شده باشد وجود آن حرام می گرداند پس منسوخ

کرده شده بود رضعات معلومات به پنج معلومه یعنی این فرود آمد که
خمس رضعات معلومات یحرمن پس وفات یافت
پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم حال آنکه این کلام که خمس رضعات
معلومات یحرمن ثابت بود در چیزی که خوانده می شد از قرآن مجید
در روایات چنین بسیار اند بعضی از ایشان انشاء الله تعالی
بعد مذکور شود و بالجمله این روایات و روایات دیگر که بعد مذکور خواهند
آمد صریح الدلالة اند برآنکه بعد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
نیز اکثر آیات منسوخ التلاوة شده بود انکار بودن کل شی از قلت
تتبع است و قلت تحصیل و عدم علم این جماعت عظام از منسوخ التلاوة
شدن امثال این آیات در کمال بعد است انتهی بلفظه روایات
مذکوره بخوبی واضح ہی کہ شیخ ثانی کہتی تہی قرأنا آیة الرجم
ووعیناها یعنی پڑہا ہمنی آیۂ رجم کو اور حفظ کیا اوسکو اور جناب عائشہ
فرماتی ہیں ان ذلك كان مما یتلی بعد وفات رسول
الله صلعم اب کون شخص کہ سکتا ہی کہ جس آیۂ کی نسبت حضرت عمر
خلیفۂ ثانی اہل سنت وجماعت یوں فرماویں کہ ہمنی اس آیۂ کو پڑہا اور
حفظ کیا اور بموجب روایت مسعودی یہ بہی ارشاد کریں کہ اگر خوف
نہوتا کہ مخلوق کہی گی کہ عمر نی قرآن میں بڑہا دیا تو میں اس آیہ کو قرآن
شریف میں لکہتا حقیقت میں وہ آیت قرآنی نہیں بلکہ منسوخ التلاوة

ہی اور جناب عمر خطاب اس بات سی نا واقف تھی کہ منسوخ التلاوۃ
قرآن مین شامل نہین ناحق اوسکی لکھنی کا ارادہ کرتی تھی اگر جناب عمر
خطاب لاثانی جبل ولا علمی خلیفہ ثانی اور منسوخ التلاوۃ ہونا
آیۂ مذکورہ کا قبول ہی کرلیا جاوی تو قول جناب عائشہ اور ہمینا
مجتمع سنیان ان ذلک کان مما نسخ بعد وفات رسول
الله علیہ السلام صریح مبطل دین کا ہی کس لیے کہ یہ قول باعلان
ندا کرتا ہی کہ تلاوت آیۂ مذکورہ بعد وفات سرورکائنات صلعم
ہوتی تھی اور جس آیہ کی تلاوت بعد زمان نبوت ہوتی ہو کون اسکو
منسوخ التلاوۃ کہہ سکتا ہی اور دو روایت مندرجہ کتب سنیون مذکورہ
بالا سی یہ واضح ہی کہ حضرت عائشہ وحضرت حفصہ نی اپنی اپنی مصحف
مجید مین خلاف قرآن مستند اول لفظ صلوۃ العصر زیادہ لکھوایا یعنی
کہ بمعائنہ روایتین مذکورتین ظاہر ہی کہ حضرت عائشہ سی اون دونون نی
نقل لکھوائی تھی اوس مین یہ لفظ مندرج نہین تھا پس واضح ہوگیا
کہ دونون ام المومنین قرآن مستند اول کو ناقص جانتی تھین اور
احتمال اختلاف قرات بسبب کسیکہ دونون صاحبون نی اہتمام
اس بات کا کیا تھا کہ جب لکھنی والا اس آیہ پر پہنچی تو اون کو
خبر کردی اور بعد خبر دونون نی لفظ صلوۃ العصر کو اضافہ فرمایا
اگر قرات موجودہ کو صحیح جانتین تو اوسمین بڑہانی کی کیا ضرورت تھی

[illegible]

الغرض جب تک اولیاء مخاطب اس بات کو ثابت نہ کردین کہ
ام المومنین عائشہ وحفصہ قرآن متداول کی آیہ موجودہ کو بھی صحیح
جانتی تہین الزام سے بری نہین ہوسکتی و دونہ خرط القتاد
یہ بحث بہت طویل ہے اس جگہ اختصاراً اور ایک روایت کہ ابھی صحیح
مسلم سے منتقل ہوئی ذکر کرتا ہون باقی مطالب مباحث آتیہ مین آجائینگے
اور وہ روایت یہ ہے عن عائشة قالت كان فيما انزل من
القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن ثم نسخن بخمس
معلومات فتوفی رسول الله صلعم وهي فيما تقرء
من القرآن ناظرین الفاظ فتوفی و من القرآن کو ملاحظہ کرین
کہ صاف دلیل اسکی ہے کہ بعد وفات سرور کائنات صلعم الفاظ مذکورہ
ضمیمہ قرآن تلاوت ہوتی تہی بعض مخالفین نے اس طرح تاویل
کی کہ فیما تقرأ من القرآن بقراءة شاذة حالانکہ یہ تاویل
ضحکۂ صبیان ہے کیونکہ اصل تو قرارت شاذہ کی قید کہان سے آئی
قرینہ اوس کا کیا ہے دوسرے بی بی عائشہ نے قراءۃ شاذہ کو من القرآن
کہ وہ سب کا سب متواتر ہے کیونکر فرمایا کیا جناب موصوفہ قراءۃ شاذہ
کو قرآن متواتر سے تمیز نہین کرسکتی تہین وہ تو مجتہد تہین ضرور
جانتی ہونگی اور یہی جناب علامہ دہلوی صاحب تحفہ اثنا عشریہ
مین فرماتی ہین اسناد قول بتحریف کلام الله با امیہ نیز کذب صریح

وبهتان محض ست چه در عدم وقوع تحریف در کلام الهی و عدم تبدیل
حرفی از آن بحرفی دیگر در میان علمای امامیه خلافی نیست کافه علمای
فرقه حقه متفق اند برآنکه در کتاب الهی تحریفی واقع نشده سید الحکماء
میر محمد باقر داماد قدس سره در حاشیه قبسات از مصنفات خود دعوی
اجماع بر آن کرده می فرماید والذکر الحکیم هو القرآن الکریم
قال الله تعالی انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون
والمراد حفظه عما تطرق الی الکتب السماویة
من قبله من التحریف والتبدیل بان یزاد فی التنزیل
ما لم ینزل الله سبحانه او یبدل او یحرف شیء منه
بغیره اما بحسب اصل تنزیله او بحسب نظمه وترتیبه
وهذا کله موضع وفاق بین الامة اجماعا انتهی و بعض
روایات که موهم خلاف مقصود ست ماول ست بتحریف در معنی چنانچه
حضرت امام ابی جعفر علیه السلام در رساله که بسعد الخیر نوشته اند نص
بر آن معنی نموده می فرماید وکان من نبذهم الکتاب
ان اقاموا حروفه وحرفوا حدوده الحدیث یعنی
بعض روایات بینه اند اختن آنها کتاب را این که قائم داشتند
حرفهای کتاب را و تحریف کردند حدود آنرا فاضل کاشی در وافی
می فرماید والمراد بالتحریف الواقع فی القرآن التحریف

فی المعنی دون اللفظ و با بیان مراد اجمالی که در روایات واقع ست
مخل به مقصود نیست و بر طبق قاعدهٔ اصولیه مجمل را به مفصل حمل باید کرد
بنابرین تقدیرا آنچه در دعای صنمی قریش که حرفا کتابک واقع ست مراد
ازان نیز تحریف در معنی ست و آنچه گفته که دعای مذکور را از ثبوت اثنا عشریه
می انگارند نیز افترای محض ست هیچیک از علمای امامیه دعای مذکور را
از جملهٔ متواترات نشمرده و آنچه اشعار نموده که در روایات امامیه بجای
من المرافق الی المرافق و بجای امة ازکی من امتکم ائمة ازکی من
ائمتکم وارد و یافته محمول بر اختلاف قراءت و بر بیان تفسیر و تاویل
تنزیل ست چه حروف جر بعضی بجای بعض دیگر گذاشته می شود
و تفسیر امت بائمه نیز استبعادی ندارد و اطلاق امة بر حضرت ابراهیم
علی نبینا و علیه الصلوة و السلام در کلام الهی واقع ست قوله تعالی
ان ابراهیم کان امة بر ائمهٔ معصومین علیهم السلام که نایبان حضرت
پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم و وارثان علم او یند نیز اگر اطلاق
امت کرده شود مستبعد نیست ملا علی در شرح نخبة الفکر بعد بیان
اینکه مذهب احمد بن حنبل و شافعی از صفات لائقه حنبل آن قدر ست
که قائم مقام عدد کثیر می تواند شد می گوید و لذا سمیت مثل
هذا الامام امة قال تعالی ان ابراهیم کان امة
لانه یجتمع فیه من الکمالات ما لا یوجد متفرقا الا

فی جماعة ولذا قال الشاعر ؎ ولیس من اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد ۔ وقد قیل فی الحدیث المشہور
علیکم بالسواد الاعظم ای الاورع الاعلم انتہی
شیخ جلال الدین سیوطی در اتقان در بیان انواع قرارت میفرمایند
الثالث احاد وهو ما صح سنده وخالف الرسم و
العربية اولم يشتهر الاشتهار المذكور ولا يقرأ به
وقد عقد الترمذی فی جامعه والحاکم فی
المستدرك لذلك بابا اخرج فيه شيئا كثيرا
صحيح الاسناد من ذلك ما اخرجه الحاكم من
طريق عاصم الجحدری عن ابی بکرة ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم الخ ملخص کلام یہ ہی کہ جملہ امامیہ
بعد اتفاق کی اس بات پر کہ قرآن شریف مین زیادتی اور تغیر
کلمہ بکلمہ دیگر نہین ہوا درباب نقصان قرآن شریف باہم مختلف
ہین صنادید علمای امامیہ مثل شیخ ابن بابویہ قمی و شیخ ابوجعفر
طوسی و سید مرتضی علم الہدی وغیرہم عدم نقصان کی قائل ہین
اون سب کا یہ اعتقاد ہی کہ قرآن شریف بزمان نبوت مجموع و مرتب
ہوا اور وہی قرآن بعینہ بی کم وکاست موجود و متداول ہی
اگرچہ عبارات علمای کرام رضوان اللہ تعالی علیہم سابقاً مفصل

نقل ہو چکی ہیں مگر بغرض مزید اطمینان ناظرین دو فقرے عبارت منقولہ کی بار دیگر نقل کرتا ہوں جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان القرآن کان علی عہد رسول اللہ صلعم مجموعاً مولفاً علی ما ہو علیہ الآن اور پھر شیخ ابو جعفر طوسی فرماتے ہیں کل ذلک بادنی تامل یدل علی انہ کان مجموعاً مرتباً غیر منثور ولا مبثوث الخ ملا محسن کاشی فرماتے ہیں وانہ (ای القرآن) حق من فاتحتہ الی خاتمتہ نؤمن بمحکمہ ومتشابہہ وخاصہ وعامہ ووعدہ ووعیدہ وناسخہ ومنسوخہ وقصصہ واخبارہ لا یقدر احد من المخلوقین ان یاتی بمثلہ انہ بعینہ ما ہو بین الدفتین فی ایدی الناس الیوم ولیس باکثر من ذلک الخ اور ان علمای کرام کا یہ اعتقاد ہے کہ جو روایات موہم تحریف و نقصان ہیں مراد اوس سے تحریف معنوی ہے اور حذف کرنا حروف وآیات غیر متلو کا ہے کہ واسطے تاویل واظہار معنی قرآن متلو کی ہمراہ تنزیل نازل ہوئی تھی چنانچہ جناب امام ابی جعفر علیہ السلام نے فرمایا ہے کان من نبذہم الکتاب ان اقاموا حروفہ وحرفوا حدودہ الخ اور پھر شاید ہی امامیہ کہ نقصان قرآن شریف کی قائل ہیں کہتے ہیں

کہ قرآن شریف سات احرف پر نازل ہوا اور زمان نبوت اور شیخین
مین جس حرف پر جس کا جی چاہتا تھا پڑہتا تھا یا جو حرف اوسکو یاد تھا
موافق اوسکی تلاوت کرتا تھا اور اسی طرح سی موافق جس حرف کی
جس کسی کو مرغوب ہوتا تھا لکہتا تھا اسی وجہ سی مصاحف مکتوبہ زمان
نبوت و خلافت شیخین مخالف رکہتی تہی مگر یہ تخالف من جانب اللہ
تہا کسی طرح لائق تشنیع نہین تہا اور یہ علماء سی قائلین بنقصان قرآن
کہتی ہین کہ درینولا جبکہ ابتاع ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم نے
واسطی تلاوت و تعلم و تعلیم و درس و تدریس و تمسک و عمل اسی
قرآن متداول کی اختیار کیا ہی تو یہ قرآن متداول بہی فی الحقیقة
ماخوذ ائمہ معصومین علیہم السلام سی ہی چنانچہ کتاب احتجاج مین
یہ روایت طویلہ واقع ہی بقدر حاجت اوس سی نقل کی جاتی ہی
اقرآن کلہ ام فیہ ما لیس بقرآن فقال طلحة بل
قرآن کلہ قال ثم قال ان اخذتم بما فیہ نجوتم
من النار و دخلتم الجنة فان فیہ حجتنا و بیان
حقنا و فرض طاعتنا اور کتاب کافی مین روایت ہی تعلموا
القرآن فان القرآن یاتی یوم القیامة فی احسن
صورة اور اوسی کتاب مین ہی انہ سئل عن تنزیل
القرآن فقال اقرؤا کما علمتم بملاحظہ روایات مذکورہ

واضح کہ جناب ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین نے ہم کو اسی قرآن متداول کی تلاوت وتعلیم وتعلم وتمسک وعمل کی ہدایت فرمائی ہی اور یہ بھی بخوبی واضح ہی کہ جو قرآن متداول سے ساقط کیا گیا وہ منجملہ اختلاف قرات تھا اور تا ظہور قائم آل عبا اوس قرات کا پڑھنا ممنوع ہی چنانچہ کلینی نے کتاب کافی میں روایت کی ہی قال قرأ رجل علی ابی عبد اللہ علیہ السلام حروفا من القران لیس علی ما یقرأ الناس فقال لہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کف عن ہذہ القراءۃ واقرأ کما یقرأ الناس حتی یقوم القائم علیہ السلام فاذا قام القائم قرأ کتاب اللہ علی حدہ بعضی مخالفین یہ شبہہ کرتی ہیں کہ جب بعض قرات جو مصرح احکام متعلقہ اور امامت ائمہ ہدی تھی ساقط ہوگئی تو اوسکو جناب علی مرتضی علیہ السلام نے کیوں ساقط ہونی دیا جواب اوس کا موافق مذہب قائلین نقصان یہ ہی کہ باعتراف شاہ عبد العزیز جناب امیر علیہ السلام خاص اپنی لشکر سے اس قدر خائف تھی کہ الفاظ توریہ ارشاد فرماتے اور جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اون سے اپنی جان کا ڈر تھا درحالیکہ بقول شاہ صاحب حضرت حیدر صفدر کا یہ حال تھا تو خوف احزاب ثلاثہ سے اگر بعض قرات کی تلاوت جاری نہ فرمائی تو کیا محل استعجاب ہی اور جو اصلی معنی آیات قرآن مجید کی ہیں

اونکو ہمیشہ جناب امیر و دیگر ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین تعلیم
فرماتی رہی اگر مخالفین اصل معنی کو نہ مانین اور کان نہ لگائیں تو جہان
جاتا ہی سیدہی چلی جائیں اور بسبب نقصان قرآن اس طرح بیان
کرتی ہین کہ جب شیخ ثالث خلیفہ ہوی تو اونہون نی سب مصاحف
کو جب اختلاف سبعہ احرف باہم مختلف تہی اور منزل من اللہ اور
واجب التعظیم تہی اونکا ناپاس کرکی اونہین ہی قابل احراق
نہین تہا اور صحابہ و تابعین کے پاس موجود تہی جن کی وہ دن رات
تلاوت کیا کرتی تہی اور جن کو وہ تراویح مین پڑہتی تہی اور جن سی
وہ مسائل استخراج کیا کرتی تہی اون سب مصاحف کو جملہ صحابہ و
تابعین سی خواہ بآہستگی و نرمی خواہ بدرشتی و سختی لیکر جلا ڈالا
اور ایک حرف کے سوا اختلاف قرارت باقی رکہا اور چہہ حرفون کی
اختلاف قرارت ساقط کیا اہل سنت وجماعت خود نقل کرتی ہین کہ
قرآن شریف سات احرف پر نازل ہوا تہا جناب خلافت مآب نی
ایک حرف کو باقی رکہا باقی چہہ حرفون کو معدوم کردیا چنانچہ در باب
ثبوت نزول قرآن شریف کی سبعہ احرف پر اور محو کردینی عثمان بن
عفان کی چہہ احرف منزل من اللہ کو روایات ذیل نقل کرتا ہون
تاکسی کو اس مین شک و شبہ باقی نرہی صحیح مشکوۃ باب وفی
بعض النسخ باب اختلاف القرآن وجمع القرآن الفصل

الاول عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال سمعت
هشام بن حکیم بن حزام بکسر حای مهمله و تخفیف زای صحابیست
اسلام آورده روز فتح و از فضلای صحابه است چنانکه پدر او حکیم بن حزام
و پدر وی برادر زاده ام المؤمنین خدیجه است رضی الله عنها گفت عمر
بن الخطاب شنیدم هشام بن حکیم را یقرأ سورة الفرقان میخواند
سوره فرقان را علی غیر ما اقرأها بر غیر آنچه میخواندم من آن
سوره را وکان رسول الله و بود پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
اقرأنیها خوانانیده بود مرا آن سوره را فکدت ان اعجل
علیه پس چون آنچه من میخواندم آنحضرت خوانانیده بود و وی مخالف
آن میخواند نزدیک بودم من که شتابی کنم بروی و در انداختم در وی و
غضب کنم بروی ثم امهلته پس ترک دادم و گذاشتم او را شتابی
نکردم حتی انصرف تا آنکه برگشت وی از قرارت و تمام کرد
ثم لببته بردائه پس انداختم ردای او را در گردن او و کشیدم
او را فی الصراح تلبیب گریبان گرفتن و کشیدن و خصوصیت لبب و لبه
بمعنی پیش سینه که آنجا ذبح می کنند فجئت به رسول الله پس آوردم
من او را نزد پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم فقلت پس گفتم
یا رسول الله انی سمعت هذا یقرأ سورة الفرقان علی
غیر ما اقرأتنیها بدرستیکه من شنیدم این را که میخواند سوره فرقان را

بر غیر وجهی که خوانانیدی تو مرا آن سوره را فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم پس گفت آنحضرت ارسله بهل اورا بازہ ہشام
فرمود اقرأ بخوان فقرأ القراءة التی سمعته یقرأ پس خواند
ہشام آن قرارت را کہ شنیدہ بودم من او را کہ می خواند فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم هکذا انزلت پس گفت آنحضرت
ہمچنین فرو فرستادہ شدہ است این سورہ ثم قال لی اقرأ پستر گفت آنحضرت
مرا بخوان فقرأت پس خواندم من چنانکه یاد داشتم فقال هکذا
انزلت پس اینجا نیز گفت ہمچنین فرو فرستادہ شدہ است این سورہ
پس چون فرمود کہ ہکذا انزلت گفت ان هذا القرآن انزلت علی
سبعة احرف بدرستیکہ این قرآن فرو فرستادہ شدہ است بر
ہفت حرف مراد ہفت قرارت یا ہفت لغت ست وتحقیق این در کتاب العلم
گذشت فتذکر فاقرؤا ما تیسر منه پس بخوانید ہرچہ آسان باشد
از قرآن وہرچہ خوش آید شمارا متفق علیه واللفظ لمسلم وعن
ابن مسعود قال سمعت رجلا قرأ گفت عبد الله ابن مسعود شنیدم
مردی را کہ خواند یعنی بیک قرارت وسمعت النبی صلی الله علیه
وسلم یقرأ خلافها وشنیدم آنحضرت را کہ میخواند مخالف آن قرارت را
کہ خواند آن مرد فجئت به النبی پس آوردم آن مرد را نزد پیغمبر خدا
صلی الله علیه وسلم فاخبرته پس خبر دادم آن حضرت را

بحقیقت حال فعرفت فی وجهه الکراهة پس شناختم من
در روی مبارک آنحضرت ناخوشی را از جهت جدال وخلاف فقال
پس گفت آن حضرت کلاکما محسن هر دو شما نیک خواننده اید
فلا تختلفوا پس مختلف نشوید فان من کان قبلکم اختلفوا
فهلکوا پس بدرستی که کسانیکه بودند پیش از شما اختلاف کردند
پس ہلاک شدند مراد باختلاف اینجا انکار یکی از وجوه قرارتست که
فرو فرستاده شده است قرآن بران و قرارت همه حق اند هیچ یکی را
انکار نباید کرد و اگر یکی از انها انکار کند انکار از قرآن کرده باشد ولیکن
قرارت بعضی متواتر اند و بعضی احاد چنانکه احادیث متواتر بر این صفت
قرارتست که میخوانند و بعضی درده قرارت او عای تواتر کنند و
تخصیص هر قرارتی بقاری مخصوص بجهت اختیار و اعتبار اوست آنرا
والا همه راست رواه البخاری وعن ابی بن کعب قال کنت
فی المسجد فدخل رجل یصلی گفت ابی بن کعب بودم من در مسجد
پس در آمد مردی در حالیکه نماز می کند فقرأ قراءة انکرتها
علیه پس خواند آن مرد قرارتی را که انکار کردم من آن قرارت را
بران مرد ثم دخل اٰخر فقرأ قراءة سوی قراءة صاحبه
پس در آمد مردی دیگر پس خواند قرارتی را جز قرارت آن یار خود ظاہرا
این قرارت نزد ابی منکر نبود لهذا ذکر نه کرد انکار را بروی فلما

قضينا الصلوة دخلنا جميعا على رسول الله پس وقتی که
تمام کردیم نماز را در آمدیم همه بر پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
و در بعضی نسخ فلما قضيا بلفظ تثنیه یعنی وقتیکه تمام کردند آن دو مرد
نماز را فقلت ان هذا قرأ قراءة انكرتها عليه
پس گفتم من که این مرد خواند قرارتی را که انکار کردم آن را بروی
ودخل آخر فقرأ سوى قراءة صاحبه و در آمد مردی دیگر
پس خواند جز قرارت یار خود فامرهما النبي پس فرمود آن
دو مرد را پیغمبر صلی الله علیه وسلم که باز بخوانید فقرءا پس
خواندند آن دو مرد فحسن شانهما پس تحسین کرد آنحضرت
حال آن هر دو را و مقرر داشت قرارت هر دو را فسقط في قلبي
من التكذيب پس افتاد در دل من از تکذیب و انکار از جهت
تحسین و تقریر آنحضرت هر دو قرارت را بگمان آنکه کلام خدا یکی
باید که بر یک وجه باشد هر کسی هر طوری که خواند چون روا باشد
ولا اذ كنت في الجاهلية و نبود این تکذیب و انکار وقتیکه
بودم در جاهلیت و این مبالغه است از جهت آنکه در جاهلیت جاهل
بود و وقوع تکذیب در ان حالت چندان مستبعد نبود و عظیم نبود
و بعد از حصول یقین و معرفت عظیم نمود فلما راى رسول الله
پس هنگامی که دید پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم ما قد غشینی

چیزی که پوشیده بود گرفت مرا از وسواس شیطان که بسر حد تکذیب و
انکار آورد ضرب فی صدری زد آنحضرت دست مبارک
خود را در سینهٔ من بجهت تصرف کردن در ازالهٔ وسواس و انکار
ففضت عرقا پس روان شد از من عرق و فیضان کثرت آب
چنانکه روان گردد و فضت بکسر و سکون ضاد و کانما انظر
الی الله فرقا و گویا من نظر میکنم بسوی خدا از خوف
فرق بفتح فا و را ترسیدن فقال لی پس گفت آنحضرت مرا
یا ابی ارسل الی ان اقرأ القرآن علی حرف فرستاده شد
یا فرستاده شده وحی بسوی من که بخوانم یا که بخوان قرآن را
بیک حرف ارسل بلفظ مجهول و معلوم هر دو روایت است اقرا
بلفظ متکلم و امر و چون دیدم که قرارت بر یک حرف تنگ خواهد شد
بر امت فرددت الیه ان هون علی امتی پس مراجعت
کردم بدرگاه حق سبحانه که آسان گردان کار قرارت را بر امت من
و توسعه کن بر ایشان فرد پس رد کردند یا رد کرد حق تعالی و
جواب داد وحی فرستاد الی الثانیة بسوی من بار دوم
که اقرأه علی حرفین بخوان قرآن را بدو حرف فرددت الیه
پس مراجعت کردم بسوی حق تعالی دیگر بار ان هون علی امتی
که آسان گردان بر امت من و هنوز توسعه کن فرد الی الثالثة

پس رد کرد و رجوع نمود حق سبحانه تعالی بسوی من بجواب وحی فرستاد
بسوی من سوم بار اقرأ علی سبعة احرف بخوان قرآن را بر
هفت حرف انتهی رواه مسلم وعن ابن عباس قال ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال گفت ابن عباس که
آنحضرت گفت اقرأنی جبرئیل علی حرف خوانانید مرا جبرئیل
یعنی قرآن بوحی الهی نخست بر یک حرف یعنی بر یک لغت که لغت
حجازست و عرب را هفت لغت بود معروف بفصاحت چنانکه در اول
کتاب در کتاب العلم گذشت فراجعته پس مراجعت کردم جبرئیل را
که عرض کند بدرگاه حق توسعه را فلم ازل استزیده پس همیشه بودم
که طلب زیاده می کردم یعنی مکرر طلب زیادت کردم ویزیدنی
و زیاده می کرد جبرئیل برای من حتی انتهی الی سبعة احرف
تا آنکه بانتها رسید تا هفت حرف این استزادت و زیادت در همین وقت
و در یک مجلس واقع شد با آمد و رفت کردن جبرئیل و عرض حال بدرگاه
صمدیت یا در اوقات متعدده بود قال ابن شهاب گفت ابن شهاب
که زهری مشهورست و از اعلام علمای تابعین بود بلغنی ان تلک
السبعة الاحرف انما هی فی الامر تکون واحدا
رسید مرا که آن هفت حرف نیستند آنها در امر دین مگر یکی یعنی متحد
و متفق اند لا یختلف فی حلال ولا حرام مختلف نمی شوند

نہ در حلال و نہ در حرام یعنی مرجع کل بمعنی واحد ست اگرچہ الفاظ مختلف باشند
چہ قراآت سبع متناقض نمی باشد و ہمچنین لغات سبع کہ مراد بحروف اند
متفق علیہ الفصل الثانی عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
قال لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل فقال
گفت ابی ابن کعب ملاقی شد آن حضرت جبرئیل را پس گفت یا جبرئیل
انی بعثت الی امۃ امیین بدرستی کہ من فرستادہ شدہ ام
بسوی امتی کہ ناخوانندگانند خواندن و نوشتن نیاموختہ اند منہم
العجوز الکبیر بعضی از ایشان پیرزنی کلان سال ست عجوز زن
مسن را گویند و در قاموس گفتہ عجوز مرد پیر و زن پیر و عجوزہ بتانیث
و اگر آمدہ لغت ردی غیر فصیح ست والشیخ الکبیر و بعضی
از ایشان پیرمردی کلان سال ست والغلام والجاریۃ
و بعضی از ایشان کودکانند و دختران اند غلام و جاریہ در اصل بمعنی
کودک و دختر ست و بر غلامان و داہان کہ اطلاق می کنند بجہت
حقارت ایشان ست چنانکہ فتی و فتاۃ می گویند زیرا کہ با ایشان
معاملہ پیران نمی کنند و توقیر و تعظیم نمی نمایند والرجل الذی
لم یقرأ کتابا قط و بعضی از ایشان مردیست کہ نخواندہ است
کتاب را ہرگز اگرچہ آموختہ باشد و علم آن داشتہ باشد قال گفت جبرئیل
یا محمد ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف بدرستی کہ قرآن

فرو فرستاده شده است بر هفت لغت و هفت قرارت رواه
الترمذی وفی روایة لاحمد ولابی داؤد و در روایتی
مر احمد وابی داؤد را این زیادت آمد که قال گفت جبرئیل لیس
منها الا شاف کاف نیست حرفی ازان حروف مگر آنکه وی
شافی ست مر علتی راکه در سینها ست از کفر و جهل و کافی ست در
اعجاز و حجت بر صدق نبی و حقانیت دین و الزام منکران معاندان
وفی روایة للنسائی و در روایتی مر نسائی را چنین آمده قال
گفت آنحضرت ان جبرائیل و میکائیل اتیانی آمدند مرا فقعد
جبرئیل عن یمینی پس نشست جبرئیل جانب راست من و قعد
میکائیل عن یساری و نشست میکائیل از چپ من پس فقال
جبرئیل اقرأ القرآن علی حرف پس گفت جبرئیل ای محمد
بخوان قرآن را در حالی که بود قرارت بر یک حرف قال
میکائیل گفت میکائیل مر آنحضرت را استزده طلب زیادتی
بکن جبرئیل را یعنی بگو بادی که بر حرف دیگر هم بخوانم حتی بلغ
سبعة احرف تا رسید قرآن یا جبرئیل هفت حرف را و کل
حرف شاف وکاف و هر حرف شافی وکافی ست در بیان تقریب
شد و تنگی رفت و امر قرارت تسهیل و تیسیر پذیرفت هر قسمی از است که
مذکور شد می توانند خواند بخلاف آنکه گر تنگ می شد و تحریف می ماند

فافہم انتہی ان روایات سی نزول قرآن شریف سات حرف پر بخوبی ثابت ہوا اور مخفی نرہی کہ یہ سبعہ احرف غیر قرارات سبعہ کی ہین چنانچہ ابن الجوزی نی اقرار اس کا کیا ہی اور وہ جو بعض علما ی اہل سنت نی کہا ہی کہ مراد سبعہ احرف سی قرارات سبعہ ہین سیوطی نی اتقان مین اس قول کو ضعیف کیا ہی اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین تضعیف اوسکی پائی جاتی ہی حیث قال وعن الخلیل بن احمد سبع قراءة وهذا اضعف الوجوه اب محو کرنا خلیفہ ثالث کی چھ حرف کو اور باقی رکھنا ایک حرف کا بیان کیا جاتا ہی شیخ عبد الحق شرح مشکوٰة مین فرماتی ہین وعن انس بن مالك ان حذيفة بن اليمان قدم على عثمان روایت ست از انس کہ حذیفہ قدوم آورد بر عثمان رضی الله عنہم وكان يغازي اهل الشام في فتح ارمينية و بود حذیفہ کہ غزا میکرد اہل شام را در فتح ارمینیہ بفتح ہمزہ و سکون را و کسر میم و سکون تحتانیہ اولی و کسر نون و خفت تحتانیہ ثانیہ کذا فی کتاب المغنی و در قاموس بکسر ہمزہ گفتہ و از جامع الاصول تثلیث ہمزہ نیز نقل کردہ اند و بہ تشدید یای ثانیہ نیز گفتہ اند واذربیجان مع اهل العراق و غزا میکرد آذربیجان را با اہل عراق و آذربیجان بمد ہمزہ و فتح ذال معجمہ و سکون را و کسر موحدہ و سکون تحتانیہ و جیم و فتح موحدہ نیز آمدہ فافزع حذيفة اختلافهم في القراءة

پس ترسیدن آورد حذیفه را اختلاف مردم در خواندن قرآن بلغات مختلفه
که در آن توسعه رفته بود فقال حذیفة لعثمان پس گفت حذیفه
عثمان را یا امیر المؤمنین ادرك هذه الامة قبل ان
یختلفوا فی الکتاب دریاب این امت را و دستگیری کن
پیش از انکه اختلاف کنند در کتاب الله اختلاف الیهود
والنصاری مانند اختلاف کردن یهود و نصاری در کتاب خود
که هر کدام تغیرها دادند و تحریفها کردند گفته اند که سبب آن بود که حق تعالی
محافظت و نگاهبانی کتاب ایشان را بایشان گذاشت چنانکه
فرمود بما استحفظوا من کتاب الله لاجرم تغیرها و تحریفها بان راه یافت
و در شان قرآن مجید فرمود وانا له لحافظون خود حافظ و نگاهبان
این شد و با نگاهبانی وی تعالی خلل و تغییر و تبدیل محال باشد
فارسل عثمان الی حفصة ان ارسلی الینا بالصحف
پس فرستاد امیر المؤمنین عثمان کسی را بسوی ام المؤمنین حفصه که
بفرست بسوی ما آن صحیفها را که پیش تست ننسخها فی المصاحف
تا نویسیم آنها را در مصحفهای متعدده ثم نردها الیك تا باز بفرستیم
آنها را بسوی تو فارسلت بها حفصة الی عثمان پس فرستاد
آن صحیفها را حفصه بسوی عثمان فامر زید بن ثابت پس امر کرد عثمان
زید بن ثابت را و عبد الله بن الزبیر و سعید بن العاص

وعبد الله بن الحارث بن هشام این صحابه را امر کرد ودرین
میان زید بن ثابت انصاری ست وباقی سه کس قریشی اند فنسخوها
فی المصاحف پس نوشتند آنها را در مصحفها وقال عثمان
للرهط القرشيين الثلثة وگفت عثمان مر گروه قریشیان را
که سه تن بودند اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیء
من القرآن چون مختلف شوید شما که قریشیانید وزید بن ثابت که از
انصار است در چیزی از لغات قرآن فاكتبوه بلسان قريش
پس بنویسید آنرا بزبان قریش فانما نزل بلسانهم زیرا که فرود
آمده است قرآن مگر بزبان ایشان ولغت ایشان وسابقا معلوم
شد که قرآن در اصل به لغت قریش فرود آمد وبالتماس آن حضرت
صلی الله علیه وسلم توسیع یافت ورخصت آن شد که هر کس به لغت خود
بخواند الآن امیر المؤمنین عثمان باتفاق صحابه بخوف اختلاف حکم
باسقاط آن لغات امر کرد وهمه قراءت بلغت قریش فرمود این
معنی قول وی که بنویسید آن را بلغت قریش ففعلوا پس کردند
این صحابه مذکورین انچه امر کرد عثمان حتى اذا نسخوا الصحف فی
المصاحف رد عثمان رضی الله عنه الصحف الی
حفصة تا آنکه وقتی که تمام نوشته شد صحف را در مصاحف باز گردانید
عثمان آن صحف را بسوی حفصه وارسل الی کل افق

بمصحف مما نسخوا وفرستاد عثمان رضی الله عنه بسوی هر ناحیه از
دیار اسلام مصحفی را ازان مصاحف که انتساخ نمودند واُفق بفتحتین وبضم
وسکون نیز آمده ناحیه وکرانه یا آنچه ظاهرست از کرانه آسمان که کواکب ازان
طلوع وغروب کنند وچون هر بلد را افقی دیگرست آفاق گفته [illegible] بلاد وبخواند
وامر بما سواه من القرآن فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق
وامر کرد عثمان رض بانچه بود جز آن مصاحف از قرآن در هر صحیفه یا مصحف تا که
سوخته شود یا پاره پاره کرده شود وظاهر مراد از صحیفه آن بود که در [illegible] ونحو آن
وجز آن بود ومصحف آنچه نزد حفصه بود وتواند که شک راوی باشد یحرق
بحای مهمله وخای معجمه هر دو روایت ست واول اکثرست ظاهر حدیث آنست
که آنچه نزد حفصه بود بعد از وفات وی هم رد کردند نیز سوختند واختلاف ست
در عدد مصاحف که فرستاد عثمان رضی الله عنه بآفاق مشهور آن ست که پنج بود
وابوداود گفته شنیدم ابا حاتم سجستانی را که گفت هفت مصحف بود که فرستاد
آنها را یکی به شام ویمن وبحرین وبصره وکوفه ونگاه داشت یکی را بمدینه
انتهی هر چند کمترین نے اس مطلب کو کہ
قرآن شریف سات حرف پر نازل ہوا تھا اور خلیفہ ثالث نے چھ حرف
ساقط کرکے ایک حرف پر اکتفا کی بنظر اسکے کہ کم استعداد لوگوں کو بھی
فائدہ ہو شرح مشکوۃ سے بخوبی ثابت کیا مگر چونکہ جناب [illegible]
طاب ثراہ نے اس بحث کو کتاب [illegible]

ذکر روایات مذکورہ وغیرہا کی بہ تحقیق تمام تحریر فرمایا ہی واسطی مزید
فائدے کی عبارت کتاب مذکور بہی نقل کی جاتی ہی اور وہ یہ ہی
ونیز وقوع اختلاف در قرارت بنابر آنچہ از احادیث اہل سنت مستنبط
می شود این ست کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ در صدر
اسلام بجہت تیسیر تلاوت و تسہیل قرارت بر کافہ انام خاص و عام کہ
اکثر آنہا عامی بودند و تلاوت کلام مجید بیک نہج برانہا متعسر بود
وبجہت وجوہ و مصالح کہ برای اقدس انور حضرت خیر البشر علیہ وآلہ
صلوات اللہ الملک الاکبر اقتضای آن فرمودہ بود مردم را بانحای
مختلفہ کلام اللہ تعلیم فرمودہ بودند و ہریک از اصحاب بروجہی کہ
آنحضرت اورا تعلیم فرمودہ بودند بتلاوت کلام و درس تدریس آن
اشتغال داشت و از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درین باب مجاز
بودند و روایات بسیار برین معنی دلالت دارد از انجملہ ترمذی باسناد خود
روایت کردہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا جبرئیل
انی بعثت الی امۃ امیین منہم العجوز والشیخ
الکبیر والغلام والجاریۃ والرجل الذی لم یقرا
کتابا قط فقال لی یا محمد ان القرآن انزل علی
سبعۃ احرف بخاری در صحیح خود در باب ما انزل القرآن
علی سبعۃ احرف باسناد خود از ابن شہاب روایت کردہ

قال حدثني عروة بن الزبير ان المسور بن مخرمة
وعبد الرحمن بن عبد القاري اخبراه انهما
سمعا عمر بن الخطاب يقول سمعت هشام بن
حكيم يقرأ سورة الفرقان في حيوة رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاستمعت لقراءته فاذا هو
يقرأ على حروف كثيرة لم يقرأنيها رسول الله
صلى الله عليه وسلم فكدت اساوره في الصلوة
فتصبرت حتى سلم فلببته بردائه فقلت من
اقرأك هذه السورة التي سمعتك تقرأ قال اقرأنيها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت كذبت
فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اقرأنيها
على غير ما قرأت فانطلقت به اقوده الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت اني سمعت
هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف لم تقرأنيها
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسله اقرأ
يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعته يقرأ فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك انزلت
ثم قال اقرأ يا عمر فقرأت القراءة التي اقرأني فقال

رسول الله صلی الله علیه وسلم کذلك انزلت ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرؤا ما تیسر منه مسلم وترمذی وابوداؤد ومالک در موطا ونسائی نیز این حدیث را روایت نموده اند ابن اثیر در جامع الاصول از مسلم وترمذی وابوداؤد ونسائی روایت کرده ما هذا لفظه ابی بن کعب قال کنت فی المسجد فدخل رجل یصلی فقرأ قراءة انکرتها ثم دخل اخر فقرء قراءة سوی قراءة صاحبه فلما قضینا الصلوة دخلنا جمیعا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت ان هذا قرأ قراءة انکرتها علیه فدخل اخر فقرأ سوی قراءة صاحبه فامرهما النبی صلی الله علیه وسلم فقرءا فحسن النبی صلی الله علیه وسلم شانهما فسقط فی نفسی من التکذیب ولا اذ کنت فی الجاهلیة فلما رای رسول الله صلی الله علیه وسلم ما قد غشنی ضرب فی صدری ففضت عرقا وکانما انظر الی الله عز وجل فرقا فقال لی یا ابی ارسل الی ان اقرأ القرآن علی حرف فرددت الیه ان هون علی امتی فرد

الى الثانية ان اقرأه على حرفين فرددت اليه ان
هون على امتى فرد الى اقرأه على سبعة احرف
ذلك بكل رده رددتكها مسألة تسالنيها فقلت
اللهم اغفر لامتى اللهم اغفر لامتى واخرت الثالثة
ليوم يرغب الى الناس كلهم حتى ابراهيم
وفي رواية اخرى قال ان النبي صلى الله عليه
وسلم كان عند اضاءة بني غفار فاتاه جبرئيل
عليه السلام فقال ان الله يامرك ان تقرأ امتك
القران على حرف فقال اسال الله معافاته ومغفرته
وان امتى لا يطيق ذلك ثم اتاه الثانية فقال ان
الله يامرك ان تقرأ امتك القران على حرفين فقال
اسال الله معافاته ومغفرته وان امتى لا يطيق
ذلك ثم جاءه الثالثة فقال ان الله يامرك ان تقرأ
امتك القران على ثلثة احرف فقال اسال الله
معافاته ومغفرته ان امتى لا يطيق ذلك ثم جاءه
الرابعة فقال ان الله يامرك ان تقرأ امتك القران
على سبعة احرف فايما حرف قرأوا عليه فقد اصابوا
هذه رواية مسلم وفي رواية ابي داؤد مثل

الرواية الثانية الى قوله في اول مرة لا يطيق
ذلك فقال ثم اتاه ثانية فذكر نحو هذا حتى بلغ
سبعة احرف قال ان الله يامرك ان تقرأ على
امتك على سبعة احرف فايما حرف قرؤا عليه
فقد اصابوا وفي اخرى له قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا ابي اني اقرئت القرآن
فقيل لي على حرف او حرفين فقال الملك الذي معي قل
على حرفين فقيل على حرفين او ثلث فقال الملك الذي
معي قل على ثلث قلت على ثلث حتى سبعة ثم قال
ليس منها الا شاف كاف ان قلت سميعا عليما
عزيزا حكيما ما لم تختم اية عذاب برحمة واية رحمة
بعذاب واخرج النسائي الرواية الثانية من
روايتي مسلم وله في اخرى قال اقرأني رسول الله
صلى الله عليه وسلم سورة فبينا انا جالس في
المسجد اذ سمعت رجلا يقرأ بخلاف قراءتي فقلت
من علمك هذه السورة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقلت لا تفارقني حتى نأتي رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاتيت فقلت يا رسول

الله ان هذا خالف قراءتي في السورة التي علمتني
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأها ابي
فقرأتها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
احسنت ثم قال للرجل اقرأها فخالف قراءتي فقال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم احسنت ثم
قال رسول الله يا ابي انزل علي سبعة احرف كلها
كاف شاف وفي اخرى له ما حال في صدري
منذ اسلمت الا اني قرأت اية وقرأها اخر فأتيتها
رسول الله فاتيت النبي فقلت يا رسول الله اقرأتني
اية كذا وكذا قال نعم فقال الاخر الم تقرأني
اية كذا وكذا قال نعم قال ان جبرئيل وميكائيل
اتياني فقعد جبرئيل عن يميني وميكائيل عن يساري
فقال جبرئيل اقرء القران على حرف وقال ميكائيل
استزده حتى بلغ سبعة احرف كل حرف شاف
كاف نيز ابن اثير از بخاری و مسلم روایت کرده ابن عباس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقرأني
جبرئيل على حرف فراجعت فزادني فلم ازل استزيده

بلغني ان تلك السبعة الاحرف لايختلف في حلال
ولاحرام نیز بخاری تخریج نموده ابن مسعود انه سمع
رجلا یقرأ آیة سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقرء علی خلاف ذلك قال فاخذت بیده
فانطلقت به الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فذكرت ذلك له فعرفت فی وجهه الكراهة
وقال اقرؤا فكلاهما محسن ولاتختلفوا فان من
كان قبلكم اختلفوا فهلكوا نیز بخاری روایت كرده ابن
عباس قال قال عمر ابی اقرانا وانا لندع من لحن
ابی وابی یقول اخذت من رسول الله صلی الله
علیه وسلم فلا اتركه لشئ وقال الله ما ننسخ من
آیة او ننسها نیز از بخاری ومسلم روایت كرده عن علقمة
قال كنا بحمص فقرأ ابن مسعود سورة یوسف فقال
رجل ما هكذا انزلت فقال عبد الله یقرأتها
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال
احسنت فبینا هو یكلمه اذ وجد منه ریح
الخمر فقال اتشرب الخمر وتكذب بالكتاب
... نسخه البار ... وقد وقع عند الطبر

من طريق اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن ابيه
عن جده قال قرأ رجل فغير عليه عمر فاختصما
عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال الرجل
الم تقرأني يا رسول الله قال بلى قال فوقع في صدر
عمر شئ عرفه النبي صلى الله عليه وسلم
في وجهه قال فضرب في صدره وقال ابعد شيطانا
قالها ثلاثا ثم قال يا عمر القرآن كله صواب
ما لم يجعل رحمة عذابا او عذابا رحمة طبرانی از زید
بن ارقم روایت کرده قال جاء رجل الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال اقرأني ابن مسعود
سورة واقرأنيها زيد بن ثابت واقرأنيها ابي بن كعب
فاختلف قراءتهم فبقراءة ايهم اخذ فسكت
رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي الى جنبه
فقال علي ليقرأ كل انسان منكم كما علم فانه حسن
جميل نیز ابن حبان وحاکم از ابن مسعود روایت کرده اند اقرأني
رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة من الحم
فرحت الى المسجد فقلت لرجل اقرأها فاذا هو
يقرأ حروفا ما اقرأها فقال اقرأنيها رسول الله

صلى الله عليه وسلم فانطلقنا الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاخبرنا فتغير وجهه فقال
انما اهلك من كان قبلكم الاختلاف ثم
اسرالى على شيئا فقال على ان رسول الله صلى
الله وسلم يامركم ان يقرأ كل رجل منكم
كما علم قال فانطلقنا فكل رجل منا يقرأ حروفا
لا يقرأها صاحبه ۔ و درمیان علماء خلاف واقع ست که
مراد از سبعة حرف چیست ابو حاتم سی و پنج وجه ذکر کرده چنانچه
در فتح الباری نقل ازو نموده ابن قتیبه عدد مذکور را بر انواع
اختلاف قرارت حمل فرموده وجه اختلاف قرارت را در سبعة
منحصر ساخته در فتح الباری شرح باب انزل القرآن على سبعة
احرف می فرماید قد حمل ابن قتيبة وغيره العدد
المذكور على الوجوه التى يقع بها التغاير فى سبعة
اشياء الاول ما يتغير حركته ولا يزول معناه
ولا صورته مثل ولا يضار كاتب ولا شهيد
بنصب الراء ورفعها الثانى ما يتغير بتغير
الفعل مثل بعد بين اسفارنا وباعد بين اسفارنا
بصيغة الطلب والفعل الماضى الثالث

ما يتغير بنقط بعض الحروف المهملة مثل ننشرها
بالراء والزاء الرابع ما يتغير بابدال حرف غريب
من مخرج الاخر مثل طلح منضود فى قراءة على وطلع
منضود الخامس ما يتغير بالتقديم والتاخير
مثل وجاءت سكرة الموت بالحق فى قراءة
ابى بكر الصديق وطلحة بن مصرف وزين العابدين
وجاءت سكرة الحق بالموت السادس ما يتغير
بزيادة ونقصان كما تقدم فى التفسير
عن ابى مسعود وابى الدردا والليل اذا يغشى
والنهار اذا تجلى والذكر والانثى هذا فى
النقصان اما فى الزيادة كما تقدم فى التفسير
تبت يدا ابى لهب فى حديث ابن عباس
وانذر عشيرتك الاقربين ورهطك منهم
المخلصين والسابع ما يتغير بابدال الكلمة
بكلمة ترادفها مثل العهن المنفوش فى قراءة
ابن مسعود وسعيد بن جبير كالصوف المنفوش
صاحب فتح البارى فرموده هذا وجه حسن ابو الفضل رازى تخليص
قول ابن قتيبه نموده مى فرمايد الكلام لا يخرج عن سبعة احوال

في الاختلاف الأول اختلاف الاسماء من افراد و
تثنية وجمع وتذكير وتانيث الثاني اختلاف
تصريف الافعال من ماض ومضارع وامر الثالث
وجوه الاعراب الرابع النقص والزيادة الخامس
التقديم والتاخير السادس الابدال السابع
اختلاف اللغات كالفتح والامالة والترقيق و
التفخيم والادغام والاظهار ونحو ذلك انتهى بجسد

از این روایات که از کتب معتبره اهل سنت منقول شد بوضوح پیوست
که بطبق این روایات در عهد کرامت مهد آنحضرت صلی الله علیه وآله
وسلم هر یک از اصحاب بهر نحوی که از آن حضرت تلقی نموده بود تلاوت کتاب
خدا مینمود و اکثر این قرائتها با هم اختلاف داشتند بعد از ارتحال آنحضرت
تا زمان عثمان کل اصحاب نیز برین نهج استمرار داشت و اقتصار
بر یک قرائت نمی نمودند تا آنکه اجتهاد جناب خلافت مآب ایشان اقتضای
آن کرده که قرآن جمع کرده بر قرائت زید اقتصار نموده و نسخ مصاحف را
از اصحاب طوعا و کرها گرفته چون معتقد را که در مصاحف اصحاب بود
القا و اسقاط نموده آن مصاحف را که مخالف قرائت این جناب بود
غرق و حرق نموده بعضی پاره کرده و بسوخت و صحیح بخاری روایت
کرده حدثنا ابن شهاب ان انس بن مالک حدثه ان

حذيفة بن اليمان قدم على عثمان وكان يغازی اهل
الشام فی فتح ارمنية واذربيجان مع اهل العراق فافزع
حذيفة اختلافهم فی القراءة فقال حذيفة لعثمان
يا امير المؤمنين ادرك هذه الامة قبل ان يختلفوا
فی الكتاب اختلاف اليهود والنصاری فارسل
عثمان الی حفصة ان ارسلی الينا الصحف ننسخها فی
المصاحف ثم نردها اليك فارسلت بها حفصة الی
عثمان فامر زيد بن ثابت وعبد الله بن الزبير وسعيد
بن العاص وعبد الرحمن بن الحرث بن هشام فنسخوها
فی المصاحف وقال عثمان للرهط القرشيين الثلاثة
اذا اختلفتم انتم وزيد بن ثابت فی شئ من القرآن
فاكتبوه بلسان قريش فانما نزل بلسانهم ففعلوا حتی
اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی
حفصة وارسل الی كل افق بمصحف مما نسخوا وامر بما سواه
من القرآن فی كل صحيفة او مصحف ان يحرق وفی فتح الباری
تحته قوله وامر بما سواه من القرآن فی كل صحيفة او مصحف
ان يحرق فی رواية الاكثر ان يخرق بالخاء المعجمة وللمروزی
بالمهملة ورواه الاصيلی بالوجهين والمعجمة اثبت فی

رواية الاسماعيلي ان يمحا او يحرق وقد وقع في رواية
شعيب عند ابي داؤد والطبراني وغيرهما وامرهم
ان يحرقوا كل مصحف يخالف المصحف الذي ارسل به
قال فذلك زمان حرقت المصاحف بالعراق بالنار
وفي رواية بكر بن الاشج فامر بجمع المصاحف فاحرقها
ثم ثبت في الاخبار التي كتب ومن طريق مصعب
ابن سعد قال ادركت الناس متوافرين حين احرق
عثمان المصاحف فاعجبهم ذلك او قال ولم ينكر منهم
احد وفي رواية ابي قلابة فلما فرغ عثمان من المصحف
كتب الى اهل الامصار اني قد صنعت كذا وكذا
ومحوت ما عندي فامحوا ما عندكم والمحو اعم من
ان يكون بالغسل والتحريق واكثر الروايات صريحة
في التحريق هو الذي وقع ويحتمل وقوع كل منهما بحسب
ما راى كل من بيده شيء من ذلك وقد جزم عياض بانهم
غسلوها بالماء ثم احرقوها مبالغة في اذهابها وقال
ابن عطية الرواية بالحاء المهملة اصح وهذا الحكم
هو الذي وقع في ذلك الوقت واما الان فالغسل
اولى لما دعت الحاجة الى ازالته وقوله امر بما سواه

اي ما سوى المصحف الذي استكتبه والصحف
التي نقلت منه وسوى المصحف الذي كانت
عند حفصة وردها اليها ولهذا استدرك مروان
الامر بعدها واعدمها ايضا خشية ان يقع لاحد
منها توهم ان فيها ما يخالف المصحف الذي استقر
عليه الامر لما تقدم انتهى جب تفصيل جميع عقيدہ امامیہ
کی نسبت قرآن مجید مروج کی کہ حسن کا محمل یہی ہی قول راجح اور مذہب
مشاہیر علما ی متقدمین و متاخرین یہ ہی کہ قرآن الآن کما کان
ہی اور قول صحیح اور مذہب بعض علما کا یہ ہی کہ قرآن مین کچھ
نقصان ہوا لیکن نہ ایسا کہ مانع و منافی عمل کا اس قرآن مجید کے
بیان ہوئی تو اب اعتقاد حضرات اہل سنت کا بسبیل اختصار
لکھا جاتا ہی کہ غلط و خطا و زیادت و نقصان و تغیر و تبدیل
و عدم تواتر و تقدیم و تاخیر و تبدل حسب کلام و رای اصحاب
یہ سب چیزین حسب روایات کتب معتبرہ ان حضرات کی کلام اللہ
مین موجود مین ہر چند کہ اکثر انہین ہی سابقا بیان ہوگئی مگر اس
مقام پر بھی بطرز شائستہ و طور بایستہ مفصلا بترتیب تحریر ہوتی ہین
اولا غلط و خطا جناب امام المتکلمین کاسر اعناق مخالفین جناب
مولوی سید حامد حسین صاحب استقصاء الافحام مین فرماتی ہین

واز همه لطیف تر آن ست که این حضرات اکتفا بر محض اخراج روایات
وقوع نقصان سور وآیات والفاظ وتبدیل وتغییر در قرآن نفرموده
در اخراج روایات عدیده مصرح بوقوع غلط وخطا در قرآن شریف
هم می کوشند و باز بمقابله اهل حق چشم از انصاف می پوشند ودرین
روایات اتباع عترت طاهره می خروشند علامه دهلوی فرموده که
ثعلبی در تفسیر وابن قتیبه در کتاب المشکل روایت کرده اند ان
عثمان قال فی قوله تعالی ان هذان لساحران فی
القرآن لحنا فقال رجل صحح ذلک الغلط فقال دعوه
فانه لایحلل حراما ولایحرم حلالا ودر بعض روایات
این عبارت واقع ست قال عثمان ان فی المصحف
لحنا وستقیمه العرب بالسنتهم فقیل له الا تغیره
فقال دعوه فلا یحلل حراما ولا یحرم حلالا وبغوی
در تفسیر معالم التنزیل در اثنای تفسیر کریمه لکن الراسخون
فی العلم منهم والمؤمنون یؤمنون بما انزل الیک
وما انزل من قبلک والمقیمین الصلوة می فرماید
واختلفوا فی وجه انتصابه فحکی عن عائشة وابان
ابن عثمان انه غلط من الکاتب ینبغی ان یصلح
ویکتب والمقیمون الصلوة وکذلک قوله فی سورة

المائدة ان الذين امنوا والذين هادوا والصابئون
وقوله ان هذان لساحران قالوا ذلك خطاء من
الكتاب وقال عثمان رض ان فی المصحف لحنا و
سيقيمه العرب بالسنتها فقيل له الا تغيره
فقال دعوه فانه لا يحلل حراما ولا يحرم حلالا
انتهى ما فی النزهة و در درمنثور مذکور ست اخرج ابن
ابی داؤد عن عبد الاعلى بن عبد الله بن عامر
القرشی قال لما فرغ من المصحف اتی به عثمان فنظر
فيه فقال قد احسنتم واجملتم ارى شيئا من لحن
سيقيمه العرب بالسنتها قال ابن ابی داؤد
وهذا عندی يعنی بلغتها فينا والا فلو كان فيه
لحن لا يجوز فی كلام العرب جميعا لما استجاز
ان يبعث الى قوم يقرؤنه واخرج ابن ابی داؤد
عن عكرمة قال لما اتى عثمان بالمصحف رای فيه
شيئا من لحن فقال لو كان المملی من هذيل و
الكاتب من ثقيف لم يوجد فيه هذا واخرج
ابن ابی داؤد عن قتادة ان عثمان لما رفع اليه
المصحف فقال ان فيه لحنا سيقيمه العرب بالسنتها

واخرج ابن ابی داود عن یحیی بن یعمر قال قال
عثمان ان فی القرآن لحنا وستقیمه العرب بالسنتها
وور اتقان از ابوعبید نقل کرده حدثنا حجاج عن هارون
بن موسی اخبرنی الزبیر بن الخریت عن عکرمة
قال لما کتبت المصاحف عرضت علی عثمان فوجد
فیها حروفا من اللحن فقال لا تغیروها فان العرب
ستغیرها او قال ستعربها بالسنتها لو کان
الکاتب من ثقیف والمملی من هذیل لم یوجد فیه
هذه الحروف اخرجه من هذه الطریق ابن الانباری
فی کتاب الرد علی من خالف مصحف عثمان
وابن اشتة فی کتاب المصاحف ثم اخرج ابن الانباری
نحوه من طریق عبد الاعلی بن عبد الله بن عامر
وابن اشتة نحوه من طریق یحیی بن یعمر ودر تفسیر فقیه
ابو اللیث سمرقندی صاحب بستان العارفین که از قدمای
معتبرین اہل سنت ست ومناقب جلیله ومحامد جمیله او در اعلام الاخیار
کفوی وغیر آن دیده باشی مذکورست قال ای ابوعبید
وروی عن عثمان رضی الله عنه انه عرض علیه
المصحف فوجد فیه حروفا من اللحن فقال لو کان

الکاتب من ثقیف والمملی من هذیل لم یوجد فیه
هذه الحروف وحضرات اهل سنت در جواب روایات لحن
الحان عجیبه سرائیدن ونغمات لطیفه مترنم گردیدن السنه خود را بهفوات
طرفه آلوده وابواب تاویل وتسویل کشوده خواسته اند که حتی الامکان
اماطت شوکه نفیست قول بوقوع لحن در قرآن از حضرت عثمان
بفرمایند وهم راه تصحیح دعاوی خویش درباره قرآن شریف پیمایند
لیکن به جائی نمی برند فان السائر علی غیر المنهج لا یزیده
کثرة السیر الا بعدا ابن روزبهان در جواب علامه حلی
که روایت ثعلبی نقل فرموده از حل اشکال لزوم طعن اطلاق لحن
بر قرآن با عجز وزبونی دست وگریبان شده از راه سراسیمگی
واضطراب بیرون ودو سه حرف مختصر قماشی می کند ومی گوید واما
عدم تصحیح لفظ القرآن لانه کان یجب علیه
متابعة صورة الخط وهکذا کان مکتوبا فی
المصاحف ولم یکن التغییر له جائزا فترکه لانه
لغة بعض العرب انتهی سبحان الله از نشانی طعن غفلت
نمودن واز بنای اعضال چشم پوشیدن ودست بدامن تزیین
کلام مهمل زدن کار همین حضرات ست کلام در اطلاق لحن وغلط
بر کلام الهی ست وابن روزبهان از آن در گذشته وجه غیر صحیح

عدم تصحیح آن بیان می کند ولنعم ما افاده العلامة الشوشتری
فی جوابه حیث قال واما ما ذکره فی اصلاح الطلاق
عثمان اللحن علی القران فلا یصدر الا عن مجوج
مبهوت فان المصنف اعترض علی عثمان بانه الحق
علی القران اشتماله علی اللحن المذموم المخل بالفصاحة
وهذا الناصب یغمض العین عن جواب هذا
الذی هو محط الطعن ویتعرض بوجه ترك عثمان
لتغییره واصلاحه بقوله دعوه الخ وما اشبه جوابه
هذا بما اجاب به اهل خراسان عما عن
سوال اهل ما وراء النهر بان النبال اذا اراد
استعلام استقامة النبل واعوجاجه لم یغمض
احد عینیه وبان الطیر المسمی باللقلق اذا
قام لم یرفع احدی رجلیه فاجاب اهل خراسان
بان النبال انما یغمض احدی عینیه لانه لو اغمض
العین الاخری لا یری شیئا والطیر المذکور انما
یرفع احدی رجلیه لانه لو رفع الرجل الاخری
لسقط علی الارض فلیضحك اولیاء کثیرا من
العجب ان عثمان صرح بان تلك العبارة من القران

لا تقبل الاصلاح وانه لا حاجة الی اصلاحه لعدم
تحلیله حراما وتحریمه حلالا وهذا الناصب المروانی
الذی غلب علیه هواء عثمان لما علم ان ما قاله
عثمان طعن لا مدفع له عدل عن دفعه عنه
وقال ترکه لانه کان لغة بعض العرب فان ذکره لغة
الوجه الذی ذکره العلماء لدفع وهم عثمان
لا لدفع الطعن عنه وانی یندفع الطعن عنه
بذلک ولو کان عثمان عالما بموافقة ذلک
للغة بعض العرب کیف صح له مع کثرة حیائه
عند القوم ان لا یستحیی من الله ویطلق علی
بعض کلماته التامات انه لحن وخطاء فی القول
مع ظهور ان بعض الفاظ القران وارد علی
لغة قریش وبعضها علی لغة بنی تمیم وبعضها
علی لغة غیرهم انتهی حقیر می گویم که نهایت عجیب
است که این بد زبان می گوید که وجه عدم تصحیح عثمان این لحن را
آن است که در مصاحف همچنین نوشته بود واو را تغییر آن جائز
نبود حال آنکه در بعض روایات سابقه بتصریح گذشت که حضرت
حمید به نسبت تغییر مصاحف بخود نسبتش کرده اند و نیز از جمیع این روایات

مستفاد است که حکم عثمان به لحن در مصاحف سابقه که پیش از زمان او
نوشته شده نبود بلکه هرگاه در زمان او مصاحف نوشته شد بر او
عرض کردند این ارشاد نمود پس تعجب است که فضل ابن روزبهان
اتباع این کاتبین را بر جنابش لازم می داند و اگر این روایات
محمول بر تعدد واقعه فرمایند فهو المهرب من المطر والوقوف
تحت المیزاب کما لا یخفی علی اولی الالباب
زیرا که برین تقدیر واضح خواهد شد که جناب عثمان بر مصاحفی که در
زمان جناب رسالتمآب صلی الله علیه و آله وسلم یا شیخین نوشته شده
زبان طعن دراز فرموده اند آنرا متصف به لحن دانسته‌اند فاضل رشید
در شوکت عمریه از افادات اسلاف خود غفلت ورزیده آهنگی عجیب
برداشته و کلامی غریب در ساخته حیث قال و آنچه گفته است که
اما مصدق عربیت خلیفه ثالث است که حکم به لحن و غلط بودن قول
حق تعالی ان هذان لساحران نموده الخ جوابش آنکه قرائت
حضرت عثمان درین کریمه ان هذین لساحران بود چنانچه قرائت
حضرت عائشه و ابن زبیر و سعید بن جبیر و حسن و غیرهم همین است
پس نزد ایشان قول حق تعالی ان هذین لساحران باشد نه ان
هذان لساحران تا متوجه شود بر ایشان طعن حکم لحن در قول حق تعالی
و حضرت عثمان ترجیح قرائت خود بر قرائت دیگران بموافقت قرائت خود

با محاورهٔ متعارفهٔ عرب و لزوم لحن آن به قرارت دیگران نموده اند
پس استدلال حضرت عثمان را که بر ترجیح قرارت خود و مرجوحیت قرارت
دیگران بلزوم لحن بر قرارت دیگران بطوریکه اصحاب آن قرارت
محتاج بطرف توجیهات آن شده اند قائم نموده اند تخطیه در قرآن
نامیدن از عجائب اشکالات باشد آری اگر قرارت حضرت عثمان
ان هذان لساحران می بود و با وجود آن ایشان بر آن قرارت
اعتراض می نمودند البته شبههٔ صاحب رساله که به تبعیت علمای خود
وارد کرده است بر ایشان متوجه می شد و لیس فلیس امام رازی
در تفسیر کبیر در تفسیر کریمهٔ مذکوره می فرماید القراءة المشهورة
ان هذان لساحران ومنهم من ترك هذه القراءة
وذكروا وجوها احدها قرأ ابو عمرو وعيسى بن
عمران هذين لساحران قالوا وهي قراءة عثمان
وعائشة وابن الزبير وسعيد بن جبير والحسن بعد
و پس این قرارت نقل کرده بعد ازان فرموده وروی عن عثمان
انه نظر في المصحف فقال ارى فيه لحنا وستقيمه
العرب بالسنتها انتهى ما اردنا نقله انتهى و این
کلام افادت نظام فاضل رشید که در مقابله اهل حق گفته والبته
مقبول طبائع بدائع این حضرات خصوصاً جناب مخاطب که طوق عقیدتش

درگردن انداخته وبرشید المتکلمین او را مخاطب ساخته باطراء ومبالغه
در مدائح ومناقبش جابجا در مصنفات خود پرداخته صریح ست در قبول
حکم حضرت عثمان بوقوع لحن وغلط درین قرآنی که متعارف ست وفیه
المطلوب زیرا که مقصود ما درین مقام زیاده ازین نیست که نزد ائمه
اہل سنت بعض الفاظ این قرآن که متعارف ست مشهور غلط
وخطاست وبآن دفع تشنیع از اہل حق که در حلق ایشان روایات
تحریف وتصحیف قرآن وتبدیل کلمه از ان بکلمه واقع شده حاصل ست
ولله الحمد علی ذلک وجیستم همی رباید که فاضل رشید باوصف آنکه
درینجا راه قبول وتصدیق حکم عثمان بوقوع لحن در آیهٔ ان هذان
لساحران که در قرآن متعارف موجودست پیش گرفته بلکه خود آنرا
از تفسیر کبیر نقل فرموده بازا یفلح لطافة المقال بجواب جناب مصنف
علامی که ارشاد فرموده لیکن ازیشان چه عجب که لغویت کلام الهی
معنیً ہم مانند وقوع لحن لفظاً تجویز نمایند استغراب واستعجاب را
از حد گذرانیده کلمات حیرت سمات بر زبان آورده بلکه از واب
علما برآمده راه کذب وبهتان صریح پیش نظر نهاده مثل جناب مخاطب
نسبت تحقیر وتوهین کلام الهی باهل حق داده چنانچه می فرماید
سبحان الله کسانیکه قرآن شریف را بجهت ترتیب عثمانی وحکم
تقدیم پارینه می انگارند وبا حفظ وضبط قرائت آن وترتیب عظیم کثیره

مستفید ازان وتقنین قوانین برای اصول تفسیر کاری ندارند
بلکه آن را مغیر ومحرّف می پندارند ودر حق اشخاصی که بجان ودل
خادم آن هستند وخدمت آن را سرمایهٔ سعادت ووسیلهٔ نجات
دانسته با نجارشتی بعمل آورده باشند کلمهٔ طعن همینی بطریق تشنیع
معکوس بر زبان رانند یا بجهة عدم نسبت وجود حکم بوقوع لحن لفظی در
قرآن شریف بطرف کتابی از کتب اهل سنت در مقام مناظره
با وجود ادعای وقوع آن بر مذهب ایشان خصوصاً در صورت
سبق وعدهٔ موثقه بر لزوم ذکر شواهد چه ادعاهای عجیبهٔ ایشان
از لطائف نمایان الخ بر ارباب بصیرت مخفی نیست که نسبت
پنداشتن قرآن شریف در حکم تقویم پارینه وکاری نداشتن
بحفظ وقرائت آن الی غیر ذلک باهل حق که فاضل رشید از راه
بیهودگی وازجا رفتگی نموده بآن نموده بهتانی ست بس عجیب
که بر بُله وصبیان هم مخفی نمیتواند شد فکیف علی العقلاء والافاضل
وصدور مثل این دروغ بی فروغ از جهال وعوام هم مستبعد چه جا
از اهل علم وخصوصاً کسانی که مقتدای اعیان ومشار الیهم
بالبنان باشند لیکن کار این حضرات همین ست که چون در جواب
الزامات متینهٔ اهل حق عاجز ودرمانده می شوند وغیظ وغضب
مستولی می گردد ایشان را ازجا می برد وهر سو که میخواهد می کشد

پس بهتانهای غریب و افتراآت شگفت بر زبان می آرند و آنرا
مقابل دلائل واضحه می گردانند و استغرابی که حسب عادت
خویش از عدم نسبت حکم بلحن لفظی در قرآن شریف بطرف کتابی
از کتب اهل سنت کرده اند موجب مزید استغراب واستعجاب ست
چه این حکم در بسیاری از کتب مشهوره اهل سنت که متداول ست مذکور
و بر السنه مفسرین و محدثین مشهور و در کتب کلامیه متقدمین متاخرین
اهل حق مسطور سبب غفلت ازان و عدم اطلاع بران از ادانی
طلبه ممارسین بعلم حدیث و تفسیر کلام مستبعد ست چه جا علما و مصنفین
پس اگر ذکر چنین امری مشهور نیابند و اسناد آن بطرف کتابی نه کنند
محل عجب نباشد آری عدم اطلاع جناب فاضل رشید بر مثل این
شائع و ذائع موجب بسیار عجب و حیرت ست و اگر بفرمایند که گو
از کلام فاضل رشید در شوکت عمریه اقرار بوقوع لحن و خطا در
قرآن شریف ثابت لیکن دافع طعن از جامع قرآن بلا شبهه است
پس آن هم خیال محال و هوس خام ست و کفی فی دفعه
ما افاده فی الضربة الحیدریة ولنعم ما افاد
فلعمری لقد اتی بما یحیق قلوب اهل العناد
حیث قال اما جوابی که از قبل خلیفه ثالث برای حفظ ناموس
عربیت او نوشته بغایت ظریف ست اما اولا پس ازین جهت

اگر بعد تسلیم اینکه قراءت عثمانیه ان هذین لساحران باشد لازم نمی آید
که قراءت مشهوره اخری خارج از قرآن باشد کیف قراء سبعه
نفی قرآنیت از قراآت همدیگر نمی کنند و قطع نظر از ان نزول قرآن
بر احرف سبعه که آن غیر از قراآت سبعه است از جمله متواترات پس
عثمان چه کاره باشد که بر خلاف خدا و رسول قراءت خود را بخصوص
قرآن نامد و قراءتهای دیگران را قرآن نداند و جعل این امر از
مثل جامع قرآن پس بعید الیس منکم رجل رشید و ثانیا چیزی هم می باید
که اگر ان هذان لساحران را قرآن نمی انگاشتند چرا حک آن
نفرمودند و مثل سائر مصاحف احراق آن ننمودند و چرا محول باقامت
تصحیح عرب داشتند و چرا بزبان در بیان فرمودند که ارى في
القرآن لحنا هرگاه قراءت با الرفع قرآن نباشد چگونه لحن در قرآن
خواهد بود بار خدایا مگر بسبیل مجاز و تغلیبا اطلاق قرآن نموده باشند
و اگر قراءت مذکوره را هم قرآن می دانستند طعن بر ایشان البته
متوجه خواهد گشت کما اعترف به الرشید ایضا و نیز بحثیم که چون
جامع قرآن خود ایشان بودند پس این قراءت که نزد ایشان
قرآن نبوده از کجا داخل شد که ادخال آن نمودند مگر اینکه اهل سنت
معتقد قالوا للتنبیه و انکار اعتقاد غیر قرآن را در قرآن داخل ساخته باشند
و هو بعید الم یکن فیهم رجل رشید و اگر عثمان خود دیده و دانسته

آن را رد اد استفنده انخش خواهد بود و ثالثا قرارت مشهوره همین
قرارت بالرفع ست پس جامع قرآن چرا بر خلاف مزعوم رشیدی
مشهوره را مهجور و غیر مشهوره را مختار خود ساختند انتهی فقیر می گوید که
عجب ست از فاضل رشید که تغلیط و تخطیهٔ قرارت ان هذان
لساحران که بلا شبهه از قرآن متواتر ست منکر و قبیح و شنیع نمیداند
بلکه طریقهٔ حمایت و تائید حضرت عثمان درین شناعت عظیم و جرم
فضیح می پیماید و تجویز استحسان آن ثابت می فرماید سبحان الله
اگر بیچاره شیعی روایتی متضمن وقوع تغیر و تبدیل در قرآن متعارف
بر زبان آرد مثلا روایت کند که بجای امة لفظ ائمة بوده کافر گردد
و اگر حضرت عثمان و اتباع شان تغلیط و تخطیه قرآن متعارف کنند
اصلا شنعتی با ایشان نپیوندد ان هذا الشیٔ عجاب از ملاحظهٔ
این روایات که مذکور شد حیرتی دیگر و رای ثبوت لحن در قرآن
دامنگیر می شود و آن اینکه هیچ ظاهر نمی شود که در از منان عالیهٔ
حضرات اهل سنت یعنی فقرهٔ سقیفه العرب که جناب خلافت مآب
از راه کشف و کرامات فرموده بودند و تا آن تحریر مصداق آن
بر صفحهٔ عالم بوقوع نه پیوسته چیست از اجلای بدیهیات ست که
عرب هنوز این لحن را در قرآن شریف می خوانند و هرگز همت
خود را با صلاح آن موافق ارشاد فیض بنیاد جامع قرآن نمی گمارند

شاید بعد ازین باصلاح خطا و غلط پردازند لیکن آخر وزر و وبال این غلط
خواندن تمام عالم تا چندین سال برگردن کیست گو لطف سخن زمام
اختیار از دست ربوده بوادی گستاخی می کشد اما طی کشح ازان
می نمایم و بر سر نظر بر دیگر تقریرات و توجیهات این بزرگان می آیم
پس باید دانست که شاه سلامت الله صاحب در معرکه سپر انداخته
بر کلمات هدایت آیات فاضل رشید نظر نساخته بر در تضعیف و توهین
این روایات وقوع لحن در قرآن پرداخته اند حیث قال باتفاق
جمهور فریقین ثابت ست که انچه ما بین الدفتین ست از عهد حضرت
رسالتمآب علیه الصلوٰة والسلام با جمیع خصوصیات حتی الحروف
والحرکات والسکنات منقول بالتواتر ست پس انچه از بغوی
در ذیل تفسیر کریمه لکن الراسخون فی العلم الآیه و از مستدرک
حاکم که در خصوص کریمه لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا نقل
کرده امثال اینچنین روایات شاذه معارض دلیل قطعی نمیتوانند شد
الخ بجیرتم که شاه صاحب این قدر بخیال مبارک راه نداده اند
که غرض از ذکر امثال این روایات نه اثبات معارضه دلائل
دالّه بر سلامت قرآن از لحن و غلط ست تا بجواب آن لب بعدم
صلاحیتش برای معارضه آن کشایند بلکه مقصود ازان محض
اثبات این معنی ست که مقتدایان سنیه مثل عثمان و عائشه

وابان بن عثمان قائل بوقوع لحن در قرآن بودند دفع این سخن
بدلائل داله بر سلامت قرآن از لحن نتوان نمود غایت امر آنست
که این دلائل دلالت بر بطلان این قول خواهد کرد نه آنکه نفی ثبوت
این قول ازین حضرات نماید آری اگر در طرق سنیه مثل این
... احادیثی متضمن نفی این قول ازین حضرات منقول میشد
... عدم چراز صدور این امر متناقضه از ایشان قائم می گردید
... ت تفوه بمعارضه امکانی داشت واذلیس فلیس با آنکه
... یثی که درین سم الفار از حاکم منقول ست بتصریح حاکم صحیح ست
بر شرط شیخین و پر ظاهر ست که شرط شیخین چه جلالت مرتبه دارد
تا آنکه حضرت امام جعفر صادق علیه السلام العیاذ بالله با آنکه
باعتراف اکابر قوم از ائمه اثنا عشر ست لیاقت انطباق این
شرط نداشت که بخاری درباره شک و ریب ورزیده از اخراج
روایات آن حضرت دست کشیده و در تعریف صحیح خلو از
شذوذ و علل معتبر ست کما فی منهاج الذهبی وغیره پس
روایت حاکم را شاذ چطور توان گفت و نیز تفوه بشذوذ
این روایات وقتی امکان داشت که حکم بلحن قرآن منحصر
دران می بود حالانکه حکم بلحن قرآن از عائشه و عثمان وغیر
ایشان در روایات کثیره و احادیث شهیره مروی گردیده با آنکه

این قدر هم تحمل نفرمودند که هرگاه خدام جناب سامی با وصف آنکه
ائمه شان این چنین روایات در کتب دین و ایمان خویش روایت
کرده بتصحیحش پرداخته باشند سبکدوش از توجه طعن و الزام نشوند
بر اهل حق چرا طعن و تشنیع بجهت روایت احادیث تحریف قرآن
می فرمایند عجب تر آنکه صاحب صم الفا را این روایات لحن را
بطریق تشنیع و تعریض ایراد کرده بود شاه صاحب از شرم
شناعت آن غفلت ورزیده بر سر تبیین مزید شناعت آن
یعنی اثبات مخالفتش با امر قطعی رسیده اند و آنچه در آخر کلام
حرف جرح و قدح این روایات بر زبان آورده حیث قال استناد
با روایت شاذه که متفرد وقوع غلط و خطای کاتب یا لحن در قرآن
با وصف مجروح و مقدوح بودن آنها مفید مزعوم مخاطب شدنی
نیست انتهی بلفظه پس غریب تر از اول ست چه روایت بغوی
خود از ثابتات و قطعیات ست که بالقطع و الجزم نسبت حکم بخطا
و لحن قرآن بعثمان و عائشه و ابان بن عثمان نموده حیث قال
قالوا ذلك خطاء من الكتاب وقال عثمان رض
ان في المصحف لحنا الخ پس هرگاه مثل بغوی که از
اکابر ائمه و محدثین و مفسرین و فقهای محققین اهل سنت ست
این روایت را قطعا و حتما دانسته باشد این مجرد ادعای شاه صاحب

که خرافتی بیش نیست بهیچ کار نمی آید و کی اصغا را می شاید و علاوه
بر این ذکر ائمه اهل سنت تصریحات کرده اند که بغوی در تفسیر خود
روایت نمی کند مگر احادیث صحیحه و از ایراد موضوعات اجتناب
دارد از انجمله ابن تیمیه که از اکابر سنیه و مشهورین متعصبین ایشانست
بغایت مسارعت در قدح و جرح ائمه خود و مصنفات شان دارد
در منهاج السنة در ذکر تفسیر ثعلبی می گوید وانکان غالب
الاحادیث التی فیه ای فی التفسیر الثعلبی
صحیحة ففیه ما هو کذب باتفاق اهل العلم
ولهذا لما اختصره ابو محمد الحسین بن مسعود
البغوی وکان اعلم بالحدیث والسنة والفقه
منه ای من الثعلبی والثعلبی اعلم باقوال المفسرین
ذکر البغوی منه اقوال المفسرین والنحاة وقصص
الانبیاء فهذه الامور نقلها البغوی من الثعلبی
واما الاحادیث فلم یذکر فی تفسیره شیئا من
الموضوعات التی رواها الثعلبی بل یذکر الصحیح
منها ویعزوه الی البخاری وغیره فانه صنف کتاب
شرح السنة وکتاب المصابیح وذکر ما فی الصحیحین
والسنن ولم یذکر الاحادیث التی یظهر

لعلماء الحديث انها موضوعة كما يفعله غيره من
المفسرين كالواحدي الخ واين عبارت بغايت صراحت
دلالت دارد بر آنکه بغوی احادیث موضوعه در تفسیر خود ذکر کرده
بلکه انچه صحیح بوده آنرا وارد کرده و طریقه ذکر مفسرین ثقلبین سنیه
پیش نگرفته که خرافات و موضوعات را در تفسیر کلام الهی وارد کرده
در ضلال و اضلال افتادند پس روایت حکم حضرت عثمان بلحونیت
قرآن مجید که ثعلبی آنرا روایت کرده و بغوی هم آنرا در تفسیر خود
باعتراف مثل ابن تیمیه که امام اعظم قوم ست کما فی هفوات الاعور
ثابت گردید و ادعای واهی بی دلیل که شاه صاحب آغاز نهاده اند
بهواجس نفسانیه قدح و جرح بروایت بغوی بر زبان آورده باطل
بر آمد ولله الحمد علی ذلک و همچنین روایت صحیحه را که حاکم آنرا بر شرط
شیخین گفته بی اقامت دلیل مجروح و مقدوح گفتن مضحکه بیش
نیست عنقریب می دانی که حاکم نزد این بزرگان در غایت جلالت
بوده که سبکی اتفاق علما نقل کرده بر اینکه حاکم از اعظم ائمه است
که حق تعالی بایشان حفظ دین کرده و صاحب جامع الاصول
در حق او گفته که او عالم بهر فن حدیث نسبت بعلما عصر آن بوده
وانچه درباره همچنین گفت نگفته که بعد تفتیش و انتقاد پس حکم شیخین
حاکم جلیل الشان گوش نهادن داد مکابره دادن ست علاوه

بر تتمه در ما بعد میدانی که این روایت را ضیای مقدسی نیز تصحیح
کرده و دیگر ائمه اهل سنت هم مثل فریابی استاد شیخ بخاری و عبد
بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن الانباری
بطرق متعدده روایت کرده اند پس چنین روایت صحیحه مرویه بطرق
عدیده را چگونه شاذ و مجروح و مقدوح توان گفت و اگر دلیل جرح
این روایت اقوال رازی و نیشاپوری و صاحب کشاف که
سابق برین قول ذکر کرده قرار دهند پس سخافت آن خود ظاهر
زیرا که از قول صاحب کشاف که اینست لا یلتفت الی
ما زعموا من وقوع اللحن فی المصحف قدح و جرح این روایت
حاکم و امثال آن ثابت نمی شود بلکه بصراحت تمام ازان عدم
التفات بقول حضرت عثمان و عائشه و امثال ایشان که گمان
لحن در قرآن کرده اند ثابت می شود و این را با قدح روایت
حاکم این بزرگان بوقوع لحن در قرآن چه مناسبت ست با وصف
آنکه استدلال بکلام صاحب کشاف دلیل صریح ست بر اعتبار
و اعتماد او و بطل خرافت صاحب تحفه و امثال اوست که
استدلال را بکلام او برای اهل حق با وصف احتجاج اکابر
سنیه بعبارات و روایاتش جائز نمی دانند و همچنین نیشاپوری که
حکم بر رکاکت این قول کرده تا آنکه انکار صدور این قول

ازین بزرگان نموده حیث قال ولا یخفی رکاکة هذا القول
لان هذا المصحف منقول بالنقل المتواتر الخ وهمچنین
رازی بعد روایت حکم عثمان وعائشه بوقوع لحن در مصحف گفته
واعلم ان هذا بعید الخ واین هم محض استبعاد این قول ست
ولا استبعاد فی استبعاده بل فی کفر قائله باجماع
اهل العلم علی ما فی الشفاء للقاضی عیاض ولکن این استبعاد
دلالت بر انکار صدور این قول ازین حضرات ندارد وعلاوه برینهم
در ما بعد می دانی که روایات حکم ائمه سنیه به لحن قرآن منحصر در
روایت بغوی وحاکم نیست که قدح دران بعد تسلیم آن مثمر سقوط
اشکال باشد بلکه روایات کثیره واحادیث متعدده متضمن این
حکم وارد گردیده وثقات سنیه آن را قبول نموده اند پس
بالفرض اگر این روایت ضعیف الاسناد هم می بود بنظر تائید
آن بدیگر روایات معتمد می گشت فکیف که خود هم معتمد صحیح باشد
وسیوطی در اتقان بعد نقل حدیث حکم عثمان بلحن قرآن از ابو عبید
وحدیث عائشه وقول سعید بن جبیر که عنقریب این همه می آید
سراسیمه وحیران گردیده تصریح میکند که آنها در نهایت اشکال
واعضال ست وقبائح عدیده وشنائع کثیره بران لازم می آید
چنانچه گفته وهذه الآثار مشکلة جدا وکیف یظن

بالصحابة اولا انهم يلحنون فى الكلام فضلا عن
القران وهم الفصحاء اللد ثم كيف يظن بهم
ثانيا فى القران الذى تلقوه من النبى كما انزل
وحفظوه وضبطوه واتقنوه ثم كيف يظن بهم
ثالثا اجتماعهم كلهم على الخطاء وكتابته ثم
كيف يظن بهم رابعا عدم تنبههم ورجوعهم
عنه ثم كيف يظن بعثمان انه ينهى عن تغييره
ثم كيف يظن ان القران استمر على مقتضى ذلك
الخطاء وهو مروى بالتواتر خلفا عن سلف هذا
مما يستحيل شرعا وعقلا وعادة انتهى سيوطى
اتقا ذنا اين اشكالات عويصه بر اين اخبار مشغول آنباشى گرديده
مى گويد وقد اجاب العلماء عن ذلك بثلاثة اوجه
احدها ان ذلك لا يصح عن عثمان فان اسناده
ضعيف مضطرب منقطع ولان عثمان جعل للناس
اماما يقتدون به فكيف يرى فيه لحنا ويتركه
لتقيمه العرب بالسنتها فاذا كان الذين تولوا
جمعه وكتابته لم يقيموا ذلك وهم الخيار فكيف
يقيمه غيرهم وايضا فانه لم يكتب مصحفا واحدا بل

کتب عدة مصاحف فان قیل ان اللحن وقع فی
جمیعها فبعید اتفاقها علی ذلک او فی بعضها فهو
اعتراف بصحة البعض ولم یذکر احد من الناس
ان اللحن کان فی مصحف دون مصحف ولم تات
المصاحف قط مختلفة الا فیما هو من وجوه القراءة
ولیس ذلک بلحن الوجه الثانی علی تقدیر صحة
الروایة ان ذلک ما ول علی الرمز والاشارة
ومواضع الحذف نحو الکتب والصبرین وما
اشبه ذلک الثالث انه ماول علی اشیاء
خالف لفظها رسمها کما کتبوا لا اوضعوا و
لا اذبحنه بالف بعد لا لا اوضعوا ولا اذبحنه
وجزاؤا الظالمین بواو والف وباید بیائین
فلو قرئ ذلک بظاهر الخط لکان لحنا وبهذا
الجواب وما قبله جزم ابن اشتة فی کتاب
المصاحف انتهی وسخافت این اجوبه ثلاثه که فائده جز
تخدیع عوام سنیه معتقدین خلافت غاصبین ندارد ولائق
آن نیست که اهل سنت آن را بمقابله اهل حق ذکر کنند ودر
دفع الزام شان دست بآن زنند ظاهر ست اما رد روایات حکم عثمان

بوقوع لحن در قرآن وحکم بغیر معتمد بودن آن پس لیاقت اصغا
ندارد زیرا که ائمہ اہل سنت این قسم روایات را قبول نموده
وعلی الجزم آنرا بعثمان منسوب ساخته چنانچه بغوی در معالم گفته
قال عثمان ان فی المصحف لحنا وستقیمه العرب
بالسنتها الخ وشاه ولی الله در رساله الفوز الکبیر فی اصول
التفسیر گفته و در مثل والمقیمین الصلوة والموتون الزکوة حضرت
عثمان رضی الله عنه گفته اند ستقیمها العرب بالسنتها
انتهی ونیز ثعلبی که در باب جلالت وامامت او برای مفسرین
وثقت واعتماد او حتی علی لسان والد صاحب التحفه می دانی
در تفسیر خود این روایت آورده واز خطبه تفسیر او ظاهرست که
او حق را از باطل ومفضول را از فاضل وصحیح را از سقیم وحدیث را
از قدیم وبدعت را از سنت وحجت را از شبهت شناخته و
راه تمیز ودرایت ونقد پیموده وبر مجرد نقل وروایت اکتفا ننموده
وکتاب خود را مهذب وملخص که اعتماد در علم قرآن بران نمایند
گردانیده واقاویل مبتدعین را باقوال سلف صالحین مخلوط
نساخته واز طریقه بی تمیزان که غث وسمین دواهی متین را
در تفاسیر ذکر می کنند اعراض کرده واز ینجاست که فاضل
رشید در شارع ... را وصف آنکه در مقامات عدیده بر رسالۂ

از احادیث خود طعن نموده بدان پرداخته تا آنکه در بعض مقامات
ملجا و مضطر گردیده بعض احادیث را که حاکم در مستدرک تصحیح کرده
نیز نامقبول انگاشته در این احادیث که متضمن حکم عثمان بوقوع
لحن در قرآن است طعنی نزده و کلامی نه کرده بلکه خود آن را از
تفسیر کبیر نقل کرده بر دعوی خود شاهد آورده و فی ذلک کفایة
لاهل الدرایة اما آنچه سیوطی گفته ولان عثمان جعل للناس اماما الخ
پس حاصل آن جز رد و تکذیب این روایات نیست حال آنکه
ائمه سنیه بالقطع والجزم اثبات لحن را در قرآن بعثمان نسبت
کرده اند و معهذا کدام دلیل قائم است بر استحاله این معنی که
عثمان در مصحفی که آن را امام و مقتدای مردم گردانیده بود لحنی
بیند و آن را ترک کند تا آنکه عرب باقامت آن نمایند چه ادعای
این استحاله بر مذهب اهل سنت راست می آید و نه بر مذهب
اهل حق اما بنا بر مذهب اهل حق پس ظاهر است و اما نزد اهل سنت
پس باین وجه که ایشان هم ادعای عصمت عثمان ندارند پس
اگر از او چنین خطا صادر شود چه عجب است و آنچه نوشته شدن
چند تا مصحف را و بعید بودن وقوع لحن در جمیع نسخ و مذکور نشدن
وقوع لحن فی بعض دون بعض دلیل عدم اعتبار این روایات
آورده از اول ... نقص است زیرا که ...

در تمامی نسخ قرآن که عثمان نویسانیده بود بعید نیست بلکه هرگاه یکی
از دیگری نقل باشد و اصل نسخه واحد که ازان استکتاب سائر نسخ شد
وغلط ولحن دران نسخه واقع شد وقوع لحن در تمام نسخ بس قریبست
وازینجاست که جمیع نسخ قرآن متعارف که ماخوذ از نسخه عثمان است
برین لحن مزعومی متفق ست واگر بعید هم باشد لیکن وقوع را که ما نفی
نیست وثانیاً فرض کردیم که این لحن در بعض نسخ واقع شد دون بعض
پس گو این معنی اعتراف بصحت بعض آن باشد لیکن مجیب را چه سود
ومعترض را چه ضرر زیرا که غرضش آنست که عثمان حکم به لحن و
خطای الفاظ این قرآن متعارف کرده گو بعض نسخ آخر که الیوم
غیر متعارف ست محفوظ از لحن بوده باشد واما این معنی که احدی
از مردم ذکر نکرده که لحن در بعض مصاحف دون بعض واقع بود
پس مردود ست اولاً باینکه این دعوی بنا بر افادات شاه
عبد العزیز از قبیل شهادت علی النفی است که صلاحیت قبول
ندارد زیرا که جناب او انکار زجاج که از ائمه عربیت ست جرح آ
را از قبیل شهادت علی النفی قرار داده از پایه اعتبار ساقط
کرده پس انکار که سیوطی ذکر کرده چه قسم صلاحیت اعتماد داشته باشد
وثانیاً اینکه بتصریح جناب مخاطب در مسلک اول عدم ذکر
دلیل عدم [illegible]

نکرده باشد از ان عدم آن فی الواقع لازم نمی آید فثانیا این
روایات دلالت اجمالی بر وقوع لحن در مصاحف دارد و هرگاه
وقوع آن در جمیع بزعم این قائل مستبعد ست دلالت آن بر
تحقق اخیر اعنی وقوع لحن فی بعض دون بعض متعین خواهد شد
پس همین روایات وذکر امریکه مجیب خواهش آن کرده بود
دون
کرد و رابعًا اینکه کسی دیگر ذکر وقوع لحن در بعض مصاحف و
بعض کند یا نکند مطلوب ما که حکم عثمان بوقوع لحن در الفاظ
قرآن متعارفست ثابت ست علی کل تقدیر واما قول او
ولو فات المصاحف قط مختلفة الا فیما هو من
وجوه القراءة وذلك لیس بلحن پس نفی حکم عثمان
بلحن این قراءات هرگز نمیتوان نمود اما جواب ثانی که محصلش
این ست که حکم بلحن بعض الفاظ ماول ست بمواضع رمز و اشارت
وحذف پس بغایت وضوح ظاهر ست که در حکم عثمان بوقوع لحن
در آیهٔ ان هذان لساحران هرگز تاویل بحذف و رمز
اشارة درست نمی شود زیرا که این آیه چنانچه مکتوب ست بحال خط
قرارت آن می کنند وعلی هذا القیاس روایت عائشه و سعید
بن جبیر آری در روایات مجمله که در ان بیان لحن غیر واقع
[illegible]

که کلام ما دران ست هرگز انسباغی ندارد و هرگاه در روایات مفصله
این تاویل جاری نشد حمل روایات مجمله هم برهمین روایات مفصله
واجب گردید فان الاحادیث یفسر بعضها بعضا وایضا
یلزم فی هذا التاویل المصیر الی غیر الظاهر من غیر
ضرورة وهو غیر جائز وعدم وجود الضرورة قد
ظهر انفا من کلام الفاضل الرشید حیث صحح
حکم عثمان بغلط القران بما لیس علیه مزید
فبطل ادعاء الضرورة المصححة للتاویل کما
لا یخفی علی من لیس للحق بعنید واوتی کفلا من
الرای السدید باوصف آنکه امری که از قبیل رسم خط
وکتابت باشد واتباعش از مستحسنات ست کما یظهر من صنیعهم
وتصریحاتهم وبعمد وتعمد واقع شدن آن ازالحن نامیدن و استنکار
ذکرش کردن کما یظهر من سیاق کلامه معنائی ندارد ونیز بنابر
حضار خدمتش درخواست تغیر واصلاح آن نمودند واما جواب ثانی
پس فساد وسخافت آن ظاهر تر از ان ست که بتجشم تبیین آن
پردازم وکفایت می کند در دفع آن انچه خود سیوطی از ابن الانباری
نقل کرده حیث نقل عنه انه قال ومن زعم ان عثمان اراد
بقوله اری فیه لحنا اری فی خطه لحنا اذا اقمناه

بالسنتنا كان لحن الخط غير مفسد ولا محرف من جهة
تحريف الالفاظ وافساد الاعراب فقد ابطل
ولو صيب لان الخط منبئ عن النطق فمن لحن في
كتبه فهو لاحن في نطقه ولم يكن عثمان ليوخر
فسادا في هجاء الفاظ القرآن من جهة كتب
ولا نطق ومعلوم انه كان مواصلا لدرس القرآن
متقنا لالفاظه موافقا على ما رسم في المصاحف
المنفذة الى الامصار والنواحي انتهى علاوه برآن
اگر ان هذان لساحران را بیا می خواندند چنانچه مرقوم ست
بهمان وجه نمی خواندند وهمچنین قرارت دیگر آیات مبحوث عنها
علی حسب الکتابة نمی نمودند این تاویل را مساغی وگنجائش بود
ولیکن هرگاه در مصحف مشهور ومتداول این لفظ را بهمین طور
می خوانند یعنی بالف پس باز حکم عثمان را بلحن آن تاویل
باین توجیه علیل کردن راست نمی آید واصغا را نمی شاید وبعد
تحریر این کلام که در عبارت آینده سیوطی نظر کردم یافتم که
او هم بهمین اعتراض رد این توجیه غیر وجیه کرده حیث قال
اخرج ای ابن اشتة عن ابراهیم النخعی انه قال
ان هذان لساحران وان هذین لساحرین

سوا لعلهم كتبوا الالف مكان الياء والواو في
قوله والصابئون والراسخون مكان الياء قال
ابن اشتة يعني انه من ابدال حرف في الكتابة
بحرف مثل الصلوة والزكوة والحيوة واقول هذا
الجواب انما يحسن لو كانت القراءة بالياء فيها و
الكتابة بخلافها واما والقراءة على مقتضى الرسم فلا
انتهى وسيوطى بعد اين اجوبه جوابى ديگر هم ذكر كرده وآن را
اقواى اجوبه قرار داده حمد الهى برآن بجا آورده وآن اين ست
ثم قال ابن اشتة انبانا محمد بن يعقوب حدثنا
ابوداؤد سليمان بن الاشعث ثنا حميد بن مسعدة
ثنا اسمعيل اخبرني الحرث بن عبد الرحمن عن
عبد الاعلى بن عبد الله بن عامر قال لما فرغ
من هذا المصحف اتي به عثمان فنظر فيه فقال
احسنتم واجملتم ارى شيئا سنقيمه بالسنتنا هذا
الاثر لا اشكال فيه وبه يتضح معنى ما تقدم
فكانه عرض عليه عقب الفراغ من كتابته
فراى فيه شيئا كتب على غير لسان قريش
كما وقع لهم في التابوت والتابوة فوعد بانه

سیقیمه علی لسان قریش ثم وفی بذلك عند
العرض والتقویم ولم یترك شیئا ولعل من روی
الآثار السابقة عنه حرفها ولم یتقن اللفظ الذی
صدر من عثمان فلزم منه ما لزم من الاشکال
فهذا اقوی ما یجاب به عن ذلك ولله الحمد
انتهی واین جواب را که سیوطی اقوی اجوبه انگاشته خوش وقت
وفارغ البال گردیده بسبب آن تفصی از اشکالی که خود
بصعوبت اشکال و اعضال آن تصریح کرده سهل بلکه اسخف
واضعف اجوبه توان گفت زیرا که فارقی بین درین روایت
ابن اشته که آنرا از ذیل اشکال و دفع منافی ما تقدم فرموده
و دیگر روایات متقدمه پیدا نیست چرا که درین روایت صیغه
ستقیمه بصیغه متکلم مع الغیر واقع است و در آن بصیغه غائب
که فاعل آن عرب است و [illegible] است چه وقوع
اقامت این لحن از هر دو ثابت نمی شود لهذا محض احتمال
که شاید اقامت این لحن واقع شده باشد پس این احتمال درین
روایت متطرق نمی شود بخلاف روایات متقدمه زیرا که در
روایات متقدمه نفی حضرت عثمان از اصلاح و تغییر لحن مذکور
است و این نفی صریح است با آنکه هرگز اصلاح و اقامت [illegible]

از حضرت عثمان واقع نشده بلکه دیگران را هم از ازاله و تغییر آن
منع فرموده اند و لیکن پر ظاهرست که این روایات را بدین محمل که
سیوطی درینجا ذکر کرده محمول نتوان ساخت و نه این روایت را
موضح معنای این روایات توان گفت بلکه این روایت اگر برین
محمل محمول شود منافات صریح با این روایات خواهد داشت
و هرگز جمع ممکن نخواهد شد آری اگر این روایت را برهمین معنی
حمل کنند که عثمان حکم لحن قرآن نموده و باز اقامت و اصلاح آن
نه کرده البته توافق بین الروایات حاصل می شود و علاوه برآن
در روایاتی که دران تفصیل بعض این مواضع لحن مذکورست تامل
باید فرمود که آیا ازان وقوع وفا وعده غیر مستقیم اقامت ثابت
می شود یا نه باندک تامل ازان واضح ست که هرگز وفا باین وعده
مکذوب واقع نشده زیرا که از جمله آن مواضع که عثمان حکم
بوقوع لحن دران فرموده ان هذان لساحران ست و آن همین
بنهج تا الیوم موجودست اقامت کجا واقع گردید و اما ادعای
این معنی که آثار متقدمه یعنی اخباری که دران لفظ سیقیمها العرب
علی صیغة الغائب واقع ست دران از روات تحریف واقع
شده لیس موجود ست اولاً باین که عنقریب می دانی که تمسک
باین عذر نزد فاضل مخاطب که بجای خویش باشد موجب

کمال ضحک و استهزاست پس چگونه برای اهل سنت تمسک
به مثل این عذر جائز خواهد بود وثانیا باینکه اگر ادعای وقوع
تحریف در همین روایت ابو عبید که سیوطی نقل کرده و دران
صیغه سیقیمه علی الغائب مذکورست کنند ما را چندان ضرورتی
نیست ازان روایات که دران تصریح بمواضع لحن مذکورست
همچنان تا الیوم در قرآن مسطورست چه جواب خواهند داد
و ابو القاسم اصفهانی در محاضرات از تاویلات رکیکه دست برداشته
که از کلامش ظاهرست که چون ناسخین قرآن شریف حاذق و
در صنعت کتابت فائق نبودند از بی بصیرتی ایشان بعض حروف
برخلاف ما یجب نوشته شد چنانچه گفته کان القوم الذین
کتبوا المصحف لم یکونوا قد حذقوا الکتابة
فلذلك وضعت احرف علی غیر ما یجب ان تکون
علیه وقیل لما کتبت المصاحف وعرضت
علی عثمان فوجد فیها حروفا من اللحن فی الکتابة
قال لا تغیروها فان العرب ستغیرها او
ستعربها بالسنتها ولو کان الکاتب من ثقیف
والمملی من هذیل لم یوجد فیه هذه الحروف
انتهی چون ابن اشته [illegible]

حالا بعض دیگر روایات ہم که نص ست بر وقوع لحن در قرآن شریف باید شنید و از عصبیت و تعصب و تشنیع بیجا بر اہل حق بگناه اخراج روایات تحریف قرآن شریف و تبدیل کلماز ان بکلمه دست باید کشید در اتقان می فرماید قال ابو عبید فی فضائل القرآن ثنا ابو معویة عن هشام بن عروة عن ابیه عن جده قال سالت عائشة عن لحن القرآن عن قوله ان هٰذان لساحران وعن قوله والمقیمین الصلوة والموتون الزکوة وعن قوله ان الذین امنوا والذین ها دوا والصابئون والنصارى قالت یا ابن اخی هذا عمل الکتاب اخطاؤا فی الکتاب هذا اسناد صحیح علی شرط الشیخین انتهى ودیگر ائمه کبار ہم این روایت را اخراج کرده اند مثل سعید بن منصور وابن ابی شیبه وابن ابی داؤد وابن جریر وابن المنذر چنانچه سیوطی در در منثور گفته اخرج ابو عبید فی فضائله وسعید ابن منصور وابن ابی شیبة وابن جریر وابن ابی داؤد وابن المنذر عن عروة قال سالت عائشة عن لحن القرآن ان الذین امنوا والذین ها دوا والصابئون والمقیمین الصلوة والموتون الزکوة وان هٰذان

لساحران فقالت یا ابن اختی هذا عمل الکتاب اخطأوا
فی الکتاب انتهی و راغب اصفهانی که از ائمه اهل سنت
است نیز در محاضرات این روایت وارد کرده و ابومحمد دوانی که
مقتدای هر قاصی و دانی ست در جلائل فضائل و از تبیان فی
شرح مورد الظمآن و دیگر کتب اعیان روشن و عیان ست در رساله
مقنع که نسخه عتیقه اش نزد حقیر حاضرست می آرد نا الخاقانی قال
نا احمد بن محمد قال نا علی بن عبد العزیز قال نا
ابو عبید قال نا ابو معاویة عن هشام بن عروة
عن ابیه قال سالت عائشة رضی الله عنها
عن لحن القرآن عن قول الله عز وجل ان هذان
لساحران وعن قوله والمقیمین الصلوة والمؤتون
الزکوة وعن قوله تعالی ان الذین آمنوا والذین
هادوا والصابئون فقالت یا ابن اختی هذا
عمل الکتاب اخطأوا فی الکتاب حالا منصف لبیب
ناقد اریب بصیر الشان در این حدیث که بتصحیح جلال الدین
سیوطی صحیح ست ثابت است هم بر شرط حضرت شیخین که جلالت و
رفعت آن قلیه عدم شناسی داشتند ملاحظه فرماید که بنص
سیوطی ... اهل سنت که در احادیث سابقه ذکر میکنند

دران مساغی ندارد حیث قال بعد ذکر الاجوبة التی
تقدمت وما استحسنه من جوابه وبعد هذه
الاجوبة لا یصلح شیء منها عن حدیث عائشة اما
الجواب بالتضعیف فلان اسناده صحیح کما تری و
اما الجواب بالرمز وما بعده فلان سوال عروة
عن الاحرف المذکورة لا یطابقه انتهی وچگونه
تاویلی درین روایت تطرق یابد حالانکه ازان واضح ست که حضرت
عروه که عروه مستیقن ست این آیات ثلاثه را که بلا شبهه درین
قرآن که امروز در دست مسلمانان ست لحن و غلط و خطا نامیده
و از غایت اضطراب شدید و دو جگر تفته برجای اختلال این
عقیده التجا به مجتهده زمان و علامه دوران حضرت عائشه برده
که شاید تسکین این التهاب و علاج این اضطراب فرماید جناب
او هم دست رد بر سینه امیدش زده تصدیق اختلاجش فرموده
دست برداری از علاجش نموده بشفقت تمام فرمود که ای پسر
برادر اغلاط این آیات شریفه همه از دستکاری ناسخین و تحریف
کاتبین ست که راه خطا در نبشتن قرآن شریف پیش گرفتند
حیرت که حضرات صحابه و جامع قرآن هم اتباع همین کاتبین که مصداق
الکاتبین کاتبان بوده اند ایثار فرموده اند و بازاله و محو اغلاط ایشان

چیزیکه سرمایهٔ ایمان وسعادت دین ودنیاست آن را لعبهٔ سفهاء
وجهال وضحکهٔ نسوان واطفال ساختند نازم بر انصاف پژوهی
حضرات اہل سنت که با وصف روایت چنین احادیث وتصحیح و
تصدیق آن نقاب حیا از رخ برداشته بر اہل حق که روایات تحریف
وتصحیف قرآن اخراج می کنند زبان درازی را بغایت قصوی
رسانند باآنکه روایات اہل حق بیش ازین دلالت بر تحریف وتصحیف
قرآن نیست چه غایت الامر آن روایات دلالت بران دارد که
بعض الفاظ قرآن مبدل شده وتبدیل وتغیر دران راه یافته و
ہمین ست بعینه مدلول مطابقی این روایات وامثال آن باوصف
آنکه بنابر روایات اہل حق اگر تصحیف وتحریف واقع شده از گروه
ضالین ومضلین که ائمهٔ جور بودند واقع شده واہل حق قدرت اصلاح
آن نیافته اند بخلاف روایات اہل سنت که مدلولش آن ست
که ائمه ومقتدایان اینها که بزعم ایشان از اہل حق بودند برین
تصحیف وتحریف راضی شده ہمان قرآن مصحف ومحرف که بنابر
افادات شاه عبد العزیز مثل توریت وانجیل ست وبنابر افادات
فاضل رشید تقویم پارینه وبنابر توہمات مخاطب بیاض عثمانی
رواج دادند ودر مسلمین شائع ساختند ع ببین تفاوت ره از
کجاست تا بکجا + وحضرات اہل سنت مثل سیوطی وابوعمرو دانی

باآن همه دالی در تاویل این روایت صحیحه بوسها پخته اند لیکن
قاضی ثناء الله ارشد تلامذ شاه ولی الله دهلوی از الفاظ
بیهوده از تاویلات علیله دست کشیده صراحت تخطیه حضرت عائشه
نموده قول جنابش را خارج اجماع گفته حیث قال فی
تفسیره فی تفسیر قوله تعالی ان هذان لساحران
واختلفوا فی توجیهه فروی هشام بن عروة
عن ابیه عن عائشة انه خطاء من الکاتب و
هذا القول خطاء خارق للاجماع انتهی
وابن السمین هم در تفسیر خود بر تاویلات سخیفه نظر نمی کند و حکم
حضرت عائشه را به لحن و غلط این لفظ بر محمل صحیح حمل میفرماید
چنانچه در تفسیر در مصون فی علوم الکتاب المکنون گفته ذهب
جماعة منهم عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها
وابو عمرو الی ان هذا مما لحن فیه الکاتب
واقیم بالصواب یعنون انه کان من حقه ان
یکتب بالیاء فلم یفعل فلم یقرأه الناس الا
بالیاء علی الصواب و هنوز اسیاب اسهال از امثال این
روایات سیری نشده بلکه دیگر روایات عبارت حضرت عائشه
بر تخطیه الفاظ قرآن هم بر می آیند و نقد هم کند و چه طریقه نشر

وتشهیر آن می سپارند سیوطی در اتقان گفته قد نبیت یقرب
مما تقدم عن عائشة ما اخرجه الامام احمد فی
مسنده وابن اشتة فی المصاحف من طریق
اسمعیل المکی عن ابی خلف مولی بن جمح انه دخل
مع عبید بن عمیر علی عائشة فقال جئت اسالك
عن اية من كتاب الله كيف كان رسول الله
يقراءها قالت اية اية قال الذين يوتون ما اتوا
او الذين يأتون ما اتوا فقالت ايهما احب اليك
قلت والذي نفسي بيده لاحدهما احب الي
من الدنيا جميعا قالت ايهما قلت الذين يأتون
ما اتوا فقالت اشهد ان رسول الله كذلك
كان يقراءها وكذلك انزلت ولكن الهجاء حرف
انتهی و در درمنثور مذکورست اخرج سعید بن منصور
واحمد وعبد بن حمید والبخاری فی تاریخه
وابن المنذر وابن ابی شیبة وابن الانباری
معاً فی المصاحف والدارقطنی فی الافراد
والحاکم وصححه وابن مردویه عن عبید بن
عمیر رضی الله عنه انه سال عائشة رضی الله

عنها کیف کان رسول الله صلعم یقرء هذه الآیة و
الذین یؤتون ما اتوا والذین یاتون ما اتوا فقالت
اینهما احب الیک قلت والذی نفسی بیده لاحدهما
احب الیّ من الدنیا جمیعا قالت ایهما قلت الذین
یاتون ما اتوا فقالت اشهد ان رسول الله کذلک
کان یقرءها وکذلک انزلت ولکن الهجاء حرف
کو منصفی که داد بی انصافی این قوم مورد لوم دهد که امام احمد حنبل
در مسند خود که اصلی ست از اصول اسلام وملجا و ماوای محدثین
کرام وحجت وبرهان ومقتدای ائمه اعلام وبصحت آن اکابر قوم
تصریح میکنند کما سیجیٔ انشاء الله المقام چنین روایت می کند
که حضرت عائشه تصریح بتحریف قرآن بدلالت مطابقی فرموده
جای تاویل وتسویل باقی نه گذاشته وتشمیر ذیل در تفضیح محرفین
فرموده ادای شهادت فرموده که رسول خدا همچنانکه جنابش
ارشاد فرموده این آیه را می خواند وهمچنان نازل شده واز
دست ارباب تحریف دستخوش تبدیل وتغیر گردیده وحاکم که
از اعاظم ائمه اسلام ایشان ست تصحیح این خبر مینماید بلکه حضرت
بخاری هم روایت آن می فرماید وابن اشته وسعید بن منصور
وعبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی شیبه وابن الانباری

ودار قطنی وابن مردویه آن را در کتب خویش وارد می کنند لیکن قربان بر سماحت و وفاداری این حضرات که آب بر دیده ندارند که از عیوب خانگی خود بالمرة چشم پوشند و در اخفای فضائح ائمه خویش کوشند و در تشنیع وتغلیط بر اهل حق زمین و آسمان بهم آرند و شور و شغب غریب آغاز نهند والعیاذ بالله اینها را نسبت به توهین وتحقیر کتاب الله سازند لاحول ولا قوة الا بالله وبر بنقد روایات مصرحه بتصریح جناب عثمان وحضرت عائشه بوقوع خطا وغلط در آیات قرآن اقتصار نفرموده از حبر نبیل ومفسر جلیل ابن عباس هم روایات کثیره متضمنه این قول می آرند چنانچه سیوطی در اتقان عاطفا علی ما تقدم می گوید

وما اخرجه ابن جریر وسعید بن منصور فی سننه من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قوله حتی تستانسوا وتسلموا قال انما هی خطاء من الکاتب حتی تستاذنوا وتسلموا اخرجه ابن ابی حاتم بلفظ هو فیما احسب مما اخطاء به الکتاب انتهی

وعلامه دهلوی فرموده حاکم در مستدرک روایت کرده عن مجاهد عن ابن عباس فی قوله لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا قال اخطاء الکاتب

تستاذنوا بعد از ان گفته هذا حدیث صحیح الاسناد علی شرط الشیخین انتهی و این روایت صحیح را جمعی کثیر و جمی غفیر از ثقات حضرات اهل سنت ورای ابن جریر و سعید بن منصور بطرق عدیده روایت کرده اند مثل فریابی استاد شیخ بخاری و عبد بن حمید و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن الانباری و ابن منده و ابن مردویه و بیهقی وضیاء مقدسی در کتاب مختاره که التزام اخراج احادیث صحیحه دران کرده چنانچه سیوطی در در منثور گفته اخرج الفریابی و سعید بن منصور و عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن الانباری فی المصاحف و ابن منده فی غرائب شعبة والحاکم وصححه وابن مردویه والبیهقی فی شعب الایمان والضیاء فی المختارة من طرق عن ابن عباس رضی الله عنهما فی قوله تعالی حتی تستانسوا وتسلموا علی اهلها قال اخطاء الکاتب انما هی حتی تستاذنوا انتهی بوالعجبی هست که صاحب تحفه و مخاطب بتقلید او بر ورود بعض روایات اهل حق متضمن اینکه بجای امة لفظ ائمة بوده یا بجای لفظ فلان

لفظ محدوده علی ما ذکره المخاطب چها اضطراب و بی قراری
وناله وزاری که آغاز نه کنند بلکه ابواب جور و اعتساف کشاده
برای تضلیل وتکفیر اهل حق العیاذ بالله مستعد و آماده شوند
وایشان را به تهوین وتحقیر کتاب خدا نسبت کنند و گویند که
قرآن شریف نزد اینها تقویم پارینه و بیاض عثمانی بیش نیست
ومثل توریت وانجیل ساقط از اعتبار و اعتماد ست و ابن عباس
که بتصریح تمام باقتضای آثار جناب عثمان وحضرت عائشه
قائل بوقوع خطا در قرآن گردید وبتصریح تمام گفت که کاتبین
بجای تستاذنوا لفظ تستانسوا داخل کردند اصلا طعنی متوجه
نه کنند و بائمه وشیوخ خود که چنین روایات اخراج می کنند
ودم تصحیح آن می زنند هرگز اینهمه استهزا است وتشنیع وتقبیح
نه گردانندان هذا الشئ عجیب وتحکم غریب ....
که شیخ المغفلین ایشان حکیم ترمذی را در نوادر الاصول
چنان غفلت و ذهول رو داده که چنین روایت مستند را
که بسیاری از ائمه اعلام مثل ابن جریر وسعید بن منصور
وعبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن انباری
وابن منده وابن مردویه وبیهقی بلکه فریابی شیخ بخاری
روایت کرده ودر کتب دین وایمان خویش مندرج ساخته

وحاکم که از اعاظم ائمه و اصحاب صحاح ایشان ست تصحیح آن
نموده و بر شرط شیخین گفته و ضیاء مقدسی که ضیاء فضائلش
عالمی را منور ساخته نیز آن را صحیح پنداشته از مکائد زنادقه
می پندارد و تخم فضیحت اعلام معتمدین و ثقات محدثین
بلکه صحابه و تابعین که همه این حضرات مدار دین و اساطین
اسلام مبین اند می کارد چنانچه بر زبان می آرد و العجب
من هؤلاء الرواة احدهم یروی عن ابن عباس
انه قال فی قوله حتی تستانسوا وتسلموا هو
خطاء من الکاتب انما هو تستاذنوا وتسلموا
ما اری مثل هذه الروایات الا من کید
الزنادقة فی هذه الاحادیث انما یریدون
ان یکیدوا الاسلام بمثل هذه الروایات
فیا سبحان الله کان کتاب الله بین ظهرانی
اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی مضیعة حتی کتب الکتاب فیها ما شاؤا
او زادوا او نقصوا وروی عنه ایضا انه قال
خطاء من الکتاب قوله افلم ییاس الذین
امنوا ان لو یشاء الله لهدی الناس جمیعا

انما هو افلم يتبين هذه اللغات انما يتغير
معانيها بزيادة حرف ونقصان حرف افيحسب
ذو عقل ان اصحاب محمد رسول الله صلى الله
عليه وسلم اهملوا امر دينهم حتى فوضوا عهد
دينهم الى الكاتب يخطى فيه ثم يقره ابوبكر و
عمر وابى بن كعب رضى الله عنهم اجمعين حين
جمعوه فى خلافة ابى بكر ثم بعده مرة اخرى
فى زمن عثمان رضى الله عنه الخ وازين كلام
حكيم ترمذى بنهايت صراحت واضح ست كه اين قسم احاديث
دلالت قطعيه بر وقوع غلط وخطا در قرآن دارد احتمال
تاويل وتوجيه را دران مساغى نيست بلكه يقيناً نزاد اينها
بر ساخته زنادقه و ملحدين ست كه خواسته اند كه باين روايات
اسلام را مطعون گردانند ودين را درهم برهم زنند وطعن
وعيب را بساحت عليای خلفای راشدين وائمه مهديين
واصحاب حضيين رسانند پس مجدد اسد رشته تاويلات
اين اشته وسيوطى وابو عمرو دانى وامثالهم كه براى
اين قسم احاديث برانگيخته بودند از دست ايشان برسيه
ودبائى كه اين حضرات از غايت فطانت بقصد صيانت علام

وثقات خویش از شنیعه وضع و اقرار احادیث و روایت آن ابا نموده
بودند از هم بگسلید پیچیدگی های تو هم باید بیم داد از روایت سابقه هم
لطیف تر روایتی ست که حکیم ترمذی هم بآن اشاره فرموده و بر
بعض دیگران محصلش این ست که ابن عباس فرمود که صحیح چنین ست
افلم یتبین الذین امنوا ان لو یشاء الله
لهدی الناس جمیعا ، افلم ییأس الذین امنوا
که در قرآن مذکور ست از خطای کاتب ست و کاتب وقتیکه
این آیه نوشت خواب غفلت او را ربوده و نعاس و سلب حواس
غافلش نموده چنانچه سیوطی در اتقان عاطفا علی ما سلف میگوید
وما اخرجه ابن الانباری من طریق عکرمة
عن ابن عباس انه قرأ افلم یتبین الذین امنوا
ان لو یشاء الله لهدی الناس جمیعا فقیل له
انها فی المصحف افلم ییأس الذین امنوا قال اظن الکاتب
کتبها وهو ناعس و ابن جریر طبری که از اعاظم
محققین و اکابر متقدمین قوم ست هم این روایت اخراج نموده
چنانچه در در منثور مذکور ست اخرج ابن جریر و ابن الانباری
فی المصاحف عن ابن عباس رضی الله عنهما انه
قرأ افلم یتبین الذین امنوا فقیل له انها

فی المصحف افلم ییأس الذین امنوا فقال اظن
الکاتب کتبها وهو ناعس انتهی واز ملاحظه افادات
ابن حجر عسقلانی که در علم حدیث تبحر تمام داشته و اعلام تحقیق
و تدقیق افراشته واضح میشود که این حدیث را عبد بن حمید
هم روایت کرده و اسناد او و اسناد طبری صحیح ست که رجال
آن از رجال بخاری هستند چنانچه در فتح الباری میفرماید روی
الطبری وعبد بن حمید باسناد صحیح کلهم
من رجال البخاری عن ابن عباس انه کان یقرؤها
افلم یتبین ویقول کتبها الکاتب وهو ناعس
و گمان مبر که این تحریر محقق و حبر مدقق بر مفید یعنی نص بر صحت
این حدیث اکتفا کرده بلکه سفاهت زمرهٔ متعصبین بیخبر
و دعاوی صحاح اثر که از راه عدم علم و قصور باع و قلت تتبع
انکار این حدیث صحیح نموده اند ظاهر کرده و برای تائید و
تصدیق آن روایتی دیگر مثل آن از ابن عباس در بارهٔ
تحریف آیه وقضی ربك الا تعبدوا الا ایاه که در ما بعد
می شنوی می آرد و هی فرماید که تکذیب منقولات صحیحه از داب
اهل تحقیق نیست لیکن با وصف این اهتمام تمام در اثبات
صحت امثال این روایات می فرماید که غیر این روایات معتمد ست

واین چندان عجب نیست در صورتی که تاویل برای آن ارشاد نماید
لیکن غایت عجب درین ست که از ذکر تاویل علمی کشح می فرماید
و اعراض صریح مینماید و با وصف این همه امامت و جلالت و تبحر
و تحقیق که کم کسی درین حضرات برتبه او باشد تاویل را حواله
بفکر ناظر قاصر و خاطر حایر پرشش میکند و عار عجز را از تکلم بهفوات
واهیه در تاویل و توجیه چنانچه سیوطی و امثال او را اتفاق
افتاده سهل تر می پندارد الحال عبارت او باید شنید و تحقیقت عجز
و اضطراب این حضرات باید سنجید قال بعد فاصلة
یسیرة عما سبق واما ما اسنده الطبری عن
ابن عباس فقد اشتد انکار جماعة ممن لا علم
له بالرجال صحته وبالغ الزمخشری فی ذلک
کعادته الی ان قال وهی والله فریة بلا مریة
وتبعه جماعة بعده والله المستعان وقد جاء
عن ابن عباس نحو ذلک فی قوله تعالی وقضی
ربک الا تعبدوا الا ایاه اخرجه سعید بن منصور
باسناد جید عنه وهذه الاشیاء وان کان
غیرها المعتمد لکن تکذیب المنقول بعد صحته
لیس من داب اهل التحصیل فلینظر فی تاویله

بما یلیق انتهی این مبالغه و اغراق و اهتمام بلیغ را در اثبات صحت این خبر و امثال آن ملاحظه باید نمود و انصاف باید فرمود و غور باید کرد که فقره و الله المستعان چقدر تعریض بلیغ ست بر شناعت و فظاعت انکار منکرین و جحد جاحدین که این خبر را باطل دانسته اند بار بار بخیال اعراض ابن حجر از ذکر تاویل حیرت مبهوتی خود دم می کشد که بار الها هرگاه چنین فاضل دقیق النظر حاوی فنون حدیث که خیلی مهارت در تاویل و توجیه داشته خود را از دخل در مضیق تاویل این ارشاد ابن عباس باز داشته و در حقیقت بمقتضای من سکت نجی کاربند مزید کیاست گردیده تکلم را درین باره موجب ظهور حقیقت فضل و هنر خود انگاشته دم در کشیده و از نهایت عجز و سراسیمگی چاره جز آن نیافته که حواله تاویل آن بنظر ناظر نماید پس دیگر علمای سنیه خصوصا معاصرین که بادنی مرتبه او نمیرسند چه یارا ست که حرفی در توجیه و تاویل این اخبار توانند آراست آیا نمی بینی که سید علی با اینهمه فضل و تبحر که هوس تاویل این حدیث و امثال آن در سر کرده چه خرافت صریحه بر زبان آورده که با آن در حقیقت امری را که قریب کفر ست در حق ابن عباس و حضرت عائشه و امثال ایشان ثابت کرده

کما استطلع علیه عنقریب نمیدانم که حضرات اهل سنت بملاحظهٔ امثال
این روایات سرهای خود بکدام سنگ خارامی سپارند
و دامنهای خویش را تا بکجا چاک میزنند و بکدام صحرای پریشانی
رو می نهند که مطالعه سرسری آن اطمینان و خوشدلی ایشان را
جواب می دهد و مبتلای انزعاج و اضطراب می گرداند و بلند آهنگیها
و بالاخوانی ها که بدین روایات اهل حق می کردند عرق
ندامت می افشانند سبحان الله چه انصاف ست که حضرات
اهل سنت بمجرد این که اهل حق روایت می کنند که بجای امة
لفظ ائمة بوده از جا روند و بهم آیند و زبان بسخریات و تشنیعات
آلایند و ازین روایات که بصراحت تمام دلالت بر تخطیه و تغلیط
قرآن دارد اغماض نظر و غض بصر فرمایند بلکه ائمهٔ کبار
ایشان باشاعت و اذاعت و تصدیق و تصحیح آن و ادخال
آن در کتب تفسیر و حدیث گرایند یا نگذارند و باسعدالامل و نیز
ابن عباس می فرماید که صحیح در آیه وقضی ربک چنین ست ووصی
ربک لیکن چون قضا را واو بصاد اتصال یافت مردم آن را
قاف گمان ساختند و از طرف خود آن را وقضی قرار دادند
و این معنی را فریابی استاد بخاری در تفسیر خودش و سعید بن
منصور و ابن جریر و ابن الانباری ابن ابی حاتم و ابو عبید

وابن منیع وابن المنذر وابن مردویہ روایت کردہ چنانچہ
سیوطی در درمنثور آوردہ اخرج الفریابی وسعید بن
منصور وابن الجریر وابن المنذر وابن الانباری
فی المصاحف من طریق سعید بن جبیر عن ابن
عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ وقضی ربک الا
تعبدوا الا ایاہ قال التزقت الواو بالصاد
وانتم تقرؤنہا وقضی ربک واخرج ابن ابی حاتم
من طریق الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
مثلہ واخرج ابوعبید وابن منیع وابن المنذر
وابن مردویہ من طریق میمون بن مہران
عن ابن عباس قال انزل اللہ ہذا الحرف علی
لسان نبیکم ووصی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ
فلصقت احد الواوین بالصاد فقرأ الناس
وقضی ربک ولو نزلت علی القضاء ما اشرک بہ
احد وبعض ابن حجر در فتح الباری دریافتی کہ اسناد سعید
بن منصور جید ست واخراج ابن ابی حاتم این روایت راہم
دلیل ساطع بر اعتبار آن ست کہ التزام او آن ست کہ در تفسیر
خود اصح ما ورد را روایت کند کما ستطلع علیہ فیما بعد پس

ماکہ بین جبال قدح وجرح ندارند اگرچہ اعتساف و ناحق کوشی را بغایت
مرتبہ رسانند ودر اتقان میفرماید اخرج سعید بن منصور
من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس انہ کان
یقول فی قولہ وقضی ربك انما ہی ووصی ربك
التزقت الواو بالصاد واخرجہ ابن اشتۃ بلفظ
استمد الکاتب مدادا کثیرا فالتزقت الواو
بالصاد واخرج ہو من طریق الضحاك عن ابن عباس
انہ کان یقرء ووصی ربك ویقول امر ربك انہما
واوان التصقت احدٰہما بالصاد واخرج من
طریق اخری عن الضحاك انہ قال کیف تقرء ہذا
الحرف قال وقضی ربك قال لیس کذلك نقرؤہا
نحن ولا ابن عباس انما ہی ووصی ربك کذلك
کانت تقرء وتکتب فاستمد کاتبکم فاحتمل القلم
مدادا کثیرا فالتزقت الواو بالصاد ثم قرء و
لقد وصینا الذین اوتوا الکتاب ولو کانت
قضاء من الرب لم یستطع احد رد قضاء
الرب ولکنہ وصیۃ اوصی بہا العباد
انتہی این روایات در مطلوب حقیر نصوص صریحہ است

احتمال تاویل و توجیه ندارد چه از ان درکمال وضوح ثابت
است که ابن عباس آیه وقضی ربک را غلط و خطای میدانست و
استدلال عقلی بر تحریف آن می نمود که اگر آیه بصیغه قضی نازل
می شد کسی شرک نمی کرد و ضحاک می گفت که در واقع ووصّی
ربک بوده و همچنان سابقاً نوشته می شد و خوانده میشد لیکن
کاتب مخاطبین که ظاهر امراد از ان کاتب عثمانی باشد چون
مداد بسیار گرفت واو بصاد متصل شد و مردم از راه اشتباه
همین غلط را صحیح پنداشتند و همان خطای صریح را کلام خدا تعالی
انگاشتند و ضحاک بر محض تخطیه و تغلیط این آیه کریمه اکتفا نه کرده
بلکه باقتفای آثار ابن عباس استدلال عقلی بر تغلیط لفظ
وقضی ربک بر انگیخته نقل را با عقل آمیخته پس بشد انصاف
باید داد که آیا از امثال این روایات ثابت می شود یا نه که
کلام الله نزد اینها بازیچه صبیان بیش نیست که بزیادت
اندک مداد یا ربودا اندک نعاس در قاد الفاظ آن مصحف
و محرف شد و همان کلمات محرف را که عقل دلالت بر بطلان
آن می کند جل با افاده ابن عباس و الضحاک منزل من الله
پنداشتند و بتفسیر و توجیه آن پرداختند باز این چه بیحیائی
و همین چشمیی ست که بسماع بعض روایات متقشفان آثار ائمه اطهار

علیهم السلام متضمن تحریف و تغییر قرآن منع میشوند و جامهٔ انسانیت
از بر می کشند و کلمات ناشایان برزبان می آرند و نیز ابن عباس
بتخطیهٔ آیهٔ ولقد اتینا موسی وهارون الفرقان
وضیاء می پرداخت و واو را قبل لفظ ضیاء زائد و اضافهٔ محرفین
می پنداشت در اتقان مذکور است واخرجه سعید بن
منصور وغیره من طریق عمرو بن دینار عن عکرمة
عن ابن عباس انه کان یقرء ولقد اتینا
موسی وهارون الفرقان ضیاء ویقول خذوا
هذه الواو واجعلوها ههنا والذین قال لهم
الناس ان الناس قد جمعوا لکم الایة واخرجه
ابن ابی حاتم من طریق الزبیر بن خریت عن عکرمة
عن ابن عباس قال انزعوا هذه الواو واجعلوها
ههنا والذین قال لهم الناس ان الناس قد
جمعوا لکم الایة واخرجه ابن ابی حاتم من طریق
الزبیر بن خریت عن عکرمة عن ابن عباس قال
انزعوا هذه الواو فاجعلوها فی الذین یحملون
العرش ومن حوله انتهی و در در منثور مذکور است
اخرج سعید بن منصور وابن المنذر عن ابن عباس

رضی الله عنهما انه کان یقرء ولقد اتینا موسی
وهارون الفرقان ضیاء و یقول خذوا منه
الواو واجعلوها ههنا فی الذین یحملون العرش
ومن حوله ونیز ابن عباس آیهٔ مثل نوره کمشکوة را هم
از خطای کاتب می انگاشت و آنرا بدلیل عقل باطل می پنداشت
ومی فرمود که نور خدا بزرگتر ست ازین که مثل مشکوة باشد آیه باین طور
صحیح ست مثل نور المؤمن کمشکوة کما فی الاتقان
وما اخرجه ابن اشتة وابن ابی حاتم من طریق عطا
عن ابن عباس فی قوله تعالی مثل نوره کمشکوة
قال هی خطاء من الکاتب هو اعظم من ان یکون
نوره مثل نور المشکوة انما هی مثل نور المؤمن
کمشکوة و در در منثور مذکور ست اخرج ابن ابی حاتم
عن ابن عباس فی قوله تعالی مثل نوره قال هی
خطاء من الکاتب هو اعظم من ان یکون نوره
مثل نور المشکوة قال مثل نور المؤمن کمشکوة
اگر کسی بدیدهٔ حق بین درین روایات ومضامین نظر کند واندکی
انصاف را کار فرما شود بالجزم والقطع بوهن وضعف وقبح وشناعت
تشنیعات والزامات صاحب تحفه سارق کابلی ومقلدش

جناب مخاطب و انقلاب و انعکاس آن بعینها بر اینها با وصف برائت اهلحق از الزام آن یقین واثق بهم رسانند که هرگاه این آیات کثیره و کلمات عدیده قرآن شریف که الیوم در بین قرآن متعارف موجود است نزد حضرت عثمان و عائشه و ابن عباس محرف و مبدل و مصحف از خطایا و اغلاط کاتبین و ناسخین باشد بنابر اقوال صاحب تحفه و مقلدینش این قرآن نزد اهل سنت مثل انجیل و توریت و تقویم پارینه و بیاض عثمانی یا بیاض دیگر کاتبین باشد و کتاب بخاری و صحیح مسلم که نزد عامه سلف اینها و تمامی محدثین و جمعی کثیر از فقها و متکلمین متقدین و مشهورین ایشان قطعی الصدور است و لااقل این که بلا شبهه باجماع امت واجب العمل و لازم القبول است صحیح تر از قرآن نزد اینها باشند العیاذ بالله من ذلک و سیوطی در اتقان بعد اخراج این روایات ستر و تاویل آن دارد و بهنگام اصلاح مشتلغ هفوات مقتدایان خویش می آرد

وقد اجاب ابن اشتة عن هذه الاثار كلها بان المراد اخطؤا فى الاختيار وما هو الاولى يجمع الناس عليه من الاحرف السبعة لا ان الذى كتب خطاء خارج عن القران قال فمعنى قول عائشة حرف الهجاء القى الى الكاتب

هجاء غير ما كان الاولى ان يلقى اليه من الاحرف
السبعة قال وكذا معنى قول ابن عباس كتبها
وهو ناعس يعنى فلم يتدبر الوجه الذى هو
اولى من الاخر وكذا سائرها انتهى ودر رسالۀ
جزيل المواهب نيز اين تاويل را از علماى خود نقل ميكند بحيث
قال ونظير ما قلناه من ان المذاهب كلها
صواب وانها من باب جائز وافضل لا من باب
صواب وخطاء ما ورد عن جماعة من الصحابة
فى قراءة مشهورة انهم انكروها على عثمان
وقرؤا غيرها واجاب العلماء عن انكارهم
بانهم ارادوا ان الاولى اختيار غيرها
ولم يريدوا انكار القراءة بها البتة وقد عقدت
لذلك فصلا فى الاتقان انتهى و ازين عبارت
اعتماد و اعتبار روايات كه از اتقان منقول شده نيز بكمال
وضوح ظاهرست كه مضمون آن از صحابه قطعا وحتما نسبت كرده
و ازينجاست كه در اتقان هم بعد ذكر جوابى كه آنفا نقل كردم
جواب ابن الانبارى را بتضعيف اين روايات پسند نميكند
چنانچه بعد عبارت سابقه مى گويد واما قول ابن الانبارى

ثانیهما یرجع الی تضعیف الروایات ومعارضتها بروایات اخر عن ابن عباس وغیره بثبوت هذه الاحرف فی القرآن والجواب الاول اولاً واقعة تاویل این اشخاص ذکر کرده سیوطی آنرا پسندیده ودر رساله بذل المواهب آنرا بعلمای خود نسبت نموده واعتماد بران کرده ترک همه تاویلات وتوجیهات نکاشته لائق ذکر بوده کاش سیوطی هم بتقلید ابن حجر عسقلانی دامن گزیده ودست از ذکر این خرافت می کشید مدامن خود رابه این ... آلوده ... قدح در ... وصرف بی مغز منقوده نمی گردید حیرانم که همه گاه مثل ابن حجر محقق که سیوطی را یکی از کاسه لیسان او توان فهمید از ذکر تاویل این اخبار دل دزدیده وطی کشح را از ان لازم ... فهمیده وتاویل این اشخاص در ... ذکر ... سخافت آن بمیزان عقل سنجیده وطریقه اجمال واهمال ظاهر و ... تاویل بنظر ناظر پسندیده سیوطی را با این ضعف ... که وجل ... منقول کرده ... چنین تاویل رکیک واستحسان آن عبارت ... سخافت عقل خود برکافه عالم روشن نموده بالجمله بطلان این تاویل سخیف باصول اهل سنت در غایت وضوح وظهورست تا آنکه از همین کتاب سیوطی یعنی اتقان واضح می شود چنانچه قبل ازین در نوع سابع والعشرون می فرماید قال الحکیم

ابو عمر الزاهد فی کتاب الیواقیت عن ثعلب انه قال اذا اختلف الاعرابان فی القرآن لم افضل اعرابا علی اعراب فاذا خرجت الی کلام الناس فضلت الاقوی وقال ابو جعفر النحاس السلامة عند اهل الدین اذا صحت القراتان ان لا یقال لاحدهما اجود لانهما جمیعا عن النبی فیأثم من قال ذلک وکان رؤساء الصحابة رضوان الله علیهم ینکرون مثل هذا وقال ابو شامة اکثر المصنفون من الترجیح بین قراءة مالک وملک حتی ان بعضهم بالغ الی حد یکاد یسقط وجه القراءة الاخری ولیس هذا بمحمود بعد ثبوت القراءتین انتهی واین عبارت دلالت صریحه دارد براینکه ترجیح قرارتی بر قرارت دیگر که ثابت باشد نباید خصوصا کلام ابو جعفر نحاس که باب زر باید نوشت صریح ست در اینکه هرگاه دو قرارت صحیح شود پس ترجیح یکی بر دیگری اثم قبیح وخلاف سلامت نزدیک اهل دین ست وبیان چنین نباشد که رؤسای صحابه آنرا منکر وقبیح میدانستند پس عجب ست ونهایت عجیب که سیوطی ازاین افادات ائمه خود که قبل ازهمین تا ذیل درهمین کتاب

نقل کرده بجهت فقدان حافظه غفلت نموده ابن عباس وحضرت ام المومنین و دیگرا کابر را بنسبت اینمعنی که ترجیح بعض قراآت حضرت عثمان میدهند از سلامت بیرون آورده در عین آفت افگنده قیامت نموده و اثم قبیح بر فتراک این حضرات فرا بسته از اہل دین بدر کرده و چیزیرا که رؤسای صحابه منکر و قبیح میدانستند بر ذمهٔ این حضرات ثابت نموده فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً ولیعلموا ان ما استحسنه یثلم فی دینه ثلماً کبیرا واینهم در کتابیست از تتبع دیگر افادات بلکه موضوعات این حضرات چنان سر میزند که ترجیح قرائتی بر قرائت دیگر قریب کفر باشد چنانچه ابن حجر عسقلانی در فتح الباری در ذکر جمع عثمان مصاحف را گفته وقد جاء عن عثمان انه انما فعل ذلک بعد ان استشار الصحابة فاخرج ابن ابی داؤد باسناد صحیح من طریق سوید بن غفلة قال قال علی لا تقولوا فی عثمان الا خیرا فوالله ما فعل الذی فعل فی المصاحف الا عن ملاءٍ منا قال ما تقولون فی هذه القراءة فقد بلغنی ان بعضهم یقول ان قراءتی خیر من قراءتک وهذا یکاد یکون کفرا قلنا فما تری قال اری ان یجمع الناس علی مصحف واحد

فلا يكون فرقة ولا اختلاف قلنا فنعم ما رايت انتهى
و از این ارشاد عثمانی که ابن حجر عسقلانی تصحیح آن کرده و بر زبان
اقدس جناب امیر المؤمنین علیه السلام نقل نموده و بتصدیق آن
دل داده پشت ورق تا مردی پی اثبات آن فتاده واضح است
که نزد حضرت عثمان ترجیح قرارتی بر قرارت دیگر قریب کفرست
چون انکاری بر این ارشاد عثمانی از جناب امیر علیه السلام و دیگر
صحابه نقل نکرده لهذا اثر و ایشان هم صحیح باشد پس اکمال سیوطی
و اتباع او را اختیاری سازم که خواه از این تاویل واهی دست
بر دارند خواه چنین امری شنیع را که قریب کفرست بر ذمه ابن عباس
و ام المؤمنین و دیگر اکابر خود ثابت سازند و حدیثی که از فتح الباری
نقل کردم جناب مخاطب هم در ازالة الغین نوعی از اختلاف
بوساطت صاحب تنویه السفیه از شیخ عبد الحق مع تصحیح اسناد آن
نقل کرده بر سر و چشم نهاده ولا يظهر ان ما فيه مما
يخالف الاول وينافيه بل هو تصحيف من المخاطب
النبيه والمموه السفيه او الشيخ الوجيه او
اختلاف واضطراب من مفتريه الكذبة
الكرية وهذه عبارته و شیخ عبد الحق محقق دهلوی
رحمه الله علی ما نقل صاحب التنبيه من ترجمة المشكوة میفرماید

که از علی کرم الله وجهه بسند صحیح آمده که فرمود مگوئید در عثمان جز خیر بخدا
سوگند که نکرد آنچه کرد مگر در حضور جماعت صحابه و اتفاق ایشان گفت
و مگوئید در شان این قرآن به تحقیق رسیده است بمن که بعضے
می گویند قرارت من بهتر از قرارت وی ست و این نزدیک ست
که کفر باشد الخ پس بحمد الله بطلان تاویل علیل ابن الشته از افادات
مخاطب نحریر واضح گشته که او تصحیح حکم بالشناعت ترجیح قرارتے
بر قرارت دیگر و دانستن آن قریب کفر خود نقل کرده تصدیق آن
نموده و ظاهر است که نسبت چنین امر شنیع و شنیع که قریب کفر ست
به صحابه کبار خصوصا حضرت ام المومنین برحسب افادات مخالفین
کار ملحدین و کفار است نه شعار مومنین اخیار پس ازین
تاویلیکه ادهم بنیان مذهب اهل سنت باشد و عدالت و
جلالت مثل ابن عباس و حضرت عائشه را باد فنا دهد قریب آنست
که ایشان را بزمره معاندین و ملحدین و کفار و مشرکین فرا نهد
چه سود و کمان ستمے برم که عاقلی بچنین حرف که بنای قصری و هدم
مصری کند زبان تواند کشود و در حقیقت مسیو علی بترک تقلید ابن
حجر عسقلانی و انخداع بخرافات ابن الشته علم افتضاح خود در چار
سوی عالم افراشته و خرافت عقل خود واید خود واضح ساخته
و کمال غفول و ذهول خود از افادات خود ظاهر نموده و جسارت خود

وعبارت خود و ائمه خود را بر توهین وتفسیق وتضلیل صحابه عظام
وجناب ام المؤمنین بر همگنان عیان فرموده وقطع نظر ازینهمه اگر
این تاویل درین روایات که مصحح تخطیه این الفاظ متواتره قرآن
است سائغ وجائز دارد پس طعن وتشنیع بر روایات اهل حق غیر صحیح
است بلکه بغایت شنیع وقبیح زیرا که درینصورت برای اهل حق هم
مجال تاویل وسیع وفسیح ست ایشان هم اخبار خود را که دلالت
بر تبدیل وتغییر بعض الفاظ قرآن دارد محمول برهمین معنی خواهند کرد
که مبطلین در اختیار این قرائت که الیوم در قرآن موجود ست راه
خطا پیش گرفتند مثلا در آیه امة منکم اربی لفظ ائمة بوده لیکن چون
قرائت مرجوحه را اختیار کردند گویا تحریف قرآن نمودند وآن را
مبدل ساختند وقس علی هذا پس بنابرین هم برای اهل حق بحمد الله
ایرادی واعتراضی وارد نمی شود وحیرانم که چرا مخاطب اسلافش
ازین تاویلات ائمه خویش غفلت ورزیده ودیوانه وار بدنبال روایات
اهل حق افتاده زبان درازی وبیهوده سرائی پیش گرفته ومثل این
تاویل را که ذکر کردم خود اعلام اهل حق هم در اخبار تحریف که از ائمه
علیهم السلام مروی شده ذکر کرده اند قال آیة الله فی العالمین
اجله الله دار السلام فی عماد الاسلام بعد ذکر
نبذ من احادیث التحریف المأثورة عن سادات

الانام عليهم الالف التحية والسلام مقتضى تلك الاخبار ان التحريف في الجملة في هذا القرآن الذي بين ايدينا بحسب زيادة بعض الحروف ونقصانه بل بحسب بعض الالفاظ وبحسب الترتيب في بعض المواضع قد وقع بحيث مما لا شك فيه مع تسليم تلك الاخبار نعم لا مجال لعقولنا في هذا الزمان في تحصيل الجزم باحد الوجوه المحتملة عند العقل لكيفية وقوع تلك التحريفات فيه بعينه فان الاحتمالات هنا كثيرة منها ان يكون المعنى من التحريف ان القرآن لما كان نزل على سبعة احرف توسعة على العباد وكان يجوز مثلا ان يقرأ تارة قوله تع يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك في علي وتارة بدون اسمه فلما منع الخلفاء عن القراءة الاولى ونسخ اسمه الشريف عليه السلام فكانهم حرفوا القرآن عما انزل عليه انتهى بعبارة الصريحة وجمعي از تابعين

هم با اقتضا می آید را این صحابه که با تخطیه جمله از الفاظ این قرآن شعار رفت میفرمودند اما شنیدی که ابان بن عثمان حکم بتخطئه

آیه والمقیمین الصلوات و دیگر آیات می نمود و ثعلبی در تفسیر این آیه گفته
اختلفوا فی وجه انتصابه فقالت عائشة وابان
ابن عثمان هو غلط من الکاتب و نظیره قوله الذین
امنوا والذین هادوا والصابئون والنصاری و قوله
ان هذان لساحران ومجاهد قیاست کرده که انکار اخذ
میثاق نبوت جناب رسالتمآب صلی الله علیه و آله و سلم از
انبیاء سابقین که در قرآن شریف مذکور است نموده گفته که
آیه واذ اخذ الله میثاق النبیین از تحریفات ناسخین و اغلاط کاتبین
است که کلام الهی را نسخ و مسخ کردند و بجای الذین اوتوا
الکتاب لفظ النبیین نهادند و ربیع هم بجای لفظ النبیین
الذین اوتوا الکتاب میخواندند و استدلال بنظم قرآنی بر تعیین
این می نمود چنانچه سیوطی در در منثور آورده اخرج عبد بن حمید و
الفریابی وابن جریر وابن المنذر عن مجاهد فی قوله تعالی و
اذ اخذ الله میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمة قال
هی خطأ من الکتاب وهی فی قراءة ابن مسعود میثاق
الذین اوتوا الکتاب واخرج ابن جریر عن الربیع
انه قرء واذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب
قال وکذلک کان یقرءها ابی بن کعب قال

الربیع الاترى انه یقول ثم جاءکم رسول مصدقا
لما معکم لتؤمنن به ولتنصرنه لتؤمنن بمحمد و
لتنصرنه قال هم اهل الکتاب انتهی و ثعلبی بتفسیر
این آیه گفته قال علی بن ابیطالب رضی الله عنه
لم یبعث الله نبیا ادم ومن بعده الا اخذ علیه
العهد فی محمد وامره باخذ العهد علی قومه لیؤمنن
به ولئن بعث وهم احیاء لینصرنه وقال اخرون انما
اخذ المیثاق علی اهل الکتاب الذین ارسل
منهم النبیون وهو قول مجاهد والربیع قال
مجاهد هذا غلط من الکاتب وهی فی قراءة
ابن مسعود وابی بن کعب واذ اخذ الله میثاق
الذین قالوا الاترى الی قوله ثم جاءکم و سعید
بن جبیر هم آیه والمقیمین الصلوة را از خطای کاتب سے دانسته چنانچه در
اتقان مذکورست واخرج ابن اشتة من طریق ابی بشر
عن سعید بن جبیر انه کان یقرء والمقیمین الصلوة
ویقول هو لحن من الکاتب انتهی وسیوطی از ابن اشتة
برای این روایت تاویل غریب نقل کرده وهو ذلک اما
قول سعید بن جبیر لحن من الکاتب فیعنی باللحن القراءة

واللغة يعني الغا لغة الذي كتبها وقراءة وفيها
قراءة اخرى انتهى وجه آن بعد ظاهر ست زيرا که اگر مراد از
لحن لغت وقراءت می بود اضافت آن بها جیش بعنوان کاتب
نمی کرد نام آنکس ذکر می کرد واضافت لحن بعنوان کاتب دلیل
واضح ست که عنوان کتابت را درین حکم دخلی هست و حکمی که
کتابت را دران دخل ست همین تصحیف و غلط ست نه قراءت فتامل
وضحاک که از اجلهٔ مفسرین ومعتبرین اهل سنت ست باتباع ابن عباس
لفظ وقضی را درآیهٔ وقضی ربك الا تعبدوا الا اياه
تحریف و غلط ناسخ می پنداشت چنانچه سابقا بروایت ابن اشتة
از اتقان منقول شد وابو عبید وابن جریر وابن المنذر رحمهم روایت آن
کرده اند چنانچه در در منثور مذکورست اخرج ابو عبيد وابن جرير
وابن المنذر عن الضحاك بن مزاحم رضي الله عنه
انه قرءها ووصى ربك قال انهم الصقوا احد الواوين
بالصاد فصارت قافا انتهى بالجمله اگر ناظر غیر متعسف درین
روایات واحادیث متعدده بنظر انصاف تامل فرماید قطعا ویقینا
حکم خواهد نمود بقبح تشنیعات وشناعت استهزاآت این حضرات که از
راه غفلت جوانب واطراف وعدم اطلاع بر افادات وروایات اسلاف
سرزده زیرا که هرگاه حضرت عثمان وابن عباس ترجمان القرآن

وجناب ام المومنین و دیگر اکابر تابعین بر الفاظ کثیره و کلمات عدیده
ازین قرآن حکم صریح بخطا و غلط بودنش کرده باشند و آنرا از تحریفات
و تغیرات کاتبین و ناسخین پنداشته اگر در روایات اهل حق هم وارد شود
که چندی از الفاظ قرآن را محرفین و مبدلین تحریف و تغییر کردند چرا مورد
طعن و ملام هستی و تشنیع و تضلیل لیام شوند آری دیدهٔ بصیرت کور و عالم
پر از شر و شور است اتخذوا الجهل شعارا والجدل دثارا
والبهت شيمة والكذب خيمة يرون الحق شنيعا
قبيحا والباطل رضيا صحيحا ان سمعوا آيات الله
اتخذوها هزوا ولعبا وان ذكر لديهم الآثار
الصحيحة الصادقة حسبوها بهتا وكذبا يلقيهم
شياطينهم الاكاذيب فيصدقونها ويقولون
هذه كالصبح وضوحا وسفورا يوحي بعضهم
الى بعض زخرف القول غرورا ويلقون الحق
الواضح والصدق الصراح فيكذبونه وانهم
ليقولون منكرا من القول وزورا از همه گذشته این است
که نزد حضرات اهل سنت بعض اغلاط و تصحیفات قرآن شریف
از آن قسم است که حضرت جبرئیل و جناب رسول خدا صلی الله
علیه و آله و صحابهٔ کرام را بدان شعوری دست نداده و بعضی از

اولیاء و عارفین بوقت عرض قرآن بر جناب احدیت از تصحیح کردند
چنانچه علامهٔ دہلوی در نیز ہمین مے فرماید و از ہمہ غریب تر آنکہ می گویند
کہ بعضی از اغلاط کتاب اللہ نوعی ست کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ متفطن بان نشدہ بعض الفاظ سقیم و غیر صحیح بامت رسانیدہ
ہیچیک از جبرئیل امین و رسول رب العالمین و صحابہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین را تنبیہ بر آن حاصل نشدہ تا آنکہ خدای تعالی کہ مرسل
کلام اللہ ست بہ بعضی از اولیاء در وقتی کہ او بشرف رویت خدا تعالی
مشرف شد کلام اللہ بر مصنفش عرض نمود و با نسخۂ اصل مقابلہ کرد
تنبیہ بر آن فرمود و ولی مذکور بامت مرحومہ ابلاغ نمود شیخ عبدالوہاب
بن احمد بن علی شعرانی کہ از اکابر علماے اہل سنت است
در کتاب یواقیت و جواہر می فرماید کان حمزة بن الزیات
یقول قرأت سورة یٰس علی الحق تعالی حین رایته
فلما قرات تنزیل العزیز الرحیم بضم اللام فرد علی
الحق تعالی تنزیل بفتح اللام وقال انی نزلته تنزیلا
وقال قرات علیه جل و علی ایضا سورة طٰہٰ فلما
بلغت الی قوله تعالی وانا اخترتک فقال تعالی
وانا اخترناک فاضل مذکور با ہمہ فضل و کمال و ادعای اسلام
و ایمان نہ یافت حمزہ بن زیات ناقص عقل را بسمع رضا قبول نمود

این کفریات ایمان و اذعان آورده میفرماید فهی قراءة بزخیه نعوذ بالله
من امثال هذه الاعتقادات الفاسدة فی حق کلام الله الذی
لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه انتهی حقیر عرضه میدهم
که بمیاید بملاحظه این کلام شناعت نظام جامع کمالات انسانی فاضل
مشعرانی که از ائمه و حامیان مذهب مخاطب لاثانی است و حقیر بچشم خود هم
آنرا در اصل نسخه بدایونیست دیده ام سکابرین مجال تشکیک در صحت نقل آن
نمانده دیده ها ناظرین پرآب و قلوب ایشان خوناب گردد و طلبه علوم
دین بمطالعه اش گریبان تا بدامن چاک زنند و اولیای خدا امش بمطالعه آن
جگر پاک پرسرکشند لیکن انصاف گو و دیده حق بین کجا هفوات این بایت
که از عوام خلق و احاد الناس و جهله متصوفین است بطلان و شناعت
آن فرید روشنی محتاج بروغن چراغ نیست که بکمال صراحت دلالت دارد
برآنکه العیاذ بالله بعض الفاظ قرآن که جناب رسالت پناه صلی الله علیه
و آله بامت رسانیده و صحابه کرام برصحت اجماع ورزیده اند حق تعالی
آنرا مردود فرموده و غلط و خطائش بیان نموده بنقد جان خرند و قراءت بزخیه
با آتش کشند و از لزوم قبایح و شنایع تحریف و تصحیف و تبدیل
و تغییر قرآن شریف و لزوم عیب و نقص و عدم عصمت جبرئیل امین
یا رسول خدا صلی الله علیه و آله اجمعین اصلا خبرے نگیرند انتهی ثانیاً
ترنانی جناب امام المتکلمین کا سر اعناق مخالفین حضرت مولوی سید حامد حسین صاحب

مدظلہ العالی استقصاء الافحام میں فرماتے ہیں حالانکہ ابن مسعود کہ صحابی عادل
است و مقتدائے فاضل و جناب شاہ ولی اللہ در ازالۃ الخفا ببعض اغراض
باطلہ یعنی اثبات فضیلت خلیفہ ثانی بصحبتش با او و شہادت بتاثیر صحبتش
در نفس او بنہایت اطرا و اغراق در ستایش و مدحت او کردہ و گفتہ کہ او
از صحابہ کبار است و از جملہ کسانیکہ بشارت دادہ ایشانرا رسول خدا
ببشارت عظیمہ و او را خلیفہ خود گردانیدہ برامت در قراءۃ قرآن و فقہ
و موعظہ الی آخر ما افادہ این قرآن را کہ عثمان جامع آنست و زید بن ثابت
بامر او جمع کردہ انکار میکرد و قرآن خود را کہ بتصریحات اکابر اہلسنت متصف
بزیادت و نقصان بودہ برحق میدانست چنانچہ در جامع الاصول بعد ذکر
روایتے در ترتیب و جمع قرآن مذکور است و زاد الترمذی قال الزہری
فاخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعود انہ ان ابن
مسعود کرہ لزید بن ثابت نسخ المصاحف وقال یا معشر
المسلمین اعزل عن نسخ المصاحف ویتولاہا رجل واللہ
لقد اسلمت وانہ لفی صلب رجل کافر یرید زید بن ثابت و
لذلک قال عبد اللہ بن مسعود یا اہل القرآن اکتموا المصاحف
التی عندکم وغلوہا فان اللہ یقول ومن یغلل یأت بما غل
یوم القیامۃ فالقوا اللہ بالمصاحف و در فتح الباری مذکور است
وفی روایۃ النسائی والی عوانہ وابن ابی داود من طریق ابن شہاب عن

الاعمش عن ابی وائل قال خطبنا عبد الله بن مسعود علی
المنبر فقال ومن یغلل یات بما غل یوم القیامة غلوا مصاحفکم
وکیف تامرونی ان اقرء علی قراۃ زید بن ثابت وقد قرأت
من فی رسول اللہ ﷺ وفی روایۃ حمید بن مالک بیان
السبب فی قول ابن مسعود هذا ولفظه لما امر بالمصاحف
ان تغیر ساء ذلک عبد الله بن مسعود فقال من استطاع
وقال فی اخرہ افاترک ما اخذت من رسول الله ﷺ وفی
روایۃ له فقال انی غال مصحفی فمن استطاع ان یغل مصحفه
فلیفعل وعند الحاکم من طریق ابی میسرۃ قال رحت فاذا
انا بالاشعری وحذیفه وابن مسعود فقال ابن مسعود
واللہ لا ادفعه یعنی مصحفه اقرأنی رسول اللہ ﷺ فذکرہ ود
مجمع البحار در تفسیر قول ابن مسعود ومن یغلل الخ مذکور است
یعنی ان مصحفه ومصحف اصحابه کان مخالفا لمصحف الجمهور
فانکر علیه الناس وطلبوا احراق مصحفه کما فعلوا فامتنع و
قال لاصحابه غلوا مصاحفکم ای اکتموها ومن یغلل یات
بما غل یوم القیامة وکفاکم به شرفا ثم قال انکارا ومن
هو الذی تامرونی ان آخذ بقراءته واترک مصحفی الذی
اخذته من فی رسول الله انتهی این عبارات نصوص صریحه است

بر اینکه ابن مسعود مصحف عثمان را که زید بن ثابت جمع کرده و ہمان الیوم
متعارف است انکار میکرد و از قرارت بآن سر نمے تابید و قرآن خود را واجب
الاتباع میدانست و میگفت که آنرا از زبان مبارک جناب رسالت مآب
صلی الله علیه وآله فرا گرفته ام پس حیرتم در میگیرد که ابن مسعود که در انکار بر قرآن
عثمان دقیقه از دقائق نگذاشته چگونه مطعون و ملوم و حاشا که کافر نگردد و اہل حق باخراج
روایات وقوع تحریف و نقصان در آن باین شنائع و قبائح مبتلا شوند
اما اثبات اتصاف مصحف ابن مسعود بزیادت و نقصان پس قوشجی در شرح
تجرید در جواب بعض مطاعن عثمان میگوید اجیب بان ضرب ابن مسعود
ان صح فقد قیل انه لما اراد عثمان ان یجمع الناس علی مصحف
واحد ویرفع الاختلاف بینهم فی کتاب الله طلب مصحفه منه
فابی ذلک مع ما کان فیه من الزیادة والنقصان ولم یر
ان یجعل موافقا لما اتفق به اجلة الصحابة فادبه عثمان لینقاد
انتهی و ہرگاه ابن مسعود مصحف خود را که متصف بزیادت و نقصان بوده
ماخوذ از زبان مبارک جناب رسالت مآب میداند و آنرا بر حق انگارد بالاشبه
این مصحف را که مخالف مصحفش بوده موصوف بزیادت و نقصان دانسته
باشد پس ہر تشنیعی که بر اہل حق بجهت روایت ایشان وقوع نقصان
و تحریف در آن متوجه میکنند باید ابن مسعود را مستحق آن دانند و ابو
الدرداء که صحابی جلیل است نیز قرآن را متصف بزیادت و باتفاق محدثان شیعه

یعنی در آیہ ما خلق الذکر والانثی لفظ ما خلق
را از زیادات مردم مے پنداشت ؛ اورا باینطور مے خواند
والذکر والانثی چنانچہ مسلم در صحیح خود آوردہ
حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ وابو کریب واللفظ
لابی بکر ثنا ابو معویۃ عن الاعمش عن ابراھیم
عن علقمۃ قال قدمنا الشام فاتانا ابو الدرداء
فقال فیکم احد یقرأ علی قراءۃ عبداللہ
قلت نعم انا قال فکیف سمعت عبداللہ یقرأ
ھذہ الآیۃ واللیل اذا یغشی قال سمعتہ
یقرأ واللیل اذا یغشی والذکر والانثی قال
انا واللہ ھکذا سمعت رسول اللہ یقرأ و
لکن ھولاء یریدون ان اقرء ما خلق فلا
اتابعھم و نیز در ہمین صحیح مذکور است وحدثنی
علی بن حجر السعدی حدثنا اسمعیل بن ابراھیم
عن داود بن ابی ھند عن الشعبی عن علقمۃ
قال لقیت ابا الدرداء فقال لی ممن انت
قلت من اھل العراق قال من ایھم قلت
من اھل الکوفۃ قال ھل تقرأ علی قراءۃ عبداللہ

بن مسعود قال قلت نعم قال فاقرأ والليل
اذا يغشى فقرأت والليل اذا يغشى والنهار
اذا تجلى والذكر والانثى قال فضحك ثم قال
هكذا سمعت رسول الله يقرها و بخاری در
صحیح خود آورده حدثنا قبيصة بن عقبة قال حدثنا
سفيان عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة
قال دخلت فى نفر من اصحاب عبد الله الشام
فسمع بنا ابو الدرداء فاتانا فقال افيكم من
يقرأ فقلنا نعم قال فايكم اقرأ فاشاروا الى
فقال اقرأ فقرأت والليل اذا يغشى والنهار
اذا تجلى والذكر والانثى فقال انت سمعتها
من في صاحبك قلت نعم قال وانا سمعتها من
في النبي وهولاء يابون علينا و نيز در آن مذکور است
حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابى قال حدثنا
الاعمش عن ابراهيم قال قدم اصحاب
عبد الله على ابى الدرداء فطلبهم فوجدهم
فقال ايكم يقرأ على قراءة عبد الله قال كلنا
قال فايكم احفظ فاشاروا الى علقمة قال

کیف سمعته یقرأ واللیل اذا یغشی قال
علقمة والذکر والانثی قال اشهد انی سمعت
النبی یقرا هکذا وهولاء یریدونی علی
ان اقراء ماخلق الذکر والانثی والله
لا اتابعهم و در صحیح ترمذی مذکور است حدثنا
هناد نا ابو معویة عن الاعمش عن ابراهیم
عن علقمة قال قدمنا الشام فاتانا ابو
الدرداء فقال افیکم احد یقراء علی
قراة عبد الله فاشاروا الی فقلت نعم
قال کیف سمعت عبد الله یقرء هذه
الآیة واللیل اذا یغشی قال قلت سمعته
یقراها واللیل اذا یغشی والذکر والانثی
فقال ابو الدرداء وانا والله هکذا
سمعت رسول الله وهو یقراها و
هولاء یریدونی ان اقراها وماخلق
فلا اتابعهم هذا حدیث حسن صحیح
وهکذا قراءة عبد الله بن مسعود واللیل
اذا یغشی والنهار اذا تجلی والذکر والانثی

انتهی درین احادیث صحیحه که در صحاح قوم مسطور
است بنظر تامل باید نگریست که ازان بصراحت
تمام و ظهور بالا کلام واضح است که ابو الدرداء از
خواندن آیه و ما خلق الذکر و الانثی بهیئتیکه الیوم در قرآن
شریف مذکور است انکار داشت و انرا از محرفات مردم می پنداشت
و با وصف انکار بر قراءت او و امر بهمین قراءت از
ابتاع آن سر می تافت و لفظ ما خلق را زیاده و
ملحق بیمی انگاشت ولله الحمد والمنة که سفینه سینه هم
در تمویه قبول نموده که روایت مسلم دلالت دارد بر ثبوت
الحاق در قرآن از عثمان حیث قال مشیرا
الیها ازین روایت ثابت میشود که خلیفه
ثالث لفظ و ما خلق را در این آیه آورده الخ
پس مجال تاویل و قال و قیل هم مسدود
است فوالهفاه و وا اسفاه که نزد
حضرات اهل سنت قرآن مشهور ایشان چنان

چنان بلعبهٔ اطفال و دستال جهال گردید که آنرا مثل صحیح بخاری و
صحیح مسلم وغیر آن که بعض اغنیای اهل تشیع آنرا علی الافاده صاحب التحفه
فی مکائده خوشخط نویسانیده و مجدول بجدول طلا کنانیده و بعضی
موئیدات مذهب خود بدان الحاق کرده بثمن ارزان برای تخدیع
حضرات اهل سنت می فروختند قرار داده اند که دران هم الحاق
و زیادت خادعین و ملحقین راه یافت بلکه از بخاری و مسلم هم
اسوء حالا ... زیرا که بحمد الله و له المنة که کید این بداندیشان مع جمیع
این خیانت چنان که کتب اسلام خراب کردن می خواستند پیش
نرفت و نسخهای محرفهٔ شان جز آنکه بنظر شاه صاحب یکدو از ان
رسیده احدی از عالمیان آنرا ندیده و هزاران هزار نسخ آن
خالی از تحریف و تصحیف ایشان یافته می شود بخلاف قرآن شریف
که چنان تحریف و تصحیف محرفین و خائنین دران ساری و جاری
گردید که همه نسخ آن از شرق تا غرب متفق ست برین الحاق و
زیادت حالا انصاف باید داد که هرگاه نزد ابن مسعود که صحابی
جلیل المرتبه و مقتدای رفیع المنزله بوده این قرآن مصحف
بنقصان بلکه بزیادت و الحاق باشد و بر قرارت آن انکار
و طعن نماید و ابو الدرداء نیز از راه و برد وی طریقه اثبات
زیادت و الحاق در قرآن حبیبه حضرت عثمان و عائشه

و ابن عباس و ابی از ابعین کلمات عدیده و آیات کثیره
آنرا ملحد و خطا و مصحف و محرف دانسته باشند آیا نسبت
آن به بیاض عثمانی و اسقاط آن از اعتبار و دانستنش مثل توریت
و انجیل و تقویم پارینه بنا بر اصول حضرات اهل سنت است
نمی آید یا نه و ازین هم لطیف تر آنست که ابن مسعود آخر نیز
ازین قرآن که بنا بر اصول موضوعه ایشان بیاض عثمانی بیش
نیست متنفر و مکدر بوده و چنان در توهین و استخفافش
کوشیده که برملا میگفت که اگر این قرآن ترا بیابم بآتشش
هم چنانچه قرآن مرا سوختند بآتش دادند و از جهت عدم
تمکن و قدرت بر احراق آن کف حسرت می مالید و دست
افسوس بهم می سائید چنانچه راغب اصفهانی که از ائمه
اهلسنت است و در اینجا فضل و جلالت او بر تو ظاهر میشود
در کتاب محاضرات می آرد و قیل احرق عثمان رضی
الله عنه مصحف ابن مسعود و ان ابن مسعود رضی
الله عنه کان یقول لو ملکت کما ملکوا لصنعت بمصحفهم
مثل الذی صنعوا بمصحفی انتهی الحال ناظر منصف را باید
که بدیده بصیرت ببیند و انصاف دهد که آیا اهانت و توهین
و تحقیر قرآن مشهور بنا بر اصول حضرات اهلسنت لازم می آید

با بر اصول اہل حق چہ کسی از اہل حق و مقتدایان ایشان گاہی
تجویز احراق قران نکردہ و نہ بعمل آوردہ بلکہ بر حضرت عثمان
بجہت احراق قران گو حضرات اہل سنت از ا منصب بزیادت
و نقصان دانند طعنہا زنند و مجال را برایشان تنگ کنند
بخلاف اہلسنت کہ ابن مسعود کہ امام و مقتدای ایشان است
تمنای احراق این قرآن عثمانی العیاذ باللہ من ذلک داشتہ
و تخم اہانت و استخفاف آن در دل کاشتہ و انچہ حضرت عثمان
با قرآن ابن مسعود و غیر آن بعمل آوردند خود ظاہر و مشہور و در
صحاح و غیر ان از کتب معتمدہ قوم مسطور است لیکن در تاویلش
حضرات اہلسنت ادعای زیادت و نقصان آن قرآن کہ بدیہۃ مجوز احراق
نیست دارند نگہ چیرانم کہ با وجود قرآن عثمانی را کہ ابن مسعود اشتیاق احراق آن
ظاہر میکرد چہ خواہش گفت کہ کلما انہم یکی و زیادت منقصت دانند و تقویم پارینہ
و بیاض عثمانی و مثل توریت و انجیل بیکار قرار دہند بلکہ از انہم کمتر و پستتر
دانند زیرا کہ علی ما فی صحیح البخاری در کتب سابقہ الہیہ تحریف
لفظی واقع نشدہ انتہی و ثانیاً اینکہ تحریف قران شریف بنا بر روایات
اہلسنت ہم واقع شدہ کہ بعد از اسقاط بسیاری از قران بازبحال
خودش باقی نماندہ بلکہ بعضی الفاظ زاید مانند ما خلق در قاعدہ آیہ کریمہ و الذکر
و الانثی اندراج یافتہ بلکہ چندی از سور ہم مثل فاتحہ و معوذتین کہ از قرآن

نیست و در ان ملحق شده کما قاله ابن مسعود وصحیح فیما بعد الثناء
الله الودود و بسیاری از الفاظ واقعه نفس الامر بزعم ائمه
سنیه مثل لفظ ووصی ربک بلفظ وقضی ربک مبدل گشته
الی غیر ذلک من الآیات التی اوردها اکثر اکابرهم فی
صحاحهم ومصنفاتهم و مشایخ شیوخهم بل امام المحدثین ومجدد المائة
التاسعة الشیخ جلال الدین السیوطی فی تفسیره در المنثور فی التفسیر
بالماثور الذی ادعوا ان کله ماخوذ ماثور من رسول الامین و
اصحابه المیامین وذکروا ان احادیثه حسان لولفیها وانه
جامع للتفاسیر المشهورة ومقتضی الشهرة عند المخاطب القمقام بالاعتبار
والاعتماد عند العلماء الاعلام والفضلاء الفخام پس
نظر باین روایات جناب مخاطب را لازم ست که قرآن شریف را
که اسلاف او مصحف عثمانی نامش می گذارند به بیاض عثمانی
ملقب سازد واصلا او را مجال تاویل و تسویل باقی نیست که
خود کرده را درمانی نیست بخلاف اهل حق که چون ایشان
این تسمیه را بنا بر روایات لازم نمی بینند مجال تاویل وقال و
قیل برای ایشان دراز ست انتهی ثم ثانیاً نقصان جناب امام
المتکلمین کاسر اعناق مخالفین حضرت مولوی سید حامد حسین صاحب خلد الله ظله العالی
استقصاء الافحام میں فرماتے ہیں کہ اگرچہ علمای اعلام اهل السنة

دار السلام سیما علامهٔ دهلوی وآیة الله فی العالمین اعلی الله
مقامهما فی اعلی علیین روایات واحادیث کثیره ناصه بر تحریف
قرآن از روایات این حضرات که اگر استیعاب همه آن کرده شود
دفاتر طویله وطوامیر عریضه باحصای آن وفا نخواهد کرد ذکر
فرموده شفاء علیل وارواء غلیل فرموده اند رجوع بمصنفات
شان کفایت می کرد لیکن برای اطمینان ناظر غیر ماهر ودفع
تجلج فاضل معاصر بعض روایات ناصه بر وقوع نقصان وحذف
واسقاط وتبدیل وتحریف در قرآن نقل نموده می شود فمنها
ما فی الدر المنثور للسیوطی اخرج ابو عبید و
ابن الضریس وابن الانباری فی المصاحف
عن ابن عمر قال لا یقولن احدکم قد اخذت
القرآن کله ما یدریه ما کله قد ذهب
منه قرآن کثیر ولکن لیقل قد اخذت ما ظهر
منه انتهی ظاهر است که جناب ابن عمر قائل بوقوع
نقصان در قرآن باشند ومردم را از راه شفقت ونصیحت از
ادعای باطل اخذ تمام قرآن منع نمایند وتصریح فرمایند که
بسیاری از قرآن دستخوش نقصان گردید وکسی زبان
ایشان نگیرد ودست رد بر سینهٔ ایشان نگذارد واگر بیچاره شیعی

بمقتضاے احادیث کثیرهٔ اہل بیت طاہرین مصرحه بوقوع نقصان
در قران حرف تحریف و نقصان بر زبان ارد و ہدف سہام طعن و
ملام عامه استهزا و تشنیع گردد ان هذا لشی عجاب فاعتبروا یا اولی
الالباب و اما تاویل افاده ابن عمر باینکه غرض جنابش از فقره قد ذهب منه
قرآن کثیر این است که آنچه منسوخ التلاوة بوده از ان رفته است مضحکه بیش نیست زیرا که
هر قدر که منسوخ التلاوه شد از حقیقت قرآن و ماهیت آن خارج گردید او را قرآن
دانستن معنای ندارد بلکه کتابت آنهم در قرآن جایز نیست و بنابرین
ادعای اخذ تمام قران صحیح باشد و منع از ان ممنوع و قطعا غیر
جایز پس گو این تاویل واقع ثبوت نقصان قرآن باشد لیکن
نقصان عقل و خفت رای جناب ابن عمر که بجهت ذهاب منسوخ
التلاوت از ادعای اخذ تمام قرآن منع فرمودند ثابت مے نماید
و ابواب طعن و ملام را بر روی جنابش میکشاید و لعل صیانة
القرآن عن النقصان لا تکون اهم عندهم
من صیانة عرض جنابه عن الملام والهوان
و از انجمله روایات متضمن نقصان سورة الاحزاب
است که در زمان کرامت نشان سرور انس و جان
برابر سوره بقره بود و حالا زیاده از هفتاد و سه آیت در
آن نیست سیوطی در اتقان میفرماید قال ابی ابو

عبید حدثنا اسمعیل بن جعفر عن المبارک
بن فضالہ عن عاصم بن ابی النجود عن
زر بن حبیش قال قال ابی بن کعب
کاین تعد سورۃ الاحزاب قلت
اثنتین وسبعین ایۃ او ثلاثا وسبعین
آیۃ قال ان کانت لتعدل سورۃ البقرۃ
وان کنا نقرء فیھا آیت الرجم قلت و
ما آیت الرجم قال اذا زنیا الشیخ والشیخۃ
فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز
حکیم وراغب اصفہانی در محاضرات می آرد و
قالت عائشۃ کانت الاحزاب تقرء فی زمن
رسول اللہ مائتی ایۃ فلما کتب عثمان المصاحف
لم یقدر الا علی ما انبت وکان فیھا آیۃ
الرجم ونیز سیوطی در اتقان از ابوعبید می آرد
حدثنا ابن ابی مریم عن ابن لھیعۃ عن ابی الا
سود عن عروۃ بن الزبیر عن عایشۃ قالت کانت سورۃ
الاحزاب تقرء فی زمان النبی ؐ مائتی آیۃ فلما
کتب عثمان المصاحف لم یقدر منہا الا علی ما ھو

الآن ونیز سیوطی در درمنثور می فرماید اخرج ابن الضریس
عن عکرمة رضی الله عنه قال کانت سورة
الاحزاب مثل سورة البقرة او اطول وکانت
فیها اٰیة الرجم واخرج البخاری فی تاریخه عن
حذیفة قال قرأت سورة الاحزاب علی النبی
فنسیت منها سبعین اٰیة ما وجدتها و
اخرج ابو عبید فی الفضائل وابن الانباری
وابن مردویه عن عائشة قالت کانت سورة
الاحزاب تقرأ فی زمان النبی مائتی اٰیة فلما
کتب عثمان المصاحف لم یقدر منها الا علی
ما هو الآن انتهی این روایات نص صریح ست بر
اینکه در سورهٔ احزاب بزمان جناب رسالتمآب دوصد
آیه بود و هرگاه حضرت عثمان جمع مصاحف نمودند از آن
همین قدر که در قرآن موجودست نوشتند و باقی را ساقط
فرمودند والعجب که شاه عبد العزیز بتقلید کابلی قول نقصان
سورهٔ احزاب واینکه اکثری از آن ساقط شده از مخترعات
اہل حق انگاشته از دلائل این معنی که کتاب الله العیاذ بالله
نزد ایشان از درجهٔ اعتبار ساقط شده ومثل توریت

و انجیل قابل تمسک نماند و چند است از آنچه می فرمایند و نیز
نزد ایشان ثابت و مقرر و مشهور است که بعض سورتها ساقط
شده مثل سورة الولایة و بعض سور باکثرها مثل سورة الاحزاب فانها
کانت مثل سورة الانعام الخ و اسفاه که شاه صاحب با این
امامت و ریاست و جمعیت و شهرت بر این احادیث مشهوره
شائعه که در بسیاری از کتب اہل سنت منقول ست مطلع
نشدند که می در یافتند که سقوط اکثر سورۂ احزاب از متفردات
اہل حق نیست اہل سنت ہم روایت آن کرده اند تا از طعن و
تشنیع بر آن دست می کشیدند و از آنجمله است احادیثی که
متضمن نقصان سوره ایست که برابر سورۂ توبه بود و از جمله
آن سوره ابی بن کعب آیه لو کان لابن آدم وادیان
من المال لابتغی وادیا ثالثا در مصحف خود داخل ساخته بود
و ہمچنین متضمن ست نقصان سوره که مشابه احدی المسبحات بود
که از جمله آن آیه یا ایها الذین آمنوا الخ ابو موسی اشعری را
محفوظ بود حاکم در مستدرک علی ما نقل عنه از ابو حرب بن ابی الاسود
روایت کرده اند قال بعث ابو موسی الاشعری الی قراء
البصرة فدخل علیه ثلاثمائة رجل قد قرؤا القرآن
فقال انتم خیار اهل البصرة وقراءهم فاتلوه ولا یطولن

علیکم الامد فتقسو قلوبکم کما قست قلوب من کان
قبلکم وانا کنا نقرء سورة کنا نشبهها فی الطول
والشدة ببراءة فانسیتها غیر انی حفظت منها
لو کان لابن ادم وادیان من المال لابتغی
وادیا ثالثا ولا یملا جوف ابن ادم الا التراب
وکنا نقرأ سورة کنا نشبهها باحدی المسبحات
فانسیتها غیر انی حفظت منها یا ایها الذین
امنوا لم تقولون ما لا تفعلون فتکتب شهادة
فی اعناقکم وسیوطی در در منثور می فرماید اخرج
مسلم وابن مردویه وابو نعیم فی الحلیة و
البیهقی فی الدلائل عن ابی موسی الاشعری
قال کنا نقرأ سورة نشبهها فی الطول والشدة
ببراءة فانسیتها غیر انی حفظت منها لو کان
لابن ادم وادیان من مال لابتغی وادیا
ثالثا ولا یملأ جوفه الا التراب وکنا نقرا
سورة نشبهها باحدی المسبحات اولها سبح
لله ما فی السموات فانسیتها غیر انی حفظت
منها یا ایها الذین امنوا لا تقولوا ما لا تفعلون

فتكتب شهادة فى اعناقكم فتسالون عنها
يوم القيامة ودر اتقان مذكورست اخرج ابن ابى
حاتم عن ابى موسى الاشعرى قال كنا نقرأ
سورة نشبهها باحدى المسبحات فانسيناها
غير انى قد حفظت يا ايها الذين امنوا لم تقولون
ما لا تفعلون فتكتب شهادة فى اعناقكم
فتسالون عنها يوم القيامة واز انجمله احاديث صحيحه
در نقصان سورهٔ براة است مالك ارشاد فرموده كه بسم الله
با ديگر آيات اوليش از آن ساقط گرديد چنانچه در اتقان
مذكورست وفى المستدرك عن ابن عباس قال
سالت على بن ابى طالب لم لم يكتب فى براءة
بسم الله الرحمن الرحيم قال لانها امان وبراءة نزلت
بالسيف وعن مالك ان اولها لما سقط سقط
معه البسملة فقد ثبت انها كانت تعدل
البقرة لطولها وحذيفه بتصريح تمام باز گفت كه شما از سورهٔ
براءة ربع هم نمى خوانيد چنانچه در همان كتاب مذكورست
وفى المستدرك عن حذيفه قال ما تقرؤن
ربعها يعنى براءة ودر در منثور مذكورست اخرج ابن ابى شيبه

والطبرانی فی الاوسط وابو الشیخ والحاکم و
ابن مردویہ عن حذیفۃ قال التی تسمّون
سورۃ التوبۃ ھی سورۃ العذاب واللہ ما ترکت
احدا الا نالت منہ وما تقرؤن منہا مما کنا
نقرأ الا ربعہا ونیز در در منثور مذکورست اخرج ابن
الضریس وابو الشیخ عن حذیفۃ قال ما تقرؤن
ثلثہا یعنی سورۃ التوبۃ ازانجملہ است روایات کثیرہ
متضمن نقصان سورۂ خلع وسورۂ حفد سیوطی در اتقان
می آرد وفی مصحف ابن مسعود مائۃ واثنا عشرۃ
سورۃ لانہ لم یکتب المعوذتین وفی مصحف
ابیّ ستّ عشرۃ لانہ کتب فی اخرہ سورتی
الحفد والخلع اخرج ابو عبید عن ابن سیرین
قال کتب ابی بن کعب فی مصحفہ فاتحۃ الکتاب
والمعوذتین واللّٰھمّ انا نستعینک واللّٰھمّ
ایاک نعبد وترکھن ابن مسعود
وکتب عثمان منھن فاتحۃ الکتاب
والمعوذتین واخرج الطبرانی فی الدعاء من
طریق عباد بن یعقوب الاسدی عن یحیی بن یعلی الاسلمی عن ابن لہیعۃ

عن ابي هبيره عن عبد الله بن رزين الغافقي قال
قال لي عبد الملك بن مروان لقد علمت ما حملك
على حب ابي تراب الا انك اعرابي جاف فقلت
والله لقد جمعت القران من قبل ان يجتمع ابواك ولقد
علمني منه علي بن ابي طالب سورتين علمهما اياه
رسول الله ما علمتهما انت ولا ابوك اللهم انا
نستعينك ونستغفرك ونثني عليك ولا نكفرك
ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك نعبد ولك
نصلي ونسجد واليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك
ونخشى عذابك الجد ان عذابك بالكفار ملحق
واخرج البيهقي من طريق سفيان الثوري عن
ابن جريج عن عطاء عن عبيد بن عمير ان عمر بن الخطاب
قنت بعد الركوع فقال بسم الله الرحمن الرحيم
اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك
ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك بسم الله
الرحمن الرحيم اللهم اياك نعبد ولك نصلي
ونسجد واليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك و
نخشى عذابك ان عذابك بالكفار ملحق

قال ابن جريج حكمة البسملة انهما سورتان في
مصحف بعض الصحابة واخرج محمد بن نصر المروزي
في كتاب الصلوة عن ابي بن كعب انه كان يقنت
بالسورتين فذكرهما وانه كان يكتبهما في مصحفه
قال ابن ضريس ثنا احمد بن جميل المروزي عن
عبد الله بن المبارك انا الاجلح عن عبد الله بن عبد
الرحمن عن ابيه قال في مصحف ابن عباس قراءة ابي وابي موسى
بسم الله الرحمن الرحيم اللهم انا نستعينك ونستغفرك
ونثني عليك الخير ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك
وفيه اللهم اياك نعبد ولك نصلي ونسجد واليك
نسعى ونحفد ونخشى عذابك ونرجو رحمتك ان
عذابك بالكفار ملحق ونيز سيوطي در تفسير در منثور
مي فرمايد قال ابن الضريس في فضائله اخبرنا موسى
بن اسماعيل انبانا حماد قال قرانا في مصحف ابي بن
كعب اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك
الخير كله ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك الخ
وفيه ايضا واخرج ابن الضريس عن عبيد الله بن
عبد الرحمن عن ابيه قال صليت خلف عمر بن

الخطاب فلما فرغ من السورة الثانية قال اللهم
انا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك الخير
ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك
نعبد ولك نصلي واليك نسعى ونحفد نرجو
رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالكفار
ملحق وفي مصحف ابن عباس قراءة ابي وابي موسى
بسم الله الرحمن الرحيم اللهم انا نستعينك ونستغفرك
ونثني عليك الخير ولا نكفرك ونخلع ونترك
من يفجرك وفي مصحفهما اللهم انا نستعينك
واخرج محمد بن نصر عن ابي اسحاق قال قرات في
مصحف ابي بن كعب بالكتاب الاول العتيق
بسم الله الرحمن الرحيم قل هو الله احد الى اخرها
بسم الله الرحمن الرحيم قل اعوذ برب الفلق الى اخرها
بسم الله الرحمن الرحيم قل اعوذ برب الناس الى اخرها
بسم الله الرحمن الرحيم اللهم انا نستعينك ونستغفرك
ونثني عليك الخير ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك
بسم الله الرحمن الرحيم اللهم اياك نعبد ولك نصلي
ونسجد واليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى

عذابك ان عذابك بالكفار ملحق الخ وفيه
أيضا واخرج محمد بن نصر عن الشعبي قال قرأت
او حدثني من قرء في بعض مصاحف ابي بن كعب
هاتين السورتين اللهم انا نستعينك والاخرى
بينهما بسم الله الرحمن الرحيم قبلهما سورتان من المفصل
وبعدهما سور من المفصل ازين اخبار كالشمس في رابعة النهار
هويدا وآشكارست که دو سوره کامله در مصحف ابی بن کعب وابن
عباس ثبت بود وابو موسی هم بآن قرارت می نمود وجناب سرور
کاروان اہل بصائر حاوی علوم اوائل واواخر حضرت امیر المومنین
آن دو سوره را بعبد الله غافقی تعلیم فرموده بودند واو تصریح
کرده که این هر دو سوره از قرآن ست ازین مصحف عثمانی که
حضرات اہل سنت آنرا قرآن کامل اعتقاد کنند ومعتقد نقصان
آنرا ناقص الایمان بلکه خارج از اسلام پندارند بر داشته اند
وناقص وناتمامش گذاشته اما نقصان آیات پس دران هم
روایات بسیار از طرق این حضرات وارد گردیده از انجمله است
بعض روایات داله بر نقصان آیه ان الذين امنوا والذين
هاجروا وجاهدوا في سبيل الله باموالهم و
انفسهم الا ابشروا انتم المفلحون وآیه والذين

آو وهم ونصروهم وجادلوا عنهم القوم الذين
غضب الله عليهم اولئك لا يعلم نفس ما
اخفی لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون
که در قرآن مجید یکه در دست مردم است این هردو آیه مکتوب نیست
چنانچه جلال الدین سیوطی در اتقان میفرماید و قال ابو عبید حدثنا ابن ابی
مریم عن ابن لهیعة عن یزید بن عمرو المعا
عن ابی سفیان الکلاعی ان مسلمة بن
مخلد الانصاری قال لهم ذات یوم
اخبرونی بآیتین من القرآن لم تکتبا فی
المصحف فلم یخبروه وعندهم ابو
الکنود وسعد بن مالک فقال ابن مسلمة
ان الذین امنوا والذین هاجروا
وجاهدوا فی سبیل الله باموالهم وانفسهم
الا ابشروا انتم المفلحون والذین آووهم
ونصروهم وجادلوا عنهم القوم الذین غضب
الله علیهم اولئك لا تعلم نفس ما اخفی
لهم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون
این روایت بکمال وضوح وظهور دلالت دارد برآنکه این هردو آیت از قرآن است

ودر مصحف مشہور مکتوب ومسطور نشده وهل هذا الا قول
بنقصان القران وقدح فی فلان او فلان او فلان
از انجمله احادیثی است متضمن نقصان آیه لو ان لابن ادم واديا
من ذهب لابتغی الیه ثانیا ولو اعطی
ثانیا لابتغی الله ثالثا ولا یملاء جوف
ابن ادم الا التراب چنانچه در اتقان مذکور است ...
قال ای ابو عبید حدثنا عبد الله بن
صالح عن هشام بن سعید عن زید بن
اسلم عن عطا بن یسار عن ابی واقد
اللیثی قال کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا اوحی الیه اتیناه فعلمنا مما
اوحی الیه قال فجئت ذات یوم فقال ان الله
یقول انا انزلنا المال لاقام الصلوة وایتاء الزکوة
ولو کان لابن ادم واد من ذهب لاحب ان یکون
الیه الثانی ولو کان له الثانی لاحب ان یکون الیهما
الثالث ولا یملا جوف ابن ادم الا التراب ویتوب الله
علی من تاب ودر در منثور مذکور است اخرج ابو عبید واحمد والطبرانی
فی الاوسط والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی

واقد الليثي قال كان رسول الله اذا اوحي اليه تيناه
فعلمنا مما اوحي اليه قال فجئته ذات يوم فقال ان الله
يقول انا انزلنا المال لاقام الصلوة وايتاء الزكوة ولوان
لابن ادم واديا لاحب ان يكون اليه الثاني ولو كان
له ثان لاحب ان يكون اليهما ثالث ولا يملا جوف ابن
ادم الا التراب ويتوب الله على من تاب واخرج
ابو عبيد واحمد ابو يعلي والطبراني عن زيد
بن ارقم قال كنا نقرء على عهد رسول الله لو كان
لابن ادم واديان من ذهب وفضه لا بتغى
الثالث ولا يملا بطن ابن ادم الا التراب ويتوب
الله على من تاب واخرج ابو عبيد عن جابر بن
عبد الله قال كنا نقراء لو ان لابن ادم ملاء و
ادما لا لاحب اليه مثله ولا يملا جوف ابن ادم
الا التراب ويتوب الله على من تاب واخرج البزار
وابن الضريس عن بريرة قالت سمعت النبي م
يقراء لو ان لابن ادم واديا من ذهب لابتغى اليه ثانيا
ولو اعطى ثانيا لابتغى اليه ثالثا ولا يملا جوف ابن ادم
الا التراب ويتوب الله على من تاب واخرج ابن الانباري

عن ابی ذر قال فی قراءة ابی بن کعب ابن ادم لو اعطی
وادیا من مال لالتمس ثانیا ولو اعطی وادیین من مال
لالتمس ثالثا ولا یملا جوف ابن ادم الا التراب و
یتوب الله علی من تاب ونیز در اتقان گفته اخرج الحاکم
فی المستدرک عن ابی بن کعب قال قال رسول الله
ان الله امرنی ان اقراء علیک القران فقرء ولم
یکن الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین
ومن بقیتها لو ان ابن ادم سال وادیا من مال
فاعطیته سال ثانیا وان سال ثانیا فاعطیته
سال ثالثا ولا یملا جوف ابن ادم الا التراب
ویتوب الله علی من تاب وان ذات
الدین عند الله الحنفیة غیر الیهودیة ولا
النصرانیة ومن یعمل خیرا فلن یکفره انتهی و در
جامع الاصول مذکور است عن ابی بن کعب ان رسول الله
قال ان الله امرنی ان اقرء علیک القران وقراء علیه

لم يكن الذين كفروا وقرء فيها ان الذين عند الله
الحنفية المسلمة لا اليهودية ولا النصرانية ولا المجوسية
ومن يعمل خيرا فلن يكفره وقرء عليه لو ان لابن ادم
واديا من مال لابتغى اليه ثانيا ولو ان له ثانيا لابتغى
ثالثا ولا يملا جوف ابن ادم الا التراب ويتوب الله
على من تاب اخرجه الترمذي ونيز در تفسير درمنثور مذكور است
اخرج احمد والترمذي والحاكم وصححه عن ابى بن
كعب ان رسول الله صلعم قال ان الله امرنى ان اقرء
عليك القران فقراء لم يكن الذين كفروا من اهل الكتاب
فقرء فيها ولو ان ابن ادم سال واديا من مال فاعطيته
لسال ثانيا ولو سال ثانيا فاعطيته لسال ثالثا ولا يملا
جوف ابن ادم الا التراب ويتوب الله على من تاب
وان ذات الدين عند الله الحنفية غير المشركة ولا
اليهودية ولا النصرانية ومن يفعل خيرا فلن يكفره واخرج
احمد عن ابى بن كعب قال قال لى رسول الله صلعم ان الله
امرنى ان اقرء عليك فقرء لم يكن الذين كفروا من اهل
الكتاب والمشركين منفكين حتى تاتيهم البينة رسول
من الله يتلو صحفا مطهرة وما تفرق الذين اوتوا الكتاب

الامن بعد ما جاءتهم البينة ان الذين عند
الله الحنفية غير المشركة ولا اليهودية ولا النصرانية
ومن يفعل ذلك فلن يكفره قال شعبة رح ثم قرأ ايات
بعدها ثم قرئ لو ان لابن ادم واديا من مال لسال واديا ثانيا
ولا يملأ جوف ابن ادم الا التراب ثم ختم بما بقي من السورة
انتهى ودر ازالة الخفا مسطور عن ابن عباس قال رجل اتى عمر رض
يساله فجعل عمر ينظر الى راسه مرة والى رجليه اخرى
هل يرى عليه من البوس ثم قال له عمر كم مالك
قال اربعون من الابل قال ابن عباس قلت صدق الله
ورسوله لو كان لابن ادم واديان من ذهب لابتغى
الثالث ولا يملأ جوف ابن ادم الا التراب ويتوب
الله على من تاب فقال عمر رضي الله عنه ما هذا
فقلت هكذا اقرئنيه ابي قال فمر بنا اليه فجاء
الى ابي فقال ما يقول هذا قال ابي هكذا اقرانيها
رسول الله قال افاثبتها في المصحف قال نعم
ودر منثور نيز اين روايت از امام احمد نقل كرده ونيز در در منثور
مذكور است اخرج ابن الضريس عن ابن عباس قال
قلت يا امير المومنين ان ابيا يزعم انك

ترکت من کتاب الله آیة لم تکتبها قال والله لاسالن ابیا فان انکر
لتکذبن فلما صلی صلوٰة الغداة اتو عند ابی علی ابی رض فاذن له
فطرح له وسادة وقال یزعم هذا انك تزعم انی ترکت آیة من کتاب
الله لم اکتبها فقال ابی سمعت رسول الله صلعم یقول لو ان لابن
ادم وادیین من مال لابتغی الیهما وادیا ثالثا ولا یملا جوف
ابن ادم الا التراب ویتوب الله علی من تاب فقال اوکتبها
قال لا انهاك ازین روایت بصراحت تمام واضح است که آیه مذکوره از آیات
قرآنیه بشهادت ابی بن کعب بوده وحضرت رسول خدا صلعم آنرا یاد تعلیم فرموده
بود وبزبان خلیفه ثانی اولاد رقرآن نوشته بودند وچون ابن عباس بجنابش
از ابی بن کعب نقل کرد که او میگوید که جنابش آیتے از آیات قرآن ترک کرده
اهتمام تمام در تحقیق وتثبت آن فرمودند که بسوی ابی شتافتند وحقیقت امر را
تشکافتند وکتابت آنرا در قرآن تجویز ساختند واجازت از ابی بن کعب
خواستند واو اجازت داد لیکن هیچ پیدا نیشود که ایا بعد این همه
فحص وبحث وکد وکاوش واستجازت کتابت درراے
فیض پیراے جناب شان تغیرے رو داد وبعد
آنکه قرآنیت این دو آیه ثابت شد وکلا لما جوزا الکتابة
واستجازا فیها فان الزیادة فی القرآن کفرا و
کالکفر کدام چیز مانع این یقین در رسید واجتماع متناقضین

صحیح گردید که آنرا در قرآن داخل نساختند یا در زمان حضرت
عثمان که اصلاح و تغیر مصاحف بعمل آمد کما صرحت به
امنا الصدیقة اعلی الله مقامها فی مستقرها
این آیه را که حضرت عمر باین تحقیق و تنقید داخل قرآن فرموده بودند
حذف نمودند از انجمله روایات متضمن نقصان آیه رجم است
که جناب خلافت مآب موسس اساس خلافت تلفیقی در ضمن
حدیث فلته که در آن تهدید کسی که اراده بیعت شخصی بعد
ابی بکر کرده بود نموده اند باهتمام تمام بیان بودن این ایه از
کتاب الله فرموده چنانچه در صحیح بخاری مذکور است ان الله بعث
محمدا صلی الله علیه وسلم بالحق وانزل علیه الکتاب
فکان مما انزل الله ایة الرجم فقرأناها وعقلناها ووعیناها ورجم
رسول الله صلعم ورجمنا بعده فاخشی ان طال بالناس زمان
ان یقول قائل والله ما نجد ایة الرجم فی کتاب الله فیضلوا
بترک فریضه انزلها الله فالرجم فی کتاب الله حق
علی من زنی و راغب در محاضرات وارد کرده وعی انه من القران
ما لیس فی المصحف و روی ان عمر رض قال لولا ان یقال زاد عمر فی کتاب الله لاثبت
فی المصحف فقد نزلت الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما
البتة نکالا من الله والله شدید العقاب وسیوطی در

در اتقان میفرماید وقال ای ابو عبید ثنا عبد الله
ابن صالح عن اللیث عن خالد بن زید عن سعید
ابن ابی هلال عن مروان بن عثمان عن ابی امامة
ابن سهیل ان خالته قالت لقد اقرانا رسول
الله آیة الرجم الشیخ والشیخة فارجموهما البتة بما
قضیا من اللذة ودر موطا مذکور است مالك عن یحیی بن
سعید عن سعید بن المسیب قال لما صدر عمر بن
الخطاب من منی اناخ بالابطح ثم کوم کومة من بطحاء
ثم طرح علیها رداءه فاستلقی ثم مد یدیه الی السماء
فقال اللهم کبرت سنی وضعفت قوتی وانتشرت
رعیتی فاقبضنی الیك غیر مضیع ولا مفرط ثم قدم
المدینة فخطب الناس ثم قال ایها الناس قد سنت
لکم السنن وفرضت لکم الفرائض وترکتم علی
الواضحة الا ان تضلوا بالناس یمینا وشمالا و
ضرب باحدی یدیه علی الاخری ثم قال ایاکم
ان تهلکوا عن آیة الرجم ان یقول قائل انا لا نجد
حدین فی کتاب الله فقد رجم رسول الله ورجمنا
والذی نفسی بیده لولا ان یقول الناس زاد عمر

فی کتاب الله لکتبتها الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة فانا قد قرانا ها و در مسند امام احمد بن حنبل که ایشان نسخهٔ عتیقه از ان بعید و کد ازوان رسیدکه کوشش بی پایان باین حمیدان عنایت فرموده مذکورست حدثنا عبد الله قال حدثنی ابی قال حدثنا هشیم قال اخبرنا الزهری عن عبد الله بن عبید الله بن عتبة بن مسعود قال اخبرنی عبد الله بن عباس قال حدثنی عبد الرحمان بن عوف ان عمر بن الخطاب خطب الناس فسمعه یقول الاوان انا سا یقولون ما بال الرجم وفی کتاب الله الجلد وقد رجم رسول الله ورجمنا بعده ولولا ان یقول قائلون او یتکلم المتکلمون ان عمر زاد فی کتاب الله ما لیس فیه لاثبتها کما نزلت ونیز دران مذکورست حدثنا عبد الله قال حدثنی ابی قال حدثنا عبد الرحمان قال حدثنا مالک عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس قال قال عمر ان الله عز وجل بعث محمدا وانزل علیه الکتاب فکان فیما انزل علیه آیة الرجم فقرانا ها وعقلنا ها ووعینا ها فاخشی ان یطول بالناس عهد فیقولون انا لا نجد آیة

الرجم فتترك الفريضة انزلها الله وان الرجم فی
كتاب الله حق على من زنا اذا احصن من الرجال
والنساء اذا قامت البينة او كان الحبل او الاعتراف
ونیز درهمین مسند مذکورست حدثنا عبد الله قال حدثني
ابی قال حدثنا محمد بن جعفر وحجاج قالا حدثنا شعبة
عن سعد بن ابراهيم قال سمعت عبيد الله بن عبد الله
ابن عتبة يحدث عن ابن عباس عن عبد الرحمان بن
عوف قال حج عمر بن الخطاب فاراد ان يخطب الناس
خطبة فقال عبد الرحمان بن عوف انه قد اجتمع
عندك رعاع الناس فاخر ذلك حتى تاتى المدينة
فلما قدم المدينة دنوت قريبا من المنبر فسمعته
يقول ان ناسا يقولون ما بال الرجم وانما فی كتاب
الله الجلد وقد رجم رسول الله ورجمنا بعده لولا
ان يقولوا اثبت فی كتاب الله ما ليس فيه
لاثبتها كما انزلت چشم از اہل انصاف آنست که مضمون
این روایات صحیحه که در صحاح این حضرات مسطورست تا آنکه در صحیح بخاری
که جلیفه کتاب الله ست مذکور بنظر عبرت نگرند که دلالت صریحه دارد
برآنکه آیهٔ رجم نزد خلیفهٔ ثانی از قرآن بود و قطع و یقین بمعنی ذات

ورنه تجویز کتابت آن در قرآن چرا می فرمود که زیادت در قرآن موجب خروج از ایمان ست حالانکه مثل الیوم در زمان جنابش هم در قرآن نوشته مکتوب نبود و بخوف مردم و عوام الناس جنابش قرآن را ناقص گذاشت و باصلاحش نپرداخت و این عین تقیه و از اظهر افراد آن ست پس بحمد الله ازین روایات صحت دو امر عظیم که این حضرات از راه بی باکی و ناعاقبت اندیشی یکی را عین نفاق و دیگری را کفر و شقاق میدانند ثابت گردید و مصداق ع چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار متحقق شد پس حالا این حضرات را چاره ازین نیست یا حکم بنفاق و کفر حضرت خلیفه ثانی که تقیه را کاربند شدند و قائل بنقصان قرآن گردیدند بفرمایند هو اهم المآرب و اعظم المطالب و الیه ازین حرفی دیگر بمیان نمی آرم و صلح بر عدم ثبوت نقصان قرآن و تقیه ازین دلیل گو برین تقدیر هم مثبت آن باشد و ذلک غریب میکنم و یا به ثبوت این هر دو امر قائل شوند و فارغ خطی و ندامت نامه از بلند پروازیها و دراز نفسی های خود بر قول بنقصان قرآن و جواز تقیه نوشته دهند بالجمله در حیرتم که این احادیث صحیحه صریحه که دلالت واضحه دارد بر آنکه نزد جناب ابن الخطاب آیه رجم از قرآن بود و حالانکه آن آیه در قرآن مذکور نیست بچه توجیه و تاویل و تسویل محرف می سازند

بکدام باب تعلیل وقال در ان مفتوح می کنند تحقیق نمانند که چون دلالت
این قسم احادیث بر مطلوب صریح بود لهذا علمای اهل سنت هم چاره
از اعتراف بامر واقعی نیافته اند وتصریح کرده که این قول عمر دلالت
دارد برانکه عمر را علم حاصل بود باین که این آیه از قرآن شریف ست
لیکن بمجرد علم خود آن را در مصحف داخل ننمود چنانکه کجراتی در مجمع البحار
آورده وکتبت آیة الرجم وهی الشیخ والشیخة اذا زنیا
یعنی لم یلحقها عمر بالمصحف بمجرد علمه انتهی وبخاری
در صحیح خود آورده قال عکرمة قال عمر لعبد الرحمان بن عوف
لو رایت رجلا علی حد زنا او سرقة وانت امیر فقال
شهادتک شهادة رجل من المسلمین قال صدقت
قال عمر لولا ان یقول الناس زاد عمر فی کتاب الله
لکتبت آیة الرجم بیدی انتهی ودر فتح الباری در شرح
قوله قال عمر الخ مذکور ست قال المهلب استشهد البخاری
لقول عبد الرحمن بن عوف المذکور وقبله بقول عمر
هذا انه کانت عنده شهادة فی آیة الرجم انها من القرآن
فلم یلحقها بنص المصحف بشهادته وحده وافصح
بالعلة فی ذلک بقوله لولا ان یقال زاد عمر فی کتاب
الله فاشار الی ان ذلک من قطع الذرائع لئلا یجیء

احکام السوء السبیل الی ان یدعوا العلم لمن احبوا الد الحکم بشئ انتهی واین عبارت بغایت صراحت دلالت دارد برانکه حضرت عمر شهادت می دادند باین که آیه رجم از قرآن ست و نیز این آیه را لائق نوشتن در مصحف شریف میدانستند لیکن بخیال قطع ذرائع منکره و دفع مشکلات باطله که مبادا احکام جور سیان باین حیله اقدام کنند در قرآن شریف داخل نفرمودند و حیف ست که عمر را خوف از جبارت حکام سوء برادعای علم برانچه خواهند چنان مهم ولازم افتاد که قرآن مجید را باین هول ناقص گذاشتند و برحسب افادات اکابر اهل سنت دین خود و اسلام ایشان برهم ساختند و قرآن شریف را مثل انجیل و تورات پارینه گردانیدند و حضرت ابی بکر را خوف از رواج جنین ادعای باطل در حکم نفی میراث انبیا علیهم السلام که متفرد بآن بودند اصلا از اخذ فدک و غصب حق اهل بیت علیهم السلام مانع نشد حالانکه در ترک غصب فدک اصلا ضرری و شناعتی لازم نمی آید ولو کان صادقا فیما عزاه الی سید المرسلین لامکان الاستیهاب من المسلمین و در ترک کتابت آیه قرآنی شناعات بسیار لازم آمد که بیان آن خارج از تقریر و تحریر است و افادات صاحب صواقع و صاحب تحفه و جناب مخاطب امثالهم

بعض آنرا بطور نمونه بیان می کند و ازینجا ظاهر شد بطلان خرافت
قولین که آیتین منسوخ التلاوة بود چه این اقوال دلالت دارد برآنکه
ثابت آنکه شهادت دیگر متحقق نبود بمحض علم وشهادت خود این
را داخل قرآن نمود اگر شهادتی دیگر هم می یافت آنرا در
مصحف داخل می ساخت و پیداست که منسوخ التلاوة را
داخل شدن در قرآن هستی از جواز ندارد و ازینجاست که علی
ما یذکرون حضرت عثمان در اخراج آیات منسوخ التلاوة از
قرآن اهتمام تمام بکار بردند تا آنکه مصاحفی را که مختلط با منسوخ
التلاوة بود بآتش دادند و خود مخاطب در ازالة الغین فرموده
که ادخال آیات منسوخ التلاوة در مصحف مجید نزد کسی از شیعه
وسنی درست نیست و حواله آن بکتب اصول نموده و نیز از روایات
دیگر واضح است که خلیفهٔ ثانی در زمان خلیفهٔ اول هم آیهٔ رجم را
نزد زید بن ثابت کاتب قرآن آوردند و شهادت دادند که آن
از جمله قرآن است تا آن را داخل قرآن نماید لیکن آن بی یقین
بر شهادت جنابش عمل نکرده آن را در قرآن داخل ننمود
کما سیجیء فیما بعد ان شاء الله تعالی و از انجمله روایات نقصان آیهٔ
رضاع کبیر است امام راغب اصفهانی در محاضرات می آرد
قالت عائشة رضی الله عنها لقد نزلت آیة الرجم

ورضاع الکبیر وکانت فی رقعة تحت سریری
وشغلنا بتکاة رسول الله فدخلت داجن الحی
فاکلته برانصاف دشمنی های این حضرات جائی است
که گریبانها چاک ودلهای اهل انصاف سوخته خاک گردید اگر
اهل حق حرف نقصان یک حرف هم از قرآن بر زبان آرند
اینحضرات تهمتهای خود را بتکفیرشان نگارند وبحق حضرت عائشه
که بنداری جعوسی چار میزنند که آیه رجم وآیه رضاع کبیر دو آیه
در دو مسئله دینیه نزول یافته واجن آنرا بخورد باین بیان الفصحت
توامان نقصان قرآن ظاهر می فرمایند حرف تضییق بلکه ادنی
تحیین هم بر زبان نارند ودر تبیان الحقائق شرح کنز الدقائق
زیلعی در بیان حرمت رضاع مذکورست قال الشافعی
لا یحرم الا بخمس رضعات یعنی مشبعات لما
روی عن عائشة رضی الله عنها انها قالت
کان فیما نزل من القرآن عشر رضعات معلومات
ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول الله وهی
فیما یقرأ من القرآن رواه مسلم ودر مقام رد این
قول شافعی مذکورست ولا حجة له فی خمس رضعات
ایضا لان عائشة رضی الله عنها احالتها علی انها

قرآن وقالت ولقد كان في صحيفة تحت سريري
فلما مات رسول الله وتشاغلنا بموته دخلت
دواجن فاكلتها الخ وازینجا صریح واضح ست که نزد حضرت
عائشه آیه متضمنه خمس رضعات از جمله قرآن شریف بوده زیراکه
تصریح فرموده باین که تا وقت وفات جناب رسالت مآب صلوات
الله علیه وآله از جمله قرآن بود وخوانده می شد ودر قرآن متعارف
موجود نیست که دواجن آنرا خورده وبردند وجناب شافعی
باین آیه بر حکم شرعی تمسک کرده تعجب ست که اگر اهل حق
ببعض الفاظ که در قرآن موجود نیست وبودن آن از قرآن
در روایات ائمه معصومین علیهم السلام وارد گشته تمسک کنند
مستوجب توهین وعتاب شوند وامام شافعی بارتکاب همین
صنع محمود گردد وشاب ان هذا الشیء عجاب واز انجمله
است روایات داله بر اسقاط آیه ان جاهدوا کما
جاهدتم اول مرة چنانچه در اتقان مذکورست قال
ای ابو عبید حدثنا ابن ابی مریم عن نافع بن
عمر الجمحي حدثني ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمه
قال قال عمر لعبد الرحمان بن عوف الم تجد
فيما انزل علينا ان جاهدوا كما جاهدتم اول

مرة فانا لانجدها فقال اسقطت فيما اسقط من
القرآن و در تفسیر در منثور هم این روایت نقل کرده حیث
قال اخرج ابو عبید عن المسور بن مخرمة قال قال
عمر لعبد الرحمان بن عوف الم نجد فيما انزل علينا
ان جاهدوا كما جاهدتم اول مرة فانا
لانجدها فقال اسقطت فيما اسقط من القرآن
و در جمع الجوامع و کنز العمال هم مذکورست عن المسور بن
مخرمة قال قال عمر لعبد الرحمان بن عوف الم
نجد فيما انزل علينا ان جاهدوا كما جاهدتم
اول مرة فانا لم نجدها قال اسقطت فيما اسقط
من القرآن ابو عبید انتهی فقرهٔ اسقطت فيما اسقط
من القرآن را بنظر امعان باید نگریست که بصراحت تمام
دلالت بر وقوع حذف و اسقاط در قرآن شریف دارد و محیرست
که اهل سنت اگر در روایت اهل حق هیچ حرفی را بینند قصب السبق
در تضلیل و تکفیر ربایند و در حق عبد الرحمان بن عوف اغماض نظر
فرمایند و این انصاف دشمنی ها بجز رو جرا که تو ات خواست
و از انجمله است روایات متضمن نقص آیهٔ و لاترغبوا عن اباءکم
فانه کفر بکم ان ترغبوا عن اباءکم چنانچه سیوطی در تفسیر

ونیز سیوطی اخرج ابن الضریس عن ابن عباس قال کنا نقرء
لا ترغبوا عن اٰبائکم فانه کفر بکم وان کفرا بکم ان ترغبوا
عن اٰبائکم واخرج عبد الرزاق واحمد وابن حبان
عن عمر بن الخطاب قال ان الله بعث محمدا بالحق و
انزل معه الکتاب فکان فیما انزل علیه اٰیة الرجم
ورجمنا بعده ثم قال قد کنا نقرء ولا ترغبوا عن
اٰبائکم فانه کفر بکم ان ترغبوا عن اٰبائکم و
اخرج الطیالسی وابو عبید والطبرانی عن عمر
ابن الخطاب کنا نقرأ فیما نقرأ لا ترغبوا عن اٰبائکم
فانه کفر بکم ثم قال لزید بن ثابت اکذلک یا زید
قال نعم واز انجمله روایاتی ست که دلالت دارد بر اینکه آیه ولو
حمیتم کما حموا لفسد المسجد الحرام از بین اذ
جعل الذین کفروا فی قلوبهم الحمیة حمیة الجاهلیة
الایات ساقط گردیده چنانکه حاکم در مستدرک علی ما نقل روایت کرده
عن ابی ادریس عن ابی بن کعب انه کان یقرء اذ حمیتم
جعل الذین فی قلوبهم الحمیة حمیة الجاهلیة
کما حموا لفسد المسجد الحرام فانزل الله سکینته
علی رسوله الخ واین روایات را دیگر اکابر و اعیان اهل سنت

مانند امام نسائی و علامه سیوطی ناقلا عنه و عن الحاکم تصریح نموده
کرده اند سیوطی در تفسیر در منثور می فرماید اخرج النسائی و
الحاکم و صححه من طریق ابن ابی ادریس عن ابی
ابن کعب رض انه کان یقرء اذ جعل الذین کفروا فی
قلوبهم الحمیة حمیة الجاهلیة ولو حمیتم کما حموا
لفسد المسجد الحرام فانزل الله سکینته علی رسوله
فبلغ ذلک عمر رض فاشتد علیه فبعث الیه
فدخل ناسا من اصحابه فیهم زید بن ثابت فقال
من یقرء منکم سورة الفتح فقرء زید علی قرائتنا
الیوم فغلظ له عمر فقال ابی اتکلم قال تکلم قال
لقد علمت انی کنت ادخل علی النبی و یقرئنی و
انت بالباب فان احببت ان اقرء الناس علی
ما اقرأنی والا لم اقرء حرفا ما حییت قال بل اقرء
الناس اما الفاظی که از قرآن ساقط شده پس افزون تر
ازان ست که احصائش توان نمود بعضی ازان درین مقام
باید شنید از انجمله است لفظ و علی الذین یصلون الصفوف
الاول که از آیه کریمه ان الله و ملائکته یصلون
علی النبی یا ایها الذین امنوا صلوا علیه و سلموا

تسلیما حذف گردیده چنانچه در اتقان مذکورست قال ابی آبو
محمد ثنا حجاج عن ابن جریج اخبرنی ابن ابی حمیدة
عن حمیدة بنت ابی یونس قالت قرء علی ابی وهو
ابن ثمانین سنة فی مصحف عائشة ان الله وملائکته
یصلون علی النبی یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه و
سلموا تسلیما وعلی الذین یصلون الصفوف الاول
قالت قبل ان یغیر عثمان المصاحف این روایت بصریح
دلالت تصریح میکند که بعض الفاظ که نزد حضرت عائشه داخل
قرآن شریف بود وجناب ابن عفان وقتی که تغیر مصاحف
نمودند حذف فرمودند پس اگر دیگر الفاظ که سقوط وحذف آنها
در روایات اهل حق وارد گردیده است ساقط شده باشد کدام
محل استعجاب واستغراب ست سبحان الله اگر حمیده محموده نسبت
تغیر مصاحف بحضرت عثمان نماید حضرات اهل سنت متغیر نه شوند
واز جا نروند واگر اهل حق این لفظ بر زبان آرند قصبات السبق
در طعن وتشنیع ایشان ربایند آری مقتضای انصاف وحق پژوهی
همین ست که از حضرات بر روی کار می آید از انجمله نقصان لفظ
وهو اب لهم از آیۂ کریمۂ النبی اولی بالمؤمنین من
انفسهم وازواجه امهاتهم ست در تفسیر در منثور مذکورست

اخرج الفريابي والحاكم وابن مردويه والبيهقي
في سننه عن ابن عباس رض انه كان يقرء هذه
الاية النبي اولى بالمومنين من انفسهم وهو اب
لهم وازواجه امهاتهم واخرج عبد الرزاق و
سعيد بن منصور واسحاق بن راهويه وابن المنذر
والبيهقي عن بجالة قال مر عمر بن الخطاب بغلام
وهو يقرء في المصحف النبي اولى بالمؤمنين من
انفسهم وازواجه امهاتهم وهو اب لهم فقال
يا غلام حكها فقال هذا مصحف ابي فذهب اليه
فسأله فقال انه كان يلهيني القران ويلهيك الصفق
بالاسواق اين روايت صحيح ست درآنكه نزد ابی بن كعب
لفظ وهو اب لهم از جمله قرآن بود وهرگاه حضرت عمر از غايت
سهو دانی انكار بر اين لفظ كردند وامر بحك آن نمودند وطفلی كه
آن را ميخواند ظاهر ساخت كه مصحفی كه دران اين لفظ نوشته است
مصحف ابی ست نزد او رفتند واز وسوال كردند او جواب
سخت ودرشت بس مسكت و مفحم كه اوليای او را بخجالت دچار
گردانده او حقيقت حال جنابش بيان نمود كه جناب سيادت را صفق
اسواق بلهو مي انداخت وخود او در تعلم قرآن صرف اوقات خود

می ساختند فتنتان ما بینهما پس چگونه جناب او را جایز ست که انکار
بر قرارت او نماید لهذا بعد سماع این جواب دم در کشیدند و ساکت
گردیدند از انجمله سقوط لفظ صلوة العصر از آخر آیه وحافظوا
علی الصلوات والصلوة الوسطی است مسلم در صحیح خود آورده
حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال قرأت علی مالک
عن زید بن اسلم عن القعقاع بن حکیم عن ابی
یونس مولی عائشة انه قال امرتنی عائشة ان
اکتب لها مصحفا وقالت اذا بلغت هذه الآیة
فآذنی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی
قال فلما بلغتها آذنتها فاملت علی حافظوا علی
الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر و
قوموا لله قانتین قالت عائشة سمعتها من رسول
الله و در تفسیر در منثور مسطور ست اخرج عبد الرزاق و
البخاری فی تاریخه وابن جریر وابن ابی داود فی
المصاحف عن ابی رافع مولی حفصة قال استکتبنی
حفصة مصحفا فقالت اذا اتیت علی هذه الآیة
فتعال حتی املیها علیک کما اقرأتها فلما اتیت
علی هذه الآیة حافظوا علی الصلوات قالت اکتب

حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وصلوة
العصر فلقيت ابي بن كعب فقلت ابا المنذر ان حفصة
قالت كذا وكذا فقال هو كما قالت او ليس اشغل
ما نكون عند صلوة الظهر في عملنا ونواضحنا واخرج
مالك وابو عبيد وعبد بن حميد وابو يعلى وابن
جرير وابن الانبارى فى المصاحف والبيهقى
فى سننه عن عمرو بن نافع قال كنت اكتب مصحفا
لحفصة زوج النبى فقالت اذا بلغت هذه الاية
فآذنى حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى
فلما بلغتها آذنتها فاملت على حافظوا على الصلوات والصلوة
الوسطى وصلوة العصر وقوموا لله قانتين وقالت اشهد
انى سمعتها من رسول الله واخرج عبد الرزاق عن
نافع ان حفصة دفعت مصحفا الى مولى لها يكتبه و
قالت اذا بلغت هذه الاية حافظوا على الصلوات
والصلوة الوسطى فآذنى فلما بلغها جاءها فكتبت
بيدها حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى
وصلوة العصر واخرج مالك واحمد وعبد بن حميد
ومسلم وابو داود والترمذى والنسائى وابن جرير

وابن ابی داؤد وابن الانباری فی المصاحف و
البیہقی فی سننه وابی یونس مولی عائشة از کتب
لها مصحفا وقالت اذا بلغت هذه الایة فاذن
حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة
العصر وقوموا لله قانتین قالت عائشة سمعتها من
رسول الله واخرج عبد الرزاق وابن جریر وابن
ابی داؤد فی المصاحف وابن المنذر عن ام حمید
بنت عبد الرحمان انها سالت عائشة عن الصلوة
الوسطی فقال کنا نقرءها فی الحرف الاول علی عهد
النبی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی و
صلوة العصر وقوموا لله قانتین وابن حجر عسقلانی در فتح الباری
می آرد روی مسلم واحمد من طریق ابی یونس عن عائشة
انها امرته ان یکتب لها مصحفا فلما بلغت حافظوا علی
الصلوات والصلوة الوسطی قالت فاملت علی وصلوة
العصر قالت سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم
وروی مالک عن عمرو بن نافع قال کتبت مصحفا لحفصة
فقالت اذا اتیت هذه الایة فاذنی فاملت علی
حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر

اخرجه ابن جریر من وجه اخر عن حسن عن عمرو بن نافع وروی ابن المنذر من طریق عبید الله بن رافع امرتنی ام سلمة ان اکتب لها مصحفا نحوه ومن طریق نافع ان حفصة امرت مولی لها ان یکتب لها مصحفا فذکر مثله وزاد کما سمعت رسول الله یقولها در کتاب موطا مذکوراست مالک عن زید بن اسلم عن القعقاع بن الحکیم ابن ابی یونس مولی عائشة ام المومنین انه قال امرتنی عائشة ان اکتب لها مصحفا ثم قالت اذا بلغت هذه الایة فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطی وقوموا لله قانتین فما بلغتها اذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطی وصلوٰة العصر وقوموا لله قانتین ثم قالت سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم ونیز در کتاب مسطور مذکوراست مالک عن زید بن اسلم عن عمرو بن نافع انه قال کنت اکتب مصحفا لحفصة ام المومنین فقالت اذا بلغت هذه الایة فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطی وقوموا لله قانتین فلما بلغتها اذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوٰة

الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین
ازین روایات پیدا است کہ لفظ وصلوٰۃ العصر آیۂ حافظوا
علی الصلوات الخ نزد حضرت عائشہ و حفصہ از جملۂ قرآن بود
کہ این ہر دو اہتمام تمام در ادخال آن در مصحف داشتند
و بکاتبین خود گفتند کہ ہرگاہ باین آیہ برسند او شان را اطلاع
دہند و ہرگاہ باین آیہ رسیدند بحضرت شان اطلاع کردند این
لفظ را در قرآن نویسانیدند لیکن افسوس کہ حضرت عثمان آنہمہ سعی
و کوشش و جد و جہد این ہر دو مجتہدہ دوران کہ پیشوای اہل
اسلام و ایمان بودند بر باد فنا دادند و در نسخ و ابطال آن ہمہ تن
متوجہ شدند و از روایۃ ابن المنذر کہ در فتح الباری آوردہ واضح
است کہ نزد ام سلمہ ہم لفظ وصلوٰۃ العصر از قرآن بودہ و در مصحف خود
نویسانیدہ اور جناب علامہ دہلوی طیب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ
مثواہ بعد نقل روایات عدیدہ کی کتب اہل سنت سی کہ وقوع
حذف و اسقاط سی قرآن شریف مین مشعر ہین کتاب تزہہ مین
فرماتی ہین نیز ابن اثیر در جامع الاصول از ابن عباس
روایت کردہ قال کانت عکاظ و مجنہ وذوالمجاز
اسواقا فی الجاہلیۃ فلما کان الاسلام فکانہم
تاثموا ان یتجروا فی الموسم فنزلت لیس علیکم جناح

ان تبتغوا فضلا من ربكم فی مواسم الحج قرأها
ابن عباس هکذا و فی روایۃ ان تبتغوا فی مواسم
الحج فضلا من ربکم اخرجہ البخاری وفی روایۃ
ابی داؤد انہ قرأ لیس علیکم جناح ان تبتغوا
فضلا من ربکم قال کانوا لا یتجرون بمنی فامروا
بالتجارۃ اذا افاضوا من عرفات وفی اخری لہ
قال ان الناس فی اول الحج کانوا یتبایعون
بمنی وعرفۃ وسوق ذی المجاز وهی مواسم
الحج فخافوا البیع وهم حرم فانزل اللہ تعالیٰ
عز وجل لا جناح علیکم ان تبتغوا فضلا من
ربکم فی مواسم الحج قال عطا بن ابی رباح
فحدثنی عبید بن عمر انہ کان یقرأها فی المصحف
نیز صاحب جامع الاصول از ترمذی واو از قتادہ بن نعمان
روایت کردہ قال کان اهل بیت منا یقال لهم
بنو ابیرق بشر و بشیر و مبشر وکان بشر رجلا
منافقا یقول الشعر یهجو بہ اصحاب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ثم ینحلہ بعض العرب ثم یقول
قال فلان کذا وکذا او قال فلان کذا وکذا

فاذا سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك
الشعر قالوا والله ما يقول هذا الشعر الا هذا
الخبيث او كما قال الرجل فقالوا ابن الابيرق
قالها قال وكانوا اهل بيت حاجة وفاقة في
[...]هلية والاسلام وكان الناس انما طعامهم
[...]ينة التمر والشعير وكان الرجل اذا كان
[...] يسار فقدمت ضافطة من الشام من الدرمك
[...]جعله في المشربة له وفي المشربة سلاح ودرع
وسيف فعدى عليه من تحت الليل فنقبت
المشربة واخذ الطعام والسلاح فلما اصبح اتاني
عمي رفاعة فقال يا ابن اخي انه قد عدي علينا
في ليلتنا هذه فنقبت مشربتنا وذهب بطعامنا
وسلاحنا فتحسسنا في الدار وسالنا فقيل لنا
قد راينا بني ابيرق استوقدوا في هذه
الليلة ولا نرى فيما نرى الا على بعض طعامكم
قال وكان بنو ابيرق قالوا ونحن نسال في الدار
والله ما نرى صاحبكم الا لبيد بن سهل رجلا
منا له صلاح واسلام فلما سمع لبيد اخترط سيفه

الضافطة والضفاط الذي يجلب الميرة والمتاع الى المدن ... الحمولة ... من الدرمك ع

وقال انا اسرق فوالله لتخالطنكم هذا السيف
اولتبين هذه السرقة قالوا اليك عنا ايها
الرجل فما انت لصاحبها فسالنا في الدار حتى
لم نشك انهم اصحابها فقال لي عمي يا ابن اخ
لو اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت
ذلك له قال قتادة فاتيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقلت ان اهل بيت منا اهل
جفاء عدوا الى عمي رفاعة بن زيد فنقبوا مشربة
له واخذوا طعامه وسلاحه فليردوا علينا
سلاحنا فاما الطعام فلا حاجة لنا فيه فقال
النبي صلى الله عليه وسلم سآمر في ذلك فلما سمع
بنو ابيرق اتوا رجلا منهم يقال له اسير بن عروة
فكلموه في ذلك فاجتمع في ذلك اناس اهل
الدار فقالوا يا رسول الله ان قتادة بن النعمان
وعمه عمدا الى اهل بيت منا اهل اسلام وصلاح
يرمونهم بالسرقة من غير بينة ولا ثبت قال قتادة
فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته فقال
عمدت الى اهل بيت ذكر منهم اسلام وصلاح

توبیہم بالسرقة من غیر ثبت ولا بینة قال
فرجعت ولوددت انی خرجت من بعض مالی و
لم اکلم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال و
الله المستعان فلم یلبث ان نزل القران انا
انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس
بما اراک الله ولا تکن للخائنین خصیما بنی ابیرق
واستغفر الله مما قلت لقتادة ان الله کان
غفورا رحیما ولا تجادل عن الذین یختانون
انفسهم ان الله لا یحب من کان خوانا اثیما
یستخفون من الناس ولا یستخفون من الله
وهو معهم الی قوله رحیما الحدیث تمام سیاق
آیه کریمه که درین حدیث واقع ست دلالت دارد برین که
لفظ بنی ابیرق وقتاده درابتدا تنزیل درآیه کریمه مندرج بود اعم از انکه
بطریق جزئیت باشد یا بسبیل تاویل منزل مع التنزیل بعد ازان
محذوف وساقط شد نیز درجامع الاصول از بخاری روایت کرد
فی روایة وما اوتوا من العلم الا قلیلا قال الاعمش
هکذا فی قراءتنا نیز درجامع الاصول از بخاری ومسلم وترمذی
روایت کرده قال سعید بن جبیر کان یقرا وکان

قوله تبارك الذى نزل الفرقان قرء ابو الجوزا
وابو السوار انزل بالالف قوله على عبده قرأ
عبد الله بن الزبير وعاصم الجحدرى على عباده
ومعاذ ابو حليمه وابو نهيك على عبيده قوله قالوا
اساطير الاولين اكتتبها قرأ طلحة بن مصرف و
رويت عن ابراهيم النخعى بضم المثناة الاولى وكسر
الثانية مبينا للمفعول واذا ابتدء ضم اوله قوله
ملك فيكون قرأ عاصم الجحدرى وابو المتوكل
ويحيى بن يعمر بضم النون قوله او تكون له جنة
قرأ الاعمش وابو حصين يكون بالتحتانية قوله
يأكل منها قرأ الكوفيون سوى عاصم نأكل بالنون
ونقله فى الكامل عن القسم وابن سعدان وابن مقسم
قوله ويجعل لك قرأ ابن كثير وابن عامر وحميد ومن
تابعهم ابو بكر وشيبان عن عاصم وكذا محبوب
عن ابى عمرو ورش يجعل برفع اللام والباقون بالجزم
عطفا على جعل وقيل لادغامها وهذا يجرى على
طريقة ابى عمرو بن العلا وقرأ بنصب اللام عمرو بن در
بن ابى عبيد وطلحة بن سليمان وعبد الله بن موسى

وذكرها الفراء جوازا على اضمار ان ولم ينقلها و
ضعفها ابن جنى قوله مكانا ضيقا قرأ ابن كثير و
الاعمش وعلى بن نصر ومسلمة بن محارب بالتخفيف
ونقلها عقبه بن بيار عن ابي عمرو ايضا قوله
مقرنين قرأ عاصم الجحدرى ومحمد بن السميفع مقرنين
قوله ثبورا قرأ المذكورون بفتح المثلثه قوله ويوم
نحشرهم قرأ ابن كثير وحفص عن عاصم وابو جعفر
ويعقوب الاعرج وكذا الحسن وقتادة والاعمش
على اختلاف عنهم بالتحتانية وقرء الاعرج بكسر
الشين قال ابن جنى وهى قوية فى القياس متروكة
الاستعمال قوله وما يعبدون من دون الله
قرأ ابن مسعود وابو نهيك وعمرو بن دينار وما يعبدون
من دوننا قوله فيقول قرأ ابن عامر وطلحة بن مصرف
وسلام وابو حيان وطلحة بن سليمان وعيسى بن عمر
وكذا الحسن وقتادة عنهما ورويت عن عبد الوارث
عن ابي عمرو بالنون قوله ما كان ينبغى قرأ ابو عيسى
الاسوارى وعاصم الجحدرى بضم اوله وفتح الغين
قوله ان نتخذ قرأ ابو الدرداء وزيد بن ثابت والباقر

واخوه زيد وجعفر الصادق ونصر بن علقمة ومكحول
وشيبة وحفص بن حميد وابو جعفر القارئ وابو حاتم
السجستاني والزعفراني وروى عن مجاهد وابو رجا
والحسن بضم اوله وفتح الخاء على البناء للمفعول وانكرها
ابو عبيدة وزعم الفراء ان ابا جعفر تفرد بها قوله
فقد كذبوكم حكى القرطبي انها قرأت بالتخفيف
قوله بما تقولون قرأ ابن مسعود ومجاهد وسعيد بن
جبير والاعمش وحميد بن قيس وابن جريج وعمرو بن دد
وابو حيوة ورويت عن قنبل بالتحتانية قوله فما
يستطيعون قرأ حفص في الاكثر عنه عن عاصم
بالفوقانية وكذا الاعمش وطلحة بن مصرف وابو حيوة
قوله ومن يظلم منكم نذقه قرأ يذقه بالتحتانية
قوله الا انهم قرأ انهم بفتح الهمزة والاصل
لانهم فحذفت اللام نقل هذا والذي قبله من
اعراب السمين قوله ويمشون قرأ علي وابن مسعود
وابنه عبد الرحمن وابو عبد الرحمن السلمي بضم
الميم وتشديد الشين مبنيا للفاعل وللمفعول
ايضا قوله حجرا محجورا قرأ الحسن والضحاك وقتادة

وابو رجا والاعمش حجر بضم اوله وهى لغة وحكى ابو البقا
الفتح عن بعض المؤلفين ولم ار من نقلها قراءة قوله يوم
تشقق الارض قرأ الكوفيون وابو عمرو والحسن في المشهور
عنهما وعمر بن ميمون ونعيم بن ميسرة بالتخفيف وقرأ
الباقون بالتشديد ووافقهم عبد الوارث ومعاذ
عن ابي عمرو وكذا محبوب وكذا الحمصي من الشاطبيين
في نقل الهذلي قوله ونزل الملائكة قرأ الاكثر بضم
النون وتشديد الزاء وفتح اللام الملائكة بالرفع وقرأ
خارجة بن مصعب عن ابي عمرو ورويت عن معاذ ابي حليمة
بتخفيف الزاء وضم اللام والاصل نزل فحذف تخفيفا
وقرأ ابو رجا ويحيى بن معمر وعمر بن ذر ورويت عن
ابن مسعود ونقلها ابن مقسم على المكى واختارها
الهذلي بفتح النون وتشديد الزاء وفتح اللام على
البناء للفاعل والملائكة بالنصب قرأ جناح بن حبيش
والخفاف عن ابي عمرو بالتخفيف والملائكة بالرفع
على البناء للفاعل ورويت عن الخفاف على البناء
للمفعول ايضا وقرأ ابن كثير في المشهور عنه وبنصب عن
ابي عمرو وننزل بنون الثانية خفيفة الملائكة بالنصب

وقرأ بالتشديد عن ابن كثير ايضا وقرأ هرون عن
ابي عمرو بمثناة اوله وفتح النون وكسر الزاء الثقيلة
الملائكة بالرفع اعني ينزل ما امرت به وروي عن
ابي بن كعب مثله لكن بفتح الزاء وقرأ ابو السماك
وابو الاشهاب كالمشهور عن ابن كثير لكن بالف اوله
وعن ابي بن كعب نزلت بفتح وتخفيف وزيادة مثناة
في اخره وعنه مثله لكن بضم اوله مشدد وعنه تنزلت
بمثناة في اوله وفي اخره بوزن تفعلت قوله يا ليتني
اتخذت قرأ ابو عمرو بفتح التاء الاخيرة من ليتني
قوله يا ويلتنا قرأ الحسن بكسر المثناة بالاضافة
ومنهم من امال قوله ان قومي اتخذوا قرأ ابو عمرو
وروح اهل مكة الا رواية ابن مجاهد من قنبل بفتح
الباء من قومي قوله لنثبت قرأ ابن مسعود بالتحتانية
بدل النون وكذا روي عن حميد بن قيس وابي حصين
وابي عمران الجوني قوله فدمرناهم قرأ مسلمة بن محارب
فدمرانهم بكسر الميم وفتح الراء وكسر النون الثقيلة
بينهما الف تثنية وعن علي بغير نون والخطاب
لموسى وهارون قوله وعادا وثمود قرأ حمزة

ويعقوب وحفص وثمود بغير صرف. قوله امطرت
قرأ معاذ ابو حليمة وزيد بن علي وابو نهيك مطرت
بضم اوله وكسر الطاء مبنيا للمفعول وقرأ ابن مسعود
مطروا وعنه مطرنا بهم قوله مطر السوء قرء ابو السما
وابو العالية وعاصم الجحدري بضم السين وابو السماك
ايضا مثله بغير همز وقرأ علي وحفيده زين العابدين
وجعفر بن محمد بن زين العابدين بفتح السين وتشديد
الواو بغير همز وكذا قرأ الضحاك لكن بالتخفيف قوله هزوا
قرأ حمزة واسماعيل بن جعفر والمفضل باسكان
الزاء وحفص بالضم بغير همز قوله اهذا الذي بعث
الله قرأ ابن مسعود وابي بن كعب اختاره الله من بيننا
قوله عن آلهتنا قرأ ابن مسعود وابي عن عبادة آلهتنا
قوله ارايت من اتخذ الهه قرأ ابن مسعود بهمزة الهة
وكسر اللام والتنوين بصيغة الجمع وقرأ الاعرج بكسر
اوله وفتح اللام بعدها الف وهاء تانيث وهو
اسم الشمس وعنه بضم اوله ايضا قوله ام تحسب
قرأ الشامي بفتح السين قوله او يعقلون قرأ ابن
مسعود او يبصرون قوله وهو الذي ارسل قرأ

ابن مسعود وجعل قوله الرياح قرأ ابن كثير وابن جعفر
والحسن الريح قوله نشرا قرأ ابن عامر وقتادة وابو رجا
وعمرو بن ميمون بسكون الشين وتابعهم هارون الاعور
وخارجة بن مصعب كلاهما عن ابي عمرو وقرأ الكوفيون
سوى عاصم وطائفة بفتح اوله ثم السكون وكذا
قرأ الحسن وجعفر بن محمد والعلا بن سيابة وقرأ عاصم
بموحدة بدل النون وتابعه عيسى الهمداني وابان
بن تغلب وقرأ ابو عبد الرحمن السلمي في رواية ابن السميقع
بضم الموحدة مقصور ابوزن حبلى قوله لنحيي به قرأ
ابن مسعود لنشر به قوله ميتا قرأ ابو جعفر بالتشديد
قوله نسقيه قرأ عمر وابو حيوة وابن ابي عبلة بفتح النون
وهي رواية عن ابي عاصم وابي عمرو والاعمش قوله
واناسي قرأ يحيى بن الحرث بتخفيف اخره وهي رواية
عن الكسائي وعن ابي بكر بن عياش وعن ابي قتيبة
المثال وذكرها الفراء جوازا لا انقلا قوله ولقد
صرفناه قرأ عكرمة بتخفيف الراء قوله ليذكروا قرأ
الكوفيون سوى عاصم بسكون الذال مخففا قوله
هذا ملح قرأ ابو حصين وابو الجوزا وابو المتوكل

وابو حيوة وعمر بن ذر ونقلها الهذلي عن طلحة
بن مصرف ورويت عن الكسائي وقتيبة المثال
بفتح الميم وكسر اللام واستنكرها ابو حاتم السجستاني
وقال ابن جني يجوز ان يكون اراد مالح بحذف
الالف تخفيفا قال مع ان مالح ليست فصيحة قوله
وبحرا تقدم قوله الرحمن فاسال به قرأ زيد بن علي
بجر النون لغتا اللحى قوله فاسال به قرأ الكيون والكسائي
وخلف وابان بن زيد واسمعيل بن جعفر ورويت
عن ابي عمرو وعن نافع فسل به بغير همز قوله لما تامرنا
قرأ الكوفيون بالتحتانية لكن اختلف عن حفص وقرأ
ابن مسعود لما تامرنا به قوله سراجا قرأ الكوفيون
سوى عاصم سرجا بضمتين لكن سكن الراء الاعمش
ويحيى بن وثاب وابان بن تغلب والرازي قوله
وقمرا قرأ الاعمش وابو حصين والحسن ورويت عن
عاصم بضم القاف وسكون الميم وعن الاعمش فتح
اوله قوله ان يذكر قرأ حمزة بالتخفيف وابي بن كعب
يتذكر ورويت عن علي وابن مسعود وقرأها ايضا
ابراهيم النخعي ويحيى بن وثاب والاعمش وطلحة بن

مصرف وعيسى الهمدانى والباقر وابوه وعبيد الله
بن ادريس ونعيم بن ميسرة قوله عباد الرحمن قرا ابى
بن كعب بضم العين وتشديد الموحدة والحسن بضمتين
بغير الف وابو المتوكل وابو نهيك وابو الجوزا بفتح ثم
كسر ثم تحتانية ساكنة قوله يمشون قرا على ومعاذ
القارى وابو عبد الرحمن السلمى وابو المتوكل و
ابو نهيك وابن السميقع بالتشديد مبنيا للفاعل وعاصم
الجحدرى وعيسى بن عمر مبنيا للمفعول قوله سجدا قرا
ابراهيم النخعى سجودا قوله ومقاما قرا ابو زيد بفتح الميم قوله
ولم يقتروا قرا ابن عامر والمدنيون وهى رواية ابى
عبد الرحمن السلمى عن على وعن الحسن وابى رجا ونعيم
بن ميسرة والفضل والازرق والجعفى وهى رواية
عن ابى بكر بضم اوله من الرباعى وانكرا ابو حاتم
وقرا الكوفيون الا من تقدم منهم وابو عمرو وفى
رواية بفتح اوله وضم التاء وقرا عاصم الجحدرى و
ابو حيوة وعيسى بن عمرو وهى رواية عن ابى عمرو ايضا
بضم اوله وفتح القاف وتشديد التاء والباقون بفتح
اوله وكسر التاء قوله قواما قرا حسان بن عبد الرحمن

صاحب عائشة بكسر القاف وابو حصين وعيسى وعمر
بتشديد الواو مع فتح القاف قوله يلق اثاما قرأ
ابن مسعود وابو رجا يلقى باشباع القاف وقرأ
عمر بن ذر بضم اوله وفتح اللام وتشديد القاف
بغير اشباع قوله يضاعف قرأ ابو بكر عن عاصم
برفع الفاء وقرأ ابن كثير وابن عامر وابو جعفر وشيبة
ويعقوب يضعف بالتشديد وقرأ طلحة بن سليمان
بالنون والعذاب بالنصب قوله يخلد قرأ ابن عامر و
الاعمش وابو بكر عن عاصم بالرفع وقرأ ابو حيوة بضم
اوله وفتح الخاء وتشديد اللام وروبت عن الجعفي
وروبت عن ابي عدى لكن بتخفيف اللام وقرأ طلحة
بن مصرف ومعاذ القارى وابو المتوكل وابو نهيك
وعاصم الجحدرى بالمثناة مع الجزم على الخطاب
قوله فيه مهانا قرأ ابن كثير باشباع الهاء في فيه
حيث وقع وتابعه حفص عن عاصم هنا فقط قوله وذريتنا
قرأ ابو عمرو والكوفيون سوى عن عاصم بالافراد والباقون
بالجمع قوله قرة اعين قرأ ابو الدردا وابن مسعود و
ابو هريرة وابو المتوكل وابو نهيك وحميد بن

قيس وعمرو بن ذر قرأت بصيغة الجمع قوله يجزون الغرفة
قرأ ابن مسعود يجزون الجنة قوله ويلقون فيها قرأ
الكوفيون سوى حفص وابن معدان بفتح اوله و
سكون اللام وكذا قرأ الطبري عن المفضل قوله فقد
كذبتم قرأ ابن مسعود وابن عباس وابن الزبير فقد
كذب الكافرون قوله فسوف يكون قرأ ابو السماك
وابو المتوكل وعيسى بن عمرو وابان بن تغلب بالمثناة
الفوقانية قوله لزاما قرأ ابو السماك بفتح اللام
اسنده ابو حاتم السجستاني عن ابي زيد عنه ونقلها
الهذلي عن ابان بن تغلب قال ابو عمر بن عبد البر
بعد ان اورد بعض ما اوردته هذا ما في سورة
الفرقان من الحروف التي بايدى اهل العلم
بالقران والله اعلم بما انكر منها عمر على هشام وما
قرأ به عمر فقد يمكن ان يكون هناك حروف اخرى لم تصل
الي وليس كل من قرأ بشيء نقل ذلك عنه ولكن
ان فات من ذلك شيء فهو النذر اليسير كذا قال
والذي ذكرناه يزيد على ما ذكره مثله او اكثر
ولكنا لا نتقلد عهدة ذلك ومع ذلك فنقول يحتمل

ان هنا اشياء لم نطلع عليها على نى تركت اشياء
مما يتعلق بصيغة الاداء من الهمزة والمد والروم
والاشمام ونحو ذلك ثم بعد كتابى هذا واسماعه
وقفت على الكتاب الكبير المسمى بالجامع الاكبر
والبحر الازخر تاليف شيخ شيوخنا ابى القاسم
عيسى بن عبد العزيز اللخمى ذكر انه جمع فيه سبعة
الاف رواية من طريق غير ما لا يليق وهو ثلثين
مجلدة فالتقطت منه ما لم يتقدم ذكره من الاختلاف
تقارب ما كنت ذكرته اولا وقد اوردته على ترتيب
السورة قوله ليكون للعالمين نذيرا قرأ اديم
السدوسى بالمثناة من فوق قوله واتخذوا من دونه
الهة قرأ سعيد بن يوسف بكسر الهمزة وفتح اللام
بعدها الف قوله يمشى قرأ العلا بن سيابه وموسى
بن اسحاق بضم اوله وسكون الميم والسين المهملة
المكسورة قالوا هو تصحيف قوله ان تتبعون قرأ ابو نعيم
بتحتانية اوله وكذا محمد بن جعفر بفتح المثناة الاولى
وسكون الثانية قوله فلا يستطيعون قرأ زهير بن احمد
بمثناة من فوق قوله جنة ياكل منها قرأ سالم بن عمرو جنات

بصيغة الجمع قوله مكانا ضيقا مقرنين قرأ عبد الله بن سلام
مقرنين بالتخفيف وقرأ سهيل مقرنون بالتخفيف مع
الواو قوله ام جنة الخلد قرأ ابو هشام ام جنات
بصيغة الجمع قوله عبادى هؤلاء قرأها الوليد بن
مسلم بتحريك الياء قوله نسوا الذكر قرأ ابو مالك بضم
النون وتشديد السين قوله فما يستطيعون صرفا قرأ
ابن مسعود فما يستطيعون لكم وابى بن كعب فما
يستطيعون لك حكى ذلك احمد بن يحيى بن مالك
عن عبد الوهاب عن هارون الاعور وروى عن
ابى الاصبهانى عن ابى بكر بن عياش وعن يوسف
بن سعيد عن خلف بن تميم عن زائدة كلاهما عن
الاعمش بزيادة لكم قوله ومن يظلم منكم قرأ
يحيى بن واضح ومن يكذب بدل يظلم ووزنها
وقرأ ايضا هرون الاعور يكذب بالتشديد قوله
عذابا كبيرا قرأ شعيب عن ابى حمزة بالمثلثة
بدل الموحدة قوله لولا انزل قرأ جعفر بن محمد
بفتح الهمزة والزاء ونصب الملائكة قوله عتوا كبيرا
قرأ عتيا بالتحتانية بدل الواو وقرأ ابو اسحاق الكوفى

كثيرا با المثلثة بدل الموحدة قوله يوم يرون الملائكة
قرأ عبد الرحمن بن عبد الله ترون بالمثناة من فوق
قوله يقولون قرأ هشام عن يونس وتقولون
بالمثناة من فوق ايضا قوله قدمنا قرأ سعيد بن
اسمعيل بفتح الدال قوله الى ما عملوا من عمل قرأ
الوكيعي من عمل صالح بزيادة صالح قوله هباء قرأ محارب
بضم الهاء مع المد وقرأ بصير بن يوسف بالضم
والقصر والتنوين وقرأ ابن دينار كذلك لكن
بفتح الهاء قوله مستقرا قرأ طلحة بن موسى بكسر
القاف قوله ويوم يشقق قرأ ابو ضمام ويوم بالرفع
والتنوين وابو حيوة بالرفع بلا تنوين وقرأ عصمة عن
الاعمش يوم يرون السماء يشقق بحذف الواو
وزيادة يرون قوله الملك يومئذ قرأ سليمان
بن ابراهيم الملك بفتح الميم وكسر اللام قوله الحق
قرأ جعفر بن يزيد بنصب الحق قوله ياليتني
اتخذت قرأ عاصم بن بصير تخذت قوله وقالوا
لولا انزل عليه القران قرأ المعلى عن الجحدري
بفتح النون والزاء مخففا وقرأ زيد بن على

وعبد الله بن خليد كذلك لكن مثقلا قوله وقوم
نوح قرأها الحسن بن محمد بن ابي سعيد عن ابيه بالرفع
قوله وجعلنا هم للناس ايتر قرأها هذا الرامهرمزي
آيات بالجمع قوله ولقد اتوا على القرية قرأ سودة
بن ابراهيم القريات بالجمع وقرأ بهرام القرية
بالتصغير مثقلا قوله افلم يكونوا يروها قرأ حمزة
عن شعبة بالمثناة من فوق قوله ام يحسب
قرأ ابو حمزة بن حمزة بضم التحتانية وفتح السين
المهملة قوله سباتا قرأ يوسف بن احمد بكسر
المهملة اوله وقال معناه الراحة قوله وجهادا
كبيرا قرأ محمد بن الحنفية بالمثلثة قوله مرج البحرين
قرأ ابن عرفة مرّج بتشديد الراء قوله هذا عذب
فرات قرأ الحسن بن محمد بن ابي سعيد عن ابيه
بكسر الذال المعجمة قوله فجعله نسبا قرأ الحجاج بن
يوسف سببا بمهملة ثم موحدتين قوله انسجد
قرأ ابو نوفل بالتاء المثناة من فوق قوله وهو الذي
جعل الليل والنهار خلفة قرأ الحسن بن محمد بن
ابي سعيد عن ابيه خلفه بفتح الخاء وبالهاء ضمير

يحوها الى الليل قوله على الارض هونا قراء ابن السميفع
بضم الهاء قوله قالوا سلاما قرء حمزة بن عروة سلما
بكسر السين وسكون اللام قوله بين ذلك قراء جعفر
بن الياس بضم النون وقال هو اسم كان قوله لا يدعون
قراء جعفر بن محمد بتشديد قوله لا يقتلون قراء ابن
جامع بضم اوله وفتح القاف وتشديد التاء المكسورة
وقراء ها ساعاه كذلك لكن بالف قبل المثناة قوله
اثاما قراء عبد الله بن صالح العجلي عن حمزة
اثما بكسر اوله وسكون ثانيه بغير الف قبل الميم
وروى عن ابن مسعود بصيغة الجمع آثاما قوله
يبدل الله قراء عبد الحميد عن ابي بكر وابن ابي عليه وابان
وابن جماله عن عاصم وابو عماره والبرجمي عن الاعشى
بسكون الموحدة قوله لا يشهدون الزور قراء ابو
المطهر بالنون بدل الفاء قوله ذكروا بايات ربهم قراء
تميم بن ابا بفتح الذال والكاف قوله بايات ربهم قراء
سليمان بن يزيد بالافراد قوله قرة اعين قراء معروف
بن حكيم قرة عين بالافراد وكذا ابو صالح من رواية
الكلبي عنه لكنه قال قرات اعين قوله واجعلنا

للمتقين اماما قراء جعفر بن محمد واجعل لنا من المتقين اماما قوله ويجزون قراء ابی فی رواية يجازون قوله الغرفة قراء ابو حامد الغرفات قوله تحية قراء ابن عمر تحيات بالجمع قوله سلاما قراء الحارث سلما فی الموضعين قوله مستقرا ومقاما قراء عمير بن عمران ومقاما بفتح الميم قوله فقد كذبتم قراء عبد ربه بن سعيد بتخفيف الذال فهذه ستة وخمسون موضعا ليس فيها من المشهور شی فلنضف الی ما ذكرته اولا فيكون جملتها نحوا من مائة وثلثين موضعا والله سبحانه وتعالی اعلم اور حال ان اختلافات كا نقشہ ذيل سے بخوبی واضح ہوگا

نمبر	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۱	تبارك الذی نزل الفرقان	تبارك الذی انزل الفرقان	قراء ابو الجوزا وابو السوار

کسنے پڑھا	دوسرے طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	عدد شمار
قراء عبد الله بن الزبیر وعاصم الجحدری	علی عبادہ	علی عبدہ	۲
قراء معاذ ابو حلیمه وابو نهیك	علی عبیدہ	ایضاً	۳
قراء طلحة بن مصرف ورويت عن ابراهيم النخعي بضم المثناة الاولى وكسر الثانية مبنيا للمفعول واذا ابتداء ضم اوله	قالوا اساطير الا ولين اكتتبها	قالوا اساطير الاولين اكتتبها	۴
قراء عاصم الجحدری وابو المتوكل ويحيى بن يعمر بضم النون	ملك فيكونُ	ملك فيكونَ	۵
قراء الاعمش وابو حصين يكون بالتحتانيه	او يكون له جنة	او تكون له جنة	۶

تعداد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح جس طرح اختلاف اسکے تو پڑھا گیا	کس نے پڑھا
۷	یاکل منها	ناکل	قراء الکوفیون سوی عاصم ناکل بالنون ونقله فی الکامل عن القسم وابن سعد وابن مقسم
۸	ویجعل لك	ویجعلُ لك	قراء ابن کثیر وابن عامر وحمید ومن تابعهم ابوبکر وشیبان عن عاصم وکذا محبوب عن ابی عمرو وورش یجعل برفع اللام الباقون بالجزم عطفا علی محل جعل وقیل لادغامها وهذا یجری علی طریقة ابی عمرو بن العلاء وقراء بنصب اللام عمرو بن ذر عن ابی عبلة

عدد شمار	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			وطلحة بن سليمان وعبد الله بن موسى وذكرها الفراء جائز على اضمار ان ولم نقلها وضعفها ابن جنى
۹	مكاناً ضيّقاً	مكانا ضيقا	قراء ابن كثير و الاعمش وعلى بن نصر ومسلمة بن محارب بالتخفيف ونقلها عقبة بن يسار عن ابى عمرو ايضا
۱۰	مقرّنين	مقرنون	قراء عاصم الجحدرى ومحمد بن السميفع
۱۱	ثبوراً	ثبور	قراء المذكورون بفتح المثلثة

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۱۲	یوم نحشرهم	یوم یحشرهم	قراء ابن کثیر وحفص عن عاصم وابو جعفر ویعقوب والاعرج وکذا الحسن وقتادة والاعمش علی اختلاف عنهم بالتحتانیة وقراء الاعرج بکسر الشین قال ابن جنی وهی قویة فی القیاس متروکة الاستعمال
۱۳	ومایعبدون من دون الله	وما یعبدون من دوننا	قراء ابن مسعود وابو نهیك وعمرو بن در

عدد شمار	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑہا گیا	کسنے پڑھا
۱۴	فیقول	فنقول	قراء ابن عامر وطلحة بن مصرف وسلام وابن حسان وطلحة بن سليمان وعيسى بن عمر وكذا الحسن وقتادہ عنهما وروبت عن عبد الوارث عن ابی عمرو بالنون
۱۵	ماكان يَنبَغِي	ماكان يُنبَغى	قراء ابو عيسى الاسوارى وعاصم الجحدرى بضم اوله وفتح الغين
۱۶	ان نَتَّخِذَ	ان نُتَّخَذ	قراء ابو الدرداء وزيد بن ثابت والباقر واخوه زيد وجعفر

عدد شمار	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			الصادق ونصر بن علقمہ ومکحول وشیبۃ وحفص بن حمید وابو جعفر القاری وابو حاتم السجستانی والزعفرانی وروی عن مجاہد وابو رجا والحسن بضم اولہ وفتح الخاء علی البناء للمفعول وانکرہا ابو عبید وزعم القراءات اباجعفر تفرد بہا
۱۷	فقد کذّبوکم	فقد کذبوکم	حکی القرطبی انما قراءت بالتخفیف
۱۸	بما تقولون	بما یقولون	قراءۃ ابن مسعود ومجاہد وسعید بن

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			جبیر والاعمش وحمید بن قیس وابن جریج وعمرو بن دینار وابو حیوة وروبت عن قنبل بالتحتانیة
۱۹	فما یستطیعون	فما تستطیعون	قراء حفص فی الاکثر عنه عن عاصم بالفوقانیة وکذا الاعمش وطلحة بن مصرف وابو حیوة
۲۰	ومن یظلم منکم نذقه	یذقه	قراء یذقه بالتحتانیة
۲۱	الا اِثم	الا اَثم	قراء اثم بفتح الهمزة والاصل لاثم فحذفت اللام نقل هذا

کسنے پڑھا	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	عدد شمار
والذی قبلہ من اعراب السیمین			
قراء علی وابن مسعود وابنہ عبد الرحمن وابو عبد الرحمن السلمی بفتح المیم و تشدید الشین مبنیا للفاعل والمفعول	ومیشون	و یمشون	۲۲
قراء الحسن والضحاک وقتادة وابو رجاء والاعمش حجرا بضم اوله وهی لغة وحکی ابو البقاء الفتح عن بعض المؤیین ولم ار من نقلها قراءة	حجرا محجورا	حجرا محجورا	۲۳
قراء الکوفیون	یوم تشقق السماء	یوم تشقق السماء	۲۴

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھے گئے	کسنے پڑھا
			وابو عمرو والحسن فی المشهور عنهما وعمرو بن میمون ونعیم بن میسرة بالتخفیف وقراء الباقون بالتشدید ووافقهم عبد الوارث ومعاذ عن ابی عمرو وكذا محبوب وكذا الحمصی من الشاطبین فی نقل الهذلی
۳۵	وَنُزِّلَ الملائكة	نزلَ الملائكة	قراء الاكثر بضم النون وتشديد الزاء وفتح اللام والملائكة بالرفع وقراء خارجة بن مصعب عن ابی عمرو ورويت عن معاذ ابی حليمة

عدد و شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
	ایضاً	نَزَلَ الملائکة	بتخفیف الزاء وضم اللام والاصل ننزل فحذفت تخفیفا و قراء ابو رجاء ویحیی بن معمر وعمر بن ذر وروبیت عن ابن مسعود ونقلها ابن مقسم عن المکی واختارها الهذلی
	ایضاً	نَزَّلَ الملائکةَ	بفتح النون وتشدید الزّاء وفتح اللام علی البناء للفاعل والملائکه بالنصب قراء جناح بن حبیش والجعفی عن ابی عمرو بالتخفیف و الملائکة بالرفع

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			على البناء للفاعل و رويت عن الخفاف على البناء للمفعول ايضاً وقرأ ابن كثير في المشهور عنه وبنصب عن ابي عمرو
۲۶	ونزل الملائكة	وننزل الملائكة	بنون الثانية خفيفة والملائكة بالنصب وقرأ بالتشديد عن ابن كثير ايضاً
۲۷	ايضاً	تنزل الملائكة	وقرأ هارون عن ابي عمرو بمثناة اوله وفتح النون وكسر الزاء الثقيلة الملائكة بالرفع اعني ينزل ما امرت

عدد شمار	جو لفظ قران میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
	ایضاً	تنزّل الملائکة	یہ وروی عن ابی بن کعب مثلہ لکن بفتح الزاء وقرا ابو السماک وابو الاشہب کالمشہور
	ایضاً	نُزِّلت	عن ابن کثیر لکن بالف اوله وعن ابی بن کعب نزلت بفتح وتخفیف وزیادة مثناة فی اخرہ وعنه مثله
	ایضاً	تنزّلتْ	لکن بضم اوله مشدد وعنه تنزّلت بمثناتین فی اوله واخرہ بوزن تفعلت
۲۸	یلیتنی اتخذت	یا لیتنی اتخذت	قراء ابو عمرو بفتح الیاء الاخیر من لیتنی
۲۹	یا ویلتنا	یا ویلتِنا	قراء الحسن

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسرے طرح پڑھا گیا بطرح خلاف رسم	کس نے پڑھا
			بکسر المثناة بالاضافة ومنهم من امال
۳۰	ان قومی اتخذوا	ان قوما اتخذوا	قراء ابو عمرو وروح واهل مكة الا رواية ابن مجاهد من قنبل بفتح الياء من قومی
۳۱	لنثبت	ليثبت	قراء ابن مسعود بالتحتانية بدل النون وكذا روی عن حميد بن قيس وابی حصين وابی عمران الجونی
۳۲	فدمرناهم	فدمرانّهم	قراء علی وسلمة بن محارب فدمرانهم بكسر الميم وفتح الراء وكسر النون الثقيلة بينهما المثنية

نمبر شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۳۳	فدمرناهم	فدمراهم	وعن علی بغیر نون والخطاب لموسی وهارون
۳۴	عادا وثمودا	عادا وثمود	قراء حمزة ویعقوب وحفص وثمود بغیر صرف
۳۵	اُمطرت	مُطِرت	قراء معاذ ابو حلیمة وزید بن علی وابو نهیك مطرت بضم اوله وکسر الطاء مبنیا للمفعول
	ایضاً	مطروا	وقراء ابن مسعود مطروا
	ایضاً	مطرناهم	وعنه مطرناهم
۳۶	مطر السَّوءِ	مطر السُّوءِ مطر السُّو	قراء ابو السمال و ابو العالیة وعاصم الجحدری بضم السین

نمبر آیت	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنی پڑھا
	ایضاً	مطر السَّوء	وابو السماک ایضاً مثله بغیر ہمزہ وقراء علی وحفیدہ زین العابدین و جعفر بن محمد بن زین العابدین بفتح السین وتشدید الواو وبغیر ہمزہ وکذا قراء الضحاک لکن بالتخفیف
۳۶	هُزُواً	هُزْوا	قراء حمزة واسمعیل بن جعفر والمفضل باسکان الزاء وحفص بالضم بغیر ہمزہ
۳۷	اهذا الذی بعث الله	اختارہ الله من بیننا	قراء ابن مسعود وابی بن کعب اختارہ الله من بیننا
۳۸	عن آلهتنا	عن عبادة آلهتنا	قراء ابن مسعود وابی عن عبادة آلهتنا
	ارایت من اتخذ الٰهه	ارایت من اتخذ الٰهة	قراء ابن مسعود بمد الهمزة وکسر اللام

کسنے پڑھا	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	نمبر
والتنوین بصیغة الجمع			
وقرء الاعرج بکسر اوله	ارایت من اتخذ آلهة	ایضاً	
وفتح اللام بعدها الف وهاء تانیث وهو اسم للشمس وعنه بضم اوله	ارایت من اتخذ الاهة	ایضاً	
قراء الشامی بفتح السین	ام تحسب	ام تحسب	۳۹
قراء ابن مسعود	او یبصرون	او یعقلون	۴۰
قراء ابن مسعود جعل	هو الذی جعل	وهو الذی ارسل	۴۱
قراء ابن کثیر وابن محیصن والحسن الریح	الریح	الریاح	۴۲
قراء ابن عامر وقتادة وابو رجاء وعمر بن میمون بسکون الشین وتابعهم هارون الاعور وخارجة بن مصعب کلاهما عن ابی عمرو وقراء	نشرا	بشرا	۴۳

نمبر شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
	ایضاً	نشراً	الکوفیون سوی عاصم وطایفہ بفتح اولہم السکون وکذا قراء الحسن وجعفر بن محمد وابو العلا بن سیابہ وقراء عاصم بموحدہ بدل النون وتابعہ عیسی الہمدانی وابان بن تغلب و قراء ابو عبد الرحمن السلمی فی روایۃ
	ایضاً	بشری	وابن السمیقع بضم الموحدہ مقصورا بوزن حبلی
۴۴	لنحیی بہ	لنشر بہ	قراء ابن مسعود
۴۵	میتاً	میّتاً	قراء ابو جعفر بالتشدید
۴۶	نسقیہ	نَسقیہ	قراء ابو عمرو وابو حیوۃ

نمبر	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			وابن ابی عبلة بفتح النون وهی روایة عن ابی عاصم وابی عمرو الاعمش
۴۷	وانا سیّ	وَاَنَا سِیَ	قراء یحیی بن الحرث بتخفیف اخره وهی روایة عن الکسائی وعن ابی بکر بن عیاش وعن ابی قتیبة المثال وذکرها القراء جوازا لا نقلا
۴۸	ولقد صرّفناه	ولقد صرفناه	قراء عکرمة بتخفیف الراء
۴۹	لیذّکّروا	لیذکروا	قراء الکوفیون سوی عاصم بسکون الذال مخففا
۵۰	هذا ملحٌ	هذا مَلِحٌ	قراء ابو حصین وابو الجوزاء وابو المتوکل وابو حیوة

نمبر شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسرے طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			وعمر بن ذر فثقلها الهدي عن طلحة بن مصرف وبراويت عن الكساى وقتيبة المثال بفتح الميم وكسر اللام واستنكرها ابوحاتم السجستاني وقال ابن جني يجوز ان يكون اراد مالح بحذف الالف تخفيفا قال مع ان مالح ليست فصيحة
۵۱	وحجرا	وحجرا	بلمبر ۳۲ بیان اسکا گذرا
۵۲	الرحمن فاسال به	الرحمنِ فاسال به	قراء زيد ابن علي بجر النون لعتا للحي
۵۳	فاسال به	فسل به	قراء المكيون والكسائي

[illegible]	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			وخلف وابان بن یزید واسمعیل بن جعفر وروایت عن ابی عمرو وعن نافع فسریه بغیر همز
۵۴	لما تأمرنا	لما یأمرنا	قراء الکوفیون یأمرنا لکن اختلف عن حفص
	ایضاً	لما تأمرنا به	قراء ابن مسعود لما تأمرنا به
۵۵	سراجا	سُرُجًا	قراء الکوفیون سوی عاصم سرجا بضمتین لکن یسکن الراء الاعمش ویحیی بن وثاب وابان بن تغلب والرازی
۵۶	قمراً	قُمْرا	قراء الاعمش

عدد شمار	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسرے طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			والبوحصين والحسن
	ایضاً	قُمْرًا	وروبت عن عاصم بضم القاف وسكون الميم وعن الاعمش بفتح اوله
۵۷	ان يَذَّكَّرَ	ان يَذْكُرَ	قراء حمزة بالتخفيف
۵۸	ایضاً	ان يَتَذَكَّرَ	وابی بن کعب وروایت عن علی وابن مسعود وقراءها ايضاً ابراهيم النخعي ويحيى بن وثاب والاعمش وطلحة بن مصرف وعيسى الهمداني والباقر وابوه وعبد الله بن ادريس ونعيم بن ميسرة

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۵۹	عِبَادُ الرحمن	عُبَّادُ الرَّحمن	قراء ابی بن کعب بضم العین وتشدید الموحدۃ
۶۰	ایضاً	عُبُدُ الرحمن	والحسن بضمتین بغیر الف والمتوکل و ابو نہیک وابو
	ایضاً	عَبِیْدُ الرَّحمٰن	الجوزا بفتح ثم کسر ثم تحتانیۃ ساکنۃ
۶۱	یمشون	یُمَشُّوْنَ	قراء علی ومعاذ القاری وابو عبد الرحمن السلمی وابو المتوکل وابو
	ایضاً	یَمَشُّون	نہیک وابن السمیقع بالتشدید مبنیا للفاعل وعاصم

نمبر	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑہا گیا	کسنے پڑھا
			الجحدری وعیسی بن عمر مبنیا للمفعول
۶۲	سجدا	سجودا	قراء ابراهیم النخعی
۶۳	ومقاما	مَقاما	قراء ابو زید بفتح المیم
۶۴	ولم يُقتِرُوا	ولم يُقتِروا	قراء ابن عامر والمدنيون وهي رواية ابی عبد الرحمن السلمی عن علی وعن الحسن و ابی رجا ونعیم بن میسرة والمفضل والازرق والجعفی وهی روایة عن ابی بکر بضم اوله من الرباعی وانکر ابو حاتم وقراء الکوفیون الامن تقدم منهم و
۶۵	ولم تقتروا	ولم تُقتّروا	ابو عمرو فی روایة

نمبر آیت	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اسکے پڑھا گیا	جسنے پڑھا
			بفتح اوله وضم التاء و قراء عاصم الجحدري وابوحيوة وعيسى ابن عمر وهي رواية عن ابي عمرو وايضاً بضم اوله وفتح القاف وتشديد التاء
	ايضاً	وام يقتروا	والباقون بفتح اوله وكسر التاء
۶۶	قواما	قِواما	قرا حسان بن عبد الرحمن صاحب عائشة بكسر القاف
۶۷	ايضاً	قوّاما	ابو حصين وعيسى و عمر تشديد الواو مع فتح القاف
۶۸	يلق اثاما	يلقى	قراء ابن مسعود وابو رجاء يلقى باشباع القاف
۶۹	[illegible]	[illegible]	وقراء عمر بن ذر بضم

نمبر شمار	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			اوله وفتح اللام وتشدید القاف بغیر اشباع
۷۰	یضاعفْ	یضاعفُ	قراء ابوبکر بن عاصم برفع الفاء
۷۱	ایضاً	یضعّف	وقراء ابن کثیر وابن عامر وابوجعفر وشیبه ویعقوب یضعف با تشدید
۷۲	یضاعف	نضاعف العذاب	قراء طلحه بن سلیمان بالنون العذاب بالنصب
۷۳	یخلدْ	یخلدُ	قراء ابن عامر والاعمش وابوبکر عن عاصم بالرفع
	ایضاً	یُخلِد	وقراء ابو حیوة بضم اوله وفتح الخاء و
	ایضاً	یُخلّدُ	تشدید اللام وروایت عن الجعفی وروایت عن ابی عدی لکن

نمبر	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			بتخفيف اللام وقراء طلحة بن مصرف ومعاذ القاري وابو المتوكل
	ایضاً	تَخْلُدْ	وابو نهيك وعاصم الجحدري بالمثناة صح الجزم على الخطاب
۷۴	فِيهِ مُهَانًا	فِيهِۦ مُهَانًا	قراء ابن كثير باشباع الهاء في فيه حيث وقع وتابعه حفص عن عاصم في هذا فقط
۷۵	وَذُرِّيّٰتِنَا	وَذُرِّيَّتِنَا	قراء ابو عمرو والكوفيون سوی عن عاصم بالافراد والباقون بالجمع
۷۶	قُرَّةَ اَعْيُنٍ	قُرَّاتِ اَعْيُنٍ	قراء ابو الدرداء وابن مسعود وابو هريرة وابو المتوكل

کسنے پڑھا	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	نمبر
وابو نہیک وحمید بن قیس وعمر بن حجر قراءت بصیغۃ الجمع			
قراء ابن مسعود	یجزون الجنۃ	یجزون الغرفۃ	۷۷
قراء الکوفیون سوی حفص وابن معدان بفتح اولہ وسکون اللام وکذا قراء الہمزے عن المفضل	یلقون فیہا	یلقون فیہا	۷۸
قراء ابن مسعود و ابن عباس وابن الزبیر	فقد کذب الکافرون	فقد کذبتم	۷۹
قراء ابو السماک و ابو المتوکل وعیسی بن عمر وابان بن تغلب بالمثناۃ الفوقانیۃ	فسوف تکون	فسوف یکون	۸۰

نمبر	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑہا گیا	کسنے پڑہا
۸۱	لِزَامًا	لَزَامًا	قراء ابو السماک بفتح اللام اسنده ابو حاتم السجستانی عن ابی زید عنه و نقلها الهذلی عن ابان بن تغلب
۸۲	لیکون للعالمین نذیرا	لتکون للعالمین نذیرا	قراء ادیم السدوسی بالمثناة من فوق
۸۳	واتخذ من دونه الهةً	واتخذ من دونه اِلٰهةً	قراء سعید بن یوسف بکسر الهمزه وفتح اللام بعدها الف
۸۴	یمشی	یُمشی	قرء العلا بن سیابه وموسی بن اسحاق بضم اوله وسکون المیم والسین المهملة المکسورة وقالو هو تصحیف

نمبر	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۸۵	ان تتبعون	ان یتبعون	قراء ابونعیم تتجتانیہ اوله وکذا محمد بن جعفر بفتح المثناة الاولی وسکون الثانیة
۸۶	فلا یستطیعون	فلا تستطیعون	قراء زبیر بن احمد بمثناة من فوق
۸۷	جَنَّةٌ یأکُلُ منها	جنّاتٍ یأکل منها	قراء سالم بن عمر جنات بصیغة الجمع
۸۸	مکانا ضیقاً مُقَرَّنِینَ	مُقرَنِین	قراء عبد الله بن سلام مقرنین بالتخفیف
۸۹	مکانا ضیقا مقرنین	مُقرِنُون	قراء سہیل مقرنون بالتخفیف مع الواو
۹۰	ام جنة الخلد	ام جنات	قراء ابو ھشام ام جنات بصیغة الجمع

عدد نمبر	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۹۱	عبادِی هولاء	عِبادِیَ هولاء	قراءها الولید بن مسلم بتحریک الیاء
۹۲	نسُوا الذکر	نُسّوا الذکر	قراء ابو مالک بضم النون وتشدید السین
۹۳	فما استطاعوا	فما تستطیعون لکم	قراء ابن مسعود فما تستطیعون لکم
۹۴	ایضاً	فما یستطیعون لک	قراء ابی بن کعب فما تستطیعون لک حکی ذلک احمد بن یحیی بن مالک عن عبد الوهاب عن هارون الا عور و روی عن ابی الاصحابی عن ابی بکر بن عیاش وعن یوسف بن سعید

نمبر	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			عن خلف بن ہشیم عن زایدۃ کلاھما عن الاعمش بزیادۃ لکم
۹۵	ومن یظلم منکم	ومن یکذب	قراء یحیی بن واضح ومن یکذب بدل یظلم وفیہما
۹۶	ایضا	ومن یکذّب	وقراء ایضا ھرون الاعور یکذّب بالتشدید
۹۷	عذابا کبیرا	عذابا کثیرا	قراء شعیب عن ابی حمزۃ بالمثلثۃ بدل الموحدۃ
۹۸	لولا انزل الملائکۃ	لولا انزل الملائکۃ	قراء جعفر بن محمد بفتح الھمزۃ والزاء ونصب الملائکۃ

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	وہ جس طرح برخلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۹۹	عتوا كبيرا	عتيا كبيرا	قراء عتيا بالتحتانية بدل الواو
۱۰۰	كبيرا	كثيرا	قرأ ابو اسحاق الكوفي كثيرا بالمثلثة بدل الموحدة
۱۰۱	يوم يرون الملائكة	ترون الملائكة	قرأ عبد الرحمن بن عبد الله ترون بالمثناة من فوق
۱۰۲	يقولون	تقولون	قرأ هشام عن يونس تقولون بالمثناة من فوق ايضا
۱۰۳	قدمنا	قدمنا	قرأ سعيد بن جبير بفتح الدال
۱۰۴	الى ما عملوا من عمل	من عمل صالحا	قرأ ابو كبشي من عمل صالحا بزيادة صالح
۱۰۵	هباءً	هباءٍ	قرأ محارب بضم

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کس نے پڑھا
			الهاء مع المد
۱۰۶	ایضاً	هِيَّ	وقراء بصیر بن یوسف بالضم والقصر و التنوین
۱۰۷	ایضاً	هِيَ	وقراء ابن دینار کذالک لکن بفتح الها
۱۰۸	مُسْتَقَرًّا	مُسْتَقِرًّا	قراء طلحه بن موسی بکسر القاف
۱۰۹	ویوم تشقق	ویومٌ تشقق	قراء ابو همام ویوم بالرفع والتنوین
	ایضاً	ویومُ تشقق	قراوا بوحیوة بالرفع بلا تنوین
۱۱۰	ایضاً	یوم ترون السماء تشقق	وقراء عصمة عن الاعمش ویوم ترون السماء تشقق بحذف الواو فزدنا ترون

نمبر	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوس کے پڑھا گیا	کس نے پڑھا
۱۱۱	اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذٍ	اَلْمَلِکَ یومئذ	قراء سلیمان بن ابراہیم الملک بفتح المیم وکسر اللام
۱۱۲	الحقُّ	اَلحقَّ	قراء جعفر بن زید ابنصب الحقَّ
۱۱۳	یالیتنی اتخذت	یالیتنی تخذت	قراء عاصم بن نصیر تخذت
۱۱۴	وقالوا لولا نُزِّلَ علیہ القران	نَزَلَ القران	قراء المعلی عن الجحدری بفتح النون والزاء مخففاً
۱۱۵	ایضاً	نَزَّلَ القران	وقراء زید بن علی و عبد اللہ بن خلید کذلک لکن مشدداً
۱۱۶	وَقَوْمَ نُوحٍ	وَقَوْمُ نُوحٍ	قراء الحسن بن محمد بن ابی سعید عن ابیہ بالرفع
۱۱۷	وجعلناهم للناس آیۃ	وجعلناهم للناس آیات	قراء مجاهد الزاهد مع [illegible] آیات بالجمع

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۱۱۸	ولقد اتوا على القرية	لقد اتوا على القريات	قراء سودة بن ابراهيم القريات بالجمع
۱۱۹	ايضاً	القُرَيَّة	وقراء بهرام القرية بالتصغير مثقلا
۱۲۰	افلم يكونوا يرونها	افلم تكونوا ترونها	قراء حمزة عن شعبة بالمثناة من فوق
۱۲۱	ام يحسب	ام يُحَسَّب	قراء ابو حيوة بن [illegible] بضم التحتانية وفتح السين المهملة
۱۲۲	سُبَاتاً	سِبَاتاً	قراء يوسف بن احمد بكسر المهملة اوله وقال معناه الراحة
۱۲۳	وجهاداً كبيراً	وجهاداً كثيراً	قراء محمد بن محمد الحنفية بالمثلثة
۱۲۴	مرج البحرين	مَرَجَ البحرين	قراء ابن عرفة مَرَجَ

نمبر	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			بالتشدید الرّاء
۱۲۵	هٰذا أعْذَبُ فرات	هُذا عَذِبٌ	قرأ الحسن بن محمد بن ابی سعید عن ابیه بکسر الذال معجمه
۱۲۶	فجعله نَسَباً	فجعله سبباً	قرأ الحجاج بن یوسف سبباً بمهملة ثم موحدتین
۱۲۷	أَنَسْجُدُ	اتسجد	قرأ ابو نوفل بالتاء المثناة من فوق
۱۲۸	وهو الذی جعل اللیل والنهار خِلْفَةً	وهو الذی جعل اللیل والنهار خلقهُ	قرأ الحسن بن محمد بن ابی سعید عن ابیه خلقه بفتح الخاء بالهاء ضمیر یعود الی اللیل
۱۲۹	علی الارض هَوناً	علی الارض هُوناً	قرأ ابن السمیقع بضم الهاء

کسنے پڑھا	دوسری طرح خلاف اسکے پڑھا گیا	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	عدد شمار
قراء حمزة بن عروة سلما بکسر السین وسکون اللام	قالوا سِلْمًا	قالوا سلامًا	۱۳۰
قراء جعفر بن الیاس بضم النون وقال هو اسم کان	بَیْنُ ذالك	بَیْنَ ذلك	۱۳۱
قراء جعفر بن محمد تشدیدا	لا یَدَّعون	لا یَدْعُوْنَ	۱۳۲
قراء ابن جامع بضم اوله و فتح القاف والتشدید التاء المکسورة وقراء ها سعاد کذالك لکن بالیاء قبل المثناة	لا یُقَتِّلُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ	لا یُقْتَلُوْنَ یُقَاتَلُوْنَ	۱۳۳
قراء عبد الله بن صالح العجلی عن حمزة اثما بکسر اوله وسکون الثانیة بغیر الا قبل المیم وراوی عن	اِثْمًا اَثَامًا	اَثَامًا ایضًا	۱۳۴

نمبر	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			عن ابن مسعود بصیغة الجمع اناما
۱۳۵	یُبَیِّنُ اللّٰہ	یُبْیِنُ اللہ	قراء حمید الحمید عن ابی بکر وابن ابی ثعلبہ وابان وابن مجالہ عن عاصم وابو عمارہ والبرجمی عن الاعشی بسکون الموحدہ
۱۳۶	لا یشہدون الزور	لا یشہدون النور	قراء ابو المظفر بالنون بدل الزاء
۱۳۷	ذُکِّروا بآیات ربہم	ذُکَروا بایات ربہم	قراء تمیم بن ایاد بفتح الذال والکاف
۱۳۸	ایضاً	بآیة ربہم	قراء سلیمان بن یزید بالافراد
۱۳۹	قرة اعین	قرة عین	قراء معروف بن حلیم قرة عین بالافراد

نمبر	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسرے طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
	ایضاً	قرأت اعین	وکذا ابو صالح من روایة الکلبی عنه لکنه قال قرات اعین
۱۴۰	واجعلنا للمتقین اماما	واجعل لنا من المتقین اماما	قراء جعفر بن محمد اجعل لنا من المتقین اماما
۱۴۱	ویجزون	ویجازون	قراء ابی فی روایة یجازون
۱۴۲	الغرفة	الغرفات	قراء ابو حامد الغرفات
۱۴۳	تحیّة	تحیّات	قراء ابن عمر تحیات بالجمع
۱۴۴	سلاما	سلما	قراء الحارث سلما فی موضعین
۱۴۵	مستقرا ومقاما	مستقرا ومقاما	قراء عمیر بن عمران ومقاما بفتح المیم
۱۴۶	فقد کذبتم	فقد کذّبتم	قراء عبد ربه بن سعید بتخفیف الذال

خامساً عدم تواتر اگرچہ ثبوت اسکا جیسا کہ چاہیئے پہلے ہو چکا ہے
مگر ایک روایت اور کہ موید اس مطلب کے ہے یہان بھی بیان
کیجاتی ہے شیخ عبدالحق شرح مشکوۃ مین لکھتے ہین قال ابن شہاب
فاخبرنی خارجة بن زید بن ثابت گفتہ ابن شہاب زہری پس
خبر داد مرا خارجہ کہ پسر زید بن ثابت است و از اعلام علمای تابعین و یکے
از فقہای سبعہ مدینہ مطہرہ است انہ سمع زید بن ثابت کہ وی
شنید زید بن ثابت را کہ پدر اوست قال کہ گفت زید بن ثابت فقدت
آیة من الاحزاب گم کردم آیتی را از سورہ احزاب حین نسخنا
المصحف در وقتیکہ نوشتیم ما مصحف را ظاہر آنست کہ این در وقت
انتساخ مصحف در زمان ابو بکر بود و معلوم میشود کہ آن نیز باتفاق صحابہ
بود اگرچہ متصدی نوشتن آن زید بن ثابت بود قد کنت اسمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بھا بتحقیق بودم منکہ میشنیدم
آنحضرت را کہ میخواند آن آیت را فالتمسناھا فوجدناھا مع خزیمة
بن ثابت الانصاری پس طلب کردیم ما آن آیت را پس یافتیم
آن را با خزیمہ انصاری صاحب شہادتین آن آیت اینست من
المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فالحقناھا فی
سورتھا فی المصحف پس لاحق گردانیدیم ما آن آیت را در سورہ
وی کہ سورہ احزاب است در مصحف و مثل این کلام در آیتہ سورہ توبہ

نیز گفتہ است چنان کہ گذشت و مقصود آن ست کہ نوشتہ نزد وی
یافتیم چنانکہ معلوم شد رواہ البخاری انتہی صاحبان انصاف تامل فرمائین
کہ جب زید نے وقت جمع قرآن کے ایک آیت گم کی اور بعد تلاش
ایک ہی شخص کے پاس پائی تو وہ آیت متواتر کسطرح ہو سکتی ہے
اور اگر کہا جاوے کہ لکھی ہوئی ایک کے پاس پائی گئی اور از راہ
حفظ کے مشہور متواتر تھے جیسا کہ صاحب موید القرآن نے کہا
ہے تو ضعف اوسکا بر ظاہر ہے اسلئے کہ اسصورت مین قول زید
کا کہ گم کیا مینے ایک آیت کو پس ڈہونڈہا ہمنے پس پایا ہمنے اوسکو
پاس خزیمہ کے محض لغو ٹھہریگا اسواسطے کہ آیت مشہور متواتر کا گم کرنا
اور تلاش کرنا کچھہ وجہہ نہین رکھتا علی الخصوص ایسے شخص کا کہ جسکو
خلفا نے منجملہ صحابہ انتخاب کر کے واسطے جمع قرآن کے تجویز کیا
ہو اور یہہ توجیہ کرنا کہ عند الجمع محفوظ متواتر پر اکتفا نہوتی تہی بلکہ مزید
احتیاط مکتوب کے بہی تلاش کیجاتی تہی محض مقتضاے احتیاط موجہ
کا ہے اصل روایت سے بجز اسکے کہ زید جامع القرآن نے ایک
آیت گم کی اور بعد تلاش خزیمہ کے پاس سے ملی کچھہ اور ثابت نہین ہوتا
قطع نظر اسکے تقدیم و تاخیر مخفی نہ ہے کہ ملاحظہ کتب معتبرہ اہل سنت
ظاہر ہے کہ ترتیب آیات و سور کی بالاتفاق توقیفی نہین یعنی منسوب طرف
پیغمبر خدا کے نہین بلکہ عند البعض صحابہ نے اپنی اجتہاد سے اونکو ترتیب دیا

اما تالیف آیات پس جیسا کہ سیوطی نے تحبیر فی علم التفسیر مین لکہا ہے
نعم یشکل علی ذلک ما اخرجہ ابوداود فی المصاحف باسنادہ
عن عبد الزبیر عن ابیہ ابی الحارث بن خزیمہ بہاتین الآیتین
عن آخر سورۃ براءۃ فقال اشہد ان سمعتہا عن رسول اللہ و
وعیتہا فقال عمر وانا اشہد لقد سمعتہا ثم قال لو کانت ثلث آیات
لجعلتہا سورۃ علیحدۃ فانظروا الی آخر سورۃ عن القرآن
فاحفظوہا فی آخرہا قال ابن حجر ظاہر ہذا انہم کانوا یولفون
آیات السور باجتہادھم انتہی اور یہ ظاہر کہ مجتہد جائز الخطا ہین
کیا بعید ہے کہ ان مجتہدون سے تقدیم آیات منسوخہ کے اور تاخیر مقدم
کی عمل مین آئی ہو اگر کہا جاسے کہ اختلاف ترتیب سور تو حسب اختلاف اجتہاد
صحابہ ثابت ہوتا ہے مگر اختلاف ترتیب آیات تو ظاہر نہین اس سے معلوم
ہوا کہ ترتیب آیات توقیفی یا اجماعی ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ تمام مصاحف
اصحاب عہد عثمان مین جلائی گئی اور وہ باہم مختلف تہی اور روایتی جو تمام تہی
اگر اختلاف ترتیب آیات بہی اونہین ہو تو نزدیک اہل سنت کے جائز
ہوگا بالجملہ جواز مین تقدیم و تاخیر آیات کی حسب مرویات اہلسنت کے شبہ
نہین اور وقوع محتمل ہے اما ترتیب سور پس روایات مشعرہ وقوع
تغیر سے ترتیب سور مین کتب معتبرہ اہلسنت مین وارد ہین چنانچہ
جناب علامہ دہلوی ترجمہ اثنا عشریہ مین نقل فرماتے ہین ہکذا عبارتہ

ازانجملہ در فتح الباری در اثنای حدیث شقیق سے فرماید فیہ دلالۃ علی ان
تالیف مصحف ابن مسعود علی غیر التالیف العثمانی وکان
اولہ الفاتحۃ ثم البقرۃ ثم النساء ثم آل عمران ولم یکن بترتیب
النزول اولہ اقراء ثم المدثر ثم نون والقلم ثم المزمل ثم
تبت ثم التکویر ثم سبح وھکذا الی الاخر المکی ثم المدنی
واللہ اعلم واما ترتیب المصحف علی ما ھو الآن فقال
القاضی ابوبکر الباقلانی یحتمل ان یکون النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ھو الذی امرہ بترتیبہ ھکذا ویحتمل ان
یکون من اجتھاد الصحابۃ الی اخرھا ذکر من
احتجاج الجانبین ثم قال ونقل صاحب الاقناع
ان البسملۃ لبراءۃ ثابتۃ فی مصحف ابن مسعود
نیز گفتہ وقد اخرجہ احمد من روایۃ محمد بن سلمۃ
عن عاصم بلفظ ان ابن مسعود کان لا یکتب المعوذتین
فی مصحفہ نیز گفتہ وقد اخرجہ عبد اللہ بن احمد
فی زیادات المسند والطبرانی وابن مردویہ من
طریق الاعمش عن ابی اسحاق عن عبد الرحمن
بن یزید النخعی قال کان عبد اللہ بن مسعود لا یکتب
المعوذتین فی مصاحفہ ویقول انما لیستا من

من کتاب الله درموضع دیگر فرموده وکان ابن مسعود
لما حضره مصحف عثمان الی الکوفة لم یوافق علی
الرجوع عن قراءته ولا علی اعدام مصحفه کما سیاتی
بیانه فی الباب الذی یلی هذا فکان تالیف
مصحفه مغایرا لتالیف مصحف عثمان وقال فی
موضع آخر وقد تقدم عن علی انه جمع القرآن علی
ترتیب النزول عقب موت النبی صلی الله علیه
وسلم وشیخ جلال الدین سیوطی در اتقان فرموده اما ترتیب
السور فهل هو توقیفی ایضا او باجتهاد من الصحابة
فیه خلاف فجمهور العلماء علی الثانی منهم مالک
والقاضی ابوبکر فی آخر قولیه قال ابن فارس جمع القرآن
علی ضربین احدهما تالیف السور کتقدیم السبع
الطوال وتعقیبها بالمئین فهذا هو الذی تولته
الصحابة والجمع الآخر وهو جمع الآیات فی السورة
فهو توقیفی تولاه النبی صلی الله علیه وسلم کما اخبر
جبرئیل عن امر ربه ومما استدل به لذلک اختلاف
مصاحف السلف فی ترتیب السور فمنهم من
رتبها علی النزول وهو مصحف علی کان اوله اقرأ

ثم المدثر ثم نون ثم المزمل ثم تبت ثم الكوثر ثم
التكوير وهكذا الى اخر المكى والمدنى وكان اول
مصحف ابن مسعود البقرة ثم النساء ثم آل عمران
على اختلاف شديد وكذا مصحف ابى وغيره
ايضًا فى الاتقان للشيخ السيوطى قال ابن اشتة
فى كتاب المصاحف انبأنا محمد بن يعقوب بنانا ابو
داؤد انبانا ابو جعفر الكوفى قال هذا تاليف مصحف
ابى الحمد ثم البقرة ثم النساء ثم آل عمران ثم الانعام
ثم الاعراف ثم المائدة ثم يونس ثم الانفال
ثم براءة ثم هود ثم مريم ثم الشعراء ثم الحج ثم يوسف
ثم الكهف ثم النحل ثم الاحزاب ثم بنى اسرائيل
ثم الزمر اولها حم ثم طه ثم الانبياء ثم النور
ثم المؤمنين ثم سبا ثم العنكبوت ثم المؤمن
ثم الرعد ثم القصص ثم النمل ثم الصافات
ثم ص ثم يس ثم الحجر ثم حمعسق ثم الروم
ثم الحديد ثم الفتح ثم القتال ثم الظهار ثم
تبارك الملك ثم السجدة ثم انا ارسلنا نوحا ثم
الاحقاف ثم الرحمن ثم الواقعة ثم الجن ثم النجم

ثم سأل سائل ثم المزمل ثم المدثر ثم اقترب ثم
حم الدخان ثم لقمان ثم حم الجاثية ثم الطور
ثم الذاريات ثم نون ثم الحاقه ثم الحشر ثم
الممتحنة ثم المرسلات ثم عم يتساءلون ثم لا اقسم
بيوم القيامة ثم اذا الشمس كورت ثم يا ايها النبي
اذا طلقتم النساء ثم النازعات ثم التغابن
ثم عبس ثم المطففين ثم اذا السماء انشقت
ثم والتين والزيتون ثم اقرء باسم ربك ثم
الحجرات ثم المنافقون ثم الجمعة ثم التحريم
ثم الفجر ثم لا اقسم بهذا البلد ثم والليل
ثم اذا السماء انفطرت ثم والشمس وضحها ثم
والسماء والطارق ثم سبح اسم ثم الغاشية
ثم الصف ثم سورة اهل الكتاب وهي لم يكن
ثم والضحى ثم الم نشرح ثم القارعة ثم التكاثر ثم والعصر
ثم سورة الخلع ثم سورة الحفد ثم ويل لكل همزة ثم
اذا زلزلت ثم العاديات ثم الفيل ثم لايلاف
ثم ارايت ثم انا اعطيناك الكوثر ثم القدر
ثم الكافرون ثم اذا جاء نصر الله ثم تبت ثم الصمد

ثم الفلق ثم الناس وايضا فی الاتقان قال
ابن اشتة ايضا واخبرنا ابو الحسن بن نافع
ان ابا جعفر محمد بن عمرو بن موسى حدثهم
ثنا محمد بن اسمعيل ابن سالم ثنا علی بن مهران
الطابی بنا ناجرير بن عبد الحميد قال تاليف
مصحف عبد الله بن مسعود الطوال البقرة و
النساء وال عمران والاعراف والانعام والمائدة
ويونس والمئين براءة والنحل وهود ويوسف
والكهف وبنی اسرائيل والانبياء وطه والمومنون
والشعراء والصافات والمثانی الاحزاب والحج
والقصص وطس والنمل والنور والانفال ومريم
والعنكبوت والروم ويس والفرقان والحجر والرعد
وسبا والملائكة وابراهيم وص والذين كفروا ولقمان والزمر
والحواميم حم المومن والزخرف والسجدة وحم عسق والا
حقاف والجاثية والدخان والممتحنات وانا فتحنا لك والحشر
وتنزيل السجدة والطلاق ونون والقلم والحجرات وتبارك
والتغابن واذا جاءك المنافقون والجمعة والصف وقل
اوحی وانا ارسلنا والمجادلة والممتحنة ويا ايها النبی

لم تحرم والمفصل الرحمن والنجم والطور والذاريات
واقتربت الساعة والواقعة والنازعات وسال
سايل والمدثر والمزمل والمطففين وعبس
وهل اتى والمرسلات والقيامة وعم يتساءلون
واذا الشمس كورت واذا السماء انفطرت و
الغاشية وسبح والليل والفجر والبروج واذا
السماء انشقت واقراء باسم ربك والبلد
والضحى والطارق والعاديات وارايت و
القارعة ولم يكن والشمس وضحها والتين
وويل لكل همزة والوتر ولايلاف قريش والهاكم
وانا انزلناه واذا زلزلت والعصر واذا جاء
نصر الله والكوثر وقل يا ايها الكافرون وتبت و
وقل هو الله احد والم نشرح وليس فيه الحمد
ولا المعوذتين از مطاوی این کلام دریافت شده که در
عدد سوره نیز در مصاحف مذکوره اختلاف واقع است
شیخ جلال الدین سیوطی اکتفا تعرض اجمالی نموده بعد
ذکر این کلام تفحیص بر اختلاف نموده مختصر باید اما سوره
فمائة واربع عشر سورة باجماع من تعتد

وقيل ثلاث عشرة بجعل الانفال وبراءة سورة
واحدة واخرج ابو الشيخ عن ابی روق قال
الانفال وبراءة سورة واخرج ابن اشتة عن
ابی لهيعة قال يقولون ان براءة من يسألونك
وانما لم يكتب فی براءة بسم الله الرحمن الرحيم
لانها من يسألونك وعن مالك ان اولها
لما سقط سقط معه البسملة فقد ثبت انها كانت
تعدل البقرة بطولها وفی مصحف ابن مسعود مائة
واثنا عشرة سورة لانه لم يكتب المعوذتين
وفی مصحف ابی ست عشرة لانه كتب فی اخره
سورتی الحفد والخلع اخرج ابو عبيد عن ابی
سيرين قال كتب ابی بن كعب فی مصحفه فاتحة
الكتاب والمعوذتين واللهم انا نستعينك
واللهم اياك نعبد وتركهن ابن مسعود
وكتب عثمان منهن فاتحة الكتاب والمعوذتين
واخرج البيهقی من طريق سفيان الثوری عن
ابن جريج عن عطا عن عبيد بن عمير عن عمر بن الخطاب
قنت بعد الركوع فقال بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونثنى عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك بسم الله الرحمن الرحيم اللهم اياك نعبد ولك نصلى ونسجد واليك نسعى ونحفد ونرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالكفار ملحق قال ابن جريج حكمة البسملة انهما سورتان فى مصحف بعض الصحابة واخرج محمد بن نصر المروزي فى كتاب الصلواة عن ابى بن كعب انه كان يقنت بالسورتين فذكرهما و انه كان يكتبهما فى مصحفه وقال ابن الضريس انبانا احمد بن جميل المروزى عن عبد الله بن مبارك نبا نا الاجلح عن عبد الله بن عبد الرحمن عن ابيه قال فى مصحف ابن عباس قراءة ابى وابى موسى بسم الله الرحمن الرحيم اللهم انا نستعينك و نستغفرك ونثنى عليك الخير كله ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك فيه اللهم اياك نعبد ولك نصلى ونسجد واليك نسعى ونحفد ونخشى عذابك ونرجو رحمتك ان عذابك بالكفار ملحق واخرج الطبرانى بسند صحيح عن ابى اسحاق قال امنا

امیة بن عبد الله بن خالد بن اسد بخراسان
فقرأ بهاتین السورتین انا نستعینک ونستغفرک
واخرج البیهقی وابی داؤد فی المراسیل عن خالد
بن ابی عمران ان جبرئیل نزل بذلک علی النبی
صلی الله علیه وسلم وهو فی الصلوٰۃ مع قوله
لیس لک من الامر شئ الایة لما قنت یدعو
علی مضر انتهی مختصراً بعد ازان گفته تنبیه کذا نقل
جماعة عن مصحف ابی انه ست عشرة سورة
والصواب انه خمس عشرة فان سورة الفیل و
سورة لایلاف قریش فیه سورة واحدة و
نقل ذلک السخاوی فی جمال القراء ان جعفر الصادق
وابی نهیک ایضاً الی ان قال وفی کامل الهذلی
عن بعضهم ایة قال الضحی والم نشرح سورة واحدة
نقله الامام الرازی فی تفسیره عن طاوس وعمر بن
عبد العزیز وغیره من المفسرین سادسا نزول حسب
کلام و رای صحابه جلال الدین سیوطی تفسیر اتقان بین گفته
بین النوع العاشر فیما نزل من القران علی لسان
بعض الصحابة هو فی الحقیقة نوع من اسباب النزول

اخرج الترمذی عن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر و قلبہ قال ابن عمر ما نزل بالناس امر قط فقالوا الا نزل القران علی نحو ما قال عمر ترمذی نی ابن عمر سی روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے یون کہا کہ عمر کے دل اور زبان پر خدا تعالے نے حق باتکو رکھا ہے ابن عمر بولا کہ کسی آدمی پر تو کبھی کوئی امر نازل نہین ہوا اصحابون نے کہا واہ کیا عمر کے کہنے کے موافق نازل نہین ہوا دوسری روایت اخرج ابن مردویہ عن مجاہد قال کان عمر یری الرای فینزل بہ القران ابن مردویہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ جو خلیفہ عمر کی راے ہوتی تھی اوسیطرح پر قرآن نازل ہوجاتا تھا تیسری روایت اخرج البخاری و غیرہ عن انس قال قال عمر وافقت ربی فی ثلاث قلت یا رسول اللہ لو اتخذنا من مقام ابراھیم مصلی فنزلت و اتخذوا من مقام ابراھیم مصلی و قلت یا رسول نسائک یدخل علیھن البر و الفاجر فلو امرتھن ان یحتجبن فنزلت آیۃ الحجاب و اجتمع علی رسول اللہ نساؤہ فی الغیرۃ فقلت لھن عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت کذالک بخاری وغیرہ نے انس سے روایت کی ہے کہ عمر نے یون کہا کہ تین

باتون مین میری اور خدا کی مرضی موافق ہو گئی مینے کہا تھا کہ مقام
ابراہیم کو (جو کعبہ مین ایک جگہہ ہے) مصلی یعنی مسجد بنا دین
پس اوسیوقت یہہ ایت نازل ہوئی جو سورہ بقر کی ۱۴ رکوع
مین ہے واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی پہر مینے کہا
ای رسول اللہ تیری عورتین بے پردہ ہین اونکے پاس بہلے برے
سب لوگ آتے ہین اگر تیری عورتین پردہ ہین رہین تو بہتر ہے میرے
کہنے کے موافق پردہ کی آیت جو سورہ احزاب کی ۱۳ رکوع مین ہے
نازل ہوئی وہ یہہ ہے وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیة
الاولی اور بیٹہے رہو اپنے گہرون مین اور نہ کہاتے پہرو
جہالت کی زمانہ کے مانند پہر عورتین پیغمبر کی غیرت مین آکر جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئین اوسوقت مینے کہا شاید
خدا تمہین طلاق دلوا دی اور تمسے اچہی عورتین رسول خدا کے
لئے بدل لاوے پس جسطرح مین اون عورتون سے کہہ چکا تہا اوسی
موافق آیت نازل ہوئی عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا
خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات عابدات
سائحات ثیبات وابکارا یعنی اگر نبی تمکو چہوڑ دیوے تو خدا اوسکو
تمسی اچہی عورتین دیدیگا جو فرمان بردار یقین والیان نماز
گذارین توبہ کرنیوالیان بندگی بجا لانیوالیان روزہ رکہنے والیان

صحبت کی ہوئین اور کنواریاں ہونگی چوتھی روایت اخرج
مسلم عن ابی ابن عمر عن عمر قال وافقت ربی فی ثلاث الحجاب وفی
اساریٰ بدر وفی مقام ابراھیم مسلم نے ابن عمر سے روایت
کی ہے کہ عمر نے کہا کہ خدا کی اور میری مرضی تین باتوں میں موافق ہو گئے
پردہ کی بابت بدر کی قید یونکی بابت مقام ابراہیم کی بابت پانچویں
روایت اخرج ابن ابی ھاشم عن انس قال قال عمر وافقت
او وافقنی ربی فی اربع نزلت ھذہ الاٰیۃ ولقد خلقنا
الانسان من سلالۃ من طین الاٰیہ فلما نزلت قلت فتبارک
اللہ احسن الخالقین فنزلت فتبارک اللہ احسن الخالقین
ابن ابی ہاشم نے انس سے روایت کی ہے کہ خلیفہ عمر نے کہا
جس وقت یہہ آیت نازل ہوئی لقد خلقنا الانسان من سلالۃ من
طین ہمنے بنایا آدمی کو ستی مٹی سے پس اوسوقت مینے کہا
فتبارک اللہ احسن الخالقین پس نازل ہوئی آیت
فتبارک اللہ احسن الخالقین چھٹی روایت اخرج
عبد الرحمن ابن ابی لیلی ان یہودیا لقی عمر بن الخطاب
فقال ان جبریل الذی یذکر صاحبکم عدو لنا فقال عمر من کان عدو اللہ
وملائکتہ ورسلہ وجبریل ومیکائیل فان اللہ عدو للکافرین فنزلت علی لسان عمر
عبد الرحمن ابن ابی لیلی روایت کرتا ہے کہ عمر کو کوئی یہودی ملا اوسنے عمر سے کہا کہ محمد جس جبریل فرشتہ

کا ذکر کیا کرتے ہیں وہ جبرئیل ہمارا دشمن ہے عمر نے کہا جو کوئی اللہ اور
فرشتوں اور رسولوں اور جبرئیل و میکائیل کا دشمن ہے اللہ اوس
کافروں کا دشمن ہے چنانچہ بعینہ یہی آیت نازل ہوئی جو سورہ بقر کی
گیارہوین رکوع میں ہے ساتوین روایت اخرج سنید فی
تفسیرہ عن سعید بن جبیر ان سعد بن معاذ لما سمع
ما قیل فی امر عائشۃ قال سبحانک ھذا بہتان عظیم فنزلت
کذلک سنید نے اپنی تفسیر میں سعید ابن جبیر سے روایت کی ہے
کہ جس وقت جناب عائشہ کی باب میں چرچا اوٹھا اوس وقت سعد بن
معاذ نے کہا سبحانک ھذا بہتان عظیم یہی سورہ نور کی
اوایل میں بعینہ نازل ہوئی آٹھوین روایت اخرج
ابن اخی میمی فی فوایدہ عن سعید ابن المسیب قال
کان رجلان من اصحاب النبی اذا سمعا شیئا من ذلک
قال سبحانک ھذا بہتان عظیم زید بن الحارث وابوایوب ابن
اخی میمی نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے
کہ دو آدمی تھے ایک زید بن حارث دوسرا ابوایوب اونکی عادت
تھی کہ جب کوئی بری بات سنتے تھے کہتے تھے سبحانک
ھذا بہتان عظیم نوین روایت واخرج ابن ابی حاتم
عن عکرمۃ قال لما ابطاء علی النساء الخبر فی احد خرجن

يستبرين فاذا رجلان مقبلان على بعير فقالت امرأة ما فعل رسول الله قال حي قالت فلا ابالي يتخذ الله من عباده شهداء فنزل القران على ما قالت ويتخذ منكم شهداء

ابن ابي حاتم نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ احد کے جنگ مین جب کہ محمدی لشکر کی خبر عورتون کے پاس پہونچنے مین دیر ہوگئی پس مسلمانون کی عورتین حال دریافت کرنیکو باہر نکلین اونکو دو آدمی اونٹ کے سوار ملے عورتون نے پوچھا کہ حضرت کیسے ہین کہا زندہ ہین کہا کچھہ پروا نہین خدا اپنے بندون کو شہید بناتا ہے چنانچہ اسیطرح نازل ہوئی کہ یہہ آیت ال عمران کی چودہوین رکوع مین سے

دسوین روایت قال ابن سعد فی الطبقات انبانا الواقدی احدثنا ابراهیم بن محمد بن شرحبيل العبدری عن ابيه قال حمل مصعب ابن عمير اللواء يوم احد فقطعت يده اليمنى فاخذ اللواء بيده اليسرى وهو يقول وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم ثم قطعت يده اليسرى فحنا على اللواء وضم بعضديه الى صدره وهو يقول وما محمد الا رسول الاية ثم قتل فسقط اللواء قال محمد بن شرحبيل وما نزلت هذه يومئذ حتى نزلت

بعد ذلك ابن سعد نے طبقات مین واقدی سے روایت کی
ہے کہ وہ ابراہیم بن محمد بن شرحبیل سے روایت کرتا ہے کہ وہ اپنی
باپ سے نقل کرتا ہے کہ احد کی لڑائی مین مصعب ابن عمیر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علم بردار تھی ایسے بہادر تھے کہ اونکے
دونون ہاتھہ لڑائی مین کٹ گئے تھے پر وہ کہتے تہے وَمَا مُحَمَّدٌ
اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ
اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ یعنی اور نہین ہے محمد صلعم مگر
پیغمبر تحقیق گذری ہین پہلی اون سے پیغمبر آیا پس اگر مر جاوے یا مارا
جاوے پہر جاوگے تم اوپر ایڑیون اپنی کے یہہ آیت آل عمران
کی تیرہوین رکوع مین ہے محمد بن شرحبیل کہتا ہے کہ جسدن یہہ معاملہ
گذرا اوسدن تو نہین اوترے مگر بعد اوسکے نازل ہوئی پہر جیـ
ـسا وقوع نزول قرآن حسب کلام صحابہ موجب مسلمات اہل اسلام
سابقاً بیان ہوا مگر اس مقام پر بطرز جدید اعجازی کل جدید لذیذ مرقوم
ہوتا ہے صاحبان ہوش غور کرین کہ جب اکابر اہل سنت نے
تصریح کی کہ فلان صحابی نے فلان کلام کیا وہی کلام بعینہ جناب
حق سبحانہ تعالے نے اچھا سمجھکر قرآن شریف مین نازل کیا او
بصراحت کہا کہ حضرت عمر نے فلان فلان امر تجویز کئی اللہ تعالی نے
وہی امر پسند فرماکر قرآن مجید اور فرقان حمید مین بھی جسا عبارت

شاہ ولی اللہ صاحب کے ازالۃ الخفا مین ان فی القرآن کلاما
من کلامہ ومرایا من رایہ نص ہے اور بر دعوا مرو کے تو اس صورت
مین انحضرت کے نزدیک العیاذ باللہ قرآن شریف مثل کتب قوانین
انگریزی کے تہرا کہ صاحبان کونسل نے کچھ قانون تجویز کئے اور
گورنر نے انکو منظور کرکے شائع کر دیا نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات
اور بعد اقول نزول قرآن حسب کلام و رای اصحاب ایسی ایک
مصیبت عظمی اور داہیہ کبری انحضرت کی لئے ہوا کرتا ہے کہ جس سے
کسی طرح نجات ممکن نہین کہ جب یہود و نصاری یہ تصریح سر آپ
تفضیح ملاحظہ کرینگے انکو بڑی سند کامل اپنے اس دعوے باطل
کی کہ قرآن مجید منزل من اللہ نہین ہے اور کلام بشر ہے ہاتہہ آئی گی اور
اگر اہل سنت جواب مین یہہ کہین کے کہ ایسی آیات و احکام کہ
موافق کلام و رائے اصحاب کے ہین بہت اقل قلیل ہین باقی کثیر
کلام خاص خدا اور احکام خاصہ خدا ہین وہ کفار یہہ جواب دینگے
کہ بموجب مشتی نمونہ از خروارے جو حال اس قلیل کا ہے وہی حال
اس کثیر کا ہوگا اور علاوہ بریں یہہ جو منقول ہوا ہے موافق کلام
اور رائے بعض اصحاب کے ہے اصحاب تو ہزاروں تہے باقی
کلام اور اصحاب کا اور پیغمبر کا کہ سب اصحاب سے افضل و اعلی ہی
ہوگا بہر حال بر تقدیر قول نزول قرآن برحسب کلام و رائے صحابہ

حضرات اہلسنت سے بمقابلہ یہود و نصاری سوائے اسکے
کہ ساکت و لاجواب ہون کچھہ نہوسکیگا اہل انصاف تامل
فرمائین کہ انحضرات نے واسطے تلبیس عوام کے اپنی فضیلت
حضرت عمر و بی بی عایشہ کے کہ حقتعالی نے اونکے کلام کو اپنے
کلام مقدس مین مندرج کیا اور احکام موافق اونکی تجویز کے قرآن مین
نازل کئے مقابل شیعونکے بیان فرمائی کہ مقابلہ مین یہود و نصاری
کے اپنی لاجواب ہونے کا مطلقا خیال نکیا ع صد شکر
کز رقیبان دامن کشان گذشتی گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ
باشد قال الفاضل المتوحد چنانچہ مذمتین انبیا علیہم السلام
کی اور عتابات نسبت اونکے خصوصا حضرت خاتم النبیین صلی
اللہ علیہ وسلم کی اور ایسی ہی مدائح اور ثنایا اپنے بعنوان مہاجر
و انصار اسمین زیادہ کین اقول و بہ نستعین امامیہ کے نزدیک
اجماعاً قرآن مین زیادتی نہین جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا اور اگر کوئی
روایت ظاہرا موہم اوسکے ہو تو اوسکی تاویل کیجائیگی مثلا
بالفرض کسی روایت امامیہ سے ظاہر ہو کہ لوگون نے معاصی
انبیا کے قرآن مین زیادہ کئے تو بر تقدیر صحت و اعتبار روایت کی
اوسکی تاویل یون کیجائیگی کہ شیعہ کے نزدیک اجماعاً انبیا معصوم
ہین اور وہ آیات کہ بظاہرہا منافی عصمت متوہم ہوتی ہین تاویلات

سمجہنا قایل ہین پس جن لوگون نے ساتہہ توہسم معینے ظاہری آیات
مذکورہ کی ذکر معاصی انبیا قرآن سمجہا تو اونہون نے قران مین زیادے
کی اسلیئے کہ شیعہ کے نزدیک معاصی انبیا قران مین مذکور نہین
اور یہہ مراد ہین کہ وہ آیتین کہ بظاہر عصمت سے منافات رکہتی
ہین کسی نے قرآن مین زیادہ کی ہین فافہم اور جو کچہہ کہ مخاطب
نے بابت مدایح اور ثنایای مہاجرین و انصار کے بیان کیا
ہے افترای محض ہے نزدیک اامیہ کے فضایل اصحاب کے
قرآن مین مذکور ہین اور تعریف اصحاب کی کہ ثابت ہوتی ہے اور
کتب متداولہ مین مذکور ہے اور اجلیکہ جناب مخاطب نے بہی ذکر
فرمایا ہو یہہ ہے ہم المومنون الذین اورکوا صحبۃ النبی مع الایمان
وماتوا علیہ یعنی اصحاب وہ مومن ہین کہ جنہون نے صحبت نبی کی
ساتہہ ایمان کے پائی اور با ایمان دنیا سے رحلت فرمائی
پس اامیہ کے نزدیک جو لوگ اس تعریف مین شامل ہین
بے شک مستحق اون فضایل کے ہین اور یہہ لوگ ایک جماعت
کثیر ہے کہ نام بعض کے اونمین سے پہلے بیان ہوئے اور
جماعت سے حضرت مقداد و حذیفہ و سلیمان فارسی رضی اللہ
عنہم شیعہ پاک تہی حضرت عمار یاسر جو فرقہ معاویہ کے ہاتہہ
سے شہید ہوئی اور ابوذر غفاری جو بحکم عثمان بن عفان مدینہ

منورہ سے نکالے گئے و جابر بن عبد اللہ
انصاری وغیرہم کیسے خالص اصحاب باوفا تھے کہ انجام تک
یکسان رہے زوجہ نیک ایسی ہوتی ہین جیسی ام سلمہ کہ خاندان
اہل بیت سے مرتے دم تک جدا نہوئین اور حضرت سیدہ
سے تفوق نہ ڈہونڈھا حضرت امیر حمزہ و حضرت جعفر طیار
رضی اللہ عنہما و سیکڑون پدر و احد مین روبروے انحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے شہید ہوئے جنکے خاتمہ بخیر ہونیکی گواہی حضرت
نے دی جسپر خلیفہ اول نے سنکر رو دیا اور کہا کہ کیا ہم ایسے
نہین انحضرت نے فرمایا لا ادری ما تحدثون بعدی
یعنی مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا احداث کروگے جامع الاصول
مین بہی یہہ حدیث لکہی ہے اور وہ لوگ کہ واسطے اغراض اور اور
اغراض فاسدہ دنیوی کے بظاہر مسلمان ہوئے اور مسلمانی کو
بدنام کیا اور حالت حیات جناب سرورکائنات مین بہو نہین شک
کیا اور بارہا کلمات نفاق زبان پر لاتے رہے اور شروع مرض الموت
سے انحضرت کی نافرمانیونپر کمر باندھی ہذیان کو انجناب کی طرف
منسوب کیا وصیت نامہ نہ لکھنے دیا اور بعد وفات تجہیز و تکفین
مین شریک نہوئے اسطرح اونکی بن آئی کہل کہیلی نفاق سے
مرتبہ ارتداد پر پہونچی یہہ سب تعریف اصحاب سے خارج ہین فضلا

عن الفضائل الواردة فی القران فی حقہم پہلا جن لوگون نے جناب
بضعۃ خیر الوری کا حق غصب کیا اور اونکو ایذا دی بمضمون من آذاہا
فقد آذانی اہلبیت مومن کہلائینگی یا جو صاحب جنگ جمل وصفین
مین نفس رسول زوج بتول سے لڑے یہوا ی حربک حربی مسلمان
رہے اور جو لوگ مرتے دم تک اہل بیت کو ستاتے رہے یا ہاتہہ
سے جناب امیر کے جنگ صفین وجمل مین مارے گئے یا ایمان
مرے ای صاحبان انصاف کرو کہ جنہون نے نہ کسی جہاد
مین جاندی نہ جان دینی پر مستعد ہوئے کسطرح آیہ منہم من قضی نحبہ
ومنہم من ینتظر مین شامل ہونگے اور جن لوگون نے انحضرت کو اعدا مین
تنہا چھوڑ کر جان بچائی کیونکر الذین معہ مین شریک ہو سکتے ہین
اور جن صاحبون نے جنگ خیبر مین فرار کیا وہی اشداء علی الکفار
تھے نہین نہین ہرگز نہین ہرگز اس فضیلت کے مستحق نہین اور
جنہون نے مقداد ابوذر عمار اور اسیطرح اور صحابہ کبار پر ظلم
وستم کیا کسطور سے مصداق رحماء بینہم کی قرار پائینگے
اور جن لوگون نے مدت مدید سجدہ بتون کو کیا یہانتک کہ
پیشانی مین گٹھی ہوگی اور بعد اسلام ظاہری کبہی صدق دل سے
سجدہ خدا کا کیا کس طریق سے اونپر تہمت رکہا سجدا صادق ہوگا
اور کسطرح مصداق سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود کی ٹھہرینگی ای

حضرت جنکو آپ مہاجر و انصار سمجھتے ہین نہ وہ مہاجر ہین نہ انصار
وہ تو منافق و مرتد ہین عنوان مہاجرین و انصار سے اونکو کیا فائدہ
اور فضائل اصحاب سے اونکو کیا بہرہ ملا جامی نے کیا خوب کہا
ہے ؎ ہر کرا روے بہ بہبود نداشت ✤ دیدن روے نبی
سود نداشت ✤ اور کسی شاعر نے کیا اچھا لکھا ہے ؎ دون
شود از قرب بزرگان خراب جیفہ دہد بوی بداز آفتاب
قال الفاضل المتوحد اور فضایل اہل بیت اور لیاقت اونکی اور
آیات وجوب خلافت اونکے کی اقول و بہ نستعین خود علماء
اہلسنت وجماعت نقل کرتے ہین کہ قرات مصرحہ بفضل
اہل بیت قرآن عبد اللہ بن مسعود وغیرہ مین موجود تہے پہر محو
کیگئی فالجواب الجواب چنانچہ امام المتکلمین کا سر اعناق مخالفین
مد ظلہ العالے استقصار الافحام مین فرماتے ہین قدرت حق
ابنست کہ خود اکابر اینحضرات ہم بعض احادیث کہ ازان اسقاط
کلمات فضایل اہل بیت علیہم السلام ثابت می شود روایت
کردہ اند سیوطی در تفسیر خود اوردہ اخرج ابن مردویہ عن
ابن مسعود قال کنا نقرا علی عہد رسول اللہ یا ایہا
الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی
المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک

من الناس و میرزا محمد بن معتمد خان بدخشانی که باعتراف فاضل رشید در ایضاح از عظمای اهل سنت است در مفتاح النجا که خود مخاطب در کتاب ازالة الغین بآن احتجاج نموده آورده و
اخرج ای ابن مردویه عن زر عن عبد الله قال کنا نقرء علی عهد رسول الله یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس این روایت چنانچه می بینی باواز بلند ندا میکند که در آیهٔ بلغ ما انزل الخ تصریح باسم مبارک جناب امیر علیه سلام الملک القدیر و مولائیت آن امام همام صغیر و کبیر مذکور بود و صحابه کبار در زمان رسول مختار همین طور میخواندند لیکن حیف است که محرفین و مبدلین که دین اسلام را برهم زدند و شریعت مطهره را تهه و بالا کردند ضغاین دیرینه خود پدید آوردند و اسم مبارک انجناب و نص امامت آنحضرت را از میان آیه برآوردند تاکه اتباع و اشیاع اینها را تاب مجال جدال و مکابره اهل حق و اضلال عوام دست دهد که از غایت وقاحت نزول این آیه را در حق انجناب انکار ساز ند و بجاهل عدیده سخیفه برگردانند و حدیث جناب رسالتماب صلی الله علیه و آله وسلم را بقدح و جرح مرة فی تواتره و مرة فی صحته باطل سازند و بتقدیر تسلیم پابند توجیهات رکیکه و تاویلات سخیفه شوند چنانچه از ملاحظه

هفوات اينهاكه بندي ازان دركتاب كبير خود بجواب باب امامت
تحفه مع بيان سخافتش وارد كرده ام نيكوتر واضح ميشود كه تير اين
محرفين برنشانه نشست و ظنون ايشان مظنون شيطان صادق
برآمد فصدق عليهم ابليس ظنه در معارج النبوة كه شيخ عبد الحق
دهلوي در مدارج النبوة ازان نقلهاے بسيار آورده مذكور است
و نقل است كه آنحضرت درباره امير چنين فرموده كه لمبارزة علي
يوم الخندق افضل من اعمال امتي الى يوم القيامة يعني
مبارزت علي در روز خندق فاضل تر است از اعمال امت من
تا روز قيامت امير المومنين ابوبكر صديق و امير المومنين عمر رضي الله
عنهما در مجلس آنحضرت بودند كه امير المومنين علي درآمد هر دو برخاستند
و بفرق مباركش پيوستند و عبد الله بن مسعود برخواند و كفى الله المومنين
القتال بعلي وكان الله قويا عزيزاً و علامه دهلوي در نزهه ميفرمايد
حافظ ابن مردويه از ابن مسعود روايت كرده انه كان يقرأ
هذا الحرف وكفى الله المومنين القتال بعلي ابن ابيطالب وكان الله
قوياً عزيزاً و اگر تعصباً و عناداً روايات معارج النبوة قبول نكنند و در
نقل علامه دهلوي العياذ باللہ احتمال ديگر پيدا سازند مجمد اللہ اين
روايت را از در منثور كه بر مشهور است و باعتراف شاه عبد العزيز در
رساله اصول حديث جامع تفاسير مشهوره است و بنا بر افاده تحفه

احادیث آن حسان است ولو بغیرها بر آریم وهذه عبارته اخرج
ابن ابی حاتم وابن مردویه وابن عساکر عن ابن مسعود
انه کان یقراء هذا الحرف وکفی الله المومنین القتال بعلی
بن ابیطالب و مرزا محمد بدخشانی هم در مصباح النجاه این روایت
از ابن مردویه نقل کرده چنانچه بعد اخراج بعضی روایات از ابن
مردویه گفته واخرج ای ابن مردویه عن ابن مسعود رض
انه کان یقرء هذا الحرف وکفی الله المومنین القتال
بعلی بن ابیطالب وکان الله قویا عزیزا این روایت
که احافظ ایمه ثقات سنیه اعنی ابن ابی حاتم وابن مردویه وابن عساکر
اخراج آن نموده اند مثل سابق صریح است در تبدیل وتحریف
آیه منقبت جناب امیر علیه السلام که اسم مبارک آنجناب در این
ایه بصراحت تمام مذکور بود وابن مسعود همان طور میخواند لیکن برجاعین
قرآن و محرفین آن این فضیلت صریحه ومنقبت جلیله جناب امیر علیه
السلام بسی ناگوار آمد آنرا از میان برانداختند وساختند آنچه
ساختند تا آنکه ابن مسعود را با وصف امر جناب رسالتمآب صلی
الله علیه وسلم باخذ قرآن از وکما فی صحیح مسلم والاستیعاب وغیرها
بضرب وشلاق مبتلا کردند ووظیفه او را منقطع ساختند ومصحفش
سوختند ونیز در آیه ان الله اصطفی ادم وال ابراهیم وال عمران

علی العالمین لفظ آل محمد ہم بود آنرا ہم حضرت جامع قرآن
نہ پسندیدند و دست را از ادخال آن در قرآن کشیدند در
تفسیر ثعلبی مذکور است اخبرنی ابو محمد بن عبد اللہ بن
محمد بن عبد اللہ القاینی نا ابو الحسین محمد بن عثمان
بن الحسین النضیبی نا ابو بکر محمد بن الحسین بن صالح
السبیعی نا احمد بن محمد بن سعید نا احمد بن میثم بن
ابی نعیم نا ابو جنادۃ السلولی عن الاعمش عن ابی وایل
قال قرأت فی مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ
اصطفی آدم و نوحا وال ابراهیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین
ازین روایات ظاہر است کہ در مصحف ابن مسعود لفظ آل محمد ہم بعد لفظ آل عمران
مذکور بود و بامثال این روایات وجہ اہتمام حضرت عثمان و احراق
قرآن ابن مسعود بوجہ نیک واضح میشود کہ چون آنرا مشتمل برأین
قرآآت کہ مصرحہ بفضیلت جناب امیر و اہلبیت علیہ وعلیہم
السلام بودہ یافتند دل شان بسوخت و آتش عداوت در
کانون ضمیر نفاق تخمیر برافروخت چارہ جز این نیافتند کہ مصحف
ابن مسعود را بسوزند و مایہ خزی و وبال برای خود اندوزند و نشان
قراءت مصرحہ بفضل اہلبیت علیہم السلام از جہان بردارند و این را بزعم
باطل خود موجب اخماد ذکر آنحضرات پندارند ولکن ابی اللہ الا ان

یزداد شر فجهم فی ظهوره و سفوره بریدون لیطفئوا نور
الله والله متم نوره قال الفاضل المتوحد او زندستن اینی اس
سے محو و حذف کین اقول و به نستعین جناب امام المتکلمین کاسر
اعناق مخالفین استقصاء الافحام مین فرماتے ہین از لطائف
مقام چند ی از روایات اہلسنت است که بکمال وضوح و ظہور تصدیق
مقولات اہل حق میسازد و برفع استبعاد دعوی ایشان که
در قرآن تشریف معائب و مثالب اعدای اہلبیت طاہرین مذکور
بود و باسقاطش پرداختند مے پردازد در درمنثور مذکور است
اخرج ابوعبید وابن المنذر وابوالشیخ وابن مردویه عن
سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس سورة التوبة قال
التوبة بل هی الفاضحة ما زالت تنزل فیهم ومنهم حتی
ظننا انه لا یبقی منا احد الا ذکر فیها واخرج ابن
المنذر وابوالشیخ وابن مردویه عن ابن عباس ان
عمر قیل له سورة التوبة قال هی الی العذاب اقرب ما
اقلعت عن الناس حتی ما کانت تدع منهم احدا واخرج
ابوالشیخ عن عکرمة قال قال عمر ما فرغ من تنزیل براءة
حتی ظننا انه لم یبق منا احد الا سینزل فیه وکانت
تسمی الفاضحة و در تفسیر کبیر مذکور است عن حذیفة انکم تسمونها

سورة التوبة والله ما ترکت احدا الا نالت منه وعن
ابن عباس فی هذه السورة قال انها الفاضحة ما زالت
تنزل فیهم ومنهم حتی خشینا ان لا تدع احدا انتهی این روایات
دلالت صریحه دارد برانکه درین سوره معایب و مثالب بسیاری از
اصحاب بکرات و مرات نازل شده تا آنکه ابن عباس و حضرت عمر و
دیگران را چنان مظنون شد که کسے از صحابه باقی نخواهد ماند مگر انکه طعنی
وعیبی در حق او نازل بشود و بهمین جهت این سوره را سوره فاضحه
می نامیدند و پر ظاهر است که این معایب و مثالب اصحاب الحال
در این سوره موجود نیست پس جز انکه قائل باسقاط این مثالب شوند
چاره نیست و متوهم نشود که هنوز هم درین سوره بعض ایات که صریح
است در طعن و مذمت صحابه کرام موجود پس قول بسقوط آیات مثالب
صحابه لازم نه آید چه اولا اهل سنت این عذر پیش نتوانند کرد که
بهزار زبان از طعن و مذمت این بزرگان برائت می جویند چسان
مطاعن و مثالب ایشان در قرآن ثابت خواهند کرد و ثانیاً اینکه آنچه
درین سوره الحال از آیات طعن و تشنیع صحابه مذکور است مجمل است
تخصیص توجه آن به بعض بعد بعض غیر ظاهر است و صریح سیاق
کلام ابن عباس و خلیفه ثانی دلالت بر آن دارد که این مثالب و معائب
صحابه که درین سوره بود مجمل نبوده بلکه مفصلا در حق اصحاب واحد بعد واحد

نازل شده تا آنکه ایشها را چنان توهم درگرفت که کسی از صحابه باقی نمی ماند
مگر اینکه در شان او طعنی نازل میشود و اگر ثبوت این تفصیل را محمول بر
سماع از زبان رسول مقبول صلعم سازند آنهم درست نمی آید چه پر ظاهر است
که اهل سنت هرگز اعتراف این تفصیل که آیات سوره برات متضمن
طعن و تشنیع در حق فلان فلان کس از صحابه نازل شده و رسول خدا آنرا
بیان فرموده نمی کنند و اگر بالفرض طریقه روافض که تجسس عیوب بزرگان نسبت
پسندیده بجد و کد بلیغ و تفحص و سعی بسیار نزول بعض آیات این سوره
را در خصوص بعض صحابه ثابت کنند باز هم غیر نافع است زیرا که نزول
بسیاری از آیات این سوره در حق اصحاب بخشیتی که جای این گمان
باشد که کسی از صحابی باقی نمے ماند مگر آنکه مذمت او نازل میشود
هرگز ثابت نمی توانند کرد و اگر بفرض بعید کار غریب نمایند و این افتراء بابت
فرمایند پس چون آن عمده مقاصد است رضا بآن داده دست از احتجاج
باین روایات بر تحریف قرآن خواهم برداشت انتهی قال الفاضل
المتوحد اصل الاصول یعنی امامت ائمہ قرآن سے بالکل معدوم
مطلق ہو گئی اقول یہ نستعین ثبوت امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام
قرآن مجید و فرقان حمید سے بخوبی ہوتا ہے اور تفصیل اسکی کتب
مبسوطہ کلامیہ امامیہ مین درج ہے من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہا
قال الفاضل المتوحد اور قرآن صحیح بی کم و کاست واجب الایمان اور

کہ اوسکو جناب امیر علیہ السلام نے جمع کیا تھا اور اب وہ امام مہدی
کے پاس موجود ہے جب وہ تشریف لاوینگے تو یہہ قرآن معطل کیا
جائیگا اور اوسپر عمل ہونے لگے گا اور اصول و فروع دین کی
بموجب اوسکے جاری کئے جاوینگے غرض کہ یہہ قرآن بموجب اعتقاد
شیعہ کے ہرگز معتبر نہیں اور عمل اسپر غیبت امام مین ضرورۃً ہے
اگر صاف انکار اس سے کرین تو کفار اہل کتاب سے بھی بترہین
یہود و نصاری سے بھی بدتر ہو جاوین اقول بہ نستعین افادہ مخاطب
لاثانی مردود ہے بچند وجہ اولاً مذہب امامیہ نسبت قرآن شریف
مروج کے سابق مین بیان ہوچکا فتذکر بلکہ خود جناب مجیب مصیب طاب
ثراہ نے اسی جواب مین فرمایا ہے خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ یہہ قرآن
مروج بلاشبہ منزل من اللہ اور واجب العمل ہے مگر یہہ جو پہچانتے ہو
کہ کچھ کم و کاست اوسمین ہوا یا نہین سو روایات احادیث شیعہ و سنی
سے قرآن کا نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہے لیکن نہ ایسا نقصان
کہ مانع اور منافی عمل کا اس قرآن موجود پر ہو اسلئے حضرات اہل بیت
علیہم السلام کا بھی عمل اس قرآن مروج پر تھا اور حکم عمل کرنیکا اسپر ہمکو بھی ہے
انتہی ثانیاً شاہ ولی اللہ کتاب ازالۃ الخفا مین تحریر فرماتے ہین و نصب او
(ای علی) از احیاء علوم دینیہ آنست کہ جمع کرد قران را بحضور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و ترتیب دادہ بود آنرا لیکن تقدیر مساعدت

آن نشد چنانچہ یہہ عبارت پہلے بہی منقول ہوئی ہے اس عبارت
سے بخوبی واضح ہے کہ جو قرآن علی مرتضی ؑ نے حالت حیات سرور
کائنات مین جمع کیا تہا اس قرآن متداول کی مغایر تہا وگرنہ اشد را ک
شاہ صاحب کا یعنی فقرہ اخیرہ محض لغو ٹہریگا اسلئے کہ اگر بعینہ یہی تہا
تو وہی شایع ہوا پس اس قول سے شاہ صاحب کے نزدیک اہلسنت
کے وجود مصحف مجموع حضرت علی مغایر قرآن مروج ثابت ہوتا ہے
خواہ یہہ حضرات اوسکو صحیح بی کم وکاست واجب الایمان جانین یا نہ
جانین اور شاہ صاحب کو جو کچہہ جی چاہے کہین مگر کلام سے جناب
مخاطب کے کہ بعد اسکے آتا ہے اختیار شق ثانی کا پر ظاہر ہے ہزار
افسوس کہ اہلسنت کے نزدیک قرآن جمع کردہ عثمان کہ لحن وغلط
کو کلام ربانی مین ثابت کرتا تہا صحیح بی کم وکاست واجب الایمان قرار
پایا اور مصحف مجموع حضرت علی کہ قرآن ناطق تہے اور حسب روایت
استیعاب سلونی عن کتاب اللہ فواللہ ما من آیۃ الا وانا اعلم ابلیل
نزلت ام بنہار فی جبل ام فی سہل اور حسب روایت صواعق محرقہ واللہ
ما نزلت آیۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ارشاد
فرماتے تہی صحیح بی کم وکاست واجب الایمان نہ ٹہیرا ہ صد حیف
کہ انصاف در نیقوم نماند ❊ تا آنکہ جب حضرت صاحب الامر صلوات
اللہ علیہ ظہور فرمائین کے یہہ قرآن ہوگا مگر تا ویلات باردہ غیر سدیدہ

نہونگے اور احکام اوسکے موافق وحی غیر متلو منزل من اللہ کے
اور احکام شارع کے جاری ہونگے اور اصول و فروع مذہب
امامیہ جسطرح اب جاری ہین اسیطرح جاری رہین گے اور مذہب
امامیہ اثنا عشریہ باقی رہیگا اور اور مذاہب باطلہ دور ہوجاینگے
چنانچہ شیخ محی الدین عربی نے فتوحات مکیہ مین لکہا ہے کہ اذا خرج
الامام المہدی علیہ السلام فلیس لہ عدو مبین الا الفقہاء
خاصۃ فانہم لا یبقی لہم ریاسۃ ولا تمیز عن العامۃ بل لا
یبقی لہم علم بحکم الا قلیلا ویرتفع الخلاف من العالم بوجود
ہذا الامام ولولا ان السیف بیدہ لافتی الفقہاء بقتلہ
ویعتقدون فیہ اذا حکم بغیر مذہبہم انہ علی الضلالۃ فی
ذلک الحکم لانہم یعتقدون ان اہل الاجتہاد وزمانہم
قد انقطع وما بقی مجتہد فی العالم وان اللہ سبحانہ لا یوجد
بعد ائمتہم احد الہ درجۃ الاجتہاد یعنی جسوقت امام مہدی
علیہ السلام خروج کرینگے کوئی اونکا کہلا ہوا دشمن نہوگا مگر فقیہہ اونکے
دشمن ہونگے اسلئے کہ اونکی ریاست جاتی رہے گی اور اون مین
اور عوام مین کچہہ فرق اور تمیز نرہے گی بلکہ اونکا علم محکم نہ باقی رہیگا
مگر قلیل اور خلاف جہانسے مرتفع ہوگا بسبب وجود اس امام کے اور
اگر اس امام کے پاس تلوار نہو وے تو ضرور اوسکے قتل کا فتوی

قضا دیدیتا اور جب کبھی امام مہدی موافق اونکے مذہب کے
فتوے دینگے تو وہ فقہا سمجھینگے کہ یہہ گمراہ ہے اسلئے کہ
اونکے نزدیک اصل اجتہاد باقی ہی نہین رہے اور اوسکا زمانہ
منقطع ہوگیا اور دنیا مین کوئی مجتہد پایا نہین جاتا گویا اونکے نزدیک
خدا نے بعد اونکے اماموں کے ایسے آدمی کا پیدا کرنا بند کردیا جسکو
اجتہاد کا درجہ ہو پس ظاہر ہے کہ یہہ فقہا کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام
کے کہلے دشمن ہونگے کس مذہب و ملت کے ہونگے حاجت بیان
نہین عیان راچہ بیان باقی سے قیاس کن زگلستان من بہار مرا
اسلئے کہ امامیہ اور اونکے فقہا ہمیشہ آرزومند اونکے ظہور پرنور کے
رہتے ہین اور صبح و شام بارگاہ قاضی الحاجات مین تعجیل ظہور
اونکے کی دعا مانگتے ہین کہ اللہم عجل فرجہ وسہل مخرجہ اور اوس
امام کی تعیین کرتی ہین اخبار و آثار اہل بیت کرام کی پیروی کرتے
ہین قال الفاضل المتوحد اور سنت جماعت اس قرآن کی نسبت
کسطرح سوء اعتقادی اور بدگمانی کرسکتے ہین کہ اونکے نزدیک تو
کوئی اور قرآن بہتر اور صحیح تر اس سے کوئی امام لیکر چھپا نہین بیٹھا
انکا تو ابتدا و انتہا اسی پر ہے حضرت امام مہدی بہی اونکے
نزدیک اسیکو پڑہینگے اور اسی پر عمل کرینگے اور پہلے اماموں نے
بہی بطوع و رغبت اسیکو پڑہا ہے اور عمل کیا ہے اور جو امعین کے

انکی نزدیک سب اہل فضل و مدار دین ہین ان شیعہ کو یہہ مجال حاصل ہو
ہین قرآن کو مثل انجیل و دیگر کتب صحیف وغیرہ کی ساقط الاعتبار گردانین کیونکہ
لوگ جامعین اسکے کو بھی العیاذ باللہ بدترین خلائق سمجھتے ہین اور وجود
دوسرے قرآن کا بھی اونکے اعتقاد کے موافق پایا جاتا ہے

انکا مدار کچھ اسی قرآن پر نہین ضرورتًا اسکو اخذ کر رکھے ہین اقول وہ
تشنیعین مردود ہے چند وجہ اولًا عبد اللہ ابن مسعود کہ جناب مخاطب
کے نزدیک منجملہ صحابہ کبار اور اہل سنت مین شمار ہین قرآن متداول
سے بجدی ناخوش تھے کہ برملا کہتے تھے کہ جو قابو ملے تو اس
قرآن کو جلا دون جسطرح میرے قرآن کو جلا دیا چنانچہ راغب اصفہانی
کتاب محاضرات مین لکھتا ہے وقیل احرق عثمان رضی اللہ عنہ
مصحف ابن مسعود رضی اللہ عنہ کان یقول لو ملکت کما
ملکوا لصنعت بمصحفهم مثل الذی صنعوا بمصحفی انتہی پس
مخاطب کا یہہ قول کہ سنت و جماعت اس قرآن کی نسبت کسطرح
سوء اعتقادی اور بدگمانی کر سکتے ہین غلط ٹھیرا ثانیًا عثمان بن
عفان خلیفہ ثالث سنیان قرآن متداول مین وقوع خطا و غلط کے
قایل تھے اور عرب سے اوسکی صحت کی امید وار جیسا کہ بغوی نے
معالم مین کہا ہے قال عثمان ان فی المصحف لحنا وستقیمه العرب
بالسنتها الخ اور جناب عائشہ مجتہدۂ سنیان بھی قرآن متداول مین

غلطی کتاب کی فرماتے تہین چنانچہ اتقان مین لکہتا ہے قال ابو عبید
فی فضائل القران ثنا ابو معویة عن ہشام عن عروۃ عن ابیہ
عن جدہ قال سالت عایشۃ عن لحن القران عن قولہ ان
ہذان لساحران وعن قولہ والمقیمین الصلوٰۃ والموتون
الزکوٰۃ وعن قولہ ان الذین امنوا والذین ہادوا والصابئون
والنصاری قالت یا بن اختی ہذا عمل الکتاب اخطاؤا فی
الکتاب ہذا اسناد صحیح علی شرط الشیخین انتہی حال بداعتقادی
اہل سنت وجماعت نسبت قرآن شریف متداول روایات مذکورہ
سے واضح ہوگیا اور لن ترانی جناب مخاطب کی بہی جاتی رہی ثالثاً
شیخ عبد الحق شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین وآوردہ اند کہ امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ نیز جمع کرد قرآن را بہ ترتیب نزول وگفتہ اند کہ اگر آن
مصحف معمول شدی ومشہور گشتی علم کثیر ازان حاصل شدی کہ معرفت
ناسخ ومنسوخ است وبانا کہ وی رضی اللہ عنہ تبرس اختلاف آنرا بروے
کار نیاوردہ تا ہمہ عالم بریک وجہ وبریک نسق باشند واللہ اعلم
انتہی عبارت مذکورہ سے کئی فائدہ ظاہر ہین اولاً قرآن ترتیب
کیا ہوا علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا ترتیب مین غیر قرآن متداول
تہا اسلئے کہ یہہ ترتیب نزول پر نہین ہے ثانیاً اگر قرآن علی مرتضی
علیہ السلام معمول ومشہور ہوتا تو علم کثیر اوس سے حاصل ہوتا کہ وہ

معرفت ناسخ ومنسوخ کے ہے ثالثاً جناب علی مرتضی نے بخوف
اختلاف اوسی جاری فرمایا الحاصل ہم دریافت کرتے ہین کہ اہل
سنت وجماعت کے نزدیک قرآن علی مرتضی قرآن متداول سے بہتر
ونافع تر تہا یا ناقص تر اگر اس سے کامل تر اور نافع تر تہا تو بخوف
اختلاف کیون ظاہر نفرمایا بلکہ صحابہ کی شان سے یقین تہا کہ
نافع اور کامل کو قبول کرتے اور شان مرتضوی سے بہی بعید ہے
کہ انفع واکمل چیز کو بخوف اختلاف جاری نفرماوین اور جو قرآن
متداول سے قرآن مرتب کیا ہوا علی علیہ السلام کا ناقص تہا گو یہہ
شق خلاف عبارت شیخ عبدالحق ہے کیونکہ شیخ اعلی واکمل ہونا
قرآن مرتب کئی ہوئے جناب علی مرتضی کو قبول کرچکا ہے تو عیاذاً
باللہ جناب علی مرتضی صلوات اللہ علیہ کو صحیح قرآن یاد نہین تہا جو ناقص
تحریر وترتیب فرمایا وہو کماتری وسیاتی تفصیلہ فیما بعد الغرض عبارت
شیخ عبدالحق سے بہی وجود قرآن مرتب حضرت علی مرتضی کا کہ مغائر
قرآن مروج کے تہا اور اس سے بہتر تہا اور عدم شیوع اوسکا
ثابت ہے بالجملہ حال حضرات اہلسنت کا قابل دید اور لایق شنید ہے
کہ قرآن جناب امیر سے باوصف تصریح اکابر اپنے کے از راہ جہل یا تجاہل
کے انکار صریح فرماتے ہین اور اس قرآن کو غیر متواتر اور مشتمل اوپر
غلط اور خطا وزیادت ونقصان وتغیر وتبدیل وتقدیم وتاخیر وغیرہا

کی بتلاتے ہین چنانچہ تصریح ان جمیع امور کی کتب معتبرہ اونکی سے
اس رسالہ مین عمل مین آئی پس ان حضرات کے نزدیک قرآن صحیح
بے کم وکاست واجب الایمان موجود ہی نہین قرآن جناب امیر کی نسبت
وہ انکار اور اس قرآن کی بابت ان امور کا اقرار تو اسصورت مین یہ
حضرات انکے ہی مثل مشہور کہ ذکر اوسکا مناسب نہین نہ ادہر کے
ہوے نہ اودہر کے ہوئے اور وہ محال کہ نخاطب ہمدان سنے
طرف شیعہ کے منسوب کی سے ان حضرات اہل سنت کو حاصل
ہوئی اور یہود ونصاری سے بہی بدتر ہوئی اسلئے کہ کتب سابقہ الٰہیہ
مین علی ما فی البخاری تحریف لفظی نہین ہوئی اور ان حضرات کے نزدیک
انواع تحریفات لفظیہ اس قرآن مین ثابت ہین اور امامیہ کے نزدیک
قرآن جناب امیر اور یہ قرآن متداول دونو واجب الایمان اور
واجب العمل ہین اور جن جامعین کو کہ رئیس اونکے حضرت عثمان
جامع القرآن ہین حضرات اہل سنت مدار دین سمجہتے ہین وہی
لوگ بموجب کتب معتبر ان حضرات کے دین مدار ہین چنانچہ
اس رسالہ مین بہی کچہہ حال جراشتمال اونکا سابقاً بیان ہو گیا فقد کہ
کیا خوب فرمایا ہے جناب امام المتکلمین عمدۃ المناظرین مولانا سید
محمد قلیخان صاحب اعلی اللہ فی الملاء الاعلی ذکرہ نے کتاب تشئید
المطاعن مین واز عجائب آنست کہ چون اہلسنت ہرگاہ بر مقام انصاف

سے آیند باو بضیق انجام می افتند لاچار بفسق و فجور صحابہ و ابتلاء
شان بشہوات نفسانی و اضلال شیطانی مقر میشوند لیکن ہرگاہ شیعہ
این کلمہ بر زبان سے آرند رگ گردن دراز میکنند فخر الدین رازی
در تفسیر کبیر در تفسیر آیہ لو انفقت ما فی الارض الخ کلامی گفتہ و در آخر
آن گفتہ اذا عرفت هذا فنقول العرب کانوا قبل مقدم رسول الله
طالبین للمال والجاہ والمفاخرة وکانت محبتهم معللة بهذه
العلة فلاجرم کانت تلك المحبة سریعة الزوال وکانوا بسبب
یقعون فی الحرب والفتن فلما جاء الرسول علیه السلام ودعاهم
الی عبادة الله تعالی والاعراض عن الدنیا والاقبال علی الآخرة
زالت الخصومة والخشونة عنهم وصاروا اخوانا موافقین
ثم بعد وفاته علیه السلام لما فتحت علیهم ابواب الدنیا وتوجهوا
الی طلبها عادوا الی محاربة بعضهم بعضا ومقاتلة بعضهم مع
بعض انتهی ازین عبارت رازی صریح واضح است کہ صحابہ بعد وفات
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ بسنت جاہلیت خویش رجوع کردند و بر
حطام دنیا بکالب در ریدند و شیفتہ جاہ و مال گردیدند و علم محاربہ و
منافاة باہم برافراختند و قرعۂ قتال و جدال درمیان خویش انداختند
و آنچہ اعراض از دنیا و اقبال بر آخرہ و عدم خصومت و خشونت و موافقت
و مصادقۃ داشتند آنرا ترک گفتند و علامہ تفتازانی در شرح مقاصد

بر مقام انصاف آمده چنین جواہر زواہر در سلک بیان سفتہ ما وقع بین الصحابہ من المحاربات والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب التواریخ والمذکور علی السنۃ الثقات یدل بظاہرہ علی ان بعضہم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث علیہ لہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والریاسات والمیل الی اللذات والشہوات اذ لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی بالخیر موسوما الا ان العلماء لحسن ظنہم باصحاب رسول اللہ ذکروا لہا محامل وتاویلات بہا یلیق وذہبوا الی انہم محفوظون عما یوجب التضلیل والتفسیق صونا لعقائد المسلمین من الزیغ والضلالۃ فی حق کبار الصحابۃ سیما المہاجرین والانصار المبشرین بالثواب فی دار القرار انتہی این کلام علامہ تفتازانی دلالت صریحہ دارد برانکہ روایات تواریخ و ثقات اہلسنت دلالت دارد برآنکہ بعضی از کبار صحابہ از مہاجرین وانصار کہ برغم اہلسنت در آیات قرآنی مدح شان واقع شدہ از طریق حق میل کردند وبحد ظلم وفسق رسیدند وحقد وعناد وحسد ولداد در طلب ملک وریاست ومیل بلذات وشہوات کار فرماشدند ونیز علامہ تفتازانی بر وقوع این افعال از صحابہ دلیل ہم آوردہ کہ ہر صحابہ معصوم نبود ونہ ہر کسیکہ ملاقات جناب سالتمآب

صلی الله علیه وآله کرده بخیر موسوم بود اما تاویلات اهلسنت در بین نصوص
صریحه پس حالش درین باب دانستی و بر سخافت وضعف آن مطلع شدی
ومعهذا کلام تفتازانی اشاره واضحه دارد برآنکه این تاویلات اهلسنت
بمحض حسن ظن ومصلحت حفظ مسلمین از اعتقاد ضلالت در حق صحابه ذکر کرده‌اند
وخود صاحب تحفه در مطاعن صحابه چون ملجا شده بحفظ آبروی عثمان از
فضیحت ورسوائی مضطر گردیده بنقل مثالب وفضایح اوشان را
قابل تحقیر وتذلیل واهانت وتعزیر گفته وچنان فواحش کبیره که ادنی
متدینی بران اقدام نکند چه جائیکه بمدایح جلیله ومناقب عظیمه
متصف باشد قال چون دید یعنی عثمان که بعضی از اصحاب نیز با این
منافقین در باب خلع تنزع آن خلافت هم صفیر و هم آواز میشوند خواست
تا این فتنه حتی الامکان فرو نشاند آن صحابه را فی الجمله چشم نمائی کرد تا
بشرکت ایشان این فتنه قوت نگیرد ومنافقین واوباش را بر فتنه بودن
ایشان پشت گرمی نشود ونزد اهل سنت عصمت خاصه انبیا است
صحابه را معصوم نمیدانند ولهذا حضرت امیر وشیخین بعضی از صحابه را
حد زده اند وخود جناب پیغمبر مسطح را که از اهل بدر بود وحسان بن ثابت
را نیز حد قذف گرفته اند وکعب بن مالک ومرارة بن الربیع وهلال بن
امیه را که دو کس از ایشان حاضران غزوه بدر بودند در سزای تخلف
از غزوه تبوک تا پنجاه روز مطرود ومغضوب داشته اند وماعز اسلمی را

رجم فرموده اند و بسیاری را تعزیر و حد شرب خمر جاری فرموده چون
تعزیر هر کس بحسب منصب و مرتبہ اوست عثمان نیز چند کس را بموجب حال چشم
نمائی فرموده تا هم داستان منافقین و اوباش نشوند انتهی و ولی اللہ پدر صاحب
تحفہ در رسالہ مقالہ وضیہ فی النصیحہ والوصیہ گفتہ وصیت دیگر آنکہ در
حق اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتقاد نیک باید داشت و زبان
را بجز مناقب ایشان جاری نباید ساخت درین مسئلہ دو صنف خطا کرده اند
قومی گمان میکنند کہ ایشان باہم سینہ صاف بودند و ہرگز مشاجرات میان
ایشان نگذشتہ و این وہم صرف است زیرا کہ نقل مستفیض تنہا ہداست
بر مشاجرات ایشان و انکار این نقل مستفیض نمیتوان کرد و قومی این خبرہا
بدیشان منسوب دیدند زبان بطعن و لعن کشادند و در وادی ہلاک افتادند برین
فقیر ریختہ اند کہ اگرچہ اصحاب معصوم نبودند و از بعض عوام ایشان ممکن کہ چیز
ہا بوجود آمده باشد کہ اگر از دیگران مثل آن بوجود آید مورد طعن و جرح گردد
اما ما موریم بکفت لسان از مساوی ایشان و ممنوعیم از سب و طعن ایشان
تعبدا برای مصلحتی و آن مصلحت آنست کہ اگر فتح باب جرح در ایشان شود
روایت از حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم منقطع گردد و در انقطاع روایت ہم
تمورد ملت است و چون روایت از ہر صحابی بر داشتہ بیشود و اکثر احادیث
مستفیض باشد و تکلیف امتی بحجتی قایم گردد و جرح بعض در آن خلل نکند
انتهی و ازین کلام او کہ در اوست براه انصاف رفتہ و در آخرش طریقہ اعتساف

پیش گرفته بر ناظر لبیب و متفطن اریب چند فائده ظاهر است اول آنکه
صحابه باهم سینه صاف نبودند بلکه باهم بغض و عداوت و کینه و حقد و مشاجرات
ومخالفات که از بدترین عیوب و از اعظم ذنوب است داشتند اهلسنت
بعض صحابه را کفر میگویند کما سبق پس هرگاه صحابه باهم بغض داشتند
بنابر قول شان لازم آمد که همه کافر شدند دوم آنکه کسانیکه منکر اند تشاجر
وتباغض صحابه را وادعای واهی دارند که صحابه باهم سینه صاف بودند
خاطی اند وقول ایشان وهم صرف است و منکر اند نقل مستفیض را که گنجایش
انکار ندارد پس عجب است که صاحب تحفه برخلاف وصیت پدر خود که اورا
آیة من آیات الله مے داند انکار تباغض صحابه دارد و همه را باهم سینه صاف
میگوید و وصیت اورا بجوی نمے خرد و وهم صرف وخطاء ظاهر را اختیار
میکند و نقل مستفیض را انکار مے سازد سوم آنکه از قولش ظاهر است
که مشاجرات اصحاب بنقل مستفیض ثابت و این معنی دلیل است بر آنکه
صحابه باهم سینه صاف نبودند و نیز ظاهر است که مراد ازین مشاجرات
همان مشاجرات است که شیعه در مطاعن صحابه ذکر کنند یعنی مشاجرات
ثلثه با جناب امیر علیه السلام و مشاجرات طلحه و زبیر و عائشه با آنحضرت و
مشاجرات اصحاب با عثمان و امثال آن پس ظاهر شد که درمیان
اصحاب و جناب امیر علیه السلام تباغض بود و باهم سینه صاف نبودند
واگر نے وجه تخصیص این مشاجرات با مشاجرات طلحه و زبیر و مثل آن کنند

در مشاجرات ثلثه را با جناب امیر علیه السلام خارج از ان کنند تاهم مطلوب
از دست نمی رود که لااقل بغض این گروه با جناب امیر علیه السلام که بغض
آنحضرت دلیل نفاق است ثابت خواهد شد وکلامیکه در آخر درج کفت
لسان از طعن صحابه گفته از قبیل هفوات واهیه است که محصلی ندارد و
محکم بحث است چنانچه شاگرد او مولوی سناء الله پانی پتی در شرح این
رساله هم اقرار بنا معقول بودن این کلامش میکنند و میگوید این تمام
عبارت در عقل ناقص العقل معقول نمی شود چه تفرقه میان صحابه که ذکر
کرده از اصلی معتمد ظاهر نمیشود آنچه در غیر اصحاب موجب جرح وطعن باشد
چرا در اصحاب موجب جرح وطعن نباشد حدود و تعزیرات چنانچه در غیر
صحابه جاریست در صحابه نیز جاری گشته پس تلقی امت
بر قول وحدیث جمعی از صحابه مبنی بر ان نیست که موجب طعن در آنها یافته
نشد لیکن بنا بر مصلحتی طعن از انها موقوف مانده بلکه درحقیقت موجب
طعن در آنها مفقود است ولهذا آنحضرت علیه السلام فرموده خیر القرون
قرنی وحقتعالی فرموده کنتم خیر امة اخرجت للناس واهل اجماع
گفته الصحابة کلهم عدول واگر بالفرض موجب رد حدیث در انها یافته
شود وحدیث آنها بنا بر مصلحتی رد نکرده شود درانصورت کدام اعتماد بر انها
باقی ماند خبری که در واقع منقطع است وقابل اعتماد نیست آنرا منقطع
نگفتن و معتمد علم دانستن موجب کمال خلل است در دین [illegible]

اللسان از مساوی آنها مبنی است بر منزه بودن آنها از مساوی ولهذا
درحق آن جماعه آمده اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم نه آنکه
با وجود مساوی بکف اللسان ماموریم چراکه باین چنین کف اللسان در
حق جمیع امت ماموریم و از غیبت همه مسلمانان ممنوعیم انتهی و هرگاه باعتراف
ولی الله ثابت شده که در صحابه مساوی بوده لیکن آنرا بجهت مصلحت
قبول روایت ایشان موجب جرح ایشان نمی دانیم که در صورت عدم
قبول ایشان دین برهم میخورد و این معنی خود ظاهر است که هرچیزیکه
در غیر صحابه موجب جرح میشود در ایشان هم موجب جرح است چنانچه
ثناء الله هم بآن تصریح کرده و این مصلحت راکه ولی الله پسندیده
مردود کرده بلکه آنرا مفسده فی الدین دانسته پس ظاهر شد که صحابه
مجروح بودند و روایات ایشان قابل قبول نه و دین اهلسنت برهم خورد
انتهی قال الفاضل المتوحد پس براے خدا پلیدی اس عقیدی کے اور
پاکیزگی اوس عقیدہ اہلسنت کے تمیز کرنی چاہیئے اور گلاب کو گلاب
اور پیشاب کو پیشاب سمجھنا چاہیئے پیشاب کی پلیدی کو گلاب کے
ہمشکل ہونے سے پوشیدہ نکرنا چاہیئے یہہ کام لائق سخن پروری
کے نہیں یہہ ذخیرہ اخرت کا ہے وہانکو ہمراہ لیجاناہے اقول وبہ نستعین
پاکیزگی عقیدہ حقہ امامیہ کی مفصلاً و مشروحاً زیب تحریر ہوئی اور
اسیطرح برعکس اوسکے اعتقاد اہل سنت کا کہ ساتھہ وقوع انواع

تحریف و تصحیف و تفرق و انتشار و زیادت و نقصان و تبدیل و تغیر و
تقدیم و تاخیر و غلط و لحن اور نزول حسب کلام و راے صحابہ کے قرآن
مین قائل ہین اور عدم تواتر بھی بنابر ضرویات اونکے کے لازم آتا ہے
تو گویا قائل عدم تواتر قرآن کے بھی ہین چنانچہ بحوالہ کتب معتبرہ اہل سنت
معرض بیان مین آیا حاجت اعادہ کی نہین مگر ایک امر اور کہ اوس عقیدہ
علیہ اور اس عقیدہ مخالفہ اوسکی کو بالبداہت جدا کردی لکھتا ہون
کہ امامیہ کے نزدیک حسب تحقیق جناب مجیب لبیب صاحب [illegible] کے
تحقیق یہ ہے کہ یہہ قرآن مروج اور نسخہ قرآن کہ محرف ہوئی ہم سبکو
منزل من اللہ اور واجب التعظیم اور قابل تکریم جانتے ہین اور اہانت اور
استخفاف اونکا گناہ کبیرہ ہے اور احراق اونکا باعث احتراق نار جحیم
ہے اور بنابر روایات سبعہ احرف کے جو اختلافات اونمین تھے
وہ ازجملہ ساتون حرفون کے تھے کہ قرآن مجید اونپر نازل ہوا تہا
اور اہلسنت کے نزدیک حسب تصریح مخاطب سب قرآن صحابہ عظام
اور اہلبیت کرام کے حتی کہ مصحف امیرالمومنین علی علیہ السلام کہ جنہین سوا کے
ستر حرف قرآن ہونیکے یہہ بھی بزرگی تہی کہ اون بزرگوارون نے حضور
رسول مقبول اپنے دست حق پرست سے اونکو لکھا تہا اور اونکی تلاوت
کرتی تہی سبکی سب لایق محو تام کے اور قابل احراق کے تہی چنانچہ حضرت
اونکی خلیفہ ثالث نے اون سب قرآن کی جلانیکا امر کیا اور جلادئی گو

اور یہہ حضرات اہلسنت اس احراق کو اونکی مدح قرار دیتے ہین اور بہ نہایت تعظیم عثمان جامع القرآن کہتے ہین اے صاحبان انصاف صاف کہو کہ سب قرآنونکا عموماً اور مصاحف اصحاب کبار اور اہلبیت اطہار کا خصوصاً منزل من اللہ اور واجب التعظیم جاننا عقیدہ پاکیزہ ہے یا اون مصاحف کا واجب الاحراق اور قابل محو تام سمجھنا اور جلانیوالونکو ممدوح کہنا جو لوگ پاکیزہ طینت اور پاکیزہ طبیعت ہین شق اول کو اختیار کرتے ہین اور جناب مخاطب کہ بفحواے الخبیثات للخبیثین حال اونکا اس کلام سے اونکے عیان ہے شق ثانی کو بکمال طمطراق اختیار فرماکر بیان اعتقاد اہل سنت مین لکھتے ہین کہ ہر ایک صحابہ نے موافق اپنے علم و ادراک بلا مشورہ غیر مصاحف بنوع دگر و طرز علاحدہ جمع کئی تھی اور کلام اللہ کو کلام نبوی سے جو بطور تفسیر کے ذیل آیہ مین ارشاد ہوا اور وحی متلو کو حدیث قدسی سے اور متواتر کو احاد و شاذ سے اور منسوخ التلاوت کو غیر منسوخ التلاوت سے تمیز و جدائی نکی تھی غرض کہ ہر ایک اونمین سے بالاجماع تنقیح یافتہ و تصحیح شدہ نہ تہا وہ مصاحف لائق محو تام کے اہل سنت کے نزدیک تھے اور پھر بعد فاصلہ یسیر لکھتے ہین چنانچہ جناب امیر علیہ السلام بھی یہہ ہی شان رکھتے تھے کہ اولا اونہون نے بطور خود قرآن جمع کیا اور شروع رسالہ مین یہہ عبارت لکھی ہے کہ ان لوگون نے بکمال دیانت و امانت و حفاظت و صیانت

ورع و تقوی وجد و جہد و تنقید و تفحص بقدر طاقت بشریہ اجتماعیہ
اپنے کے خاص کلام اللہ کو کلام نبوی سے اور اوسمین سے وحی
متلو کو غیر متلو یعنی حدیث قدسی سے اور وحی متلو مین سے متواتر
کو غیر متواتر یعنی احاد و شاذ سے اور اوسمین سے غیر منسوخ التلاوت
کو منسوخ التلاوت سے اور اوسمین سے لغت قریش کو غیر لغت
قریش سے متمیز و ممتاز کر کے خاص نفس وحی متلو متواتر الروایت
غیر منسوخ التلاوت کو بموجب لغت قریش کے بین الدفتین مدون اور
منتظم کیا انتہی ناظرین انصاف کرین کہ جب علی مرتضی جامع قرآن
ناقص اور ہر ایک صحابی خلط ملط کر کے قرآن متلو کو غیر متلو سے اور
کلام اللہ کو کلام نبوی سے ملا کر جمع کرنیوالے مصاحف کے ٹھہرین
اور یہہ عقیدہ مدار ایمان قرار پاجاوے اور پھر یون کہا جاوے کہ انہین
لوگون نے بکمال تفحص و تلاش قرآن متلو کو غیر متلو اور دیگر اقسام
سے چھانٹ کر جمع کیا اور وہ بھی بعہد خلیفہ ثالث یعنی زمانہ نبوت
اور دور شیخین اور اوایل خلافت خلیفہ ثالث مین وہ جملہ خرابی قرآن
شریف مصرحہ بالا قبول کر لی جائین تو البتہ کوئی نافہم کہ جسکو کچھ بھی
سمجھ ہو وہ یہہ کہیگا کہ بیشک عقیدہ اہلسنت نسبت قرآن شریف
کے بہت اچھا ہے ورنہ ایک لڑکا پکارا اوٹھیگا کہ جب سنی نے بگاڑ دیا
اور ہر ایک صحابی نے حتی کہ امیر المومنین علی بن ابیطالب صلواۃ اللہ علیہ

بہی باعتراف مخاطب قرآن غیر صحیح جمع کیا تو پہر اوسکی صحت کیونکر ہوئی
اور ایسے گم کئے ہوئے کو کہاں سے پایا یہہ عقیدہ تو نہایت خراب ہے
گویا فی المعنی قرآن کو غلط بتاتا ہے اب مین کیا کہون ناظرین سمجہہ لین
کہ یہہ عقیدہ گلاب سے یا پیشاب قال الفاضل المتوحد اور بعض شیعہ
جو اسباب ہین درمیان دونون خبیث اور طیب کے خلط ملط کرکے الزام
اہلسنت سے جانبری چاہتے ہین اقول و بہ نستعین حسب تصریح مخاطب
اہل سنت انواع خلط ملط کے کلام ایزد بیچون مصداق لا یمسہ الا المطہرون
مین قائل ہین یہانتک کہ شمول غلط و کلام عمر و عائشہ وغیرہ کا بہی قرآن
مین بیان کرتے ہین پس خلط و ملط خبیث و طیب کا انہین لوگون کا کلام
ہے شیعہ اس خلط ملط سے بالکل منزہ و مبرا ہین اور اہلسنت بیچارے
خود ہی مورد الزام ہین اپنی ہی جان بچانی اونکو دشوار ہے شیعہ کو الزام
کیا دینگے قال الفاضل المتوحد اور کہتے ہین کہ وقوع نقصان انکے
نزدیک بہی تو ثابت ہے اقول و بہ نستعین جو کچہہ کہتے ہین سچ کہتے ہین
چنانچہ اس رسالہ مین بہی مشروحاً بیان ہوا قال الفاضل المتوحد
چنانچہ عجیب سوالات حلت متعہ و تحریف قرآن نے بہی
یہہ ہی راہ اختیار کی اقول و بہ نستعین جناب مجیب مصیب نے جو راہ
اختیار فرمائی ہے صراط مستقیم ہے جو اوس راہ کو بمقتضائے
کجی طبیعت کے کج سمجہی گمراہ ہے قال الفاضل المتوحد تو جواب الجواب

لکھنا اوس کا اس ناچیز کو علی وجہ الاختصار ضرور دکھلایا تا کہ حق
و باطل مین تمیز رہے اور طیب او رخبیث مختلط نہون واذا
مہدنا ھذا فالآن نشرع فی الجواب وباللہ التوفیق اول
وہ نستعین وہ جواب از اول تا آخر باصواب سے دندان شکنی مین
انتخاب ہے سچ تو یہہ ہے کہ لاجواب ہے دریا کو کوزہ مین بند
کیا ہے کیون نہو کسنے یہہ جواب دیا ہے مجیب مصیب طاب ثراہ
ایسے شہسوار یکہ تاز میدان مناظرہ مین کہ جنکی طعن الرماح کو مخالفین
جانتی ہین لوہا مانتے ہین اونکے بوارق موبقہ کا حال کسکو معلوم
نہین کہان کہان دہوم نہین اوس سے ہر مخالف آنکھہ چہپکتا ہے
ہر یک کو سکتہ ہے نہ آج تک کسیکی کچھہ کہا نہ کہہ سکتا ہے اونکی ایک
ضربت حیدریہ شاہ صاحب کے شاگرد رشید فاضل رشید نہ اوٹھا
سکے کسیطرح جان نہ بچا سکے قدرت خدا مخاطب جہالت مآب
اور اونکا جواب الجواب چہوٹا مُنہہ بڑی بات اوسکو تو اونکا
کلام متانت التضمام سمجھنے کی بہی استعداد نہین کلام سعدی
بہی یاد نہین شعر تکیہ برجاے بزرگان نتوان زد بگزاف * مگر
اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی * اونکے جواب الجواب کا وہی ارادہ
کریگا جسکو شعور جواب دیگا مخاطب نے اونکے کس کس قول کا
جواب دیا ہے بقول اسے مثل مشہور اونگلی کاٹ شہیدون مین داخل

جہل اپنا ظاہر کیا ہے قال سلطان العلماء طاب ثراہ حقیقت حال یہہ ہے
کہ جو قرآن مجید کہ بالفعل مروج و متداول ہے الی آخرہ قال الفاضل
المتوحد سایل خواستگار الزامی جواب کا نہین تہا جو جناب مجیب جوابات
الزامی پر چہوٹ پڑے وہ تو تحقیقی جواب کا بموجب مذہب شیعہ خواہان
تہا چاہیئی تہا کہ اپنی روایات اور اپنی معتقدات کے موافق جواب شروع
کرتے انجام کو اگر جواب الزامی بہی کسیقدر لکہہ دیتے تو مضایقہ نہین
تہا اقول و بہ نستعین جناب سلطان العلما طاب ثراہ نے حقیقت
حال حسب مسلمات سایل بیان کرکے صاف ارقام فرما دیا ہے کہ
تحقیق یہہ ہے کہ یہہ قرآن مروج اور جتنے قرآن کہ محرق ہوئے ہم سبکو
منزل من اللہ اور واجب التعظیم اور قابل تکریم جانتے ہین اور اہانت
اور استخفاف اونکا گناہ کبیرہ ہے اور احراق اونکا باعث احراق
نار جحیم ہے اور بنا بر روایات سبعہ احرف کی جو اختلافات اون میں
تہے از جملہ ساتون حرفونکے تہے کہ قران مجید اونپر نازل ہوا تہا پس
اب جناب مخاطب کا یہہ قول کہ تحقیقی جواب تحریر نہین فرمایا محض
تلبیس ابلیس ہے قال الفاضل المتوحد خیر اب ہم کہتے ہین کہ جلانے
کا طعن جو ہے سو اوسکا جواب ایک تو تحقیقی ہے اور دوسرا الزامی
جواب تحقیقی تو یہہ ہے کہ شارح بخاری نے لکہا ہے کہ حضرت عثمان
جامع القران نے اون مصاحف متنوعہ کو اولاً پانی سے دہو کر الفاظ

محو کئے تھے بعد اوسکے قراطیس مغسولہ کو بمزید احتیاط جلایا تھا
پس اسصورت مین نہایت اہتمام اونکا مراعات تعظیم قرآن مین ثابت
ہوا اقول یہ نستعین اِس جواب تحقیقی سے کہ بسند قول شارح بخاری
کے لکھا ہے نہایت سنلے تحقیقی مخاطب کے تحقیق ہوتی ہے
اسلئے کہ سب عبارت شرح بخاری کی کہ متعلق اِس مطلب کے
ہے دیکھکر یہہ جواب تحقیقی استنباط کیا ہوگا حالانکہ ملاحظہ سے تمام
عبارت کے ظاہر ہے کہ یہہ جواب ہرگز لایق التفات نہین اسواسطے
کہ روایتوں سے ایک امر ان تین امرونمین سے ثابت ہوتا ہے یا پہاڑنا
یا جلانا یا محو کرنا ہرچند محو کرنیمین احتمال بعید سے ہے کہ دہو کر جلایا ہو
مگر جبکہ اکثر روایات مین تصریح جلانیکی واقع ہوئی تو محو کو عام ہی جلانی
پر کہ خاص ہے حمل کیا جائیگا کما لا یخفی اور ہمہذا شارح نے بہی اِس
احتمال کو قطع کردیا چنانچہ بعد نقل روایت محو کی فرمایا کہ محو اعم ہے
اِس سے کہ بطریق غسل ہو یا بطریق تحریق اور اکثر روایات صریحہ
ہین تحریق مین پس صرف تحریق ہے واقع ہوئی انتہی بترجمتہ اور
بعد ذکر روایات اور قطع احتمال کے اعتقاد عیاض بیان کیا وقد جزم
عیاض بانہم غسلوہا بالماء ثم احرقوہا مبالغۃً فی اذہابہا اور اوسکے بعد
قول ابن عطیہ بیان کیا الروایہ بالحاء المہملہ اصح وہذا الحکم ہو الذی وقع فی
ذلک الوقت واما الآن فالغسل اولی لما دعت الحاجۃ الی ازالتہ یعنی روایتہ

یحرق ساتھہ حاے مہملہ کے کہ جس سے جلانا ثابت ہوتا ہے صحیح تر
ہے اور یہہ ہی وہ حکم کہ اوسوقت بین واقع ہوا اور لیکن اب پس
دہونا بہتر ہے جسوقت ضرورت زایل کرنیکی داعی ہو الغرض روایات
سے اور قول شارح سے اور اور قولون سے جلانا بخوبی ثابت ہوتا ہے
اور دہو کر جلانا پایہ ثبوت کو نہین پہونچا پس اسصورت مین فساد اعتقاد
عیاض کا کہ ہے سند طرف کسی روایت کے نہین ہے ظاہر ہوا اور
حال جواب تحقیقی جناب مخاطب کا ہی کہ ماخوذ اوسیکی اعتقاد سے ہی
واضح ہوا تعجب ہے کہ جناب مخاطب نے تمام عبارت شرح بخاری
سے قول عیاض کو کہ غالباً شارح نے تعریضاً بیان کیا ہے چنانچہ
ماقبل ومابعد اوسکا دونو شاہد عدل ہین واسطے سند جواب تحقیقی
کے انتخاب کیا اور کچہہ نظر ماقبل ومابعد پر نفرمائی کہ اوس سے صرف
جلانا ہی ثابت ہوتا ہے اور عیاض نے وجہہ مین دہو کر جلانیکی مبالغہ
فی اذہابہا کہا ہے اور مخاطب اوس سے یہ نہایت اہتمام مراعات
تعظیم قرآن ثابت کرتے ہین یہہ ظاہرا قبیل سے توجیہ القول بمالا یرضی
بہ قائلہ کے معلوم ہوتا ہے اور باین ہمہ یہہ جواب تحقیقی مخاطب کا
قول ابن عطیہ مین کہ الروایۃ بالحاء المہملۃ اصح وہذا الحکم ہو الذی وقع
فی ذلک الوقت اور قول شارح بخاری مین کہ اکثر الروایات صریحۃ
فی التحریق فہو الذی وقع اور روایت فذلک زمان حرقت المصاحف

بالعراق بالنار ہین نافذ نہین ہے کما ہو الظاہر پس اس تقریر سے
واضح ہوا کہ مخاطب ہر مقام مین ایسے ہی تحقیق واسطے تلبیس عوام کے
عمل مین لاتے ہین اور اسیطرح کی تلمیحات کو ہر جگہہ کام فرماتے ہین جب
یہہ مطلب ذہن نشین ہوا تو اب اصل عبارت فتح الباری واسطے تفریح
قلوب مخالفان و تفریح خاطر مومنان ذیل مین نقل کیجاتی ہے وقوله
امر بما سواه من القران فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق فی
روایة الاکثر ان یخرق بالخاء المعجمة وللمروزی بالمهملة و
رواه الاصیلی بالوجہین والمعجمة اثبت فی روایة الاسماعیلی
ان یمحا او یحرق وقد وقع فی روایة شعیب عند ابی داؤد و
الطبرانی وغیرهما وامرهم ان یحرقوا کل مصحف یخالف المصحف
الذی ارسل به قال فذالک زمان حرقت المصاحف بالعراق
بالنار وفی روایة بکر بن الاشبح فامر بجمع المصاحف فاحرقها
ثم بث فی الاجناد التی کتب ومن طریق مصعب بن سعد
قال ادرکت الناس متوافرین حین احرق عثمان المصاحف
فاعجبهم ذلک او قال ولم ینکر منهم احد وفی روایة
ابی قلابة فلما فرغ عثمان من المصحف کتب الی اهل الا
مصار انی قد صنعت کذا وکذا ومحوت ما عندی فامحوا
ما عندکم والمحوا اعم من ان یکون بالغسل والتحریق واکثر

الروایات صحیحة فی التحریق فهو الذی وقع ویحتمل وقوع کل منها بحسب ما رای کل من بیده شئ من ذلک وقد جزم عیاض بانهم غسلوها بالماء ثم احرقوها مبالغة فی اذهابها وقال ابن عطیة الروایة بالحاء المهملة اصح وهذا الحکم هو الذی وقع فی ذلک الوقت واما الاٰن فالغسل الاولی لما دعت الحاجة الی ازالته وقوله امر بما سواه ای ما سوی المصحف الذی استکتبه والمصاحف التی نقلت منه وسوی المصحف الذی کانت عند حفصة وردها الیها ولهذا استدرک مروان الامر بعدها واعدمها ایضا خشیة ان یقع لاحد منها توهم ان فیها ما یخالف المصحف الذی استقر علیه الامر لما تقدم قال الفاضل المتوحد اور جواب الزامی یہہ ہے کہ جیسی جلانا فعل استخفاف ہے ویسی ہی زمین پر دے مارنا فعل استخفاف ہے حضرت موسی علیہ السلام نے جو الواح توریت کو زمین پر دی مارا اور برادر بزرگ اپنے نبی اللہ کی ریش مبارک اور بال پکڑ کر کہینچ ڈالے کہ یہہ بہی بالبداہت فعل استخفاف اور استحقار کا ہے شیعہ کے نزدیک کیا جواب رکہتا ہے فما ہو جوابہ عندہم فہو جوابنا عندنا اگر کہین کہ حضرت موسی تو نبی تہے عثمان تو نبی نہین تہے ہم کہین گے کہ نبی ہونا اور بہی معصیت کو زاید اور اشد کرتا ہے اور اگر کہین کہ وہ بنابر مصلحت

سکے تہا تو ہم بھی کہہ سکے کہ یہہ بھی بنا بر مصلحت کے تہا استخفافاً نہ تہا
اور ظاہر ہے کہ استخفاف سے حضرت عثمان کو کیا غرض تہی اگر استخفاف
منظور ہوتا تو قرآن کو بالکل نیست و نابود کردیتے یہہ نسخہ طیار کرکے
واسطے ہدایت مخلوق کے کیسلئے شائع فرماتی فما ہذا الطعن علیہ الا بہتان
عظیم اقول یہ تسنیعین جواب الزامی بہی غلط ہے اصل یہہ ہے کہ حق
سبحانہ تعالی حکایۃ عن کلیم اللہ فرماتا ہے وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ
وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْہِ یَجُرُّہٗ اِلَیْہِ جناب مخاطب جو القا کے معنی
زمین پر دے مارنا لیتے ہین یہہ خوش فہمی اونکی ہے القا بمعنی پہونچانے
کے اس مقام پر ہے یعنی پہونچا دیا الواحکو چنانچہ غیاث اللغات مین
لکہا ہے کہ القا بالکسر رسانیدن و افگندن از منتخب و کنز و صراح
یا یون کہو کہ جو بہت جلدی سے الواح کو حضرت موسی نے رکہدیا
لہذا القا سے تعبیر ہوا اور جناب سلطان العلما طاب ثراہ کتاب
ذو الفقار طعن الرماح مین افادہ فرماتے ہین بالجملہ شکی نیست کہ تاویل
کریمہ یا بن ام لا تاخذ بلحیتی ولا براسی بر مذہب شیعہ و اہل سنن
واجب و لازم است و احدی در باب اعتذار دست بدامن تفرقہ
میان اغضاب و غضب نزدہ پس لابد گفتہ شود کہ این منازعہ حقیقیہ
نبودہ و کریمہ لا تاخذ بلحیتی ولا براسی دلالت بر تحقق غضب و معاندت
ندارد زیرا کہ از کجا کہ اخذ محاسن ہارون بتقریب عتاب بودہ چہ در حال

رافت واستفسار احوال هم اخذ محاسن بدست متداولست همچنین در
حال تفکر وتردد خاطر وغیر آن پس حمل آن بر خصوص عتاب وجهی نداشته
باشد قال الرازی فی التفسیر الکبیر فی تضاعیف اجوبة الاشکالات
فی الآیة ہکذا وثانیہا ان موسی اقبل وہو غضبان علی قومه فاخذ
براس اخیه یجره الیه کما یفعل الانسان بنفسه مثل ذلک عند الغضب
فان الغضبان المتفکر قد یعض علی شفتیه واصابعه ویاخذ بلحیته فاجری
موسی اخاه ہارون مجری نفسه لانه کان اخاه وشریکه فصنع به ما یصنع
الرجل فی حال الفکر والغضب واما قوله لا تاخذ بلحیتی ولا براسی فلا
یمتنع ان یکون ہارون خاف من ان یتوہم بنو اسرائیل انه منکر علیه
غیر معاون له ثم اخذ فی شرح القصة فقال انی خشیت ان تقول فرقت
بین بنی اسرائیل وثالثہا ان بنی اسرائیل کانوا علی نہایة سوء
الظن بموسی حتی ان ہارون غاب عنہم غیبة فقالوا لموسی انت قتلته
فلما وعد الله موسی وکتب له فی الالواح من کل شیء ثم رجع
فرای من قومه ما رای فاخذ براس اخیه لیدنیه فیتفحص
عن کیفیة الواقعة فخاف ہارون ان یسبق الی قلوبہم ما لا
اصل له فقال اشفاقا علی موسی لا تاخذ بلحیتی لئلا یظن القوم
ما لا یلیق بک انتہی ونیز میتوان گفت که اکثر اوقات بنا بر اظہار
عظمت گناه یا برای اظہار مزید نصفت وعدالت وعدم رعایت قرابت

نسبت بعزیزان وقریبان اظہار عتاب نمودہ بشود اگرچہ درحقیقت
ازدل آزردہ نباشند والا امریکہ باعث عتاب حقیقی باشد از حضرت
ہارون بمنصہ ظہور نرسیدہ بود وشان نبوت ارفع است ازانکہ مرتکب
امری شوند کہ مستحق عتاب باشد وازانکہ عتاب کنند برکسیکہ مستحق
عتاب نباشد اور مخاطب نے یہہ جو کہا ہے کہ اگر کہیں وہ بنابر
مصلحت کے تہا تو ہم بہی کہیں گے کہ یہہ بہی بنابر مصلحت کے
تہا سبحان اللہ نہ بہی شعور و نہی فہم اگر فعل انبیاء اولوالعزم مشتمل
مصلحت پر کہا جاوے تو کیا لازم ہے کہ فعل ہر کس وناکس کا جسکا
مذموم ہونا بدیہی ہو خالی از مصلحت نہ سمجہا جاوے این الثریا من الثری
اور اگر یہہ بہی مصلحت شناسی جناب مخاطب کی ہے تو شاید فعل یزید
پلید کو بہی خالی مصلحت سے نہ سمجہتے ہونگی اور یہہ جو فرمایا ہے کہ اگر استخفاف
منظور ہوتا تو قرآن کو بالکل نیست ونابود کردیتے نہایت عجیب ہے کیا
استخفاف کسی چیز محترم کا اسیمین منحصر ہے کہ اوسکو بالکل نیست
ونابود کردیا جاوے اور اگر نزدیک مخاطب کے اسیمین انحصار ہے تو
چاہئی کہ جلانا تمام قرانونکا ساتہہ باقی رکہنے ایک نسخہ کے جایز سمجہین
اور اوسکا تحقیر بہانہ کرین اور اگر جامع القرآن قرآنکو بالکل نیست
ونابود کرتے تو خود بہی نیست ونابود ہوگئے جاتے بلحاظ اس مصلحت کے
اس سعادت سے محروم رہے قال الفاضل المتوحد تمسے اسلئے پوچہتے

ہین کہ ہمنے جلایا تو تمنے کیون جلانے دیا تم ہی تو اوسکے اہل تھے اور
تمپر یہہ ہی واجب تہا کہ جلانے والے سے لڑتے جو تمہارے پاس تو ذوالفقار
موجود تھے اور وصف تمہارا تہا کرار غیر فرار غالب علی کل غالب علی ابن
ابی طالب کیا تم یہہ نہین جانتے تھے کہ پہر بعد سوخت ہونے اون مصاحف
کے تا خروج حضرت صاحب الامر مصحف مجموعہ محرق القرآن پر عمل کرنا
پڑیگا تو اپر پہرا اونکا اور اسکا سمجھ لینا ضرور ہے اور قطع نظر اسکے
تم تو بعد کو اون جلانے والونکے بخوبی قادر ہوئے تھے اسپر کہ اپنے
جمع کئے ہوئے کو کہ محض حق و راست تہا اور تمہارے پاس موجود
اور جلانے سے محفوظ رہا تہا جاری کر دیتے اور اوسکو جلا ڈالتے یہہ
تمنے کیا کیا نہ ہمکو جلانیسے روکا نہ اپر پہر کو اونکے یاد کر لیا اور نہ بعد کو
اپنا جمع کیا ہوا جاری کیا اب تم کس گہر کے رہے کس کتاب پر
عمل کرتے ہو اور کونسی دستاویز دین کی رکہتے ہو تیلاؤ اقول وبہ
نستعین اس قول سے کہ جس سے نہایت بی ادبی مخاطب کی نسبت
جناب نفس رسول زوج بتول صلواۃ اللہ علیہ کے ظاہر ہوتی ہے
شیعونپر کوئی الزام نہین آتا ہے بلکہ یہہ تو الزام قوی شیعونکا سنیوں پر ہی
کہ جس سے بصراحت ثبوت تقیہ کا ہوتا ہے تفصیل اس اجمال کی
یہہ ہے کہ جملہ اوصاف حیدر کرار غیر فرار صاحب ذو الفقار غالب علی
کل غالب جناب علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ اولیا مخاطب کو

تسلیم ہین اور باعتراف اکابر اہلسنت یہہ بہی ثابت ہے کہ ایک قران
جناب علی مرتضی علیہ السلام نے جمع فرمایا تہا کہ اس قران متداول کے
مغایر تہا اور اس سے اچہا تہا اور شائع ہوا اور جلانے سے بہی
محفوظ رہا چنانچہ ابن عبدالبر مالکی نے کتاب استیعاب ہین محمد بن
شیرین سے روایت کی ہے کہ جب لوگون نے ابوبکر سے بیعت
کی تو حضرت امیر علیہ السلام نے بیعت مین تاخیر کی اور اپنے گھر مین
بیٹہہ رہے ابوبکر نے کہلا بہیجا کہ کیون دیر کی تمنے میری بیعت مین
آیا کراہت کی تمنے میری امارت اور خلافت سے پس فرمایا حضرت
امیر نے کہ کراہت تو نہین کی تہی لیکن قسم کہائی ہے مینے کہ نہ
اوڑہونگا اپنی ردا کو سوائے وقت نماز کے جب تک کہ نہ جمع کرلون
قرآن کو کہا ابن شیرین نے کہ یہہ روایت پہونچی مجہکو کہ اون
حضرت نے جمع کیا قرآن کو موافق اوسکے کہ نازل ہوا تہا اور
اگر ہاتہہ آتا وہ تو البتہ اوس سے علم کثیر حاصل ہوتا فقط اور اوسکے
قریب دوسری روایت عبدالرزاق کی اسناد سے اوسی کتاب
مین مذکور ہے اور شیخ عبدالحق لکہتے ہین آوردہ اند کہ امیرالمومنین
علی رضی اللہ عنہ نیز جمع کرد قران را بہ ترتیب نزول وگفتہ اند کہ اگر
آن مصحف معمول شدی ومشہور گشتی علم کثیر ازان حاصل شدی
کہ معرفت ناسخ ومنسوخ است ودانا کہ [illegible]ی رضی اللہ تہر سی اختلاف

انزا ہروسے کا رنیا وردہ تا ہمہ عالم بربک وجہہ و بریک نسق باشند والله اعلم انتہی چنانچہ یہہ عبارت پہلی بہی گذری اور خود مخاطب خطا با لجنا ب الاشرف الاعلی کہتا ہے کہ تم تو بعد کو اون جلانے والونکے بخوبی قادر ہوسکتے اسپر کہ اپنے جمع کئے ہوئے کو کہ محض حق و راست تہا اور تمہارے پاس موجود اور جلانیسے محفوظ رہا تہا جاری کر دیتے اور اسکو جلا ڈالتے بعد اس تمہید سدید کے ہم حضرات اہل سنت سے پوچہتے ہین کہ حضرت کرار غیر فرار صاحب ذو الفقار غالب علی کل غالب نے اپنی قرآن کو کہ اس قرآن متداول سے بہتر تہا ایام خلافت شیوخ ثلثہ مین خصوصاً اپنی عہد عدالت مہد مین کیسلئے شائع نفرمایا اگر یہہ کہین کہ حضرت علی نے تقیہ کیا چنانچہ ہم ایک تائید اوسکے عنقریب کلام سے شاہ عبد العزیز دہلوی کی نقل کرینگے فہو المراد ورنہ یا تو العیاذ باللہ جناب کو الزام لگائینگے کہ بدون مانع کے قران بہتر کو چہپا ڈالا اور امت کو علم کثیر سے محروم رکہا اور یا اپنے اور اصحابہ کبار کو بصراحت تمام ملزم ٹہیرائینگے کہ اونہون نے شائع ہونی دیا مگر یہان ہمارے حضرت مخاطب کہ اقوال سے اپنی علماکے بہی اطلاع نہین رکہتے برعکس اونکے اقوال کے عبارت آئندہ مین فرمائینگے کہ وہ قرآن جناب امیر کا صحیح نہین تہا اور ہم بہی جواب اوسکا وہین لکہینگے لیکن ایک نکتہ یہان بہی زیب تحریر ہوتا ہے کہ جب تصریح مخاطب

مصحف جناب امیر العیاذ باللہ غیر صحیح اور لایق محو تمام تہا تو حضرت
جامع القرآن نے با انہمہ اہتمام قرآن سوزی کہ ابن مسعود سے
صحابی جلیل القدر کو پٹوایا اور اونکے قرآن کو جلوایا اوس مصحف
غیر صحیح کو کیون جلانے سے چھوڑ دیا اور کسلئے اس سعادت کو
حاصل نکیا حال آنکہ شاید نزدیک مخاطب کے جلانا اوسکا نسبت
اور مصاحف اصحاب کے زیادہ تر ضرورت رکہتا ہوگا سبحان اللہ
مخاطب ہمہ دان نے اپنی دانست مین اپکو الزام سے بچایا مگر جامع
القرآن کا خیال نفرمایا سچ ہے دشمن دانا بہ از دوست نادان
قال الفاضل المتوحد اعتقاد حضرات شیعہ کا اس مقدمہ مین یہ ہے
کہ وہ مصاحف منتشرہ تھے یعنی ہر ایک صحابی نے موافق اپنے
علم و ادراک کے بلا مشورہ غیرہ وہ مصاحف بنوع دیگر و طرز علیحدہ جمع
کئے تھے اور کلام اللہ کو کلام نبوی سے جو بطور تفسیر کے ذیل آیہ
مین ارشاد ہوا اور وحی متلو کو حدیث قدسی سے اور متواتر کو احاد
و شاد سے اور منسوخ التلاوت کو غیر منسوخ التلاوت سے ممیز و جدا
نکی تہی غرضکہ ہر یک اونمین سے بالاجماع تنقیح یافتہ اور تصحیح شدہ نتہا
لہذا بعد استحصال قرآن اجماعی اور تنقیح و تصحیح اجماعی کے وہ مصاحف مشتملہ
لایق محو تمام کے اہل سنت کے نزدیک تھے اسواسطے حضرت
جامع القرآن نے القا و نکا محض اس نسخہ مصحح کے سمجھکر ادا انشست نشو

تا بہا باحراق قراطیس اونکو حکم فرمایا کہ ہیا و اکل کو یہہ مصاحف متنوعہ تھا وح اس مصحف صحیحہ کے ہون اور اختلاف اہل اسلام مین اس جہت سے پڑے تو اسصورت مین آیہ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰافِظُوْنَ اور لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ اس قران پرخوب صادق رہین اور صدق مین اونکے کچہہ خلل واقع نہوا اور ہر ایک اون جامعین سے کہ جنہون نے فرداً فرداً مصاحف جمع کئے تھے ہرگز منافق نہ ٹہیرا اور داخل اجماع ہوا اقول یہہ تخمین اولاً جناب مخاطب سے استفسار کیا جاتا ہے کہ آیا خلط قران متواتر غیر منسوخ التلاوۃ ساتہہ ما عدا اوسکے کہ باتفاق اہلسنت بنا بر تحریر مخاطب ہر ایک سے اہل بیت کرام اور اصحاب عظام مین سے واقع ہوا ہے اچہا تہا اور تمیز کرنا جناب جامع القران عثمان اور اوسکے اعوان کا برا یا بالعکس یا خلط و تمیز دونون مذموم تہے یا دونون ممدوح شق اول پر جد و جہد و تفحص و تلاش حضرات جامعین کے کہ رئیس اونکے حضرت عثمان ہین امر قبیح ہین لازم آتی ہے اور شق ثانی پر اتفاق جمیع اہلبیت اطہار و اصحاب کبار کا امر مذموم پر ثابت ہوتا ہے اور شق ثالث پر یہہ دونو امر مترتب ہوتے ہین اور عند العقل بہی بعید ہے اور شق رابع بہی عقلاً و نقلاً مستبعد اما عقلاً تو اس وجہہ سے کہ عند العقل نہایت بعید ہے کہ دو امر باہم متنافی ہون اور دونو ممدوح ہون اما نقلاً پس خلط کے ممدوح نہ ہونیکے

لئے یہی کافی ہے کہ خود جناب مخاطب مانتے ہین غرضکہ ہر ایک اونمین سے
تصحیح شدہ نہ تہا لفظ تصحیح شدہ نہ تہا نص ہے اس امر کہ وہ اغلاط باعث تہا لکہ
قرآن اغلاط پر ہوا تہا اور اگر تمیز کرنا مدوح ہوتا تو ابن مسعود کہ فضایل ومناقب
اونکی کتب معتبرہ اہلسنت سے منقول ہوئے کیون اپنے مصحف کے
دینے کا انکار کرتے اور مستوجب ضرب وتادیب کے ہوتے اجناب
مخاطب کو لازم ہے کہ جو نسی شق شقوق اربعہ سے مرغوب ہو
مختار اپنا قرار دیکر جواب ارشاد کرین ثانیاً واہ سنی صاحب کیا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک نے بہی منجملہ صحابہ واہلبیت قرآن
صحیح تعلیم نہین پایا تہا یا سبقی دیدہ ودانستہ قرآن کو بگاڑ دیا اور اگر
ہر ایک صحابی کا قرآن لکہا ہوا کہ غالباً وہ موافق تعلیم رسولخدا کے
ہوگا غیر معتبر تہا تو سب کے اکہٹا ہونے سے معتبر کیونکر ہوگیا کیا
پہر جبرئیل آکر کہہ گئے یا بعد وفات رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
انحضرت کو پہر سنایا گیا ذرا سمجہو جب ہر ایک کو نہ صحیح یاد ہو نہ صحیح
لکہا ہو بلکہ ہر ایک نے جو لکہا وہ غلط لکہا اور اجماع مین کوئی نسخہ
اون مین سے صحیح نہ ٹہیرا تو پہر جدید نسخہ کیونکر صحیح ہوگیا اگر صاحبین
اہلسنت وجماعت انکار قرآن کرین تو یہود ونصارا سے بدتر ہوجاوین
لہذا یہہ فقرہ بنایا کہ ہر ایک صحابہ نے موافق اپنے علم وادراک
کلام خدا کو ساتہہ کلام نبوی کے اور وحی متلو کو ساتہہ غیر متلو وغیرہ کے

خلط ملط کرکے لکہ لیا تہا اور ہر ایک اونمین سے بالاجماع تنقیح شدہ
و تصحیح شدہ نہ تہا جسکو ذرا بہی عقل ہو وہ صاف جانتا ہے کہ اگر
اسطرح پر کہ جسطرح اعتقاد اہلسنت مخاطب نے بیان کیا ہے
[قرآ]ن ابتر ہو گیا تہا تو پہر اوسکا صحیح ہونا از جملہ محالات ہے یا تو جناب مخاطب
[اس] قول سے عدول کرین اور یہہ کہین کہ فلان شخصکو صحابہ و اہلبیت
[میر]ان صحیح یاد تہا اور اونہون نے جو لکہا تہا وہ بہی صحیح تہا اور یا
...ن کہ سینے بیٹہ کر موافق اپنی راے اور تجویز کے درست کرلیا
...ہو منقول من الرسول نہین وہو کماتری اسے جناب مخاطب
...ی پر بہیہ لن ترانی ہے اور کوس لمن الملک اسی تحقیق پر پینتیس برس
[ا]پنے درس تدریس مین صرف کئے اور مغز سخن سے آگاہ ہوے
گلاب اور کلاب مین فرق نکیا یہہ تو فرمائیے کہ جب سب قرآن جیسا کہ
آپنے فرمایا ویسے تہے تو انا له لحافظون ولا یاتیه الباطل
کونسے قرآن پر خوب صادق تہا یا نعوذ باللہ اوس زمانہ تک مصداق اسکا
موجود نہین تہا آپنے جو مصداق اسکا خلافت ثالثہ سے قرار دیا یہہ
نہایت تعجب کی بات ہے طفل دبستان اس پر ہنستے ہین کیا زمانہ
رسول مقبول و خلافت شیخین مین خدا قرآنکا حافظ نہین تہا کیا باطل
اوسمین شامل ہو سکتا تہا نہین نہین قرآن کا حافظ خدا ہمیشہ سے ہے
اور کلام اللہ مین باطل کا دخل کبہی ہوا نہو اور جو کوئی بالقصد باطل چیز کو

قرآن مین ملاوے اوسکے منافق ہونے مین کیا شک اگر ان صحابہ
سے نے قصداً تغیر قرآن قرآن مین داخل کیا تہا تو قباحت اوسکی ظاہر
اور جو نا دانستہ اونکے شامل ہو گیا تو ایسے ایک ہونگے یا دو
نہ کہ سبکی سب قہر تو یہہ ہے کہ مخاطب لاثانی فرماتے ہین کہ ہر
ایک صحابی سے نے جو قران جمع کیا تہا وہ سب بطرز علیحدہ و نوع دیگر
ہہی اور ہر ایک اونمین سے بالاجماع تنقیح یافتہ و تصحیح شدہ نہ تہا
یہان تک کہ خلافت ثالثہ مین یہہ قران اجماعی بہ تنقیح و تصحیح اجماعی مرتب
ہوا نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات ایحضرت اگر تمہاری خاطر سے یہہ محال فرض
کیا جاے تو شیخ اول اور شیخ ثانی قایل حسبنا کتاب اللہ کی نسبت کیا
کہو گی کہ اونکے عہد خلافت مین اسی قرآن غلط لائق محو تام سے مسایل عجیبہ
استخراج ہوتی تہی اور یہی تراویحون مین پڑہا جاتا تہا اور رسا لہا سال
یہی قرآن نخہ صحیح شائع و ذائع رہا ایحضرت واسطے اظہار فضل ایک
جامع القران سے کے یہہ الزام صریح نسبت شیخین سے کہ آپکے نزدیک
اوس سے افضل تہی کیونکر گوارا ہو گا قال الفاضل المتوحد چنانچہ جناب
امیر بہی یہی شان رکہتے تہے اولا اونہون نے بہی بطور خود قرآن جمع
کیا اور وقت اجماع کے داخل اجماع ہو گئے اور تفرد پر اصرار نکیا کہ
تفرد جماعت مومنین سے بموجب ارشاد خود بدولت اونکی کے لقمہ
شیطان کا ہونا ہے چنانچہ نہج البلاغت مین آپ فرماتے ہین الزموا

السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ یَدَ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَاِیَّاکُمْ وَالْفُرْقَۃَ
فَاِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ لِلشَّیْطَانِ کَمَا اَنَّ الشَّاذَّۃَ مِنَ الْغَنَمِ
لِلذِّئْبِ اقول وبہ نستعین ؎ تھی مصطفٰے کے لب پہ مناقب امیر کی
قرآن مین بھری ہین مراتب امیر کے ✣ روشن ہے اونکے نور سے
کون ومکان ہنوز ✣ پر ہے ثنا سے انکی زمین وزمان ہنوز ✣ سیوطے
نے اتقان مین لکہا ہے کہ اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن
مسعود قال ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف ما منہا
حرف الا ولہ ظہر وبطن وان علی ابن ابی طالب عندہ
منہ الظاہر والباطن وایضاً اخرج عن علی قال واللہ ما نزلت
آیۃ الا وقد علمت فیم نزلت واین نزلت وان ربی وہب
لی قلبا عقولا ولسانا سؤلا اور ازالۃ الخفا مین مرقوم ہے و
اخرج ابو عمر عن سعید بن المسیب قال ما کان احد
من الناس یقول سلونی غیر علی ابن ابی طالب واخرج
ابو عمر عن ابی الطفیل قال شہدت علیاً یخطب وہو یقول
سلونی عن کتاب اللہ فواللہ ما من آیۃ الا وانا اعلم
ابلیل نزلت ام بنہار ام فی سہل ام فی جبل واخرج عمر عن عبد اللہ
بن عباس قال واللہ لقد اعطی علی ابن ابیطالب رضی اللہ
عنہ تسعۃ اعشار العلم وایم اللہ لقد شارکہم فی العشر

العاشر وقد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بوجوہ
قال اقضاکم علیؑ وعن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا مدینۃ العلم و
علی بابہا فمن اراد العلم فلیات الباب وعن علی فی قولہ تعالی
انما انت منذر ولکل قوم ھاد قال علی رسول اللہ المنذر
وانا الھادی حضرت مرتضیٰ فرمود کہ این قرآن قرآن صامت است
ومن قرآن ناطقم واخرج شیخ الشیوخ السہروردی فی العوارف
عن عبد اللہ بن الحسن قال حین نزلت ھذہ الایۃ وتعیہا
اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی
اللہ عنہ سالت اللہ تعالی ان یجعلہا اذنک قال علی
رضی اللہ عنہ فما نسیت شیئا بعد ما کان لی ان انسی انتہی
روایات مذکورہ سے کالشمس فی وسط النہار ہویدا و آشکار ہے
کہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام ظاہر و باطن قرآن کا علم رکھتے
تھے اور ہر آیت کو کما ینبغی جانتے تھے اور کوئی شخص سوائے
اوس جناب کے سلونی نکہتا تہا اور وہ جناب فرماتے تھے کہ
سوال کرو مجھے کتاب اللہ سے پس قسم بخدا ایسی کوئی آیت
نہین کہ جسکو مین خوب سمجھتا ہون اور یہہ بھی ظاہر ہوا کہ نو عشر
اعشار علم سے جناب امیر کو عطا ہوئے اور ایک عشر باقی ہین اور

لوگونکے شریک ہوئے اور وہ جناب سب اصحاب سے افضل تھے
اور باب مدینہ علم تھے اور ہر قوم کے لئے ہادی تھے اور یہہ بھی
معلوم ہوا کہ جب آیہ و تعیہا اذن واعیہ نازل ہوئے تو جناب
رسالتمآب صلعم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ مینے اللہ تعالے سے
سوال کیا کہ اذن واعیہ تمہارے گوش حق نیوش کو قرار دے جناب
امیر نے فرمایا کہ پھر نہ بہولا مین کسی چیز کو اور ریاض ابراہیمی مین مذکور ہے
کہ شیخ عبد الحق دہلوی نے ترجمہ مشکوٰۃ مین لکہا ہے از سیدنا
امیر المومنین رضی اللہ عنہ نقل است کہ پا در رکاب نہادی و قرآن ختم
میکرد و در روایتے از ملتزم کعبہ تا باب وے اور شواہد النبوۃ
مین ملا جامی نے فضائل مین جناب علی کے لکہا ہے بروایات
صحیحہ ثابت شدہ کہ چون پائے مبارک در رکاب فی نہاد افتتاح
تلاوت قرآن میکرد و چون پای دگر در رکاب مے رسید و بر
بر بالائے ستور راست مے استاد ختم میکرد انتہی جب یہہ ایک
شمہ مناقب جلیلہ بیحد اور مراتب جزیلہ لا تحصی و لا تعد سے
جناب امیر المومنین علی کی منزلہ گلی از گلستانی و قطرہ از عمانی حسب کتب
معتبرہ اہلسنت لذت بخش سامعہ ہوا تو اب حسن اعتقاد مخاطب
ہمہ دان کا نسبت جناب علی مرتضی کے قابل ملاحظہ ہے کہ ہر چند
اولا قول سابق مین تہے بتصریح تمام لکہا تہا کہ ہر ایک صحابی نے موافق

اپنے علم کے قرآن جمع کئی تہے اور کوئی اون قرآنون مین سے تنقیح
یافتہ اور تصحیح شدہ نہ تہا اور ظاہر ہے کہ اس قضیہ محصورہ مین جناب
امیر بہی شامل تہے کہ اونہون نے بہی العیاذ باللہ قرآن صحیح جمع نہ کیا
تہا مگر تاپنا ذکر سے اور صحابہ کی چشم پوشی کرکر واسطے اظہار تاکید عدم صحت
مصحف جناب امیر کے بطریق تخصیص بعد تعمیم فرماتے ہین چنانچہ جناب
امیر بہی یہی شان رکہتے تہی کہ اولا اونہون نے بہی بطور خود قرآن
جمع کیا ای حضرت یہہ تو ارشاد کیجیے کہ جناب امیر قرآن صحیح کو حسب
تعلیم جناب رسول کریم جانتے تہے یا نہین اگر کہیگا کہ نجانتے تہے
تو کوسنے شہر علم کے دروازہ ہے اور کس علم کی دس حصونمین
سے نو حصہ اونکو دئے گئے تہے اور دسوین حصہ مین اور لوگونکی
مشارکت ہوئی کیا قرآن ان دونون علمون مین سے مستثنی تہا اور
کسکے ابن مسعود نے کہا کہ علی ظاہر و باطن حروف سبعہ قرآن
کو جانتے ہین اور کس قرآن کی تلاوت ایک پانون رکاب مین رکہکر
شروع کرتے تہے اور جب دوسرا پانون رکاب مین پہونچتا تہا
تو ختم کرتے تہے اور یہہ اعجاز کہ عقول بشریہ ادراک سے اوسکے معترف
بعجز و قصور ہین کونسی قرآن کی نسبت متحقق ہوتا تہا اور کسواسطے
وہ جناب خود فرماتے تہے سلونی عن کتاب اللہ الخ اور یہہ قرآن
صامت ہے اور مین قرآن ناطق ہون ای حضرت یہہ تو محال عادی

وعقلی سے ہے کہ قرآن ناطق قرآن صامت کو نجانے اور اوسکی صحت
و غلط کو نہ پہچانے اور اگر اور روایات سے غض بصر کرکے کہو کہ
یہہ مقولہ جناب امیر کا ایام خلافت مین تہا اور وقت جمع قرآن تو
وہ جناب خلیفہ نہین تہے تو ہم بر تقدیر تسلیم کہین گے کہ خلافت
ظاہری کو حصول مین اس مرتبہ جلیلہ کے کچہہ دخل نہین بلکہ یہہ مجاہد
شعاع مہر نبوت کے پرتو تہے اسلئے کہ جناب امیر نے حین رضاعت سے
کنار تربیت مین جناب رسالتماب کے پرورش پائی تہی اور وہ جناب تعلیم
مین اونکے نہایت حریص تہے اور حدت ذہن و ذکا اونکا اظہر من الشمس
ہے اور اگر بالفرض خلافت ظاہری کو سبب قول سلونی عن کتاب اللہ
قرار دیا جاوے تو ہم کہین گے کہ کسی خلفاء ثلثہ مین سے کہ انکے
نزدیک جناب امیر سے افضل تہے کسلئے کبہی ایام خلافت اپنے مین
سلونی عن کتاب اللہ نفرمایا بلکہ بارہا واقعات مشکلہ مین طرف جناب
امیر کے رجوع کرکے حسب روایت ازالۃ الخفا لولا علی لہلک عمر و بنابر
قول عاصی لولا علی لہلک عثمان کہتے رہے اور اگر یہہ عذر پیش کیجیے
کا کہ خلافت شیخین مین تو خود کتاب اللہ تصحیح شدہ اور تنقیح یافتہ
نہ تہے تو وہ کسطرح سلونی عن کتاب اللہ کہتے اور حضرت عثمان نے
گو ایک نسخہ مصححہ تیار کرالیا مگر انکو مقولہ ان فی القران لحنا ستقیمہ العرب
نے فرصت ندی کہ سلونی عن کتاب اللہ فرماتے تو اسصورت مین بہی

مقولہ سلونی عن کتاب اللہ مخصوص جناب امیرؑ سے تہا اور بعض لاعلمی خلفا کی نسبت کتاب اللہ کے ثابت ہوگی اور قول خلیفہ دوم حسبنا کتاب اللہ غیر موجہ ٹہیریگا اور وہ مدعا ہمارا کہ خلافت ظاہری کو مقولہ سلونی مین کچھہ دخل نہیں بخوبی ثابت ہوگا اور اگر فرمائیگا کہ جناب امیرؑ قرآن صحیح حسب تعلیم جناب رسالتماب جانتی ستھے تو اس صورت مین قرآن جمع کیا ہوا جناب امیرؑ کا سبھے من جمیع الوجوہ بی شبہہ صحیح ہوگا اور غلط کہنا اوسکا غلط ہوگا اور اگر فرمائیگا کہ جانتے تھے مگر بہول گئے تو اسصورت مین قول جناب امیرؑ فما نسیت شئیا کی نسبت کیا تاویل کیجائیگی کیا اس قول مین مستثنی مع حرف استثنا کے محذوف ماننا چاہیگا یعنی ما نسیت شئیا الا القرآن جب یہہ برہان قاطع اور دلیل ساطع صحت مصحف جناب امیرؑ کے ریب ترقیم ہوئے تو اب ہم کہتے ہین واہ سید صاحب ایسی شراب محبت جامع القرآن سے مخمور ہوئے کہ اپنی جد امجد ساقی کوثر قرآن ناطق فخر الاجداد والاولاد کا کچھہ پاس ولحاظ نکیا بحضرت اگر اپکو قدح اونکی عصمت کا کہ جسکو شیعہ ساتہہ براہین واضحہ اور دلائل لائحہ کی ثابت کرتے ہین منظور تہا تو آپکے نزدیک تو چند امور قادح عصمت جناب امیرؑ سے صادر ہوئے تھے کہ بیعت خلیفہ اول مین تاخیر کی شیخین کو باعتراف عمرؓ کاذب غادر خائن آثم یقین کیا جامع القرآن کو بیغسل وکفن پڑا رکہا ام المومنین بی بی عائشہ سے محاربہ

کیا کہ طلحہ و زبیر منجملہ عشرہ مبشرہ اوس لڑائی مین کام آئی خلیفہ
پنجم حضرت معاویہ سے بہت سی لڑائیان لڑی کہ بہت صحابہ اور ہزارہا
اور مسلمان بیجان ہوئے کیا یہہ امور عظیمہ واسطے قدح عصمت کے کافی
نہ سمجھی کہ اونکے قرآن کو غلط بتایا فلا یعبث الا اللہ انحضرت کیا خلاف
رشید اور ولد سعید ایسا ہی کرتے ہین یہہ تو آج تک کسی ناصبی و
خارجی نے نہین کہا کہ قرآن جناب امیر کا غلط تہا علماے اہلسنت نے
اتنا ہی کہا ہے کہ ایک قرآن جناب امیر نے جمع کیا تہا وہ شایع
نہوا اور بعضون نے یہہ بہی کہا ہے کہ اگر وہ شایع ہوتا تو علم کثیر
اوس سے حاصل ہوتا اور معرفت ناسخ و منسوخ کے حاصل ہوتی چنانچہ
اس رسالہ مین بہی بیان ہوا ای جناب یہہ تو فرمائی کہ جب جناب امیر
روز دار و گیر بحضور خداوند قدیر و رسول کبیر آپسے پوچہین گے کہ
کونسی سورتین اور کونسی آیتین میرے قرآن کی غلط تہین اور
رسول مقبول فرماوین گے کہ مینی تو علی مع القرآن والقرآن مع علی لا
یفترقان حتی یردا علی الحوض کہا تہا تو نے کسطرح علی کو قرآن سے جدا
کیا اور قرآن کو اونکے غلط بتایا تو آپ اسکا کیا جواب دین گے خیر
فیصلہ اس مہم کا روز قیامت پر رہا لا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ قولہ اور تفرد پر اصرار نکیا
لفظ اصرار کہ بے اختیار خامہ وقت نگار سے ترشح ہوا ہے خود

مشعر اس سے ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے جماعت عثمان سے
قرآن کے باب مین تفرد چاہا تہا مگر چونکہ اوس جماعت نے
اونکے ارشاد کو بسمع رضا سے نہ سنا اور نہ اون جناب
کو اونکے حال پر چھوڑا بلحاظ مصلحت وقت جبراً کرہاً تفرد پر اصرار نہ
کیا اور عدم شمول اپنا ظاہر نفرمایا پس اسی سے ظاہر ہوا کہ
صمیم القلب سے اوس جماعت مین شامل نہوئے اور فی الواقع
متفرد رہے اور جبکہ تفرد واقعی جناب امام ہمام علیہ السلام کا
جماعت عثمان سے کلام سے مخاطب قمقام کے مستنبط ہوا تو اب
جناب مخاطب کو اختیار ہے کہ یا تو جماعت عثمان کو جماعت مومنین
نہ ٹھہرائین اور یا جناب امیر کی نسبت کہ فی الواقع اوس جماعت سے
متفرد رہے جو کچھ چاہین فرمائین اور ہم کچھ نہین کہہ سکتے اسلئے کہ
ہمکو اختیار شق اول مین توگستاخی کا نسبت جامع القران کے ڈر
ہے اور بنا بر دوسری شق کے ایمان کا ضرر ہے اور جب حضرت
مخاطب کو بمصداق اس مثل مشہور کہ ادب اوسکی ذکر کی رخصت نہین
دیتا اونہین کے کلام سے ملزم کیا تو اب تبرعاً ایک تائید اس
قول کی بیان کرتے ہین کہ صاحب تحفہ لکھتے ہین کہ جناب امیر
بخوف فتنہ وفساد قاتلان عثمان الفاظ از قبیل توریہ کہ مخاطب کو
وہم مین ڈالین ارشاد فرماتے تھے عبارتہ ہکذا کہ عبارت قتلہ اللہ

دانا معہ بحق عثمان از قبیل توریہ بود کہ بنا بر ضرورت بعمل آوردہ مثل بذہ اختی در حق حضرت سارہ کہ از حضرت ابراہیم سر زدہ وان ضرورت خوف بلوا و فتنہ و فساد از قاتلان عثمان بود در لشکر بلکہ خوف آن بود کہ قصد قتل حضرت امیر نمایند انتہی اعجب اعجاب ہی کہ لشکر عائشہ اور معاویہ اس کثرت سے ہو اور حامیان خلیفہ ثالث بہی لشکر جناب امیر مین ہزارون موجود ہون تو پہر قاتلان عثمان سے کہ وہ معدودی چند تہی خوف کے کیا معنی غایت الامر یہہ بات تہی کہ خود حضرت عائشہ یا معاویہ کی لشکر مین تشریف لیجاتے اور حامیان عثمان بہی چلے جاتے قاتلان عثمان کا قلع قمع فرماتے یہہ کونسی بات ہے کہ ان تہوڑے سے آدمیوں کے خوف سے ایسے الفاظ زبان مبارک سے ارشاد فرماوین کہ جسکے سننے سے سننی والونکی بد اعتقادی نسبت عثمان بن عفان زیادہ ہووے اور جناب امیر صلوات اللہ علیہ کو اون لوگون نے اپنا شریک اس اعتقاد مین جانا ای حضرات یہہ علی ابن ابیطالب وہی غالب کل غالب کرار غیر فرار ہین تہوڑے سے قاتلان عثمان کی خوف سے ایسے الفاظ کا زبان پر لانا اولیا سے مخاطب نے جب قبول کیا تو پہر کس دل سے آیندہ کہین سگے کہ تہوڑون کے خوف سے ایسا ہوا تو بہت سے لوگونکے خوف سے مثل ایسے امور کے اونسے صادر ہونا غیر ممکن ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اور وہ جو قول جناب امیر بطریق

سندکے درج فرمایا ہے برتقدیر صحت نقل و اعتبار روایت اس قول مین مراد سواد اعظم سے وہ جماعت ہی کہ اوسمین شمول معصوم معلوم ہو کہ یہہ جماعت من حیث دخول المعصوم فیہم واجب الاتباع مطلقاً ہے اور کوئی جماعت من حیث الکثرۃ بدون شمول معصوم کسیطرح سے من جمیع الوجوہ واجب الاطاعت نہین ہوسکتے کما لایخفی اسلیئے سواد اعظم کو حدیث مشہور علیکم بالسواد الاعظم مین اورع اعظم پر حمل کیا گیا ہے چنانچہ ملا علی قاری شرح نخبۃ الفکر مین سے لکھتے ہین وقد قیل فی الحدیث المشہور علیکم بالسواد الاعظم ای الاورع الاعظم انتہی اور شاہ ولی اللہ نے بہی نسبت اس حدیث کے کہا ہے کہ جمعی بر وجوب طاعت خلیفہ اذا لم یکن فی معصیۃ حمل کردہ اند انتہی اور خلیفہ مین قید اذا لم یکن فی معصیۃ کے خلاف ظاہر ہے تو اسصورت مین حمل اوس حدیث کا وجوب طاعت خلیفہ معصوم پر ضروری ہوگا اور خلیفہ معصوم اس امت مین بجز امیر المومنین اور اولاد طاہرین اونکے کوئی نہین کہ شیعہ نے اونکی عصمت کو بیانات واقعیہ سے ثابت کیا ہے بناء علی ہذا اس حدیث مشہور سے وجوب طاعت حضرت امیر المومنین اور اونکی اولاد طیبین ایہ اثنا عشر کا بفحوا سے حدیث لن یزال امر امتی قایما حتی یمضی اثنا عشر خلیفۃ کلہم من القریش بخوبی واضح ہوگا اور بعد ملاحظہ اس تقریر کے وہ مراد کہ ہمنے قول مین جناب

امیر کے بیان کی ہے بوجہ احسن ظاہر ہوگی فقد بر قال الناقض المتوحد
اور یہہ اتفاق جناب امیر کا اسی قرآن پر اور عمل درآمد کرتے رہنا
عہد خلافت اپنے مین تہے اسی پر مضمون عدم افتراق ثقلین کا
اور مصداق لن یفترقا حتی یردا علی الحوض کا ہوا اقول و بہ نستعین
صاحبان ہوش گوش حق نیوش سے سنین کہ مخاطب نے اتفاق
جناب امیر کا قرآن عثمانی پر مصداق حدیث ثقلین قرار دیا ہے
[illegible]لکہ یہہ کلام تکذیب اس حدیث مخبر صادق کے کرتا ہے اسلئے
[illegible]سکے فرماتے ہین کہ ثقل اکبر نے ثقل اصغر کو جب آپ
[illegible]ب ہوگئے اپنی جانب کہینچ لیا اور جدا ہونے دیا اور
اس فقرہ سے بصراحت ظاہر ہی کہ حین وفات سرور کائنات
سے زمان عثمان تک ثقل اکبر اس درجہ غیر مرتب و غیر منقح تہا کہ
ثقل اصغر کو اپنی جانب نہ کہینچ سکا اور اوس سے جدا رہا پس
اسصورت مین باوصف افتراق سالہا سال کے قول انجناب
لن یفترقا موکد بلن کہ جسکو علماء عربیت نے واسطے افادہ تاکید
و تابید نفی مستقبل کے لکہا ہے کیونکر صادق ہوگا اور اگر کہو گے کہ
افتراق فرع اتفاق کی ہے اور زمان عثمان تک اتفاق ہی نہ تہا
تاکہ اوس مدت کو زمان افتراق قرار دیا جاوے بلکہ جب یہہ قرآن مرتب
اور منقح طیار ہوا تو اتفاق ثقلین شروع ہوا اور تا ورود حوض باقی رہے گا

تو بر تقدیر تسلیم ہم کہینگے کہ موافق آپکے تحقیق کے یہہ قرآن
مرتب و منقح معایہی اور نہ قرآنونکے جناب رسالتمآب نے چہوڑی
تہی اسلئے کہ یہہ سب واجب الاحراق اور لائق محو تمام تہے اور وہ
قرآن مرتب واجب الاحترام ہے اور یہہ سب ثقل اصغر سے جدا رہے
اور اوسکے مرتب ہوتے ہی ثقل اصغر کو اپنی جانب کہینچ لیا تو اسصورت
مین اوس ثقل اکبر کو کہ جناب پیغمبر نے چہوڑا تہا ابتک الان ساتہہ
ثقل اصغر کے تمہارے نزدیک اتفاق نہین ہے پس بنا برعلی ہذا
بجاے لن یفترقا کے لفظ لن یتفقا ضروری تہا مگر یہہ کہ آپ موافق
اوس اصل کے کہ افتراق فرع اتفاق کی ہے اور جب اتفاق
نہوا تو افتراق کیونکر ہوگا لفظ لن یفترقا کے توجیہ فرمائین و فساد
مما لا یخفی علی السفہاء فضلا عن العقلاء والفضلاء اور اگر فرمائیگا
کہ مراد ثقل اکبر سے یہی قرآن ہے جو خلافت عثمان مین مصحح و
منقح ہوا اور جناب امیر نے اوس سے اتفاق کیا تو ہم کہینگے
کہ اوسوقت مین شروع حدیث انی تارک فیکم الثقلین کی کیا
توجیہ ہوگی اسلئے کہ یہہ قرآن تو انحضرت نے نہین چہوڑا حضرت
عثمان نے طیار کرایا ہے اور انحضرت نے وہی قرآن چہوڑے
تہے جو اونکے نزدیک لایق محو تمام تہے اور مصداق ثقل اکبر تہے
قال الفاضل المتوحد کہ ثقل اکبر نے ثقل اصغر کو جب آپ مرتب ہو

منتظم ہو گئی اپنی جانب کھینچ لیا اور جدا ہونے دیا اقل و نیز ثقلین
سبحان اللہ ثقل اکبر کی توجہ شفقت کہ مرتب و منتظم ہوتی سے ثقل
اصغر کو اپنی جانب کھینچ لیا اور ثقل اصغر کی یہہ غفلت کہ ثقل اکبر سالہا
سال غیر مرتب اور غیر منتظم اور غیر صحیح رہے اور مطلقا خیال نکیا
اور باوصف کثیر التفرقی کی کہ بہات خلافت تفرقین حضرات شیوخ
ثلثہ کی ستے تصحیح و تنقیح ثقل اکبر میں اصلا توجہ نکی بلکہ یہان تک
غافل ہوئی کہ جب ثقل اکبر جدید وجہ سے عثمان کی مرتب و منتظم ہوگئی
تو اوس وقت میں بھی تفرد چاہا مگر چونکہ ثقل اکبر نے اپنی جانب کھینچ لیا
اور جدا ہونے دیا تو ناچار تفرد پر اصرار نکیا اور اگر کوئی از راہ
بغض علی بن ابیطالب کی توجہ اسی شفقت بے پایان ثقل اکبر
سے اور غفلت بیکران ثقل اصغر کے اسطرح پر کرے کہ از خوردان
خطا و از بزرگان عطا تو اس حدیث کی نسبت کہ جناب سرور کائنات
نے فرمایا کہ علی مع القرآن و القرآن مع علی لا یفترقان حتی یردا علی
الحوض کما فی الصواعق کیا کہے گا بجز اسکے کہ یا اوسکی تکذیب کریگا
یا تمام تقریرات مخاطب کی جھوٹا ہونیکی تصدیق کریگا قال القائل الاول
اگر انجناب اس قرآن مجموعی سے اختلاف رکھتے اور اپنی جمع کیے
ہوئے کو جاری کرتے تو البتہ ثقلین میں افتراق پڑتا اور کذب
مخبر صادق کا لازم آتا و اذ لا فلا اقول و نیز یہہ شرطیہ منفصلہ کا قلم

وقت رقم سے تشریح ہوا ہے اتفاقیہ ہے یا لزومیہ
اگر اتفاقیہ ہے تو مفید مطلوب ہوگا اور اگر لزومیہ ہے تو علاقۂ
لزوم بین المقدم والتالی کیا ہے اسلئے کہ پر ظاہر ہے کہ جناب
امیر اگر اپنے جمع کئے ہوئے قرآن کو کہ حسب روایت استیعاب
اگر وہ ہاتھ آتا تو البتہ علم کثیر اوس سے حاصل ہوتا اور حسب قول شیخ
عبدالحق دہلوی معرفت ناسخ و منسوخ اوس سے حاصل ہوتی جاری
کرتی تو کیونکر ثقلین میں افتراق پڑتا بلکہ حق یہہ ہے کہ اگر وہ جناب
اپنے قرآن کو جاری کرتے تو وہ اس حقیقت حال کو کہ جس روز
سے جناب رسالتمآب نے ثقلین کو امت میں چھوڑا ہے اوسی روز
سے اون دونوں میں کبھی افتراق نہیں پڑا کما ینبغی ظاہر کرتا
کما ہو ظاہر بکمال الظہور ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور قال
سلطان العلماء طاب ثراہ تحقیق یہہ ہے کہ یہہ قرآن مروج اور
جتنے قرآن کہ محرق ہوئے ہم سبکو منزل من اللہ اور واجب التعظیم
اور قابل تکریم جانتے ہیں اور اہانت اور استخفاف اونکا گناہ
کبیرہ ہے اور احراق اونکا باعث احتراق نار جحیم ہے اور بنابر
روایات شیعہ احرف کے جو اختلاف اونمیں ہے وہ از جملہ ساتون
حرفونکے تھے کہ قرآن مجید اونپر نازل ہوا تھا الخ قال الفاضل المتوحد
اس تحقیق ہی تحقیق میں جو جناب مجیب نے بحث سبعہ احرف کی سند لائے

ہیں تو اپنی بھی روایات سے جہالت کی ہے اسلئے کہ کلینی میں فضیل
ابن یسار سے بھی روایت کی ہے کہ قال قلت لابی عبد اللہ ان الناس
یقولون ان القرآن نزل علی سبعۃ احرف فقال کذبوا اعداء
اللہ ولکنہ نزل علی حرف واحد من عند الواحد اور بھی
اسی کتاب میں ابی جعفر سے زرارہ روایت کرتا ہے کہ ان القرآن
نزل من عند واحد ولکن الاختلاف یجیٔ من قبل الرواۃ
پس ان دونوں حدیث سے معلوم ہوا کہ جملہ مصاحف کہ جنکو سبب نزول
من اللہ علی سبعۃ احرف بتلاتا ہے اور بلکہ یہہ مصحف اجماعی ہے
کہ ہفت قرارت متواترہ پر مشتمل ہیں ان کے نزدیک دروغ محض اور
باطل بحت ہیں کہ رواۃ اوسکی نے اپنی طرف سے اختلاف سبعہ
احرف بلکہ سبعہ و ستیوں احرف کا پیدا کیا ہے اور اسی وجہہ سے
وہ لوگ بقول اسکے کاذب اور اعداء الٰہی ہوئی ہیں اقول وہ تشنیعیں
جو کچھہ جناب مخاطب نے افادہ فرمایا محض تلبیس ہے بسبب ان اخبار
اہلبیت اطہار کے ہویدا انکار سے کہ نازل ہونا قرآن شریف کا سبعہ
احرف پر مذہب امامیہ میں ثابت ہے مگر واسطے اطمینان قلوب
اہل انکار کے دو روایتیں نقل کیجاتی ہیں قال ابن بابویہ طاب
ثراہ فی کتاب الخصال نزل القرآن علی سبعۃ احرف حدثنا
محمد بن الحسن بن احمد بن الولید رضی اللہ عنہ قال حدثنا محمد

بن الحسن الصفار عن العباس بن معروف عن محمد بن یحیی
الصیرفی عن حماد بن عثمان قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام
ان الاحادیث تختلف منکم فقال ان القران نزل علی سبعۃ
احرف وادنی ما للامام ان یفتی علی سبعۃ وجوہ ثم قال ہذا
عطاؤنا فامنن او امسک بغیر حساب حدثنا محمد بن علی
ماجیلویہ قال حدثنا محمد بن یحیی العطار عن محمد بن احمد عن احمد
بن ہلال عن عیسی بن عبد اللہ الہاشمی عن ابیہ عن آبائہ علیہم
السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اتانی آت
من اللہ عز وجل فقال ان اللہ یامرک ان تقرء القران علی
حرف واحد فقلت یا رب وسع علی امتی فقال ان اللہ
عز وجل یامرک ان تقرء القران علی حرف واحد فقلت یا
رب وسع علی امتی فقال ان اللہ عز وجل یامرک ان تقرء
القران علی سبعۃ احرف اور جب نزول قران سبعہ احرف پر
روایات امامیہ سے ثابت ہوا تو یہہ قول مخاطب کہ جو جناب
مجیب حدیث سبعہ احرف کے سند لائے ہین تو اپنی ہی روایات
سے جہالت کی ہے براہ جہل ہے یا ازراہ تجاہل اور جو کہ اختلاف
سبعہ احرف سبب تضاد معنی مقصودہ کا نہین اور بجز تسہیل تلفظ
اور توسعہ قرارت کے افادہ معانے متضادہ مین کسیطرح دخل نہین

کہنا تو گویا وہ احرف سبعہ بسبب افادہ معنی غیر متضاد کے بمنزلہ حرف
واحد کے ہوئے اور جو لوگ اس اختلاف سے تضاد معنی سمجھیں ابعدہ اللہ
اور جو نسی ہیں تو معصومین نے تاویل روایت اولی کی مخاطب کے پہلو سے
کے بیان کی ہے بر تقدیر صحت نقل و اعتبار روایت کے ظاہر ہے
وفی الاستدلال بالروایۃ الثانیۃ نظر ظاہر کما لا یخفی علی الماہر
الغرض نزول قرآن بسبعہ احرف روایات فریقین سے ثابت ہے
اور جملہ مصاحف محرفہ کی نسبت یہہ بات کہنا کہ سوائے قرآن منزل
و اختلاف سبعہ احرف کے اور چیزیں بھی ان میں شامل تھیں
تکلم محض ہے جناب مخاطب صاف بیان کریں کہ کس کس قرآن
میں کس کس صحابہ نے کون کون لفظ سوائے قرآن داخل کر لیا تھا
ورنہ ایک عام بات کہنی سوائے دفع الوقتی اور کچھ نہیں
ہمارے نزدیک تو جملہ نسخ قرآن مجید مرتبہ صحابہ منزل من اللہ تھے
کسی میں اس میں بڑھایا تھا نہ گھٹایا تھا ہاں بوجہ سبعہ احرف کہیں حرف
بدل ہوں قال سلطان العلماء طاب ثراہ لیکن نہ ایسا نقصان کہ مانع و منافی
عمل کا اس قرآن موجود پر ہو الخ قال الفاضل المتوحد جبکہ اصل الاصول
کہ جسکے باعث سے یعنی بسبب تماشی اوسکے بعض انبیا مثل آدم
کے اور جملہ اصحاب پیغمبر یا مہاجرین و انصار اور اکثر ائمہ اہلبیت
معاذ اللہ مرتد ہیں اور مرتد ہو گئے اس قرآن ہی کی نام و نشان ہے

یہانتک کہ جیسے کنایۃً اور اشارۃً اس قرآنسے شیعہ امامت
ان ایمہ کی ثابت کرتے ہین اگر نواصب اور خوارج بہی مثل یزید
پلید وغیرہ کے امامت ثابت کرنیلگین تو شیعہ کو کوئی دلیل انکی حجج
پر بمقابلہ اونکے نہو سکے تو پہر اس سے زیادہ کونسا نقصان اور
ہوگا کہ مانع اور منافی عمل کا ہوگا اقول وہ بیشتین حال نقصان
قرآن بشروع رسالہ مین بیان ہوچکا فتذکر اور امامت ایمہ اثنا عشر
قرآن متداول موجود بین الدفتین سے بخوبی ثابت ہی مخالفین کو
مجال انکار نہین بڑی بڑی کتابین اس بابمین تصنیف ہین جسکو
شوق ہو عماد الاسلام اور عبقات الانوار فی معرفۃ الایمۃ الاطہار
ملاحظہ کرے اور واسطے بیان عدم استحقاق خلافت ثلاثہ
واخراہم کتاب مستطاب تشئید المطاعن وشوارق النصوص فی
رد فضایل اللصوص کو دیکہین یہہ وہ کتابین ہین کہ انکی نام سے
مخالفین کے چہرہ زرد ہوجاتے ہین اور ہاتہہ پانو کانپ جاتے
ہین ایکدن راقم رسالہ نے تذکرۃً مولوی حیدر علی صاحب منتہی
الکلام سے کہا کہ تشئید المطاعن اور عبقات الانوار کا جواب کیون
نہین تحریر ہوتا تو فوراً بمجرد سننے نام ان کتابون کے چہرہ زرد ہوگیا
ہاتہہ پانو کانپ گئی اور مجہسے بوجہ میرے رعب کے کوئی لفظ
خلاف ادب تو زبان سے نکل سکے مگر ہونٹ چبانے لگے خاموش ہو رہے

پھر راقم نے آہستہ کہا کہ حضرت کوئی وجہ سکوت کی نہین ہے کتاب
کا جواب کتاب ہونا چاہیئے مولوی صاحب ممدوح اور قسم کی باتین
کرینگی اگر جناب مخاطب دلائل ثبوت امامت ایمہ اثنا عشر کو کافی
نہین جانتے تو کتاب عبقات الانوار پر کچھہ لکھین اور پھر اوسکے ترددکا
کا تماشا دیکھین قال سلطان العلماء طاب ثراہ لیکن زیادتی کسی
آیہ کی تو البتہ نہین قال الفاضل المتوحد حضرات شیعہ اپنی زعم
مین سمجھتے ہین کہ قول بوقوع زیادت قبیح و مستوجب الزام ہے
اور قول نقصان مین چندان نقصان نہین حالانکہ قول بہ نقصان انکے
حق مین زیادہ تر قبیح و مضر ہے قول بزیادت سے اسلیے کہ قول
بہ نقصان مستلزم اور مجوز ہوتا ہے اسقاط آیات امامت کو اور بے
نشان ہوجانے اوسکے کو اور ضرر اوسکا انہدام بیخ دین
مذہب شیعہ کا ہے اور اگر زیادتی کو مضر زیادہ سمجھتے ہون تو وہ بھی
انکی احادیث اور روایات کے بموجب بہت ثابت ہے چنانچہ
روایت احتجاج سے جسمین جناب امیر نے زندیق کے سوال
مین جواب ارشاد فرمایا ہے صاف مصرح ہے کہ یہہ جتنی براہین
انبیا علیہم السلام اور عتابات الٰہیہ اوپر جو قرآن کی آیات کثیرہ مین
وارد ہین وہ سب زیادتی اور افترا ملحدین یعنی معاذ اللہ جامعین قرآن
کا ہے جو چاہے تفسیر صافی کے مقدمہ سادس مین اسمضمون کو

ملاحظہ کرے و نحن لا نطول الکلام بنقلها فانه روایة طویلة
جدا و قد اوردناها فی رسالتنا اثبات التحریف فی صنف الصحیفة
واستوفینا هذا البحث فیها استیفاء وانا اقول وبہ نستعین نزدیک
فرقہ امامیہ کے امور شرعیہ مین قیاس کو کچھ دخل نہین جسقدر اخبار
ائمہ اطہار سے ثابت ہوتا ہے اوتنا ہی بیان کرتے ہین بنابران جو کچھ
اخبار صحیحہ سے زیادتی قرآن مین ثابت نہین ہوتی اجماعاً زیادتی کی
نفی کرتے ہین ہان قیاس اصول سے ابتداع اول من قاس کے ہے
وہ بموجب اپنے قیاس کے جو چاہتی ہین کہتے ہین بفرض تسلیم روایت
احتجاج سے یہہ مراد ہے کہ جو برائیان اور عتاب قرآن مجید
سے انبیا صلوات اللہ علیہم کی نسبت ثابت کی جاتی ہین وہ فی الواقع
قرآن مجید سے ثابت نہین ہین اور وہ آیتین کہ بظاہر ان سے موہم عتاب
وغیرہ کے ہین قابل ہین ساتہہ تاویلات سدیدہ کے اور محمول
ہین محامل صحیحہ پر تو اسصورت مین اثبات اونکا قرآن سے افتراء ملحدین
ہی اور یہہ مراد نہین کہ وہ آیتین کسیطرح قرآن مین زاید کی ہین اور
جسکو زیادہ شوق اس بحث کے دیکہنے کا ہو وہ ہماری کتاب
آیات محکمات کے تیسرے باب کو ملاحظہ کرے کہ اوسمین بخوب
ترین وجہ یہہ سب مطالب مفصل مع تردید اقوال مخالفین معرض
تحریر مین آئی ہین اور جناب مخاطب کا رسالہ مسماة باثبات التحریف باو

تلاش آج تک نہین ملتا شاید ابتک موجود فی الخارج نہو ورنہ کبھی
کا جواب پیش کیا جاتا قال سلطان العلماء طاب ثراہ تو وہ بھی ظاہر
ہوگا قال الفاضل المتوحد اب ہم استفسار کرتے ہین کہ وہ ظاہر
ہوکر کیا کریگا آیا اس قرآن مروج کو منسوخ کردیگا اور تلاوت اسکی
موقوف کریگا یا نہین اگر موقوف کریگا تو یہہ قران مثل تیمم کے ہوا
کہ آب آمد تیمم برخاست اور اگر نہ کریگا تو وہ کس مصرف کا ہے کہ جسپر
جناب امیر المومنین علیہ السلام نے اتنی محنت اوسکے جمع مین کیے
تھی اور یازدہ امام نے خصوصاً امام صاحب الامر نے اوسکی محافظت
بدل فرمائی اقول وبہ نستعین واضح ہو کہ ظہور مصحف جناب امیر مین
کئی فایدہ ہین اول تو یہہ کہ منکرین کو جھوٹا کریگا دوسرے حسب
روایت استیعاب علم کثیر اوس سے حاصل ہوگا تیسرے حسب
روایت شیخ عبد الحق ترتیب نزول دریافت ہوگی اور معرفت ناسخ
ومنسوخ سکے بہم پہونچیگی چوتھے یہہ کہ جو قرآن حسب روایات معتبرہ
اہلسنت سات حروف پر نازل ہوا تھا خلیفہ ثالث نے چھ حرف
ساقط کئے ایکحرف باقی رکھا اور جناب امیر حسب روایت اتقان
علم ظاہر و باطن سبعہ احرف کا رکھتے تھے تو انجناب کے مصحف
مین وہ احرف سبعہ ضرور مندرج ہونگے تو جب وہ ظاہر ہوگا تو
احرف ستہ ساقطہ عثمان پر آگاہی ہوگی اور اس قرآن مین کہ

ایک حرف پر ہے جو حرف مجمل ہے اوسکی تصریح احرف ستہ سے
معلوم ہوگی المختصر ظہور مین مصحف جناب امیر کے اتنی فایدہ ہین اور کوئی
اونمین سے مستلزم نسخ قران متداول کا نہین حضرت مخاطب کہ اپنے
مذہب کی کتابونسے اطلاع نہین رکہتے اونکے نزدیک فایدہ اوسکے
ظہور کا سوا اسکے کہ اس قرآن متداول کو منسوخ کر دے کچہہ اور نہین
ہو سکتا قال الفاضل المتوحد اب حضرات شیعہ کو بیان اپنے
اعتقاد کا اور جواب ہمارے سوالونکا ضرور اور متحتم ہے واللہ
یہدی من یشاء الی صراط مستقیم اقول وہ متعین اعتقاد سرا
سرا حضرات شیعہ امامیہ کثرہم اللہ تعالے قرآن شریف کے
باب مین اس رسالہ عجالہ مین بتفصیل تمام زیب دہ تحریر و رونق
بخش تسطیر ہوا اور بتائید اللہ تعالے و حسن توفیقہ تمام سوالات
مخاطب کے جواب باصواب دئے گئے اور اونکے سب اقوال
کہ اوہن بیت عنکبوت سے تھے ہباء منثورا و کان لم یکن
شیئا مذکورا کئے گئے اب جواب ہماری الزامات کثیرہ صحیحہ و قطعیہ
کا کہ بابت قرآن شریف کے از روے کتب معتبرہ اہلسنت کے
اس رسالہ مین وارد کئے ہین از انجملہ اغلاط کثیرہ کہ بعضا ویسے ہین
ایسے ہین کہ پیغمبر خدا نے اوسپر مطلع ہو کر بعض الفاظ سقیم اور
غیر صحیح امت کو پہنچائی اور کسیکو جبرئیل امین و رسول رب العالمین

وصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تنبیہ او سپر حاصل نہو ئی یہانتک
کہ خدا تعالے نے کہ بہیجنے والا قرآن شریف کا ہے بعض کو اولیاء
کرام سے اوسوقت کہ وہ ولی ساتہہ شرف رویت خدا یتعالے کی مشرف
ہوا اور کلام اللہ کو اوسکے مصنف پر عرض کیا اور ساتہہ اصل نسخہ
کے مقابلہ کیا تنبیہ او سپر فرمائی اور دو روایتین نقل اوسکے اور
ہین کہ وہ بہی نقل ہوئین ہین ازانجملہ زیادت واقرہ کہ کلمات وآیات تو
ایک طرف کئی سورتین غیر قرآن اس قرآن ہین مندرج ہین اور ازانجملہ
حذف واسقاط باینہہ تبہ کہ اسقاط کلمات وآیات کس شمار ہین ہے
بعض سورتین مثل سور سبحات کے اور سورہ برارۃ کے ساقط ہوگئین
اور کوئی کوئی آیت کسیکو صحابہ ہین سے یاد رہ گئی اگرچہ وہ بہی اس
قرآن ہین نہین ازانجملہ تبدیل وتغیر باینہ رجہ کہ تمام قرآن کی تبدلات
وتغیرات کا تو انحصار دشوار ہے فقط تغیرات ایک سورہ فرقان
کی کہ نسبت سور طوال کی ایک سورہ مختصر ہے شارح بخاری نے
ایکسو تیس ۱۳۰ بیان کی ہے اور عند التامل عبارت شرح مذکور سے
عدد مذکور سے بہت زاید ثابت ہوتی ہین اور ازانجملہ قول تنزول
قرآن حسب کلام وراے صحابہ کہ فساد اوسکا بوجہہ احسن مبین ہوا
اور ازانجملہ تقدیم وتاخیر اور ازانجملہ عدم تواتر کہ بالکل وجوہ ثابت ہےکیا لیے
جمیع حضرات اہلسنت پر عموماً اور جناب مخاطب پر کہ جنکے نسبت سید آل محمد

نے تحریر فرمایا ہے کہ اس عرصہ مین مباحث مذہبی مین اپنا نظیر وعدیل
نہین رکھتے خصوصاً واجب ولازم ہے وانی لہم ذلک ولو کان
بعضہم لبعض ظہیرا لان تلک الالزامات اوقعتہم فی المہالک فلیضحکوا
قلیلا ولیبکوا کثیرا واذا بلغنا ہذا المقام فلنختم الکلام واخر دعوانا ان الحمد لله
رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین والہ الطیبین
الطاہرین خاتمہ صاحب رسالہ آیات بینات اور صاحب طعن
السنان اور صاحب مظاہر حق دعوی کرتے ہین کہ شیعہ اثنا عشریہ
کو قرآن شریف حفظ نہین ہوتا اگرچہ یہہ دعوی سراسر لغو پوچ اور واہی
ہے مگر واسطے دفع اس توہم بیجا کے راقم رسالہ اپنی دوستونکے
نام کہ جو مذہب امامیہ رکھتے ہین اور حافظ قران ہین تحریر کرتا ہے جناب
سلطان القرا مولوی حافظ سید جعفر علی صاحب متوطن جارچہ
ضلع میرٹھہ سید الحفاظ حافظ سید محمد اسمعیل صاحب متوطن محلہ
دربار کلان متحلات امروہہ ممتاز الحفاظ حافظ سید بشیر علی صاحب
متوطن محلہ دربار کلان متحلات امروہہ ضلع مراداباد حافظ سید
بنیاد علی صاحب متوطن محلہ قاضی زادہ متحلات امروہہ حافظ سید
منظور حسین صاحب ساکن پہنڈیڑی پرگنہ نگینہ ضلع بجنور الحال وارد
محلہ قاضی زادہ متحلات امروہہ حافظ سید محفوظ حسین صاحب
ساکن سیمن پرگنہ نجیب آباد ضلع بجنور حافظ سید علی کبیر صاحب ساکن

ہیمن ضلع مذکور [۸] حافظ شیخ چھجو صاحب ساکن ہیمن ضلع مرقوم [۹] ملک
الحفاظ مرزا محمد تقی صاحب فیض آبادی ملک اودہ [۱۰] سرور حسین صاحب
بن سید صفدر حسین مقام سونی پت ضلع دہلی [۱۱] احمد خانصاحب بن
محمد خان قوم افغان ساکن سونی پت [۱۲] سجاد حسین صاحب
بن افضل علی صاحب انصاری ساکن پانی پت ضلع دہلی
[۱۳] سید سجاد حسین صاحب ولد سید امان علی ساکن سونی پت
ضلع دہلی [۱۴] حافظ محب علیصاحب ساکن دہلی الحال وارد امرتسر
[۱۵] حافظ عبد اللطیف صاحب ساکن لاہور [۱۶] حافظ عبد العزیز صاحب ساکن لاہور
[۱۷] حافظ مصطفے صاحب ساکن ملتان یہہ سب حافظ راقم رسالہ کے
دوست ہین اور چونکہ اہلسنت اکثر ازراہ جہل یا تجاہل انکار حفظ قرآن
نسبت شیعیان اہلبیت اطہار کے رکہتے ہین لہذا جناب مرزا
کلب عابد خان صاحب بہادر ایکسترا اسسٹنٹ امرتسر کے مکانپر
ایک جلسہ ہوا اور حافظ محب علیصاحب ساکن قدیم دہلی نے
اول اپنا عقیدہ بیان کرکے تمام کلام اللہ اول سے آخر تک سنایا
اور اعظم گڈہ مین مکان پر میر علی حسن صاحب تحصیلدار مقام مذکور
کے جناب ملک الحفاظ مرزا محمد تقی صاحب فیض آبادی نے اول
سے آخر تک تمام کلام اللہ بائیس حافظون کے مجمع مین سنایا اور
بمقام نیرت پور ضلع بجنور مکان پر جناب مفتی تجمل حسین خانصاحب

رئیس اعظم کیرت پور کے سید محفوظ حسین صاحب اور سید
علی کبیر صاحب نے از اول تا آخر کلام اللہ شریف جلسہ مین
تیس چالیس حافظوں اہلسنت وجماعت کے سنایا اور سید الحفاظ
سید محمد اسمعیل صاحب اور ممتاز الحفاظ سید شبیر علی صاحب
نے بمقام متہرا جلسہ مین صدہا آدمیو نکے جنہیں جس پایہ حافظ قران
تہے اول سے آخر تک ایک ہوم سے کلام اللہ سنایا کہ مخالفین کو
سکتہ ہوگیا غالباً جناب مخاطب انکار حفظ قران کا نسبت امامیہ
کے نہ کہتے ہونگے کیونکہ یہہ دونون صاحب ہم محلہ بلکہ ہمسایہ جناب
مخاطب کے ہین لیکن راقم رسالہ کو یہہ منظور ہے کہ جناب مخاطب
صاف اقرار تحریری کرین کہ آیا امامیہ مین حافظ ہوتے ہین یا نہین
اگر ہوتے ہین تو قول مخاطب اونکے اسلاف کے تکذیب ہین کافی
ہے اور اگر جناب مخاطب کو انکار ہو تو حافظ محمد اسمعیل صاحب
سے بارہا سن چکے ہین اور حضرت اوٹھا چکے ہین پھر سن لین اور
اگر چاہین اور دو چار حافظ جمع کر لین ہم بفضل خدا اثنے حافظ
مذہب امامیہ کے مخاطب لا ثانی کہین گے جمع کر دینگے الغرض
آئندہ ایسے دعوی لاطایل سے جناب مخاطب اور اولیا، اونکے
باز رہین واللّٰہ یَهْدِی مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

تمت بالخیر والظفر

اعلان

حامداً و مصلیاً کتاب ہذا تالیف جناب افضل الاذکیا اکمل
البلغا مورد عنایات حضرت صمد سید مقبول احمد صانہ اللہ
من شر حاسد اذا حسد چھاپہ ہوکر جلدیں اسکی کمترین خلایق
کے پاس موجود ہیں قیمت فی جلد دو روپیہ سکہ ہے جنکو خریداری
اسکی منظور ہو میری پاس زر قیمت بھیجکر کتابیں طلب کر لیں
محصول ڈاک ذمہ خریدار ❊

راقم سید غلام مہدی ساکن محلہ محمد شفاعت
مرحوم منجملات امروہہ ضلع مراد آباد